ملفوظات

اعلیحضرت بریلوی رح

حصہ اول

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ۔ کراچی

قصص الاولین موعظۃ للاٰخرین

بعونہ تعالیٰ

ملفوظات مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملّت طاہرہ

حصہ اوّل

از

حامی سنت ماحی بدعت اعلیحضرت مولٰنا مولوی حاجی قاری
محمد احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی مدظلہ العالی

مرتبہ

عالیجناب مولٰنا مولوی محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری
دامت برکاتہم

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ کراچی

مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

احسن المکتوبات ؛ و عمدۃ الملفوظات ؛ حمد مبدع
انطق الموجودات ؛ بان لا الہ الا اللہ و لا موجود الا اللہ واخرج
المعدومات ؛ من العدم الی الوجود نشہد ان لا مشہود الا اللہ فالحمد
للہ الذی خلق الانسان ؛ و علمہ البیان ؛ و انطقہ بفصیح اللسان ؛
والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان ؛ علی سید الانس والجان ؛
عمیم الجود والاحسان ؛ شفیعنا یوم الجزع والفزع عند الملک الدیان
الذی علی المؤمنین بمحض کرمہ حنان منان ؛ وقہار علی اجیال
البغی والعناد والفساد والکفران ؛ جبار علی المرتدین و علی من کفر
بہ و برسولہ دیان ؛ نبی الرحمۃ ذی الکرم والغفران ؛ حامی الایمان ؛
ماحی الطغیان ؛ غافر الذنب والفسوق والعصیان ؛ سیدنا ومولٰنا
ناصرنا و معاذنا ؛ حامینا و ملجأنا ؛ السلطان ؛ ابی القاسم محمد رسول

ربنا الرحمن ٭ وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین صدقوہٗ بالاذعان ٭ وامنوا بمولاھم بالتصدیق والایقان ٭ وسعدوا فی مناھج الصدق وصعدوا معارج الحق بالثبات والاتقان ٭ ھم للدین اساس وبنیان وارکان ٭ اللھم احشرنا معھم بکرمک ٭ وادخلنا بھم دار الجنان ٭ برحمتک ومغفرتک یاکریم یارحیم یاغفار یاسبحان ٭ آمین ٭ آمین ٭ یاارحم الراحمین ٭ اللہ اللہ اہل اللہ کی زندگی اللہ تعالیٰ وتبارک کی ایک اعلیٰ نعمت ہے ان کی ذات پاک سے ہر مصیبت ٹلتی ہے اور ہر اڑی مشکل بآسانی بدلتی ہے۔ سبحٰن اللہ انہیں نفوس طیبہ طاہرہ کے قدم کی برکت سے وہ وہ عقدہ مالاینحل چٹکی بجاتے حل ہوتے ہیں جنہیں قیامت تک کبھی بھی ناخن تدبیر نہ کھول سکے جس سے کیسا ہی کوئی عقیل ومدبر ہو حیران رہ جائے کچھ نہ بول سکے جسے میزانِ عقل میں کوئی نہ تول سکے۔ اللہ اکبر ان کی صورت ان کی سیرت ان کی رفتار ان کی گفتار ان کی ہر روش ان کی ہر ادا ان کا ہر ہر کردار اسرار پروردگار عزمجدہ کا ایک بہترین مرقع اور بولتی تصویر ہے کہ یہ انفاس نفیسہ مظہر ذات علیہ وصفات قدسیہ ہوتے ہیں مگر بفحوائے کل شئی ھالک الا وجھہ اور کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام دوام کسی کے لئے نہیں ہمیشہ نہ کوئی رہا ہے نہ رہے۔ ہمیشگی رب عزوجل کو ہے جو موجود ہے معدوم اور ایک دن سب کو فنا ہے۔ اسی لئے اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ایسے پاک انفاس قدسیہ کے حالات مبارکہ ومکاتیب طیبہ وملفوظات طاہرہ جمع فرمائے یا اس کا اذن دیا کہ ان کا نفع قیامت تک عام ہو جائے اور ہمیں مستفید ومحظوظ نہ ہوں بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں اور پھر وہ بھی یوہیں اپنے اخلاف کے

لئے پند و نصائح و وصایا تنبیہات و اخلاص کے ذخیرے اذکار عشق و محبت مسائل شریعت و طریقت کے مجموعہ معرفت و حقیقت کے گنجینہ کو اپنے پچھلوں کے لئے چھوڑ جائیں اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک جاری رہے سچ ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فقیر جب تک سن شعور کو نہ پہنچا تھا اور اچھے برے کی تمیز نہ تھی بھلائی برائی کا ہوش نہ تھا اُس وقت میں ایسے خیال ہوتا کیا معنی پھر جب سن شعور کو پہنچا تو اور زیادہ بے شعور ہوا جوانی دیوانی مشہور ہے مگر الصحبۃ مؤثرۃ صحبت بغیر رنگ لائے نہیں رہتی اور پھر اچھوں کی صحبت اور وہ بھی کون جنہیں سید العلما کہیں تو حق یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا جنہیں تاج العرفا کہیں بجا جنہیں مجدد وقت اور امام اولیا سے تعبیر کریں تو صحیح جنہیں حرمین طیبین کے علمائے کرام نے مدائح جلیلہ سے سراہا انہ السید الفرد الامام کہا اُن کے ہاتھ پر بیعت ہوئے انہیں اپنا شیخ طریقت بنایا اُن سے سندیں لیں اجازتیں لیں انہیں اپنا اُستاد مانا پھر ایسے اچھے کی صحبت کیسی بابرکت ہوگی سچ تو یہ ہے کہ اس صحبت کی برکت نے انسان کر دیا اس زمانہ میں کہ آزادی کی تند ہوا چل رہی ہے کیا عجب تھا کہ میں غریب بھی اس بادِ صرصر کے تیز جھونکوں سے جہاں صدہا بئس المصیر پہنچے وہیں جا رہتا مگر اپنے مولا کے قربان جس کی نظر عنایت نے پکا مسلمان بنا دیا والحمد للہ علی ذلک اب نہ وہ خودی ہے جو بیخود بنائے تھی نہ وہ مدہوشی جو بے ہوش کئے تھی نہ وہ جوانی کی اُمنگ نہ کسی قسم کی کوئی اور ترنگ مولانا معنوی رحمۃ اللہ علیہ

نے کیا خوب فرمایا ہے ؏ صحبت صالح ترا صالح کند ۔ مولانا کے اس فرمان کی مجھے آنکھوں تصدیق ہوئی ۔ اسی معنی میں حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور کتنا اچھا فرمایا میں بار بار اُن کے اشعار پڑھتا ہوں اور حظ اُٹھاتا ہوں جب پڑھتا ہوں ایک نیا لطف پاتا ہوں ۔ وہ فرماتے ہیں ۔

قطعہ

گلے خوشبوئے در حمام روزے — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم — و لیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد — و گرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

غرض میری جان ان پاک قدموں پر قربان جب سے یہ قدم پکڑے آنکھیں کھلیں اچھے بُرے کی تمیز ہوئی اپنا نفع و زیان سوجھا منہیات سے تا بمقدور احتراز کیا اور اوامر کی بجا آوری میں مشغول ہوا اور اب اعلیٰحضرت مدظلہ الاقدس کی بافیض صحبت میں زیادہ رہنا اختیار کیا ۔ یہاں جو یہ دیکھا کہ شریعت و طریقت کے وہ باریک مسائل جن میں مدتوں غور و خوض کامل کے بعد بھی ہماری کیا بساط بڑے بڑے سر ٹیک کر رہ جائیں فکر کرتے کرتے تھکیں اور ہرگز نہ سمجھیں اور صاف اناکا اددی کا دم بھریں وہ یہاں ایک فقرے میں ایسے صاف فرما دیئے جائیں کہ ہر شخص سمجھ لے گویا اشکال ہی نہ تھا اور وہ دقائق و نکات مذہب و ملت جو ایک چیستان اور ایک معمہ ہوں جن کا حل دشوار سے زیادہ دشوار ہو یہاں منٹوں میں حل فرما دیئے جائیں ۔ تو خیال ہوا کہ یہ جواہر عالیہ و زواہر غالیہ یونہی بکھرے رہے

تو اس قدر مفید نہیں جتنا انہیں سلک تحریر میں نظم کر لینے کے بعد ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں پھر یہ کہ خود ہی منتفع ہونا یا زیادہ سے زیادہ اُن کا نفع حاضر باشان دربار عالی ہی کو پہنچنا باقی اور مسلمانوں کو محروم رکھنا ٹھیک نہیں۔ ان کا نفع جسقدر عام ہو اتنا ہی بھلا لہذا جس طرح ہو یہ تفریق جمع ہو۔ مگر یہ کام مجھ سے بے بضاعت اور عدیم الفرصت کی بساط سے کہیں سوا تھا اور گویا چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا تھا اس لئے بار بار ہمت کرتا اور بیٹھ جاتا میری حالت اُس وقت اُس شخص کی سی تھی جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو مگر مذبذب ہو ایک قدم آگے ڈالتا اور دوسرا پیچھے ہٹا لیتا ہو مگر دل جو بے بحین تھا کسی طرح قرار نہ لیتا تھا آخر السعی منی والاتمام من اللہ کہتا کمر ہمت چست کرتا اور حسبنا اللہ و نعم الوکیل پڑھتا اٹھا اور ان جواہر نفیسہ کا ایک خوشنما ہار تیار کرنا شروع کیا اور میں اپنے رب عزوجل کے کرم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس ہار ہی کو میری جیت کا باعث بنائے ع

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

واللہ تعالیٰ ولی التوفیق وھو حسبی و خیر رفیق وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولٰنا محمد و اٰلہ و صحبہ اجمعین وبارك وسلم میں نے چاہا تو یہ تھا کہ روزانہ کے ملفوظات جمع کروں مگر میری بے فرصتی آڑے آئی اور میں اپنے اس عالی مقصد میں کامیاب نہ ہوا غرض جتنا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے کیا آگے قبول و اجر کا اپنے مولیٰ تعالیٰ سے سائل ہوں و ہو حسبی و ربی وہ اگر قبول فرمائے تو یہی میری بگڑی بنا لے کو بس ہے۔ میں اپنے سنی بھائیوں سے امید وار کہ

وہ مجھ بے بضاعت ومسافر بے توشۂ آخرت کے لئے دعا فرمائیں کہ رب العزۃ تبارک وتقدس اسے میری فلاح ونجات کا ذریعہ بنائے آمین آمین بجرمۃ سید المرسلین النبی الامین المکین صلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلی کل من ھو محبوب ومرضی لدیہ۔

مولٰنا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی حاضر خدمت تھے مولٰنا نے عرض کی حضور سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی گئی۔

ارشاد۔ حدیث میں ارشاد فرمایا یا جابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ اے جابر بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

عرض۔ حضور میری مراد دنیا کی ہر چیز سے پہلے سے ہے۔

ارشاد۔ رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے چار روز میں آسمان اور دو دن میں زمین۔ یکشنبہ تا چہارشنبہ آسمان وپنجشنبہ تا جمعہ زمین نیز اس جمعہ بین العصر والمغرب آدم علی نبینا علیہم الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔

عرض۔ ادنیٰ درجہ علم باطن کا کیا ہے۔

ارشاد۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص وعوام سب نے قبول کیا۔ دوبارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص نے قبول کیا عوام نے نہ مانا سہ بارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جو خواص وعوام کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔

یہاں سفر سے سیرِ اقدام مراد نہیں بلکہ سیر قلب ہے اُن کے علوم کی حالت تو یہ ہے اور ادنیٰ درجہ اُن سے اعتقاد اُن پر اعتماد وتسلیم ارشاد جو سمجھ میں آیا فبہا ورنہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولی الالباب حضرت

شیخ اکبر اور اکابر فن نے فرمایا ہے کہ ادنیٰ درجہ علم باطن کا یہ ہے کہ اُس کے عالموں کی تصدیق کرے کہ اگر نہ جانتا تو ان کی تصدیق نہ کرتا نیز حدیث میں فرمایا ہے اغد عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتھلک. صبح کر اس حالت میں کہ تو خود عالم ہے یا علم سیکھتا ہے یا عالم کی باتیں سنتا ہے یا ادنیٰ درجہ یہ کہ عالم سے محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائے گا غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

عرض۔ عالم کی کیا تعریف ہے۔

ارشاد۔ عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

عرض۔ کتب بینی ہی سے علم ہوتا ہے۔

ارشاد۔ یہی کافی نہیں بلکہ علم افواہ رجال سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

عرض۔ حضور مجاہدے میں عمر کی قید ہے۔

ارشاد۔ مجاہدے کے لئے کم از کم اسی برس درکار ہوتے ہیں باقی طلب ضرور کی جائے۔

عرض۔ ایک شخص اسی برس کی عمر سے مجاہدات کرے یا اسی برس مجاہدہ کرے۔

ارشاد۔ مقصود یہ ہے کہ جس طرح اس عالم میں مسببات کو اسباب سے مربوط فرمایا گیا ہے اُسی طریقہ پر اگر چھوڑیں اور جذب وعنایت ربانی بعید کو قریب نہ کردے تو اس راہ کی قطع کو اسی برس درکار ہیں اور رحمت توجہ فرمائے تو ایک آن میں نصرانی سے ابدال کر دیا جاتا ہے اور صدق نیت کے ساتھ یہ مشغول مجاہدہ ہو تو امداد الٰہی ضرور کار فرما ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ

کریں ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

عرض۔ یہ تو حضور اگر اسی کا ہو رہے تو ہو سکتا ہے دنیوی ذرائع معاش اگر چھوڑ دیئے جائیں[1] تو یہ بھی نہایت دقت طلب ہے اور یہ دینی خدمت جو اپنے ذمہ لی ہے اسے بھی چھوڑنا پڑے گا۔

ارشاد۔ اس کے لئے یہی خدمات مجاہدات ہیں بلکہ اگر نیت صالحہ ہو تو ان مجاہدوں سے اعلیٰ امام ابو اسحٰق اسفرائنی جب انہیں مبتدعین کی بدعات کی اطلاع ہوئی پہاڑوں پر اُن اکابر علما کے پاس تشریف لے گئے جو ترک دنیا وما فیہا کر کے مجاہدات میں مصروف تھے اُن سے فرمایا یا اکلۃ الحشیش انتم ھٰھنا و امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتن اے سوکھی گھاس کھانے والو تم یہاں ہو اور امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں میں ہے انہوں نے جواب دیا کہ امام یہ آپ ہی کا کام ہے ہم سے نہیں ہو سکتا۔ وہاں سے واپس آئے اور مبتدعین کے رد میں نہریں بہائیں۔

عرض۔ کیا دنیوی تفکرات کا قلب جاری[2] پر اثر ہوتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں دنیا کی فکریں جاری قلب کی حالت میں ضرور فرق ڈالتی ہیں۔

عرض۔ سفر کے لئے کون کون سے دن مخصوص ہیں۔

ارشاد۔ پنجشنبہ شنبہ دوشنبہ حدیث شریف میں ہے بروز شنبہ قبل طلوع آفتاب جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے اس کا ضامن میں ہوں (اسی سلسلۂ تقریر میں فرمایا) بحمد اللہ دوسرے بار کی حاضری حرمین طیبین میں یہاں سے

---

[1] حمایت مذہب اہل سنت ورد وہابیہ وغیرہم مرتدین۔

[2] قلب جاری وہ قلب ہے جو خدا و رسول (جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذکر شریف میں جاگتا ہے ۱۲

جانے اور وہاں سے واپس آنے میں انھیں تین دن میں سے ایک دن میں روانگی ہوئی تھی اور بفضلہ تعالیٰ فقیر کا یوم ولادت بھی شنبہ ہے۔

عرض۔ عمر شریف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبول اسلام کے وقت کیا تھی۔

ارشاد۔ ۳۸ سال اور سوائے عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ حضور کی عمر شریف ۸۲ سال ہوئی ہرسہ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی عمر مبارک نیز عمر شریف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے برابر ہوئیں یعنی ۶۳ سال ہاں اسمیں کچھ روز و ماہ کم و بیش ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔

عرض۔ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل قبول اسلام کیا مذہب رکھتے تھے۔

ارشاد۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا ۴ برس کی عمر میں آپ کے باپ بت خانہ میں لے گئے اور کہا ھؤلاء الهتك الشم العلی فاسجد لهم۔ یہ ہیں تمہارے بلند و بالا خدا انہیں سجدہ کرو جب آپ بت کے سامنے تشریف لے گئے فرمایا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے میں پتھر مارتا ہوں اگر خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا وہ بُت بھلا کیا جواب دیتا آپ نے ایک پتھر اُس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لاسکا باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا انھوں نے ایک تھپڑ رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپ کی ماں کے پاس لائے سارا واقعہ بیان کیا ماں نے کہا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز

آئی تھی کہ یا امۃ اللہ بالتحقیق البشری بالولد العتیق اسمہ فی السماء الصدیق لمحمد صاحب ورفیق (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اے اللہ کی سچی لونڈی تجھے مژدہ ہو اس آزاد بچے کا آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یار ورفیق ہے میں نہیں جانتی کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں اور یہ کیا معاملہ ہے اس وقت سے صدیق اکبر کو کسی نے شرک کیطرف نہ بلایا یہ روایت صدیق اکبر نے خود مجلس اقدس میں بیان کی جب یہ بیان کرچکے جبریل امین حاضر بارگاہ ہوئے (علیہ الصلاۃ والسلام) اور عرض کی صدق ابو بکر وھو الصدیق ابو بکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں یہ حدیث عوالی الفرش الی معالی العرش میں ہے اور اُس سے امام احمد قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کی۔

جب سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کسی وقت جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ بعد وفات بھی پہلوئے اقدس میں آرام فرما ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داہنے دست اقدس میں حضرت صدیق کا ہاتھ لیا اور بائیں دست مبارک میں حضرت عمر کا ہاتھ لیا اور فرمایا۔ ھکذا نبعث یوم القیامۃ ہم قیامت کے روز یوہیں اٹھائے جائیں گے۔ امام اہلسنت سیدنا امام ابو الحسن اشعری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں لم یزل ابو بکر بعین الرضا من اللہ تعالیٰ۔ ابو بکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر رضا سے منظور رہے ابن عساکر امام زہری تلمیذ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی من فضل ابو بکر انہ لم یشک فی اللہ ساعۃ صدیق کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ انہیں کبھی اللہ میں شک نہ ہوا۔ امام عبد الوہاب شعرانی الیواقیت والجواہر میں

فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اتذکر یوم یوم کیا تمہیں اس دن والا دن یاد ہے عرض کی ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے حضور نے بلیٰ فرمایا تھا بالجملہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز الست سے روز ولادت اور روز ولادت سے روز وفات اور روز وفات سے ابد الآباد تک سردار مسلمین ہیں یو ہیں سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ اس بارے میں میرا ایک خاص رسالہ ہے۔ موبہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ

استفتاء۔ دھوبی کے یہاں گیارھویں شریف کا کھانا جائز ہے یا نہیں اور فاحشہ کے یہاں کھانے اور اس سے قرآن عظیم تلاوت کرنے کی تنخواہ لینے کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا ناپاک ہے محض باطل ہے۔ ہاں فاحشہ کے یہاں کھانا جائز نہیں وہ تنخواہ اگر اس ناپاک آمدنی سے دے تو وہ بھی حرام قطعی اور اگر اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچی ہو اور وہ اپنے اسی مال سے دے اس کا لینا قطعی حرام البتہ اگر قرض لے کر قیمت دے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

عرض۔ اگر بچے کی ناک میں کسی طرح دودھ چڑھ کر حلق میں پہنچ گیا ہو تو کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ منہ یا ناک سے عورت کا دودھ جو بچے کے جوف میں پہنچے گا حرمت رضاعت لائے گا۔ یہ وہی فتویٰ ہے جو چودہ شعبان ۱۲۸۶ھ کو سب سے پہلے اس فقیر نے لکھا اور اسی ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو منصب افتاء عطا

ہوا اور اسی تاریخ سے بحمد اللہ تعالیٰ نماز فرض ہوئی اور ولادت دس شوال المکرم ۱۲۷۲ھ روز شنبہ وقت ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت کو ہوئی تو منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر ۱۳ برس دس مہینہ چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمت دین لی جا رہی ہے والحمد للہ۔

عرض۔ رکوع و سجود میں بقدر سبحان اللہ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے۔

ارشاد۔ ہاں رکوع و سجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ حدیث میں ہے انا نخاف لومتّ علی ذلك لمتّ علی غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔

عرض۔ کیا جس قدر ممکنات ہیں وہ تحت قدرت بایں معنی داخل نہیں کہ ان کو پیدا فرما چکا ہے۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ بہت سی چیزیں وہ ہیں جو ممکن ہیں اور پیدا نہ فرمائیں مثلاً کوئی شخص ایسا پیدا کر سکتا ہے کہ سر آسمان سے لگجائے مگر پیدا نہ فرمایا۔

عرض۔ حضور کیا جن و پری بھی مسلمان ہوتے ہیں۔

ارشاد۔ ہاں (اور اسی تذکرہ میں فرمایا) ایک پری مشرف باسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتی تھی ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی سبب دریافت فرمایا عرض کی حضور میرے ایک عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہو گیا تھا وہاں گئی تھی راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر

ابلیس نماز پڑھ رہا ہے میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا تو کام نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شاید رب العزت تعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔

عرض۔ زید محمد شیر میاں صاحب پیلی بھیتی سے بیعت ہوا تھوڑا عرصہ ہوا کہ ان کا وصال ہو گیا اب کسی اور کا مرید ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ تبدیل بیعت بلا وجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید جائز بلکہ مستحب ہے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں ہوا ہو اور اپنے شیخ سے بغیر انحراف کئے اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کرے یہ تبدیل بیعت نہیں بلکہ تجدید ہے کہ جمیع سلاسل اس سلسلۂ اعلیٰ کی طرف راجع ہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد ہوا) تین قلندر نظام الحق والدین محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانا مانگا خدام کو لانے کا حکم فرمایا خادم نے جو کچھ اس وقت موجود تھا ان کے سامنے رکھا ان میں سے ایک نے وہ کھانا اٹھا کر پھینک دیا اور کہا اچھا کھانا لاؤ حضرت نے اس ناشائستہ حرکت کا کچھ خیال نہ فرمایا خدام کو اس سے اچھا لانے کا حکم فرمایا۔ خادم پہلے سے اچھا لایا انہوں نے پھر پھینک دیا اور اس سے اچھا مانگا حضرت نے اور اچھے کا حکم دیا غرض انہوں نے اس بار بھی پھینک دیا اور اس سے بھی اچھا مانگا اس پر اس قلندر کو اپنے پاس بلایا اور کان میں ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا اس مردار بیل سے تو اچھا تھا جو تم نے راستہ میں کھایا یہ سنتے ہی قلندر کا حال متغیر ہوا راہ میں تین فاقوں کے بعد ایک مرا ہوا بیل جس میں کیڑے پڑ گئے تھے ملا اس کا گوشت کھا کر آئے تھے قلندر حضور کے قدموں پر گرا حضور نے اس کا سر اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور جو کچھ عطا فرمانا

تھا عطا فرمادیا اس وقت وہ وجد میں رقص کرتا اور یہ کہتا تھا کہ میرے مرشد نے مجھے نعمت عطا فرمائی حاضرین نے کہا بے وقوف جو کچھ تجھے ملا وہ حضرت کا عطا کیا ہوا ہے یہاں تک تو تو بالکل خالی آیا تھا کہا بیوقوف تم ہو اگر میرے مرشد نے مجھ پر نظر نہ کی ہوتی تو حضور کیوں نظر فرماتے یہ اسی نظر کا ذریعہ ہے اس پر حضرت نے کہا یہ سچ کہتا ہے اور فرمایا بھائیوں مرید ہونا اس سے سیکھو۔

مولف۔ ایک روز بعد نماز عصر مسجد سے تشریف لائے اس وقت حاضرین میں مولنٰنا امجد علی صاحب اعظمی بھی تھے رسالہ انفس الفکر فی قربان البقر ان دنوں طبع ہو رہا تھا اس میں مولوی عبد الحی صاحب کے دو فتوے کہ قربانی گاؤ سے متعلق تھے اس رسالہ میں نقل کئے گئے تھے اسی رسالہ کی نسبت تذکرہ ہو رہا تھا ان فتووں کا بھی ذکر آیا اس پر مولنٰنا سے فرمایا۔

ارشاد۔ مولوی صاحب ہنود کے دھوکے میں آگئے مسلمانوں کے خلاف فتوٰی لکھ دیا تنبیہ پر متنبہ ہوئے یہی سوال میرے پاس بھی آیا تھا بفضلہ تعالٰی بنگاہ اولین مکر مکاران پہچان لیا اور گربہ کشتن روز اول باید پر عمل کیا وللہ الحمد۔

عرض۔ حضور ان کے فتاوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے اکثر اقوال متعارض ہیں اور یہ اس لئے کہ یہ اپنے فہم پر بڑا اعتماد کرتے تھے۔

ارشاد۔ ہاں اپنے فہم پر اعتماد اور وہ بھی ائمہ کرام کے مقابلہ پر۔ کہیں لکھتے واستدلوا لابی حنیفۃ بوجوہ والکل باطل ابوحنیفہ کے لئے کئی طرح دلیلیں لائی گئیں اور سب باطل ہیں کہیں قال ابوحنیفۃ کذا والحق کذا ابوحنیفہ نے یوں کہا اور حق یوں ہے امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہتے

ہیں ھھنا دھر آخر لصاحب الکتاب یہاں کتاب والے کا ایک اور وہم ہے آدمی کو اپنی حالت کا لحاظ ضرور ہے نہ کہ اپنے کو بھولے یا ستائش مردم پر بھولے اپنے نفس کا علم تو حضوری ہے۔ علماء نے ابن تیمیہ کو لکھا ہے۔ علمہ اکبر من عقلہ اس کا علم اس کی عقل سے بڑا ہے۔ علم نافع وہ جس کے ساتھ فقاہت ہو۔ مولوی صاحب نے اپنی کتاب نفع المفتی والسائل میں جس میں خود ہی سائل اور خود ہی مجیب ہیں سوال وجواب کو استفسار و استبشار لکھا ہے ایک سوال قائم کیا کہ جس مکان میں جانور ہو کوئی آدمی نہ ہو وہاں جماع جائز ہے یا نہیں اس کا جواب لکھا نا جائز ہے اس جواب سے لازم کہ مکان سے تمام مکھیوں کو نکالے اور چارپائیاں کھٹملوں سے صاف کرے اور یہ تکلیف مالایطاق ہے حالانکہ فقہا تصریح فرماتے ہیں جو بچہ سمجھتا اور دوسرے کے سامنے بیان کرسکتا ہو۔ اس کے سامنے جماع مکروہ ہے ورنہ حرج نہیں تو جب ناسمجھ بچے کے سامنے جائز ہے حالانکہ آدمی ہے جانور کے سامنے کیا ممانعت۔

مؤلف۔ فقہاء کرام نے یہ شرط کیوں زائد کی کہ غیر سے بیان کرسکتا ہو محض سمجھنا کافی تھا اور اس پر یہ بھی الزام آتا ہے کہ گونگے اپاہج کے سامنے جائز ہو اور اسے کسی طرح عقل تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ارشاد۔ سمجھنے کے دو معنی ہیں ایک نفس حرکات کو سمجھنا یہ بچے میں قوت بیان آنے سے پہلے ہوتا ہے اور یہ سمجھنا کہ یہ حرکات شرم وحیا ہیں ان کا اخفا ضرور ہے یہ قوت بیان آنے کے بہت بعد ہوتا ہے بیان کے لئے پہلا سمجھنا لازم ہے اور اسی قدر ممانعت کے لئے کافی کہ خود اگرچہ اسے کوئی امر شرم وحیا نہ سمجھا مگر دوسروں سے کہہ تو سکے گا بخلاف دوسرے معنی فہم کے

کہ وہ مانع مستقل ہے اس میں دوسرے سے بیان کی حاجت نہیں تو جس میں دوسرے معنی کا سمجھنا ہو اس کے سامنے بدرجہ اولی مطلقاً ممانعت ہے اگرچہ بیان نہ کرسکے۔

عرض۔ حضور آج کیا پہلی تاریخ ہے۔

ارشاد۔ پہلی تاریخ تھی کل چاند ہوا آج دوسری شب ہے۔ تاریخ کی ابتدا وانتہا میں چار طریقے ہیں۔ ایک طریقہ نصاری کا کہ ان کے یہاں نصف شب سے نصف شب تک تاریخ کا شمار ہے۔ دوسرا ہنود کا کہ طلوع آفتاب سے طلوع آفتاب تک۔ تیسرا طریقہ فلاسفہ یونان کا ہے کہ نصف النہار سے نصف النہار تک علم ہیأت میں یہی ماخوذ ہے چوتھا طریقہ مسلمانوں کا کہ غروب آفتاب سے غروب آفتاب تک اور یہی عقل سلیم پسند کرتی ہے کہ ظلمت نور سے پہلے ہے۔

مؤلف۔ حاضرین میں گائے کا گوشت کھانے کا اور اس کے مضر ہونے کا ذکر آیا اس پر فرمایا۔

ارشاد۔ وہ قطعاً حلال اور نہایت غریب پرور گوشت اور بعض امزجہ میں گوشت بز سے نافع تر ہے بہتیرے گوشت کے شوقین اسے پسند کرتے اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں اور اس کی قربانی کا تو خاص قرآن عظیم میں ارشاد ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی قربانی ازواج مطہرات کی طرف سے فرمائی ہندوستان میں بالخصوص شعائر اسلام سے ہے اور اس کا باقی رکھنا واجب بعض لیڈر بننے والے کہ ہنود سے اتحاد منانے کے لئے اس کا انسداد چاہتے ہیں بدخواہ مسلمانان ہیں مگر عجب ہے کہ کوئی ہندو اتحاد بگھارنے کو قریب مساجد سے بھی گھنٹا

یا سنکھ بند کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہ اتحاد کی یک طرفہ تالی ان لیڈروں ہی کو نصیب ہے ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں اور مجھے تو سخت ضرر کرتا ہے ایک صاحب نے میری دعوت کی باصرار لے گئے ان دنوں جناب سید حبیب اللہ صاحب دمشقی جیلانی نقیر کے یہاں مقیم تھے ان کی بھی دعوت تھی میرے ساتھ تشریف لے گئے وہاں دعوت کا یہ سامان تھا کہ چند لوگ گائے کے کباب بنا رہے تھے اور حلوائی پوریاں۔ یہ ہی کھانا تھا سید صاحب نے مجھ سے فرمایا تو (آپ) گائے کے گوشت کے عادی نہیں اور یہاں کوئی اور چیز موجود نہیں بہتر کہ صاحب خانہ سے کہہ دیا جائے میں نے کہا کہ یہ میری عادت نہیں وہی پوریاں کباب کھائے اسی دن مسوڑھوں میں ورم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ حلق اور مونھ بالکل بند ہو گیا مشکل سے تھوڑا دودھ حلق سے اتارتا اور اسی پر اکتفا کرتا۔ بات بالکل نہ کر سکتا تھا یہاں تک کہ قرأت سریہ بھی میسر نہ تھی سنتیں بھی کسی کی اقتدا کر کے ادا کرتا اس وقت مذہب حنفی میں عدم جواز قرأت خلف الامام کا یہ نفیس فائدہ مشاہدہ ہوا۔ جو کچھ کسی سے کہنا ہوتا لکھ دیتا بخار بہت شدید تھا اور کان کے پیچھے گلٹیں میرے منجھلے بھائی مرحوم ایک طبیب کو لائے ان دنوں بریلی میں مرض طاعون بشدت تھا ان صاحب نے بغور دیکھ کر سات آٹھ مرتبہ کہا یہ وہی ہے وہی ہے یعنی طاعون میں بالکل کلام نہ کر سکتا تھا اس لئے انہیں جواب نہ دے سکا حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں نہ مجھے طاعون ہے نہ انشاء اللہ العزیز کبھی ہو گا اس لئے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر بارہا وہ دعا پڑھ لی ہے جسے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بلا رسیدہ کو دیکھ کر یہ

دعا پڑھے گا اس بلا سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط جن جن امراض کے مریضوں جن جن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھ کر میں نے اسے پڑھا بحمدہ تعالیٰ آجتک ان سب سے محفوظ ہوں اور بعونہ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رہوں گا البتہ ایک بار اسے پڑھنے کا مجھے افسوس ہے مجھے نوعمری میں آشوب چشم اکثر ہو جاتا اور بوجہ حدت مزاج بہت تکلیف دیتا تھا ۱۹ سال کی عمر ہوگی کہ رامپور جاتے ہوئے ایک شخص کو رمد چشم میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھی جب سے اب تک آشوب چشم پھر نہ ہوا اسی زمانہ میں صرف دو مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک آنکھ کچھ دبتی معلوم ہوئی دو چار دن بعد وہ صاف ہو گئی دوسری دبی پھر وہ بھی صاف ہو گئی مگر درد، کھٹک، سرخی کوئی تکلیف اصلا کسی قسم کی نہیں افسوس اس لئے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو۔ زکام کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ کھجلی کہ اس سے امراض جلدیہ جذام وغیرہ کا انسداد ہو جاتا ہے۔ آشوب چشم نابینائی کو دفع کرتا ہے اس دعا کی برکت سے یہ تو جاتا رہا کہ ایک اور امر پیش آیا جمادی الاولیٰ ۱۳۰۰ھ میں بعض مہم تصانیف کے سبب ایک مہینہ کامل باریک خط کی کتابیں شبانہ روز علی الاتصال دیکھنا ہوا گرمی کا موسم تھا۔ دن کو اندر کے دالان میں کتاب دیکھتا اور لکھتا اٹھائیسواں سال تھا آنکھوں نے اندھیرے کا خیال نہ کیا ایک روز شدت گرمی کے باعث دوپہر کو لکھتے لکھتے نہایا سر پر پانی پڑتے ہی معلوم ہوا کہ کوئی چیز دماغ سے دہنی آنکھ میں اتر آئی بائیں آنکھ بند کر کے دہنی سے دیکھا تو وسط شے مرئی میں ایک سیاہ

حلقہ نظر آیا اس کے نیچے شیشے کا جتنا حصہ ہوا وہ ناصاف اور دبا ہوا معلوم ہوتا یہاں اس زمانہ میں ایک ڈاکٹر علاج چشم میں بہت سربرآوردہ تھا۔ سینڈرسن یا انڈرسن کچھ ایسا ہی نام تھا میرے استاذ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اصرار فرمایا کہ اسے آنکھ دکھائی جائے علاج کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے ڈاکٹر نے اندھیرے کمرے میں صرف آنکھ پر روشنی ڈال کر آلات سے بہت دیر تک بغور دیکھا اور کہا کثرت کتاب بینی سے کچھ یبوست آگئی ہے پندرہ دن کتاب نہ دیکھو مجھ سے پندرہ گھڑی بھی کتاب نہ چھوٹ سکی سید مولوی اشفاق حسین صاحب مرحوم سہوانی ڈپٹی کلکٹر طبابت بھی کرتے اور فقیر کے مہربان تھے فرمایا مقدمہ نزول آب ہے بیس برس بعد (خدا نا کردہ) پانی اتر آئے گا میں نے التفات نہ کیا اور نزول آب والے کو دیکھ کر وہی دعا پڑھ لی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پاک پر مطمئن ہو گیا ۱۳۱۶ھ میں ایک اور حاذق طبیب کے سامنے ذکر ہوا بغور دیکھ کر چار برس بعد (خدانخواستہ) پانی اتر آئے گا ان کا حساب ڈپٹی صاحب کے حساب سے بالکل موافق آیا انہوں نے بیس برس کہے تھے انہوں نے سولہ برس بعد چار کہے مجھے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر وہ اعتماد نہ تھا کہ طبیبوں کے کہنے سے معاذ اللہ متزلزل ہوتا الحمد للہ کہ بیس درکنار تیس برس سے زائد گزر چکے ہیں اور وہ حلقہ ذرہ بھر نہ بڑھا نہ بعونہ تعالیٰ بڑھے نہ میں نے کتاب بینی میں کبھی کمی کی نہ ان شاء اللہ تعالیٰ کمی کروں یہ میں نے اس لئے بیان کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی معجزات ہیں جو آج تک آنکھوں دیکھے جا رہے ہیں اور قیامت تک اہل ایمان مشاہدہ کرینگے

میں اگر انہیں واقعات کو بیان کروں جو ارشادات کے منافع میں نے خود
اپنی ذات میں مشاہدہ کئے تو ایک دفتر ہو مجھے ارشاد حدیث پر اطمینان
تھا کہ مجھے طاعون کبھی نہ ہوگا آخر شب میں کرب بڑھا میرے دل نے
درگاہ الٰہی میں عرض کی اللّٰھم صدق الحبیب وکذب الطبیب[1]
کسی نے میرے دہنے کان پر مونھ رکھ کر کہا کہ مسواک اور سیاہ مرچیں۔
لوگ باری باری سے میرے لئے جاگتے اس وقت جو شخص جاگ رہا
تھا میں نے اشارے سے اسے بلایا اور اسے مسواک اور سیاہ مرچ کا
اشارہ کیا وہ مسواک تو سمجھ گئے گول مرچ کس طرح سمجھیں غرض بمشکل
سمجھے جب یہ دونوں چیزیں آئیں بدقت میں نے مسواک کے سہارے پر
تھوڑا تھوڑا مونھ کھولا اور دانتوں میں مسواک رکھ کر چھوڑ دی کہ دانتوں
نے بند ہو کر دبالی پسی ہوئی مرچیں اسی راہ سے داڑھوں تک پہنچائیں تھوڑی
ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک کلی خالص خون کی آئی مگر کوئی تکلیف واذیت
محسوس نہ ہوئی اس کے بعد ایک کلی خون کی اور آئی بحمد اللہ تعالیٰ وہ گلٹیں
جاتی رہیں مونھ کھل گیا میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور طبیب صاحب
سے کہلا بھیجا کہ آپ کا وہ طاعون بفضلہ تعالیٰ دفع ہو گیا دو تین روز میں
بعونہ تعالیٰ بخار بھی جاتا رہا۔

مؤلف۔ چونکہ اثناء گفتگو میں طاعون کا ذکر تھا لہٰذا مولٰنا مولوی حکیم
امجد علی صاحب نے یوں عرض کیا۔

عرض۔ غالباً یہ بلائیں کفارہ ہوں۔

ارشاد۔ ہاں کفارہ ہیں۔ حدیث میں ہے۔ الطاعون وخز اعدائکم

---

[1] اے اللہ اپنے حبیب کو سچا کر اور طبیب کو جھوٹا ۱۲

من الجن طاعون تمہارے دشمن جنوں کا کونچا ہے ولہذا طاعون زدہ خاص شہدا میں شامل کیا جائے گا۔ (اسی سلسلہ میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ) شیخ محقق عولقی مدنی مجھ سے کہتے تھے کہ حضرت سید محمد یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ منبر پر ایک بچہ بیٹھا ہے سوا حضرت کے کسی نے نہ دیکھا آپ نے کچھ تعرض نہ فرمایا نماز پڑھ کر تشریف لے آئے۔ پھر ظہر کے لئے آئے تو دیکھا کہ ایک جوان بیٹھا ہے نماز پڑھ کر چلے آئے اور اس سے کچھ نہ کہا پھر عصر کے لئے گئے تو وہیں منبر پر ایک بوڑھے کو پایا اب بھی کچھ نہ پوچھا اور نماز سے فارغ ہو کر واپس آئے۔ پھر مغرب کے لئے تو ایک بیل کو وہاں دیکھا اب فرمایا تو کیا ہے کہ اتنی مختلف حالتوں میں میں نے تجھے دیکھا ہے اس نے کہا میں وبا ہوں اگر آپ اس وقت مجھ سے کلام کرتے جب میں بچہ تھا تو یمن میں کوئی بچہ باقی نہ رہتا اور اگر اس وقت دریافت فرماتے جب جوان تھا تو یہاں کوئی جوان نہ رہتا یونہی اگر اس وقت بات کرتے جب میں بڈھا تھا تو اس شہر میں کوئی بوڑھا نہ رہتا اب آپ نے اس حال میں کہ مجھے بیل دیکھا کلام فرمایا یمن میں کوئی بیل نہ رہے گا یہ کہہ کر غائب ہو گیا یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت تھی کہ آپ نے پہلی تین حالتوں میں اُس سے سوال نہ فرمایا بیلوں میں مرگ عام ہو گئی اگر اس وقت کوئی بیل اچھا بھی ذبح کیا جاتا تو تو اس کا گوشت ایسا خراب ہوتا کہ کوئی کھا نہ سکتا اس میں گندھک کی بو آتی انہیں سید محمد یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے مادر زاد ولی تھے ایک مرتبہ جب عمر شریف چند سال کی تھی باہر تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی جگہ تشریف رکھی ایک شخص سے کہا لکھ فلاں فی الجنۃ یعنی

فلاں شخص جنت میں ہے یونہی نام بنام بہت سے اشخاص کو لکھوایا پھر فرمایا لکھو فلاں فی النار یعنی فلاں شخص دوزخ میں ہے انہوں نے لکھنے سے ہاتھ روک لیا آپ نے پھر فرمایا انہوں نے نہ لکھا آپ نے سہ بارہ ارشاد کیا انہوں نے لکھنے سے انکار کر دیا اس پر آپ نے فرمایا انت فی النار تو آگ میں ہے وہ گھبرائے ہوئے ان کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا انت فی النار کہا یا انت فی جھنم عرض کی انت فی النار فرمایا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا میں اس کے کہے کو بدل نہیں سکتا۔ اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت کی۔ عرض کی دنیا کی آگ پسند ہے۔ اُن کا جل کر انتقال ہوا حدیث میں آگ کے جلے ہوئے کو بھی شہید فرمایا ہے۔

عرض۔ حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں۔

ارشاد۔ تاریخی نام سے کیا فائدہ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام محمد رکھا یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔ حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت ۹۲ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں ایک وقت تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماء حسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافق عدد نام قاری ہوں عدد نام دو چند کر کے پڑھے جاتے ہیں وہ قاری کو اسم اعظم کا فائدہ دیتے ہیں تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس سنہ ۱۳۲۹ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماء حسنیٰ ۲۶۵۸ بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی بار دونوں میں کس قدر فرق ہوا پھر اس نام اقدس کے فضائل میں یہ چند حدیثیں ذکر فرمائیں) ایک حدیث میں ہے

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا ایک روایت میں ہے قیامت کے دن ملئکہ کہیں گے کہ جن کا نام محمد یا احمد ہے جنت میں چلے جاؤ ایک روایت میں ہے ملئکہ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کسی کا نام محمد یا احمد ہے ایک روایت میں ہے جس مشورے میں اس نام کا آدمی شریک ہو اس میں برکت رکھی جاتی ہے ایک روایت میں ہے تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔

عرض۔ جوتا پہن کر نماز چاہیئے یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں عالمگیری میں تصریح ہے کہ مسجد میں جوتا پہن کر جانا بے ادبی ہے۔

عرض۔ غیر مقلدین پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی۔

ارشاد۔ بعض احکام میں عرف و مصالح کے سبب تغیر و تبدل ہوتا ہے میں نے خاص اس بارے میں ایک رسالہ مسمٰی بنام تاریخی جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوٰۃ بالنعال لکھا ہے اور اس کی ایک شرح کمال اکمال کی ہے (پھر فرمایا) تعظیم و توہین عرف پر مبنی ہے ایک چیز سے ایک زمانہ میں تعظیم یا توہین ہوتی ہے دوسرے زمانہ میں نہیں یا ایک قوم میں ہوتی ہے دوسری قوم میں نہیں مثلاً عرب میں بڑے چھوٹے سب کو صیغہ مفرد سے خطاب ہے انت قلت تو نے کہا یہ وہاں کوئی توہین نہیں اور ہمارے یہاں توہین ہے یا یورپ کا ادب یہ ہے کہ ملاقات معظم کے وقت سر ننگا کرے اور جوتا پہنے ہو اور ہمارے یہاں یہ توہین ہے ادب اس میں ہے کہ پاؤں ننگے ہوں اور سر پر عمامہ ہو جب ہمارے یہاں یہ دربار بادشاہان مجازی کی

توہین ہے تو دربارِ الٰہی کہ ملک الملوک اور حقیقی شاہنشاہ سچے بادشاہ کا دربار ہے
احق بالتعظیم ہے۔

عرض۔ ریل گاڑی میں بنچ پر بیٹھ کر پاؤں لٹکا کر فرض یا وتر پڑھے نماز ہوئی
یا نہیں بعض ایسا کرتے ہیں۔

ارشاد۔ نہیں کہ قیام فرض ہے اور جبتک عجز نہ ہو ساقط نہیں ہو سکتا فرض
اور وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہو سکیں گے۔

عرض۔ ریل میں ایسا موقع کم ملتا ہے کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔

ارشاد۔ مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بفضلہ تعالیٰ پنج وقتہ جماعت
سے نماز پڑھی قیام اور رکوع تو ریل میں بھی بخوبی ہو سکتا ہے ہاں بعض وقت
سجدے میں وقت ہوتی ہے جب کہ قبلہ بنچ کی طرف ہو وہ یوں ہو سکتا ہے
کہ سر کو خم کر کے بنچ کے نیچے کرے صرف تھوڑا سا تکلف کرنا ہوگا مگر اس قدر
خم نہ کرے کہ ۴۵ درجے کسی جانب مائل ہو جائے ۴۵ درجے کے قریب تک
اجازت ہے ایک خط کے نصف پر دوسرا خط عمود قائم کرو کہ دو زاویہ قائمے
بنائے گا ان دونوں قائموں کی دو خطوں سے تنصیف کر دو یہ ۴۵ × ۴۵ درجے
کے زاویہ ہونگے فرض کرو خط ح ء سمت قبلہ تو شمال کو ء ہ یا جنوب کو ء ب تک
جھکنا مفسد نماز نہیں کہ سمت قبلہ نہ بدلے گی زیادہ میں فساد ہے۔
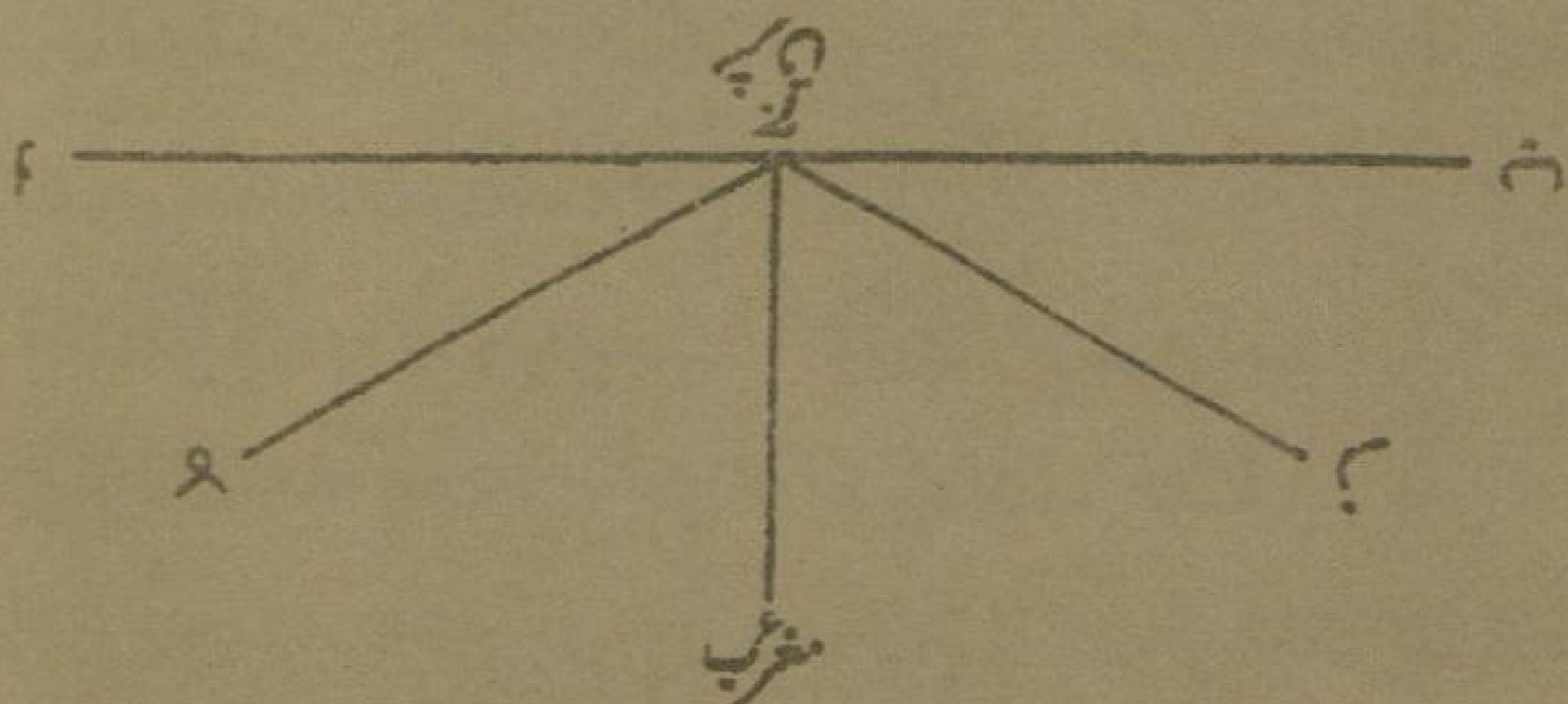
عرض۔ جتنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں ان کے اِعادہ کی تو ضرورت نہ ہوگی اس لئے کہ وہ نادانستگی میں پڑھی ہیں۔ ہاں آیندہ یونہی پڑھنا فرض ہے۔

ارشاد۔ جہل عدم اعادہ کا سبب نہیں ہو سکتا۔ جہل خود گناہ ہے۔ ہمارے علماء نے احکام شرعیہ شرق سے غرب تک روشن کر دیئے اور قرآن عظیم میں فرمایا فاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمون ط تمہیں نہ معلوم ہو تو جاننے والوں سے پوچھو اب نہ جاننے والے کی غلطی ہے اس نے کیوں نہ پوچھا اُن نمازوں کا اعادہ ضرور ہے۔

عرض۔ پھر کس قدر کا اعادہ کیا جائے۔

ارشاد۔ اتنی کہ ظن غالب ہو جائے کہ اب باقی نہ رہی ہوں گی۔

عرض۔ ایک شخص نے نماز پڑھائی مصلے کج تھا نہ انہوں نے استقبال قبلہ کیا نہ مصلے ہی کو ٹھیک کیا نماز ہوئی یا نہیں؟

ارشاد۔ اگر مصلے کا میلان قبلہ سے ۴۵ درجے کے اندر تھا تو نماز ہوگئی اور اگر زیادہ تھا تو باطل (پھر فرمایا) بریلی میں اکثر مساجد قبلہ سے دو درجے جانب شمال کو ہٹی ہوئی ہیں اور بمبئی کی مساجد دس درجے جانب جنوب اگر شرع مطہر اس کی اجازت نہ دیتی تو لاکھوں نمازیں باطل ہوتیں (پھر فرمایا) انسان کی پیشانی کے قوسی شکل ہونے میں یہ بھی مصلحت ہے تاکہ آسانی ہے کہ اگر قبلہ سے ۴۵ درجے تک انحراف بھی ہوگا تو بھی پیشانی کے کسی جز سے محاذات ہو جائے گی اگر پیشانی مستوی ہوتی تو یہ بات حاصل نہ ہوتی (انحراف مساجد کی وجہ بیان فرمائی) لوگوں نے یہ سمجھا کہ مغرب کی طرف منھ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ قطب داہنے شانے پر ہو تو جہت محاذی

وجہ ہو وہی سمت قبلہ ہے حالانکہ یہ تحقیق نہیں ہے البتہ ہندوستان میں تقریب کے لئے کافی ہے۔

عرض۔ عورتوں کی نماز باریک کپڑوں سے ہوتی ہے یا نہیں؟

ارشاد۔ آزاد عورتوں کو سر سے پاؤں تک تمام بدن کا چھپانا فرض ہے مگر چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک (جس میں سر کے بالوں کا کوئی حصہ داخل نہیں نہ ٹھوڑی کے نیچے کا) یہ تو بالاتفاق نماز میں چھپانا فرض نہیں اور گٹوں تک دونوں ہاتھ ٹخنوں تک دونوں پاؤں ان میں اختلاف روایات ہے ان کے سوا اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز میں قصداً کھولے اگرچہ ایک آن کو یا بلا قصد بقدر ادائے رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی دیر تک کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی اور باریک کپڑے جن سے بدن نظر آئے یا رنگت دکھائی دے یا سر کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی۔

مؤلف۔ ایک صاحب جن کا میلان قدرے وہابیت کی طرف تھا انہوں نے علم غیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت سوال کیا تو فرمایا۔

ارشاد۔ کیا آپ مطلق علم غیب کو پوچھتے ہیں یا علم ماکان و مایکون۔ جیسا سوال ہو اس کے موافق جواب دیا جائے۔

عرض۔ میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے افضل و اعلیٰ جانتا ہوں اور حضور کو روشن ضمیر مانتا ہوں مگر یہ کہ وہ دلوں کی بات جانتے ہیں یہ نہیں مانتا۔

ارشاد۔ روشن ضمیر ہونے کے تو یہی معنی ہیں کہ دلوں کی حالتیں جانیں (پھر اس کے ثبوت کی طرف توجہ فرمائی) قرآن عظیم فرماتا ہے۔ وما کان اللہ

لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ اے عام لوگو اللہ اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع فرمادے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے اور فرماتا ہے۔ علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ً الا من ارتضی من رسول اللہ تعالیٰ عالم غیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو صرف اظہار ہی نہیں بلکہ رسولوں کو علم غیب پر مسلط فرمادیا (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ) علمائے اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ جو فضائل اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عنایت فرمائے گئے وہ سب باکمل وجوہ اوروں سے بدرجہا زائد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے اور اہل باطن کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کچھ فضائل اور انبیا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی سیدہم وعلیہم کو ملے وہ سب حضور کے دیئے سے اور حضور کے طفیل میں۔ اصحاب صحیح بخاری ومسلم نے روایت کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت فرماتا ہے وکذلک نری ابرٰھیم ملکوت السمٰوٰت والارض۔ یعنی ایسا ہی ہم ابراہیم کو آسمان وزمین کی ساری سلطنت دکھاتے ہیں۔ اور لفظ نری نے استمرار وتجدد پر دال ہے جس کا یہ مطلب کہ وہ دکھانا ایک بار کے لئے نہ تھا بلکہ مستمر ہے تو یہ صفت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اکمل طور پر ثابت۔ حضور کے دیئے سے اور حضور کے طفیل میں حضور کے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی ابیہ وبارک وسلم کو یہ فضیلت ملی اسکا انکار نہ کرے گا مگر کور باطن اعاذنا اللہ تعالیٰ من ھذہ العقیدۃ الباطلۃ۔ اور لفظ کذلک تشبیہ کے واسطے

ہے جیسے ہر معمولی عربی داں جانتا ہے اور تشبیہ کے لئے مشبہ اور مشبہ بہ ضرور ہے
مشبہ تو خود قرآن کریم میں مذکور ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
باقی رہا مشبہ بہ وہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اے حبیب
لبیب جیسے ہم آپ کو آسمانوں اور زمینوں کی سلطنتیں دکھا رہے ہیں یونہی
آپ کے طفیل میں آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو بھی
ان کا معائنہ کرا رہے ہیں اور قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے وما ھو علی الغیب
بضنین یعنی میرا محبوب غیب پر بخیل نہیں جس میں استعداد پاتے ہیں اسے
بتاتے بھی ہیں اور ظاہر کہ بخیل وہ کہ جس کے پاس مال ہو اور صرف نہ کرے وہ
کہ جس کے پاس مال ہی نہیں کیا بخیل کہا جائے گا اور یہاں بخیل کی نفی کی گئی تو
جب تک کوئی چیز صرف کی نہ ہو نفی کا کیا مفاد ہوا لہذا معلوم ہوا کہ حضور غیب
پر مطلع ہیں اور اپنے غلاموں کو اس پر اطلاع بخشتے ہیں اور فرماتا ہے۔ نزلنا
علیك الکتب تبیانا لکل شئ ہم نے تم پر یہ کتاب ہر شے کا روشن بیان
کردینے کے لئے اتاری تبیانا ارشاد فرمایا بیانا نہ فرمایا کہ معلوم ہوجائے
کہ اس میں بیان اشیاء اس طرح پر ہے کہ اصلا خفا نہیں اور حدیث میں
ہے جیسے امام ترمذی وغیرہ نے دس صحابہ سے روایت کیا کہ صحابہ کرام فرماتے
ہیں کہ ایک روز ہم صبح کو نماز فجر کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ اور
حضور کی تشریف آوری میں دیر ہوئی حتی کدنا ان نتوای الشمس یعنی
قریب تھا کہ آفتاب طلوع کر آئے اتنے میں حضور تشریف فرما ہوئے اور
نماز پڑھائی پھر صحابہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم جانتے ہو کیوں دیر ہوئی
سب نے عرض کی اللہ ورسولہ اعلم اللہ و رسول خوب جانتے ہیں ارشاد
فرمایا۔ اتانی ربی فی احسن صورۃ میرا رب سب سے اچھی تجلی میں میرے

پاس تشریف لایا یعنی میں ایک دوسری نماز میں مشغول تھا اس نماز میں عبد درگاہ معبود میں حاضر ہوتا ہے اور وہاں خود ہی معبود کی عبد پر تجلی ہوئی قال یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلی اس نے فرمایا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرشتے کس بات میں مخاصمہ اور مباہات کرتے ہیں۔ فقلت لا ادری میں نے عرض کی کہ میں بے تیرے بتائے کیا جانوں۔ فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئی وعرفت تورب العزۃ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور میرے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی صرف اسی پر اکتفا نہ فرمایا کہ کسی وہابی صاحب کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ کل شے سے مراد ہر شے متعلق بشرائع ہے بلکہ ایک روایت میں فرمایا ما فی السماء والارض میں نے جان لیا جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور دوسری روایت میں فرمایا فعلمت ما بین المشرق والمغرب اور میں نے جان لیا جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے یہ تینوں روایتیں صحیح ہیں تو تینوں لفظ ارشاد اقدس سے ثابت ہیں یعنی میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی اور روشن ہونے کے ساتھ پہچان لینا اس لئے فرمایا کہ کبھی شے معروف ہوتی ہے پیش نظر نہیں اور کبھی شے پیش نظر ہوتی ہے اور معروف نہیں جیسے ہزار آدمیوں کی مجلس کو چھت پر سے دیکھو وہ سب تمہارے پیش نظر ہوں گے مگر ان میں بہت کو پہچانتے نہ ہو گے اس لئے ارشاد فرمایا کہ تمام اشیائے عالم ہمارے پیش نظر بھی ہو گئیں اور ہم نے پہچان بھی لیں کہ ان میں نہ کوئی ہماری نگاہ سے باہر رہی نہ علم سے

خارج والحمد للہ رب العلمین مسلمان دیکھیں نصوص میں بلاضرورت تاویل و تخصیص باطل و ناسموع ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو یہ کتاب ہم نے تم پر آتاری نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی تو بلا شبہ یہ رؤیت و معرفت جمیع مکنونات قلم و مکتوبات لوح کو شامل ہے جس میں سب ماکان و مایکون من الیوم الاول الی یوم الآخر و جملہ ضمائر و خواطر سب کچھ داخل و لہذا طبرانی و نعیم بن حماد استاذ امام بخاری وغیرہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ بیشک اللہ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتیلی کو اور حضور کے صدقہ میں اللہ تعالی نے حضور کے غلاموں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ایک بزرگ فرماتے ہیں وہ مرد نہیں جو تمام دنیا کو مثل ہتیلی کے نہ دیکھے انہوں نے سچ فرمایا اپنے مرتبہ کا اظہار کیا ان کے بعد حضرت شیخ بہاء الملۃ والدین نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا میں کہتا ہوں مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کی مثل نہ دیکھے اور وہ جو نسب میں حضور کے صاحبزادے اور نسبت میں حضور کے ایک اعلی جاہ کفش بردار ہیں یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ قصیدہ غوثیہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں نظرت الی بلاد اللہ جمعاً ؛ کخردلۃ علی حکم اتصال یعنی میں نے اللہ کے تمام شہروں کو مثل رائی کے دانے کے ملاحظہ کیا اور یہ دیکھنا کسی خاص وقت سے خاص نہ تھا بلکہ علی الاتصال یہ ہی حکم ہے اور فرماتے ہیں۔ ان بؤبؤۃ عینی

فی اللوح المحفوظ میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں لگی ہے لوح محفوظ کیا ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے اور فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتب من شئی ہم نے کتاب میں کوئی شے اٹھا نہ رکھی اور فرماتا ہے لا رطب و لا یابس الا فی کتب مبین کوئی تر و خشک ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو تو جب لوح محفوظ کی یہ حالت کہ اس میں تمام کائنات روز اول سے روز آخر تک محفوظ ہیں تو جس کو اس کا علم ہو بے شک اسے ساری کائنات کا علم ہوگا۔

عرض۔ ظہر کا وقت کب تک رہتا ہے۔

ارشاد۔ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں دو مثل تک رہتا ہے اور یہ ہی قول اصح ہے۔

عرض۔ اگر ایک مثل کے اندر ظہر پڑھی جائے اور بعد دو مثل عصر تو بہتر ہوگا کہ سب اقوال علماء جمع ہو جائیں گے۔

ارشاد۔ ہاں اچھا ہے امام و صاحبین کے قول جمع ہو جائیں گے تمام اقوال علماء کا جمع کرنا ناممکن ہے کہ اصطخری شافعیہ سے اس امر کے قائل ہیں کہ بعد مثلین کسی نماز کا وقت ہی نہیں۔

مولوی امجد علی صاحب۔ ظہر میں تاخیر گرمی کے زمانہ میں مستحب ہے اس قدر کہ شدت حر جاتی رہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا۔ ابردوا[1] بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جھنم۔

ارشاد۔ ہاں ایک مثل تک تو ہرگز شدت حر میں کمی نہیں ہوتی یہ اعلیٰ

---

[1] ظہر کو ٹھنڈا کرکے پڑھو کہ گرمی کی سختی جہنم کی سانس سے ہے۔

درجہ کی حدیث صحیح امام کی اعلیٰ دلیل ہے۔ اور اسے واضح تر کر دیا۔ بخاری کی حدیث ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک منزل میں تشریف فرما تھے مؤذن اذان کہہ کر حاضر بارگاہ ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو پھر دیر کے بعد حاضر ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو پھر دیر کے بعد حاضر ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو حتی ساوی الظلال التلول یہاں تک کہ ٹیلوں کے سائے ان کے برابر ہو گئے اس وقت نماز ادا فرمائی خود ائمہ شافعیہ تصریح فرماتے ہیں کہ ٹیلوں کا سایہ شروع اس وقت ہوتا ہے جب اکثر وقت ظہر نکل جاتا ہے تو ان کے برابر کس وقت ہو گا یقیناً جب کہ مثل اول دیر کا نکل چکا ہو قائلان مثل اول کے پاس اس حدیث صحیح کا اصلا کوئی جواب نہیں غیر مقلدوں کے پیشوا نذیر حسین دہلوی نے معیار الحق میں جو حرکت مذبوحی اور حدیث سے مسخرگی کی ہے اس کا رد میری کتاب حاجز البحرین میں دیکھئے۔

عرض۔ اگر قبل دو مثل کے عصر کی نماز پڑھ لی جائے تو ہو جائے گی۔

ارشاد۔ ہاں صاحبین کے نزدیک ہو جائے گی۔

عرض۔ کیا اعادہ واجب نہ ہو گا۔

ارشاد۔ فرض نہ ہو گا کہ اس قول پر بھی فتویٰ دیا گیا ہے اگرچہ صحیح و معتمد قول امام ہے۔

عرض۔ تو کیا تمام مسائل اختلافیہ کا یہ ہی حکم ہے۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ جس میں اختلاف فتویٰ ہے اس کا یہ ہی حکم ہے کہ جس قول پر عمل کیا جائے گا ہو جائے گا اور چونکہ اس میں علماء دونوں طرف گئے ہیں اور دونوں قولوں پر فتویٰ دیا ہے لہٰذا جس پر عمل کیا جائے ہو جائیگا

مگر جو معتقد ترجیح قول امام ہے اُسے احتراز چاہیئے حرمین طیبین میں اب
کچھ برسوں سے حنفی مصلے پر نماز عصر مثل ثانی میں ہونے لگی ہے صبح کے سوا
سب نمازیں پہلے مصلائے حنفی پر ہوتیں شافعیہ نے شکایت کی کہ ہمارے
لئے وقت عصر ہمارے مذہب کی رُو سے تنگ ہو جاتا ہے اس پر یہ تو
ہوا نہیں کہ نماز عصر مثل صبح مؤخر کردیجائے رکھی مقدم اور مثل دوم میں
کردی اس بار کی حاضری میں یہ نئی بات دیکھی میں اور مکہ معظمہ کے
جلیل علماء حنفیہ مثل مولانا شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ و مولانا سید اسمٰعیل
محافظ کتب حرم اس جماعت میں شریک ہوتے تو نفل کی نیت سے پھر
حنفی وقت پر اپنی جماعت کرتے جس میں وہ اکابر اس فقیر کو امامت پر
مجبور فرماتے۔

عرض۔ جمعہ اگر عین زوال کے وقت پڑھا جائے تو ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں کتب فقہ بحر وغیرہ میں تصریح فرمائی کہ جمعہ مثل ظہر ہے۔

عرض۔ زوال کے وقت نماز کی کراہت اس بنا پر ہے کہ جہنم روشن کیا
جاتا ہے اور یہ حدیث میں ہے دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جمعہ
کے دن جہنم بھڑکایا نہیں جاتا لہذا چاہیئے کہ زوال کے وقت مکروہ نہ
ہو کہ مانع موجود نہیں۔

ارشاد۔ یہ اس وقت نوافل کی کراہت میں جاری ہو سکتا ہے فرائض
کے تو اول و آخر وقت مقرر ہیں اول سے پہلے باطل ہیں اور آخر کے
بعد قضا مثلاً نماز صبح کا اول وقت طلوع فجر ہے اس سے پہلے شروع
کی تو نماز قطعاً نہ ہوگی نہ یہ کہ جائز کردیں کروہ وقت کراہت نماز کا نہیں
یونہیں جمعہ کے دن جہنم نہ سلگائے جانے سے اگر ثابت ہوا تو اتنا کہ وہ

اوقات کراہت سے نہ رہا نہ یہ جمعہ جس کا آغاز وقت بعد زوال ہے پیش از وقت جائز ہو جائے ہاں در بارہ نوافل اسی حدیث کی بنا پر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روز جمعہ وقت زوال کراہت نہ مانی اشباہ میں اسے صحیح ومعتمد رکھا مگر یہ حاوی قدسی سے ہے میرا تجربہ ہے کہ صاحب حاوی دیلوسقی المذہب ہیں ہر جگہ قول امام ابو یوسف کو بہ نأخذ کہتے ہیں ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب جس پر تمام متون وشرح میں اطلاق منع ہے اور یہ ہی صحیح معتمد ہے۔

مؤلف۔ آج حضرت مولٰنا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمۃ (جن کو اعلیحضرت مدظلہ الاقدس نے الاسد الاسد الاشد سے مخاطب فرمایا تھا) اور جناب مولٰنا مولوی احمد اللہ صاحب پشاوری بھی دولت کدہ اقدس پر مہمان ہیں دوپہر کا وقت ہے یہ حضرات اور حضرت قبلہ دامت برکاتہم کھانا ملاحظہ فرما رہے ہیں مولٰنا مولوی حکیم امجد علی صاحب بھی حاضر اور شریک طعام ہیں۔ بریلی کے پانی کی نفاست کا ذکر ہوا اس پر ارشاد ہوا کہ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس سے قرآن عظیم میں جا بجا بندوں پر منت رکھی اور ایک جگہ خاص اس پر شکر کی ہدایت فرمائی۔ افرأیتم الماء الذی تشربون ءأنتم أنزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون ۝ لو نشاء جعلنٰہ اجاجا فلولا تشکرون۔ کیا تم نے دیکھا یہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادلوں سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے (بلکہ تو اے رب ہمارے) ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری کردیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے (تیرے وجہ کریم کے لئے ہمیشہ حمد ہے اے رب ہمارے) حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کھانے پینے پہننے کی

کوئی چیز کسی سے طلب نہ فرمائی مگر ٹھنڈا پانی دوبار طلب فرمایا ایک بار فرمائش فرمائی رات کا باسی لاؤ۔ میں نے مدینہ طیبہ سے بہتر پانی کہیں نہ پایا خدام کرام حاضرین بارگاہ کے لئے زور قوں میں پانی بھر کر رکھتے ہیں گرمی کے موسم میں اس شہر کریم کی ٹھنڈی نسیمیں اتنا سرد کردیتی ہیں کہ بالکل برف معلوم ہوتا ہے۔ عمدہ پانی کی تین صفتیں ہیں اور وہ تینوں اس میں اعلیٰ درجہ پر ہیں ایک صفت یہ کہ ہلکا ہو اور وہ پانی اس قدر ہلکا ہے کہ پیتے وقت حلق میں اس کی ٹھنڈک تو محسوس ہوتی ہے اور کچھ نہیں اگر خنکی نہ ہو تو اس کا اترنا بالکل معلوم نہ ہو دوسری صفت شیرینی وہ پانی اعلیٰ درجہ کا شیریں ہے ایسا شیریں میں نے کہیں نہ پایا تیسری خنکی یہ بھی اس میں اعلیٰ درجہ پر ہے۔ میری عادت ہے کہ کھانا کھاتے میں پانی پیتا ہوں۔ کھانا مکان پر کھایا جائے اور وہ جانفزا پانی مسجد کریم میں لہذا کھانا کھاتے میں پانی نہ پیتا۔ کھانے کے بعد مسجد کریم میں بہ نیت اعتکاف حاضر ہوتا اور اس عطیہ سرکاری سے دل وجان سیراب کرتا اعتکاف تو ہر مسجد کی حاضری میں ہمیشہ ہوتا ہی ہے پانی کے لئے اس کی منفعت یہ ہے کہ غیر معتکف کو مسجد میں کھانا پینا جائز نہیں۔

عرض۔ کھانے پینے کے لئے اعتکاف جائز ہے

ارشاد۔ اعتکاف صرف ذکر الٰہی کے لئے کیا جائے بالتبع اس کے منافع اور ہو سکتے ہیں۔ مثلاً روزے کے بارے میں حدیث ہے۔ صوموا تصحوا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔ تو یہ نہیں ہو سکتا کہ روزہ تندرستی کی نیت سے رکھا جائے بلکہ روزہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو گا اور تندرستی کی منفعت بھی اس سے تبعاً حاصل ہو گی پھر اسی حدیث میں فرمایا حجوا تستغنوا ج

کر دغنی ہو جاؤ گے تو یہ نہیں کہ حج مال کی نیت سے کیا جائے بلکہ حج اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا اور یہ نفع بھی ضمناً ملے گا تو جس طرح یہ دونوں اللہ ہی کے لئے ہیں اور صحت وغنا ان کے ضمنی منافع اسی طرح اعتکاف اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا اور کھانے پینے کا جواز نفع بالتبع فتاویٰ عالمگیری وغیرہا میں اگر مسجد میں سونا چاہے اعتکاف کی نیت کرلے کچھ دیر ذکر الٰہی میں مشغول رہے پھر جو چاہے کرے کھانے کے بعد ڈاک نکالنے کا حکم فرمایا ڈاک نکالی گئی مولنا مولوی حکیم امجد علی صاحب نے خطوط سنانا شروع کئے جواب فرماتے جاتے مولنا لکھتے جاتے ان میں ایک خط حضور سید شاہ نور عالم میاں صاحب صاحبزادہ سرکار خورد مارہرہ مطہرہ کا تھا انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ ایک مسئلہ حل طلب ہے شرم اس بات کی ہے کہ کوئی دینی مسئلہ جس میں مجھے ثواب ملتا اور آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہوتا میں دریافت کرتا سو یہ دینی مسئلہ نہیں دوسرے کوئی سوال آپ کے شایان شان ہوتا تو بھی مجکو پس وپیش نہ تھا جو بات دریافت کرتا ہوں وہ بھی آپ کے مرتبہ علیا سے بہت دون دادون ہے بہرحال آپ ہی ایسے ہیں کہ ہر فن کے اکمل ومکمل آپ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں لہذا بوجو اعتقاد وامید وثوق سوا کا مطلع کہ اس وقت زیر بحث اعزا ہے اور مجھ سے دریافت کیا گیا ہے پیش کرتا ہوں ؎

ہوا جب کفر ثابت ہے یہ تمغائے مسلمانی   نہ ٹوٹے شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی

کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ ہر چند اس ناچیز سوال میں آپ کے ہمایوں ساعات کو تلف کرنا بہت گستاخی ہے مگر کیا کریں آپ ہی ایسے ہیں جو ان مشکلات کو بھی حل فرمائیں میں تو آپ کو ہر فن میں امام اوراعلم العلماء خیال کرتا

ہوں خداوند تعالیٰ آپ کے وجود مسعود باوجود کو زندہ سلامت وباخیریت رکھے۔ انّہ علیٰ کلّ شئی قدیرٌ و بالاجابۃِ جدیرٌ[1] اس شعر کی شرح مختصر اور تھوڑی ترکیب عبارت اور خلاصہ اور نتیجہ مطلب خیز بذریعہ کسی طالب علم صاحب کے افادہ فرمایا جائے ہم سب لوگ آپ ہی کے ارشاد وحل مطلب پر نظر کر رہے ہیں ایک علی حزیں کا مطلع توحیدیہ جس کو بڑے بڑے ذہین وسخن سنج نہ حل کر سکیں گے پہلے آپ نے آن کی آن میں حل فرمایا تھا یہ تو اس کے سامنے ہیچ معلوم ہوتا ہے بہرحال متوقع ہوں کہ جواب سے مسرور مفتخر فرمائے فقط

مولٰنا امجد علی صاحب۔ حضور اس کا کیا مطلب ہے۔

ارشاد۔ بہت آسان اور ظاہر ہے اچھا اس کا جواب لکھئے اور اسی ڈاک سے روانہ فرمادیجئے۔

مؤلف۔ پھر حضرت قبلہ مدظلہٗ الاقدس نے یہ جواب لکھوا کر روانہ فرمادیا۔

بشر فملاحظہ حضرت والا دامت برکاتہم۔

ظاہر مطلب شعر جہاں تک شاعر نے مراد لیا ہوگا صرف اتنی مناسبت دیکھ لینا ہے کہ دانۂ سلیمانی میں جس کی تسبیح عباد و زہاد رکھتے ہیں شکل زنار موجود ہے اور اس کا رکھنا تمغائے فقر قرار پایا ہے شاعر کہ مذہباً سُنّی نہ تھا اور بدگمانی تمغائے شعراء ہے غالباً اس سے زائد کچھ نہ سمجھا ہوگا اور ایک بیہودہ معنی تھے مگر اتفاقاً اس کے قلم سے ایک ایسا لفظ نکل گیا جس نے

---

[1] وہ ہر شی پر قادر اور قبول فرمانا اس کی شان ہے۔

اس شعر کو بامعنی و پُر مغز کر دیا وہ کیا یعنی لفظ ثابت زنار کہ کفار
باندھتے ہیں زنار زائل ہے کہ ایک جھٹکے میں ٹوٹ سکتا ہے اور
دانۂ سلیمانی میں اس کی تصویر ثابت ہے کہ جبتک دانہ رہے گا
قائم رہے گی یوں ہی کفر دو قسم ہے ایک کفر زائل جو کفر کفار
ہے اور جس کی سزا خلود فی النار ہے ہر کافر موت کے بعد
اس سے باز آتا ہے قال تعالیٰ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا[۱] ۝ دوسرا کفر ثابت جو ابدالآباد تک قائم
رہے گا جسے علمائے دین نے جز ایمان فرمایا ہے جسے قرآنِ عظیم
ارشاد فرماتا ہے۔ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ[۲] ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنی قوم سے فرمایا اِنَّا
بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ ہم بیزار
ہیں تم سے اور اللہ کے سوا تمہارے معبودوں سے ہم تم سے کفر و
انکار رکھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے جب مینھ برستا ہے اور
مسلمان کہتا ہے ہمیں اللہ کے فضل و رحمت سے مینھ ملا۔ اللہ
عزوجل فرماتا ہے مومن بی و کافر بالکوکب مجھ پر ایمان رکھتا
ہے اور نچھتر سے کفر و انکار۔ الحمد للہ طاغوت و شیطان و بت

---

[۱] انہوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرائے کہ ان سے ان کی عزت ہو ہرگز نہیں عنقریب انکی عبادت سے کفر کریں گے اور ان کے مخالف ہوں۔ [۲] جو شیطان کے ساتھ کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بیشک بڑی مضبوط گرہ تھام لی جو کبھی نہ کھلے گی اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

وجملہ معبودان باطل کے ساتھ مسلمانوں کا یہ کفر وانکار ابدالآباد
تک قائم رہے گا بخلاف کفر کفار کے کہ اللہ ورسول سے ان کا
کفر قیامت بلکہ برزخ بلکہ سینے پر دم آتے ہی جس وقت ملٰئکہ
عذاب کو دیکھیں گے زائل ہو جائے گا مگر کیا فائدہ والشق
و عصیت قبل اب معنی واضح ہو گئے کہ جو کفر ثابت ہے وہ
تمغائے مسلمان بلکہ جزو ایمان ہے بخلاف کفر زائل والعیاذ
باللہ تعالیٰ۔ اسی وقت صحیفہ شریف ملا۔ فوری جواب حاضر ہے۔

مؤلف۔ اس وقت وہ حافظ صاحب حاضر ہیں جنہوں نے اس وہابی خیال شخص کو پیش کیا تھا جس نے مسئلہ علم غیب دریافت کیا تھا۔

عرض۔ حضور وہ شخص جب یہاں سے گیا تو راستہ ہی میں کہنے لگا کہ اعلیحضرت مدظلہم کی باتیں میرے دل نے قبول کیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اب میں ان کا مرید ہوں گا۔

ارشاد۔ دیکھو نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے اگر اس شخص سے سختی برتی جاتی تو ہرگز یہ بات نہ ہوتی جن لوگوں کے عقائد مذبذب ہوں ان سے نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں یہ جو وہابیہ میں بڑے بڑے ہیں ان سے بھی ابتداءً بہت نرمی کی گئی مگر چونکہ ان کے دلوں میں وہابیت راسخ ہو گئی تھی اور مصداق ثم لا یعودون حق نہ مانا اس وقت سختی برتی گئی کہ رب عزوجل فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الکفار والمنفقین واغلظ علیهم اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو اور مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے ولیجدوا فیکم غلظة لازم ہے کہ وہ تم میں درشتی پائیں ایک شخص خدمت اقدس حضور

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے زنا حلال فرما دیجئے صحابہ کرام نے انہیں قتل کرنا چاہا کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ گستاخی کے الفاظ کہے حضور نے منع فرمایا اور ان سے فرمایا قریب آؤ وہ قریب حاضر ہوئے اور قریب فرمایا یہاں تک کہ ان کے زانو زانوئے اقدس سے مل گئے اس وقت ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی شخص تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری پھوپی سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ۔ فرمایا کہ جس سے تو زنا کرے گا آخر وہ بھی کسی کی ماں یا بیٹی یا بہن یا پھوپی یا خالہ ہو گی یعنی جو بات اپنے لئے نہیں پسند کرتا دوسرے کے لئے کیوں پسند کرتا ہے دست اقدس ان کے سینہ پر مار کر دعا فرمائی کہ الٰہی زنا کی محبت اس کے دل سے نکال دے وہ صاحب کہتے ہیں جب میں حاضر ہوا تھا تو زنا سے زیادہ محبوب میرے نزدیک کوئی چیز نہ تھی اور اب اس سے زیادہ کوئی چیز مجھے مبغوض نہیں اس کے بعد حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی کا اونٹ بھاگ گیا لوگ اسے پکڑنے کو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں جتنا دوڑتے ہیں وہ زیادہ بھاگتا ہے۔ اس کے مالک نے کہا تم لوگ ٹھہر جاؤ اس کی راہ میں جانتا ہوں۔ سبز گھانس کا ایک مٹھا لے کر چمکارتا ہوا اونٹ کے قریب گیا اور اسے پکڑ لیا اور بٹھا کر اس پر سوار ہو لیا فرمایا اس وقت اگر تم اسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا۔

عرض۔ حضور میرے کچھ روپے ایک شخص پر ہیں وہ نہیں دیتے۔

ارشاد۔ اس زمانہ میں قرض دینا اور یہ خیال کرنا کہ وصول ہو جائے گا۔

ایک مشکل خیال ہے میرے پندرہ سو روپے لوگوں پر قرض ہیں جب قرض دیا یہ خیال کر لیا کہ دیدیئے تو خیر ورنہ طلب نہ کروں گا۔ جن صاحبوں نے قرض لیا دینے کا نام نہ لیا (پھر خود ہی فرمایا) جب یوں قرض دیتا ہوں تو ہبہ کیوں نہیں کر دیتا اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا جب کسی کا دوسرے پر دین ہو اور اس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اسی قدر روپیہ کی خیرات کا ثواب ملتا ہے جتنا دین ہے۔ اس ثواب عظیم کے لئے میں نے قرض دیئے ہبہ نہ کئے کہ پندرہ سو روپے روز میں کہاں سے خیرات کرتا۔

عرض۔ حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کرے گا سنا گیا ہے کہ اپنے اعزا سے دس شخصوں کی۔

ارشاد۔ ہاں اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی حاجی ستر کی اور علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے حتی کہ عالم کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہو گا اس کی شفاعت کرینگے کوئی کہے گا میں نے وضو کے لئے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا لوگوں کا حساب ہوتا جائے گا اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے علماء کا حساب کب کا ہو چکا ہو گا اور وہ روکے جائیں گے عرض کرینگے الٰہی لوگ جا رہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں فرمایا جائے گا تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں ہر سنی عالم سے فرمایا جائے گا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگرچہ آسمان کے ستاروں کی برابر ہوں۔

عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد۔ حضور کے علم ذات دو ہیں کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن کریم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور حضور کے اسماء صفات بے گنتی ہیں علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچسو جمع فرمائے۔ سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے اور حضورؐ کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جدا گانہ ہیں دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض۔ یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لئے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد۔ یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگرچہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کر سکتا ہے۔ بہت سی آیتیں اب بھی رہ گئیں مگر انہیں سوجھتی نہیں علیٰ ہذا القیاس توراۃ و زبور میں۔

مؤلف۔ ایک صاحب شاہجہانپور سے حاضر خدمت ہوئے انہوں نے عرض کی میں نے سُنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کی برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لئے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اُسے

عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم نے فرمادیا فنجعل لعنة اللہ علی الکاذبین جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں اس کا کچھ نام نشان ہو تو کوئی دکھائے۔ ہم اہلسنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب[1] عنایت فرمایا رب عزوجل فرماتا ہے وما ہو علی الغیب بضنین ہ یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں تفسیر معالم وتفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں اور وہابیہ دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی غیب کا علم حضور کو نہیں اپنے خاتمہ[2] کا بھی علم نہیں دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں بلکہ حضور کے لئے علم غیب کا ماننا شرک ہے اور شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے اور اللہ کے دیئے سے بھی حضور کو علم غیب حاصل نہیں ہو سکتا۔ براہین قاطعہ میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین وآخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو

---

[1] قرآن کریم کی بکثرت آیات کریمہ مثل وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماہ اور بہت احادیث شریفہ مثلاً فتجلی لی کل شئی وعرفت نیز کثیر اقوال ائمہ سے آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ حضور کو علم غیب عنایت ہوا تفصیل کے لئے خالص الاعتقاد انباء المصطفے الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ وغیرہ رسائل شریفہ امام اہلسنت مجدد المأة الحاضرہ دامت برکاتہم ملاحظہ ہوں۔

[2] حضور کو معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں اور حضور کے لئے علم غیب ماننا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کا علم وسیع ہے اپنے خاتمہ کا علم نہ ہونا دہلی کے ایک وہابی نے کہا تھا باقی سب کفریات براہین قاطعہ میں ہیں۔

علم الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہے۔

عرض۔ صدقہ کا جانور بلا ذبح کے کسی مصرفِ صدقہ کو دے دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر صدقہ واجبہ ہے اور وجوب خاص ذبح کا ہے تو بے ذبح ادا نہ ہوگا مگر اس حالت میں کہ ذبح کے لئے وقت معین تھا جیسے قربانی کے لئے ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں اور وہ وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائے گا۔

عرض۔ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ نانا نانی دادا دادی ماموں چچا وغیرہ کھائیں یا نہیں۔

ارشاد۔ سب کھا سکتے ہیں کلوا وتصدقوا وادخروا عقود الدریہ میں ہے احکامھا احکام الاضحیۃ۔

عرض۔ کیا محرم وصفر میں نکاح کرنا منع ہے۔

ارشاد۔ نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

عرض۔ زید کی ربیبہ لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں جائز ہے۔

عرض۔ کیا عدت کے اندر بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ عدت میں نکاح تو نکاح۔ نکاح کا پیام دینا بھی حرام ہے۔

عرض۔ اگر کوئی پیش امام یا قاضی عدت میں نکاح پڑھائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے اس پڑھانے والے کے نکاح میں تو کچھ فرق نہ آئے گا اور ایسے

اور ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے اور اس پر کچھ کفارہ بھی لازم ہوگا یا نہیں اور اس نکاح میں جو لوگ شریک ہوئے ان کی نسبت بھی ارشاد ہو۔ پیش امام نے اقرار کیا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی اب مجھے مسلمان معاف فرمائیں مگر ایک مولوی صاحب نے اس سے کہہ دیا کہ تم کہہ دو "مجھے اطلاع نہ تھی میں نے بے خبری میں نکاح پڑھا دیا" ان صاحب کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ جس نے دانستہ عدت میں نکاح پڑھایا اگر حرام جان کر پڑھایا سخت فاسق اور زنا کا دلال ہوا مگر اس سے اپنا نکاح نہ گیا اور اگر عدت میں نکاح حلال جانا تو خود اس کا نکاح جاتا رہا اور وہ اسلام سے خارج ہو گیا بہر حال اسکی امامت جائز نہیں جبتک کہ توبہ نہ کرے۔ یہی حکم شریک ہونے والوں کا ہے جو نہ جانتا تھا کہ نکاح پیش از عدت ہو رہا ہے اس پر الزام نہیں اور جو دانستہ شریک ہوا اگر حرام جان کر تو سخت گناہگار ہوا اور حلال جانا تو اسلام بھی گیا اور وہ شخص جس نے امام کو جھوٹ بولنے کی تعلیم دی سخت گناہ گار ہوا اس پر توبہ فرض ہے۔

عرض۔ ہندہ کے نکاح ورخصت کو دو سال ہوئے رخصت کے بعد صرف چودہ پندرہ روز شوہر کے یہاں رہی پھر اپنی میکے چلی آئی جسے نہ شوہر بلاتا ہے نہ روٹی کپڑا دیتا ہے اور ہندہ کا مہر نصف معجل اور نصف موجل ہے اب شرعاً وہ نصف معجل اور نان نفقہ مل سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہاں نصف معجل کا ابھی یا جب چاہے دعوی کر سکتی ہے اور اگر وہ شوہر کے میاں جانے سے انکاری ہو کر نہ بیٹھی بلکہ وہاں جانا چاہتی ہے اور شوہر نہیں آنے دیتا تو نان نفقہ کی بھی مستحق ہے مگر جتنا زمانہ گزر لیا اس کا دعوی نہیں کر سکتی جب تک کچھ ماہوار مقرر نہ ہو گیا ہو۔ پھر ایک استفتا

پیش ہوا) کہ زید نے اپنی عورت کو طلاق دی دو تین روز کے بعد دوسرے شخص نے نکاح کر لیا ابھی عدت نہ گزری تھی آیا اس کا نکاح ہوا یا نہیں اور اگر نہیں ہوا تو تیس برس تک اس نے حرام کیا اور وہ حرام کا مرتکب ہوا اب ہم برادری والے اس پر جرمانہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ شریعت کیا حکم دیتی ہے ہم اسے سزا بھی دینا چاہتے ہیں جو شرع فرمائے وہ سزا ہم اسے دیں یا اسے برادری سے جدا کر دیں یا کچھ لوگوں کو کھانا کھلا دیں۔

ارشاد۔ وہ نکاح نہیں ہوا حرام محض ہوا اور مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً جدا ہو جائیں نہ مانیں تو برادری والے انہیں قطعاً برادری سے خارج کر دیں ان سے میل جول بول چال، نشست برخاست یک لخت ترک کر دیں اس کے سوا یہاں اور کیا سزا ہو سکتی ہے اور جبراً کھانا ڈالنا یا جرمانہ لینا جائز نہیں۔

عرض۔ ہمارے یہاں اب یہ رواج ہو چلا ہے کہ نکاح کے وقت شاہدین بہمراہی وکیل نہیں جاتے اور قاضی بوکالت وکیل اور حاضرین کی شہادت سے نکاح پڑھا دیتا ہے یہ امر عندالشرع محمود ہے یا مردود۔ نیز مذہب حنفی میں اس طور پر نکاح صحیح بھی ہو گا یا نہیں کیا وکیل کو اپنے ساتھ دو شاہد رکھنا اور ان گواہوں کا عورت کی اجازت سننا ضروری نہیں اگر بطریق اول نکاح ہوا تو سب گناہ گار ہوئے یا نہیں۔

ارشاد۔ وکیل کے ساتھ شاہدوں کی کچھ حاجت نہیں اگر واقع میں عورت نے وکیل کو اذن دیا اور اس نے نکاح پڑھا دیا۔ نکاح ہو گیا ہاں اگر عورت انکار کرے گی کہ میں نے اذن نہ دیا تھا تو حاکم کے یہاں گواہی کی حاجت ہو گی یہ تو کوئی غلطی نہیں ہاں یہ ضرور غلطی ہے کہ وکیل ہوتا ہے کوئی اور نکاح پڑھاتا ہے دوسرا مذہب صحیح ظاہر الروایۃ میں وکیل بالنکاح دوسرے

کو وکیل نہیں کرسکتا اس میں بہت دقتیں ہیں جن کی تفصیل میرے فتاوے میں ہے لہذا یہ چاہیئے کہ جس سے نکاح پڑھوانا منظور ہو اُسی کے نام کی اجازت لی جائے یا اذن مطلق لے لیا جائے۔

عرض۔ حضور نوشہ کا وقت نکاح سہرا باندھنا نیز باجے گاجے سے جلوس کے ساتھ نکاح کو جانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔

ارشاد۔ خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے اور یہ باجے جو شادی میں رائج و معمول ہیں سب ناجائز و حرام ہیں۔

عرض۔ حضور ولیمہ کا کھانا شریعت کے کس حکم میں داخل ہے اور اس کا تارک کیسا ہے۔

ارشاد۔ ولیمہ بعد زفاف سنت ہے اور اس میں صیغہ امر بھی وارد ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی دُنبہ یا اگرچہ[1] ایک دُنبہ دونوں معنیٰ محتمل ہیں اور اول اظہر۔

عرض۔ جس شہر کے لوگوں میں سے ایک بھی ولیمہ نہ کرتا ہو بلکہ نکاح سے پہلے اول روز جیسا رواج ہے کھلا دیتا ہو تو ان سب کے لئے کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ تارکانِ سنت ہیں مگر یہ سنن مستحبہ سے ہے تارک گناہگار نہ ہوگا اگر اُسے حق جانے۔

عرض۔ حضور اگر ہندہ بوقت شیر خوارگی عمر و پسر خود بکر کو مدت رضاعت کے اندر اپنا دودھ پلائے اس کے بعد ہندہ کے تین لڑکے سعید۔ فاضل۔ سلیم پیدا ہوئے تو اب بکر کی لڑکی سے سلیم کا نکاح جو عمرو کا برادر حقیقی ہے جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ بکر کی لڑکی ہندہ کی اگلی پچھلی سب اولاد کی حقیقی بھتیجی ہے اور باہم۔۔۔

[1] پہلے معنے ایک دنبہ کی قلت پر دلالت کرتے ہیں یعنی زیادہ نہ ہو تو ایک ہی دنبہ سہی دوسرے۔۔۔ معنے اوسکی کثرت پر یعنی اگرچہ پورا دُنبہ صرف کرنا پڑے ۱۲-

مناکحت حرام قطعی۔

عرض۔ زید و بکر آپس میں چچازاد بھائی بھی ہیں اور رضاعی بھی۔ زید کے حقیقی چھوٹے بھائی کا بکر کی حقیقی چھوٹی ہمشیرہ سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ جائز ہے۔

مؤلف۔ تحفہ حنفیہ کی جلد پیش نظر تھی اُس میں یہ مکالمہ ملا خیال ہوا کہ اسے بھی ملفوظات میں شامل کر لیا جائے کہ نہایت مفید اور ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہے۔

۲۵ جمادی الاولی روز پنجشنبہ ۱۳۱۶ھ کو وقت چاشت جناب سید محمد شاہ صاحب صدر دوم ندوہ ابن مولوی سید حسن شاہ محدث رامپوری مع گرامی جناب سید نوشہ میاں صاحب و جناب مولوی سید محمد نبی صاحب مختار و جناب تصدق علی صاحب وکیل۔ صاحب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ حامی اہل سنت اعلیحضرت قبلہ وامت برکاتہم کے یہاں آئے اور دیر تک ایک نفیس جلسہ دلکشا مذاکرہ علمی کا رہا۔

میاں صاحب سے مراد جناب صدر دوم ندوہ ہیں۔

جو الفاظ دو خط ہلالی کے اندر ہوں وہ فقیر محرر سطور کے ہیں۔

میاں صاحب۔ (بعد سلام و مصافحہ و باہمی گفتگوئے مزاج پرسی) میں حسن شاہ محدث کا بیٹا ہوں۔

ارشاد۔ جناب میں اُن کے فضائل سے واقف ہوں اور آپ سے بھی ایک بار نیاز حاصل ہوا تھا۔

میاں صاحب۔ میں بالقصد ایک بات آپ سے گزارش کرنے کو آیا ہوں

اگرچہ آپ کی طبیعت علیل ہے (مسہلات ہو رہے ہیں) آپ کو تکلیف ضرور ہو گی مگر بات ضروری ہے اور اس میں آپ کی رائے دریافت کرنی ہے۔
ارشاد۔ میں حاضر ہوں جو فہم قاصر میں آئے اُسے گزارش بھی کروں گا اگرچہ رای العلیل علیل۔
میاں صاحب۔ میری رائے یہ ہے کہ کسی کو بُرا کہنا نہ چاہیئے اس لئے کہ صائب نے کہا ہے ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

(رسالۂ سیل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ میاں صاحب کے پاس پہنچ چکا تھا یہ نصیحت اس بنا پر تھی۔
ارشاد۔ بہت بجا فرمایا جہاں اختلافات فرعیہ ہوں جیسے باہم حنفیہ و شافعیہ وغیرہما فرق اہلسنت میں وہاں ہرگز ایک دوسرے کو بُرا کہنا جائز نہیں اور فحش دشنام جس سے دہن آلودہ ہو کسی کو بھی نہ چاہیئے۔
میاں صاحب۔ کچھ اختلافات فرعی کی قید نہیں زمانۂ رسالت میں دیکھئے منافق لوگ کیسے مسلمانوں میں گھلے ملے رہتے تھے نمازیں ساتھ پڑھتے مجالس میں پاس بیٹھتے شریک رہتے۔
ارشاد۔ ہاں صدر اسلام میں ایسا تھا مگر اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرما دیا تھا کہ (ندوے کا سا) یہ گھال میل جو ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رہنے نہ دے گا ضرور خبیثوں کو طیبوں سے الگ کردے گا قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب اس کے بعد آپ کو معلوم ہے کیا ہوا بھری مسجد میں خاص جمعے کے دن علی رؤس الاشہاد حضور اقدس سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام بنام ایک ایک کو فرمایا اخرج یا فلاں فانک منافق اے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ اُخرُج یا فلاں فانک منافق اے فلاں نکل جا تو منافق ہے نماز سے پہلے سب کو نکال دیا (یہ حدیث طبرانی و ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی) مخالفین دین کے ساتھ یہ برتاؤ اُن کا ہے جنہیں رب العزت عز جلالہ رحمۃً للعٰلمین فرماتا ہے۔ جن کی رحمت رحمتِ الٰہیہ کے بعد تمام جہان کی رحمت سے زیادہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

میاں صاحب۔ دیکھئے فرعون کے پاس جب موسیٰ (علیٰ نبینا و علیہ السلام) کو بھیجا تو اللہ (تعالیٰ) نے فرمایا تھا۔ قولا لہٗ قولاً لیناً اُس سے نرم بات کہنا

ارشاد۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا یا اَیُّھَا النَّبِی جَاھِدِ الکُفَّارَ وَالمُنٰفِقِینَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور اُن پر شدت و سختی کر۔ یہ انہیں حکم دیتا ہے جن کی نسبت فرماتا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تو بڑے خلق پر ہے تو معلوم ہوا کہ مخالفانِ دین پر شدت و غلظت منافی اخلاق نہیں بلکہ یہی خلق حسن ہے۔

میاں صاحب۔ میری مراد کافروں سے نہیں (منافقین اور فرعون شاید مسلمان ہوں گے)

ارشاد۔ جی آپ کی بہر کس تو سب کو عام تھی خیر اب کوئی دائرہ محدود کیجئے۔

میاں صاحب۔ جو کلمۂ کفر کہے اُسے ان لفظوں سے بیان کیجئے کہ میرے فلاں بھائی نے جو یہ بات کہی ہے میرے نزدیک یہ کلمۂ کفر معلوم ہوتی ہے۔

ارشاد۔ کفریات بکنے والا بحمد اللہ میرا بھائی نہیں اور جب اُس کا کلمۂ کفر ہونا ثابت ہو تو ان گربے لفظوں کی کیا حاجت کہ میرے نزدیک ایسا معلوم

ہوتا ہے جس سے عوام سمجھیں کہ احتمالی بات ہے شک ہے۔

میاں صاحب۔ میرے نزدیک ضرور کہنا چاہیئے۔

ارشاد۔ جب دلیل شرعی قائم ہو ضرور صاف کہنا چاہیئے۔

میاں صاحب۔ خیر یہ کہو کہ کلمۂ کفر کہا مگر گمراہ نہ کہو۔

ارشاد۔ کیا خوب گمراہی کفریات بکنے سے بھی کسی بدتر چیز کا نام ہے۔

میاں صاحب۔ یوں تو داڑھی منڈا فاسق بھی ہے گمراہ ہے مگر عرف میں گمراہ بہت برا لقب ہے۔

ارشاد۔ داڑھی منڈانے والا کہ اُسے فعل حرام جانے فاسق ہے گمراہ نہیں (کہ راہ سنت جانتا اور اس پر اعتقاد رکھتا ہے اگرچہ شامتِ نفس سے اختیار نہ کی) مگر قائل کفریات ضرور گمراہ ہے۔

میاں صاحب۔ کوئی قائلِ کفریات ہو بھی اب آپ نے اتنے بڑے عالم محدث (اسمٰعیل دہلوی) جس کی عمر خدمت حدیث میں کٹی قائل کفریات بنادیا۔

ارشاد۔ سل السیوف آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے۔

میاں صاحب۔ ہاں

ارشاد۔ میں نے اُس میں کافر لکھا ہے۔

میاں صاحب۔ نہیں کافر نہیں لکھا۔ (الحمد للہ یہ بھی غنیمت ہے ورنہ بہت وہابیہ تو یہی رو رہے ہیں کہ تکفیر کردی۔

ارشاد۔ تو جس قدر میں نے لکھا ہے وہ ضرور ثابت اور خدمتِ حدیث مسلم بھی ہو تو اُس سے انتفائے ضلالت لازم نہیں قال اللہ تعالیٰ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ۔

میاں صاحب۔ اب آپ نے لکھ دیا کہ انہوں نے کہا ہے خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔
ارشاد۔ جی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے یہی لفظ جا بجا دیکھ لیجئے۔
میاں صاحب۔ یہ کون کہے گا کہ نبی کا اعتقاد نہ رکھو۔
ارشاد۔ حضرت اُردو زبان ہے آپ ہی فرمایئے کہ ماننے کے کیا معنی ہیں۔
میاں صاحب۔ بھلا ہم نبی کو نہ مانتے تو مڈل نہ پڑھتے کہ نوکری ملتی حدیث کیوں پڑھتے۔
ارشاد۔ یہ آپ اپنی نسبت کہئے اُس کے وقت میں نہ مڈل تھا نہ مسڈل کی نوکری۔
مولٰنا حسن رضا خاں صاحب۔ حضرت پچیس برس کی عمر کے بعد نوکری ملتی بھی تو نہیں۔
میاں صاحب۔ بھلا کوئی نبی کی شان میں گستاخیاں کرے گا۔
ارشاد۔ کیا معاذ اللہ مر کر مٹی میں مل جانا بتانا گستاخی نہیں۔
میاں صاحب۔ (انکاری لہجے میں) ہوں۔ کس نے کہا ہے۔
ارشاد۔ اسمٰعیل نے۔
میاں صاحب۔ کوئی نہیں بھلا کوئی رسول کو ایسا کہے ہے۔
ارشاد۔ تقویۃ الایمان چھپی ہوئی موجود ہے دیکھ لیجئے۔
میاں صاحب۔ بھلا کوئی رسول کو ایسا کہے ہے۔
ارشاد۔ جی رسول ہی کی شان میں کہا ہے دیکھ لیجئے نا۔
سید مختار صاحب۔ جناب میاں صاحب اُس کے کلمات ضرور بہاں ایسے ہیں جن سے دل دکھتا ہے یہ (اعلیٰ حضرت قبلہ) اُن کے سبب جوش

میں ہیں۔

میاں صاحب۔ مولوی روم نے مثنوی میں لکھا ہے کہ اے اللہ تو ظالم ہے جتنا چاہے مجھ پر ظلم کئے جا تیرا ظلم مجھے اور دل کے انصاف سے اچھا لگتا ہے۔

ارشاد۔ مولانا قدس سرہٗ نے اللہ عزوجل سے یوں عرض کی ہے۔

میاں صاحب۔ جی مولانا نے۔

ارشاد۔ مثنوی شریف لاؤ۔

مولوی محمد رضا خاں صاحب مثنوی شریف لائے جناب میاں صاحب کے سامنے رکھ دی۔ میاں صاحب نے ہاتھ سے ہٹا دی۔

ارشاد۔ حضرت بتایئے کہاں لکھا ہے۔

میاں صاحب۔ (مثنوی شریف اور ہٹا کر) اب اسی میں لکھا ہے ع

گہہ شہیدے دیدۂ از...... خر۔ خر کے ساتھ شہید کا لفظ دیکھئے۔

ارشاد۔ یہ فسق پر استہزا ہے (قرآن مجید میں) فرمایا ذق انک انت العزیز الکریم یہ اسی حکایت کی سرخی میں ہے جان من ..... را دیدی وکد ورا ندیدی جناب نے یہ نہ دیکھا کہ مولانا کا یہ ارشاد تو ہماری دلیل ہے جب ایک فاسقہ کی نسبت اکابر دین ایسے کلمات فرماتے ہیں تو گمراہان بد دین زیادہ مستحق تشنیع و توہین ہیں۔

میاں صاحب۔ اب آپ ہی جو اپنے آپ کو عبد المصطفٰے لکھتے ہیں۔

ارشاد۔ یہ مسلمان کے ساتھ حسن ظن کی خوبی ہے رب العزۃ جل جلالہ نے قرآن عظیم میں جو فرمایا۔ وَانکحوا الایامیٰ منکم والصّٰلحین من عبادکم وامائکم اسے بھی شرک کہہ دیجئے (حضرت عالم اہل سنت

نے اپنے قصیدۂ اکسیر اعظم کی شرح مجیر معظم میں تحریر فرمایا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں حدیث نقل کی ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا کنت عبدہ وخادمہ میں حضور کا بندہ اور حضور کا خادم تھا اس مسئلے کی بحث کافی اسی کتاب مستطاب میں ہے)

میاں صاحب۔ خیر بھائی تمہیں اختیار ہے بُرا کہو بُرا سُنو۔

ارشاد۔ کافر کو کافر، رافضی کو رافضی، خارجی کو خارجی، وہابی کو وہابی ضرور کہا جائے گا اور وہ ہمیں بُرا کہیں تو اس کی کیا پرواہ۔ ہمارے پیشواؤں صدیق وفاروق کو انتقال فرمائے ہوئے تیرہ سو برس گزرے آج تک اُن کا بُرا کہنا نہیں چھوٹتا۔

میاں صاحب۔ ایسے ہی وہ بھی کہتے ہیں پھر اس سے کیا حاصل۔

ارشاد۔ ضرور حاصل ہے حدیث میں فرمایا اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس کیا فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانیں گے فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اُس سے بچیں (یہ حدیث امام ابوبکر ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ اور امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول اور حاکم نے کتاب الکنٰی اور شیرازی نے کتاب الالقاب اور ابن عدی نے کامل اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن کبریٰ اور خطیب نے تاریخ میں حضرت معویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خطیب نے رواۃ مالک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی)

میاں صاحب۔ تو یہ تو فاسق کو کہا ہے۔

ارشاد۔ فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔

میاں صاحب۔ بے شک۔

ارشاد۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب بدمذہبوں کو جہنمی بتایا۔ کلھم فی النار الا واحدۃ" اب کیا نہ کہا جائے گا کہ رافضی گمراہ جہنمی ہیں۔

میاں صاحب۔ رافضی جہنمی نہیں۔

ارشاد۔ حدیث کا کیا جواب۔

میاں صاحب۔ (سکوت فرمایا)

ارشاد۔ کیا آپ کے نزدیک ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کافر کہنے والا، جہنمی نہیں۔

میاں صاحب۔ کون کہتا ہے کوئی نہیں۔

ارشاد۔ رافضی کہتے ہیں۔

میاں صاحب۔ کوئی رافضی ایسا نہیں کہتا۔

مولوی سید تصدق علی صاحب۔ چھپی ہوئی کتابیں تو موجود ہیں اور کوئی کہتا ہی نہیں۔

میاں صاحب۔ میرے دس بارہ ہزار ملاقاتی اور عزیز رافضی کسی نے میرے سامنے اس کا اقرار نہیں کیا کوئی ایسا نہیں کہتا۔

سید مختار صاحب۔ حضرت وہ ضرور ایسا کہتے ہیں آپ کے سامنے تقیۃً کچھ اور کہہ دیا ہوگا۔

ارشاد۔ حضرات اب وجہ حمایت معلوم ہوئی۔

میاں صاحب۔ پھر بھائی تم انہیں برا کہو وہ تمہیں برا کہیں۔

ارشاد۔ اس کی پرواہ نہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جاب تک کہا جاتا ہے۔

میاں صاحب۔ ایسی ہی وہ بھی کہتے ہیں۔

ارشاد۔ آپ کے نزدیک یہود و نصاریٰ گمراہ ہیں یا نہیں۔

میاں صاحب۔ ہوں گے۔

ارشاد۔ ہیں یا نہیں۔

میاں صاحب۔ ہوں گے۔ (اللہ اللہ ضروریات دین میں بھی تامل۔

سید مختار صاحب۔ اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ہی وہ بھی آپ کو کہتے ہیں (تو اہل باطل اگر اہل حق کو اہل باطل کہیں اس سے اہل حق انہیں اہل باطل کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔)

میاں صاحب۔ تشدد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں رافضیوں نے سنیوں کو قتل کیا، سنیوں نے رافضیوں کو مارا۔ ہمارے نزدیک دونوں مردود (اللہ اللہ کفریات بکنے والے کو گمراہ نہ کہئے۔ رافضیوں کو جہنمی نہ بتائیے مگر سنی ضرور مردود انا للہ وانا الیہ راجعون

ارشاد۔ آپ ایسا فرمائیے مگر اہل سنت ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

میاں صاحب۔ جب دونوں مسلمان ہیں اور باہم لڑے دونوں مردود ہوئے (سبحٰن اللہ اسی دلیل سے خارجیوں نے مولیٰ علیؓ و اہل جمل و اہل صفین سب پر معاذ اللہ وہ حکم ناپاک لگایا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون)

ارشاد۔ بھلا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جو ایک دن میں پانچ ہزار کلمہ گو قتل فرمائے جو نہ صرف مسلمان بلکہ قراء و علما کہلاتے اس کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

سید مختار صاحب۔ میاں صاحب یہ بحث ختم نہ ہوں گی اب تشریف لے چلیئے۔ اور اس جلسے کو خوشی و خوش اسلوبی پر ختم کیجیے۔

میاں صاحب۔ (کھڑے ہو کر تشریف لے جاتے وقت) ابو بکر صدیق رضؓ کو کسی نے ان کے سامنے بُرا کہا لوگوں نے اسے قتل کرنا چاہا صدیق نے فرمایا کہ میرے بُرا کہنے والے کے لئے نہیں ہے۔ (آگے تتمۂ حدیث یوں ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے۔ میاں صاحب یہیں تک پہونچے تھے کہ اس کے لئے ہے کہ اعلحضرت قبلہ نے سبقت کر کے فرمایا) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے معاذ اللہ مر کر مٹی میں مل گئے۔

حاضرین سوائے میاں صاحب سب ہنسنے لگے۔

ارشاد۔ الحمد للہ ہم امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تابع ہیں جنہوں نے خوارج کو نہ گلے لگایا نہ بھائی بنایا۔ بدمذہبی کے ہوتے ہوئے کچھ پاس نہ فرمایا۔

میاں صاحب۔ السلام علیکم۔

(جلسہ بالخیر ختم و تمام والحمد للہ)

مؤلف۔ حدیث میں ارشاد فرمایا۔ اتقوا مواضع التھم۔ بچو تہمت کی جگہوں سے یہ امر کسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیاء کرام مکلف ہیں تو وہ بھی مامور ہوئے پھر انہیں اس امر کا خلاف کیونکر جائز ہوگا اور پھر اس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے نہ بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلا وجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی ہے جو حرام ہے۔

ارشاد شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں. سب جانتے ہیں کہ خمر و خنزیر حرام قطعی ہیں مگر ساتھ ہی ارشاد ہوا۔ اِلَّا مَنِ اضْطُرَّ فِی مَخْمَصَۃٍ ۔ بھوک یا پیاس سے جان نکلی جاتی ہے اور کھانے یا پینے کو حرام کے سوا کچھ نہیں اب اگر ترک کرے تو گنہگار ہو گا اور حرام موت مرے گا بلکہ فرض ہے کہ جان بچانے کی قدر استعمال کرے۔ یونہیں اگر نوالہ اٹکا دم نکلا جاتا ہے اور اتارنے کو سوائے خمر کچھ نہیں شریعت کا کلیہ قاعدہ ہے اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ ۔ اللہ عزوجل کے ساتھ قلب کی محافظت اہم و اعظم فرائض سے ہے. جب بحالت ضعف و تنگی ظرف اس کا حفظ بے ایسے کسی اظہار کے نہ بن پڑے تو یہ واجب ہو گا. حقیقت فعل سے جاہل اُسے مرتکب حرام جانے گا حالانکہ وہ ایک مباح کر رہا ہے اور فعل سے واقف حال فاعل سے غافل اُسے موضع تہمت میں پڑتا لوگوں کو بدگمانی میں ڈالتا یوں خلاف امر کرتا گمان کرے گا حالانکہ وہ ادائے واجب اعظم کر رہا ہے کیا اپنے کسی عضو کا کاٹ ڈالنا حرام نہیں لیکن معاذ اللہ آکلہ ہو جائے تو کاٹا جائے گا کہ اور بدن محفوظ رہے۔ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اشرفیاں ملیں کنارہ دجلہ پر ایک صاحب خط نواز رہے تھے ان کو دیں قبول نہ کیں حجام کو دیں کہا میں نے ان کا خط اللہ عزوجل کے لئے بنانا چاہا ہے اس پر عوض نہ لوں گا شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس مال سے فرمایا کہ تو ایسی ہی چیز ہے جسے کوئی قبول نہیں کرتا اور دریا میں پھینک دیں جاہل گمان کرے گا کہ تضییع مال ہوئی حاشا بلکہ حفظ قلب. کہ اس وقت یہی اس کا ذریعہ تھا دو صاحب سامنے تھے کسی نے قبول نہ کیں اب ان کو پاس رکھنے اور ایسے فقیر کی تلاش میں نکلتے جو قبول کر لیتا اور معصیت میں نہ اٹھاتا اتنی دیر تک کی زندگی پر تم لوگوں کو

اطمینان ہوتا ہے وہاں ہر آن موت پیش نظر ہے اور ڈرتے ہیں کہ اس وقت آجائے اور اس غیر خدا کا خطرہ قلب میں ہو جنگل میں پھینک دیتے تو نفس کا تعلق قطع نہ ہوتا کہ ابھی دست رس رہتی اب بتایئے سوا اس کے ان کے پاس کیا چارہ تھا کہ اس سے فوراً فوراً اس طرح ہاتھ خالی کر لیں کہ نفس کو یاس ہو جائے اور اس کے خیال سے باز آئے یہ صفائے قلب و دفع خطرہ غیر کی دولت کروروں اشرفیوں بلکہ تمام ہفت اقلیم کی سلطنت سے کروروں درجہ اعلیٰ و افضل ہے کیا اگر سو اشرفیاں خرچ کر کے سلطنت ملی کوئی اسے تضیع مال کہہ سکتا ہے بلکہ بڑی دولت کا بہت ارزاں حاصل کرنا یہی یہاں ہے۔

عرض۔ وحدۃ الوجود کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ وجود ہستی بالذات واجب تعالیٰ کے لئے ہے اس کے سوا جتنی موجودات ہیں اسی کی ظل پر تو ہیں تو حقیقۃً وجود ایک ہی ٹھہرا۔

عرض۔ اس کا سمجھنا تو کچھ دشوار نہیں پھر یہ مسئلہ اس قدر کیوں مشکل مشہور ہے۔

ارشاد۔ اس میں غور و تامل یا موجب حیرت ہے یا باعث ضلالت اگر اس کی تھوڑی بھی تفصیل کروں تو کچھ سمجھ میں نہ آئے گا بلکہ اوہام کثیرہ پیدا ہو جائیںگے اس کے بعد کچھ مثالیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک یاد رہی۔ مثلاً روشنی بالذات آفتاب و چراغ میں ہے زمین و مکان اپنی ذات میں بے نور ہیں مگر بالعرض آفتاب کی وجہ سے تمام دنیا منور اور چراغ سے سارا گھر روشن ہوتا ہے ان کی روشنی انہیں کی روشنی ہے۔ ان کی روشنی ان سے اٹھالی جائے وہ ابھی تاریک محض رہ جائیں۔

عرض۔ یہ کیوں کر ہوتا ہے کہ ہر جگہ صاحب مرتبہ کو اللہ ہی اللہ نظر آتا ہے۔

ارشاد۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جو شخص آئینہ خانے میں جائے وہ ہر طرف

اپنے آپ ہی کو دیکھے گا اس لئے کہ یہی اصل ہے اور جتنی صورتیں ہیں سب اسی کے ظل ہیں مگر یہ صورتیں اس کی صفات ذات کے ساتھ متصف نہ ہوں گی۔ مثلاً سننے والی۔ دیکھنے والی وغیرہ وغیرہ نہ ہوں گی اس لئے کہ یہ صورتیں صرف اس کی سطح ظاہری کی ظل ہیں۔ ذات کی نہیں اور سمع و بصر ذات کی صفتیں ہیں سطح ظاہر کی نہیں لہذا جو اثر ذات کا ہے وہ اِن ظلال میں پیدا نہ ہوگا۔ بخلاف حضرت انسان کو یہ ظل ذات باری تعالیٰ ہے لہذا ظلال صفات سے بھی حسب استعداد بہرہ ور ہے۔

مؤلف۔ حضور یہ اب بھی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ ہر جگہ خدا کیوں کر دیکھتے ہیں اگر ان ظلال و عکوس کو کہا جاوے تو یہ اتحاد ہے وحدت نہیں اور اتحاد کھلا الحاد و زندقہ ہے اور اگر یہ ظلال و عکوس کو نہیں دیکھتے بلکہ عدم محض میں سلاتے ہیں ایک اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ تو یہ خود بھی ایک ظل ہیں یہ بھی معدوم ہوئے تو نہ ناظر رہا نہ نظر پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے کیا معنی وہ اس سے پاک ہے کہ کسی کی نظر اسے احاطہ کرے وہ سب کو محیط ہے نہ کہ محاط یہ میرا ایمان ہے کہ قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ دیدار الٰہی سے ہم مسلمان فیضیاب ہوں گے مگر یہ نہیں سمجھ سکتا کہ رویت کیونکر ممکن ہے جب کہ احاطہ ناممکن اگر یہ کہا جائے کہ منظور کو نظر کا محیط ہو جانا کچھ ضرور نہیں مثلاً فلک ہے کہ اس کا ایک حصہ انسان کی نظر میں سما سکتا ہے جہاں تک اس کی نظر پہونچتی ہے تو یہ تقریر وہاں جاری نہیں کہ وہ تجزی سے پاک ہے میں اپنا مافی الضمیر اچھی طرح پر ظاہر نہ کرسکا مگر یہ جانتا ہوں کہ حضور میرے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے میرا مطلب خیال فرمالیں گے۔

ارشاد۔ ظلال و عکوس مرآت ملاحظہ میں مرآت کامرئی سے متحد ہونا کیا ضرور

علم بالوجہ میں وجہ مرأت ملاحظہ ہوتی ہے حالانکہ ذوالوجہ سے متحد نہیں بلاشبہ آئینہ میں جو اپنی صورت دیکھتے ہو کیا اس میں کوئی صورت ہے۔ نہیں بلکہ شعاع بصری آئینہ پر پڑ کر واپس آتی ہے۔ اور اس رجوع میں اپنے آپ کو دیکھتی ہے لہذا دہنی جانب بائیں اور بائیں دہنی معلوم ہوتی ہے۔ تو آئینہ تمہارا عین نہیں مگر دکھایا اس نے تمہیں کو ظلال اپنی ذات میں معدوم ہیں کہ کسی کی ذات مقتضی وجود نہیں کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ مگر وجود عطائی سے ضرور موجود ہیں اسلام کا پہلا عقیدہ ہے کہ حقائقُ الاشیاءِ ثابتۃٌ نظر سے ساقط ہونا واقع سے عدم نہیں کہ نہ ناظر رہے نہ نظر فی الواقع اس مشاہدہ میں خود اپنی ذات بھی ان کی نگاہ میں نہیں ہوتی اہلسنت کا ایمان ہے کہ قیامت و جنت میں مسلمانوں کو دیدار الٰہی بے کیف و بے جہت و بے محاذات ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کچھ منہ تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے ہوئے۔ کفار کے حق میں فرماتا ہے كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ بیشک وہ اس دن اپنے رب سے حجاب میں رہیں گے یہ کافروں پر عذاب بیان فرمایا گیا ہے تو ضرور مسلمان اس سے محفوظ ہیں۔ بصر احاطۂ مرئی نہیں چاہتی آیہ کریمہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ کا یہی مفاد ہے کہ وہ ابصار و جملہ اشیا کا محیط ہے اسے بصر اور کوئی شے محیط نہیں فلک وغیرہ کی مثالیں اس کے بیان کو ہیں کہ بصر کو احاطہ لازم نہیں نہ یہ کہ وہاں بھی عدم احاطہ معاذ اللہ اسی طرح کا ہے وہاں بعینی ادراک حقیقت و کنہ ہی رہا یہ کہ "رویت کیونکر" یہ کیف سے سوال ہے اور وہ اس کی رویت کیف سے پاک ہے پھر کیونکر کو کیا دخل۔

عرض۔ ذات باری کے پرتو تو صرف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں. چنانچہ شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ جلد ثانی کے خاتمہ میں فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مظہر صفات الٰہیہ ہیں اور عامہ مخلوق مظہر اسماء الٰہیہ ہے۔ وسید کل مظہر ذات حق ست وظہور حق دروے بالذات ست تو تمام مخلوق ظلال ذات کس طرح ہو گی۔

ارشاد۔ اسماء مظہر صفات ہیں اور صفات مظہر ذات اور مظہر کا مظہر مظہر ہے تو سب خلق مظہر ذات ہے اگرچہ بواسطہ یا بوسائط۔ شیخ کا کلام مظہر ذات بلاواسطہ میں ہے وہ نہیں مگر حضور مظہر اول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لفظ دیکھیے کہ ظہور حق دروے بالذات ست۔

عرض۔ دو شخصوں میں کچھ روپیہ کا جھگڑا تھا چودھری نے صلح کرادی اور مدعی کو مدعا علیہ سے روپے مل گئے اور برادری میں یہ دستور ہے کہ جب چودھری تصفیہ کراتا ہے تو اپنا کچھ حق مقرر کر رکھا ہے وہ لے لیتا ہے چنانچہ اس صلح میں بھی چودھری اپنے حق کا طالب ہوا اس نے دینے سے انکار کیا جب اس نے اصرار کیا تو اس نے سب روپے چودھری کو دے دیئے چودھری نے کہا کہ میں صرف اپنا حق لوں گا سب نہ لوں گا اس نے کہا میں خوشی سے دیتا ہوں چودھری نے وہ سب روپے لے لئے۔ بعد اس واقعہ کے مدعی نے کچہری میں نالش دائر کی کہ مجھے روپیہ نہیں ملے اور دو شخصوں نے جو اس واقعہ میں موجود تھے اور جن کے سامنے روپے دیئے گئے تھے قسم کھا کر شہادت دی کہ اس کو روپے نہیں ملے ان سب کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ مدعی سے چودھری کو روپیہ لینا حرام ہے ہاں اپنی خوشی سے

دے تو مضایقہ نہیں اور مدعی اور گواہوں پر تو یہ فرض ہے کہ جھوٹا دعویٰ کیا اور جھوٹی گواہی دی اور جھوٹی قسم کھائی۔

مؤلف۔ رشوت بھی اپنی خوشی سے دی جاتی ہے بلکہ چودھری نے تو مانگا اور مدعی نے انکار کیا پھر جب چودھری کا بہت اصرار ہوا تھا تو اس نے سب دے دیئے جس سے معلوم ہوا کہ وہ ناخوش تھا اور یہ کہ خوشی سے دیتا ہوں جھوٹ تھا اور رشوت تو بغیر طلب خود دی جاتی ہے پھر یہ کیوں جائز ہوا اور وہ تو حرام ہے ہی اور چودھری کو جو پہلے لینا حرام تھا اس کی وجہ بھی نیت رشوت ہوگی۔

ارشاد۔ انسانی خواہش وہاں تک معتبر ہے جہاں تک نہی شرعی نہ ہو رشوت شرع نے حرام فرمائی ہے وہ کسی کی خوشی سے حلال نہیں ہو سکتی صحیح حدیث میں فرمایا۔ اَلرَّاشِیْ وَالمُرتَشِیْ فِی النَّار۔ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں چودھری جو صلح ہو جانے پر صلح کرانے کا معاوضہ لیتے ہیں وہ رشوت نہیں ہے بلکہ ایک ناجائز اُجرت ہے جاہلان بیخرد ایسی جگہ حق کا لفظ بولتے ہیں یہاں تک کہ رشوت خوار بھی یہی کہتا ہے کہ ہمارا حق دلوایئے یہ کفر ہے کہ حرام کو حق کہا۔ ورع کا مرتبہ وہی ہے جو تم نے کہا کہ ظاہر انداز سے مظنون ہوتا ہے کہ اس کا یہ دینا حقیقۃً خوشی سے نہ ہوا اگرچہ بظاہر صاف کہہ رہا ہے کہ میں خوشی سے دیتا ہوں مگر شریعت مطہرہ میں زبان مظہر ما فی الضمیر مانی گئی ہے وہ جو کچھ ہے قیاسی دلالت ہے اور یہ کہ خوشی سے دیتا ہوں صریح تصریح ہے اور فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ میں مصرح ہے۔ اَلصَّرِیْحُ یَفُوْقُ الدَّلَالَۃَ۔ صریح کے آگے دلالت نہ لی جائے گی فقہ میں بہت مسائل اس پر مبنی ہیں کہ خانیہ و ہندیہ و در مختار میں ہیں اور تمام کتاب حیل کی بنا

ہی اس پر ہے ورنہ اصل غرض قلبی اس عقد ملفوظ کے مطابق نہیں ہوتی۔
درزی سے کپڑا سلوایا اور اُجرت دینے کا کچھ ذکر نہ آیا اُجرت واجب ہو گئی کہ اس کا پیشہ ہی دلیل اُجرت ہے لیکن اگر اس نے کہدیا تھا کہ میں تم سے اُجرت نہیں چاہتا اب نہیں لے سکتا اگرچہ دوستانہ میں کہا ہو اگرچہ ایسی صورت میں غالباً یہ کہنا دل سے نہیں ہوتا بلکہ محض مروت ولحاظ سے حتی الامکان مسلمان کا حال صلاح پر محمول کرنا واجب ہے قیاس سے ٹھہرا لینا کہ اس نے خوشی سے دیا جھوٹ کہا اس کی طرف تین کبیروں کی نسبت ہے ایک تو جھوٹ دوسرے دھوکا دینا کہ دیا ناراضی سے اور اس پر رضا ظاہر کی تیسرے حرام مال دینا جس کا لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے لہذا اس کا قول واقعیت پر محمول کرینگے

عرض۔ حضور قسم کا کفارہ کچھ نہیں۔

ارشاد۔ اس صورت میں کفارہ کچھ نہیں۔ توبہ ہے۔ کفارہ اس قسم کا ہوتا ہے جو آئندہ کے لئے کسی کام کے کرنے نہ کرنے پر کھائی اور اس کے خلاف کیا گزشتہ پر قسم کھانے سے کفارہ نہیں۔

مؤلف۔ شب جمعہ میں اعلیحضرت مدظلہ کے چھوٹے بھائی مولوی محمد رضا خاں صاحب تشریف لائے اور عرض کیا کہ آج ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ سلطنت بخارا شریف روسیوں سے منتقل ہو کر سلطان المعظم کے زیر اثر آگئی اس پر ارشاد ہوا کہ یہ ایک قدیمی اسلامی سلطنت ہے جہاں بڑے بڑے ائمہ ومجتہدین گزرے ہیں اور جن کے برکات اس وقت تک یہ موجود ہیں کہ ایک وقت میں سب جگہ اذاں ہوتی ہے اور ایک ہی وقت میں نماز ہو کا نداز اور کاروباری لوگ اپنا اپنا کام فوراً چھوڑ کر شامل جماعت ہو جاتے ہیں پھر اسی تذکرہ سلطنت میں فرمایا کہ میں ایک روز حکیم وزیر علی صاحب کے یہاں

قریب دس بجے دن کے جارہا تھا میری عمر اس وقت جیلانی (اعلیحضرت مدظلہ کے پوتے یعنی ابراہیم رضا خاں) کے برابر تھی (دس سال) کہ سامنے سے ایک بزرگ سفید ریش نہایت شکیل و وجیہہ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا سنتا ہے بچے آجکل عبدالعزیز ہے اس کے بعد عبدالحمید اور اس کے بعد عبدالرشید ہوگا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے چنانچہ اس وقت تک ان بزرگ کا قول بالکل مطابق ہوا ایسے ہی ایک صاحب مسجد کے قریب ملے میرے بچپن کا زمانہ تھا مجھے بہت دیر تک غور سے دیکھتے رہے پھر فرمایا کہ تو رضا علی خاں کا کون ہے۔ میں نے کہا پوتا فرمایا۔ جبھی۔ اور فوراً تشریف لے گئے۔

عرض۔ نماز فرض سے قبل کی سنتیں نہ ملنے سے کیا وہ قضا ہو جاتی ہیں۔

ارشاد۔ اپنے وقت سے قضا سمجھی جائیں گی نہ وقت نماز سے۔

عرض۔ کیا ائمہ مجتہدین میں اختلاف ہے جو ہاتھوں کے باندھنے میں اختلاف ہے کہ بعض سینہ پر اور بعض ناف پر باندھتے ہیں۔

ارشاد۔ خربوزہ کھایئے فالیز سے کیا غرض اس میں نہ پڑیئے جو کچھ ائمہ نے فرمایا مطابق شرع ہے اور جو خلاف کریں تو امام ہی کس بات کے۔ ہر ایک کو امام کی تقلید چاہیئے۔

عرض۔ حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ حاصل ہونے کا کیا طریقہ ہے۔

ارشاد۔ درود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر رکھے بالخصوص اس درود شریف کو بعد عشا سو بار یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ط

حصول زیارت اقدس کے لئے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیم شان اقدس کے لئے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو آگے ان کا کرم بے حد بے انتہا ہے ؎

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از و غیر او تمنائی

پھر ایک مسئلہ معمولی پیش ہوا جس کے اخیر میں لکھا تھا کہ جواب بحوالہ کتب ارقام فرمایا جائے۔

ارشاد۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی استفتاء پیش ہوتے تھے جن کے جواب فرمادیئے جاتے تھے حوالہ کتب وہاں کہاں تھا اور آج کل مدلل مفصل صفحہ سطر دریافت کرتے ہیں حالانکہ سمجھتے کچھ بھی نہ ہوں۔

عرض۔ حضور ایک استغاثہ پیش کرنا ہے اس کے واسطے کونسا دن مناسب ہے۔

ارشاد۔ اس کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں البتہ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جو شخص کسی حاجت کو ہفتہ کے دن صبح کے وقت قبل طلوع آفتاب اپنے گھر سے نکلے تو اس کی حاجت روائی کا میں ضامن ہوں۔

عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر حاجت کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔

ارشاد۔ ہاں جائز حاجت ہونا چاہیئے۔

عرض۔ الم کے پارے میں ایک جگہ عَذَابٌ عَظِيمٌ آیا ہے اگر نماز میں الیم پڑھا ہو جائے گی یا نہیں

ارشاد۔ ہاں ہو جائے گی نماز اس غلطی سے جاتی ہے جس سے معنی فاسد ہو جائیں۔

عرض۔ نماز میں اگر بسم اللہ شریف بالجہر نکل جائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ بلا قصد نکل جائے تو خیر ورنہ قصداً مکروہ۔

عرض۔ دو مسجدیں قریب قریب ہیں ایام بارش میں ایک شہید ہو گئی اب اس کا سامان دوسری مسجد میں کہ وہ بھی شکستہ حالت میں ہے لگا سکتے ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ ناجائز ہے حتّٰی کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لے جانے کی ممانعت ہے مسلمانوں پر دونوں کا بنانا اور آباد کرنا فرض ہے اور اس قدر قریب بنانے کی ضرورت ہی کیا۔

عرض۔ حضور مسجد کے نام سے چندہ وصول کر کے خود کھا جائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ جہنم کا مستحق ہے۔

عرض۔ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں پختہ قبر بنوا کر تیار کر رکھے یہ جائز ہے یا ناجائز۔

ارشاد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا قبر تیار رکھنے کا شرعاً حکم نہیں البتہ کفن سلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لے جائے اور وہ ہمراہ نہیں رہ سکتی۔

عرض۔ جمعہ وعیدین کا خطبہ مع بسم اللہ جائز ہے۔

ارشاد۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھے اُس کے بعد خطبہ پڑھے۔

عرض۔ اگر نماز کے وقت عمامہ باندھ لے اور سنتوں کے وقت اُتار لے کہ دردِ سر کا گمان ہے تو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ خیر۔ مگر اولیٰ یہ ہے کہ نہ اُتارے ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستّر جمعہ بغیر عمامہ کے برابر ہے (اسی بیان میں ارشاد ہوا کہ) دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ہوتے تھے ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دردِ سر ہوا۔ آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزار دی کہ رب العزت تبارک وتعالیٰ نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ہوتا تھا اللہ اکبر یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں پھر فرمایا ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس موضع پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اُس سے ہے لیکن بخار۔ وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے باذنہ تعالیٰ تمام رگ رگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ الحمد للہ کہ مجھے اکثر حرارت دردِ سر رہتا ہے۔

عرض۔ حضور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی فرقہ وہابیہ تھا۔

ارشاد۔ ہاں یہی وہ فرقہ ہے جسے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فہمائش کی اجازت چاہی تھی اور بحکم امیر المومنین تشریف لے گئے اور اُن سے پوچھا کیا بات امیر المومنین کی تم کو ناپسند آئی انہوں نے کہا واقعہ صفین میں ابو موسیٰ اشعری کو حکم بنایا یہ شرک ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنِ الْحُکْمُ

اِلَّا لِلّٰہِ حکم نہیں مگر اللہ کے لئے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اسی قرآن کریم میں یہ آیت بھی تو ہے فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا زن وشوہر میں خصومت ہو ایک حکم اس کی طرف سے بھیجو ایک حکم اُس کی طرف سے اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ اُن میں میل کر دے گا۔ دیکھو وہی طریقۂ استدلال ہے جو وہابیہ کا ہوتا ہے کہ علم غیب وامداد وغیرہا میں ذاتی وعطائی کے فرق سے آنکھ بند اور نفی کی آیتوں پر دعویٰ ایمان اور اثبات کی آیتوں سے کفر اس جواب کو سن کر اُن میں سے پانچ ہزار تائب ہوئے اور پانچ ہزار کے سر پر موت سوار تھی وہ اپنی شیطنت پر قائم رہے امیر المومنین نے اُن کے قتل کا حکم فرمایا۔ امام حسن وامام حسین اور دیگر اکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اُن کے قتل میں تامل ہوا کہ یہ قوم رات بھر تہجد اور دن بھر تلاوت میں بسر کرتی ہے ہم کیونکر ان پر تلوار اٹھائیں مگر امیر المومنین کو تو حضور عالم ماکان وما یکون صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دے دی تھی کہ نماز روزہ وغیرہ ظاہری اعمال کے بشدت پابند ہوں گے باایں ہمہ دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا امیر المومنین کے حکم سے لشکر اُن کے قتل پر مجبور ہوا عین معرکہ میں خبر آئی کہ وہ نہر کے اُس پار اُتر گئے امیر المومنین نے فرمایا واللہ اُن میں سے دس پار نہ جانے پائیں گے سب اسی طرف قتل ہوں گے جب سب قتل ہو چکے امیر المومنین نے لوگوں کے دلوں سے اُن کے تقویٰ وطہارت وتہجد وتلاوت کا وہ خدشہ دفع کرنے کے لئے فرمایا تلاش کرو اگر ان میں لعاللہ یہ پایا جائے تو تم نے بدترین اہل زمین کو قتل کیا اور اگر وہ نہ ہو تو تم نے بہترین اہل زمین کو

قتل کیا تلاش کیا گیا لاشوں کے نیچے نکلا جس کا ایک ہاتھ پستانِ زن کے مشابہ تھا امیر المؤمنین نے تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجا لائے اور لشکر کے دل کا شبہ اس غیب کی خبر بتانے اور مطابق آنے سے زائل ہو گیا کسی نے کہا حمد ہے اُسے جس نے اُن کی نجاست سے زمین کو پاک کیا امیر المومنین نے فرمایا کہ کیا یہ سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ختم ہو گئے ہرگز نہیں ان میں سے کچھ ماں کے پیٹ میں ہیں کچھ باپ کی پیٹھ میں۔ جب ان میں سے ایک گروہ ہلاک ہو گا دوسرا سر اٹھائے گا حتّٰی یخرج اٰخرھم مع الدّجال۔ یہاں تک کہ اُن کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا یہی وہ فرقہ ہے کہ ہر زمانہ میں نئے سنگ نئے نام سے ظاہر ہوتا رہا اور اب اخیر وقت میں وہابیہ کے نام سے پیدا ہوا ان کی جو جو علامتیں صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمائی ہیں سب ان میں موجود ہیں۔ تحقّرون صلاتکم عند صلاتھم و صیامکم عند صیامھم و اعمالکم عند اعمالھم تم اُن کی نماز کے آگے اپنی نماز کو حقیر جانو گے اور اُن کے روزوں کے آگے اپنے روزوں کو اور ان کے اعمال کے آگے اپنے اعمال کو یقرءون القراٰن لا یجاوز تراقیھم قرآن پڑھیں گے اُن کے گلوں سے نیچے نہ اُترے گا یقولون من قول خیر البریّۃ بظاہر وہ بات کہیں گے کہ سب کی باتوں سے اچھی معلوم ہو یا من قولِ خیر البریّۃ بات بات پر حدیث کا نام لیں گے اور حال یہ ہو گا کہ یمرقون من الدّین کما یمرق السّھم من الرّمیّۃ دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے سیماھم التحلیق اُن کے یہ علامت ہے کہ ان میں سے اکثر سر مونڈے مُشمّری الازار دِگھٹنی ازاروں والے ان کے پیشوا ابن عبد الوہاب نجدی کو سر منڈانے

میں یہاں تک غلو تھا کہ عورت اُس کے دین ناپاک میں داخل ہوتی اُس کا بھی سر منڈا دیتا کہ یہ زمانۂ کفر کے بال ہیں انہیں دُور کر یہاں تک کہ ایک عورت نے کہا جو مرد تمہارے دین میں آتے ہیں اُن کے داڑھیاں منڈوایا کرو کہ وہ بھی تو زمانہ کفر کے بال ہیں اُس وقت سے باز آیا اور اب وہابیہ کو دیکھے اُن میں اکثر وہی سر منڈائے اور گھٹنے پائچے والے ہیں (اسی سلسلے میں ارشاد فرمایا کہ) غزوہ حنین میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جو غنائم تقسیم فرمائے اُس پر ایک وہابی نے کہا کہ میں اس تقسیم میں عدل نہیں پاتا کیونکہ کسی کو زیادہ کسی کو کم عطا فرمایا اس پر فاروق اعظم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں فرمایا کہ اسے رہنے دے کہ اس کی نسل سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں (وہابیہ کی طرف اشارہ فرمایا) اُس سے فرمایا افسوس اگر میں تجھ پر عدل نہ کروں تو کون عدل کرے گا اور فرمایا اللہ رحم فرمائے میرے بھائی موسیٰ پر کہ اس سے زائد ایذا دیئے گئے علما فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ایک اُس دن کی عطا سخی بادشاہوں کی عمر بھر کی داد و دہش سے زائد تھی جنگل غنائم سے بھرے ہوئے ہیں اور حضور عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرتے چلے آتے ہیں اور حضور پیچھے ہٹتے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب سب اموال تقسیم ہو لیئے ایک اعرابی نے ردائے مبارک بدن اقدس پر سے کھینچ لی کہ شانہ و پشت مبارک پر اُس کا نشان بن گیا اُس پر اتنا فرمایا اے لوگو جلدی نہ کرو واللہ کہ تم مجھ کو کسی وقت بخیل نہ پاؤگے حق ہے اے مالک عرش کے نائب اکبر قسم ہے اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ دونوں جہان کی نعمتیں حضور ہی

کی عطا ہیں دونوں جہان حضور کی عطا سے ایک حصہ ہیں ۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

بے شک دنیا و آخرت حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کے تمام علوم ماکان و مایکون حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک وصحبک وبارک وکرم۔

ایک روز بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام حاضر ہیں ایک شخص آیا اور کنارہ مجلس اقدس پر کھڑے ہو کر مسجد میں چلا گیا ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے قتل کرے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور جا کر دیکھا وہ نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہا ہے صدیق اکبر کا ہاتھ نہ اُٹھا کہ ایسے نمازی کو عین نماز کی حالت میں قتل کریں واپس حاضر ہوئے اور سب ماجرا عرض کیا۔ ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے قتل کرے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور انہیں بھی وہی واقعہ پیش آیا حضور نے پھر ارشاد فرمایا کون ہے کہ اسے قتل کرے مولیٰ علی اُٹھے اور عرض کی کہ یارسول اللہ میں۔ فرمایا ہاں تم۔ اگر تمہیں ملے مگر تم اُسے نہ پاؤ گے یہی ہوا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جبتک جائیں وہ نماز پڑھ کر چلتا ہوا۔ ارشاد فرمایا اگر تم اُسے قتل کر دیتے تو اُمت پر سے بڑا فتنہ اُٹھ جاتا یہ تھا وہابیہ کا باپ جس کی ظاہری ومعنوی نسل آج دنیا کو گندہ کر رہی ہے اُس نے مجلس اقدس کے کنارے پر کھڑے ہو کر ایک نگاہ سب پر کی اور دل میں یہ کہتا ہوا چلا گیا تھا کہ مجھ جیسا ان میں ایک بھی نہیں یہ غرور تھا اُس خبیث کو اپنی نماز وتقدس پر اور نہ جانا کہ نماز ہو یا کوئی عمل صالح وہ سب اس سرکار کی غلامی وبندگی کی فرع ہے جبتک اُن کا غلام نہ ہو لے کوئی بندگی کام نہیں

دے سکتی ہے و لہذا قرآن عظیم میں ان کی تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا کہ فرمایا لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ و رسول پر اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو یعنی نماز پڑھو تو سب میں مقدم ایمان ہے کہ بے اُس کے تعظیم رسول مقبول نہیں اُس کے بعد تعظیم رسول ہے کہ بے اُس کے نماز اور کوئی عبادت مقبول نہیں یوں تو عبداللہ تمام جہان ہے مگر سچا عبداللہ وہ ہے جو عبد مصطفٰے ہے ورنہ عبد شیطان ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مؤلف۔ ایک روز مولوی سعید احمد ابن مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی اعلیحضرت مدظلہٗ سے آکر دست بوس ہوئے اور قربانی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا کہ مدارس میں دی جاسکتی ہیں یا نہیں۔ ارشاد ہوا بلاشبہ ان کا صرف مدرسہ میں جائز ہے۔ مولوی صاحب نے صاحب ہدایہ کا قول نقل کیا کہ اُن کے نزدیک قربانی کی کھال بیچنے سے اُس کی قیمت کا صدقہ واجب ہوجاتا ہے اور صدقات واجبہ کا مصرف مصرف زکوٰۃ ہے اور مصرف زکاۃ میں تملیک فقیر شرط ہے اس پر ارشاد فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ تمول کے لئے بیچے کہ وہ بوجہ تقرب صالح تمول نہ رہی بخلاف اُس صورت کے کہ فی سبیل اللہ مصارف خیر میں صرف کے لئے بیچے کہ یہ بھی قربت ہے اور یہاں قربت ہی مقصود ہے علاوہ بریں مدارس میں دینا بیچ کر ہی نہیں ضرور ہے اکثر کھالیں مدارس میں بھیج دیتے ہیں اور کھال تو غنی کو بھی دے سکتا ہے پھر مدرسہ دینیہ نے کیا قصور کیا ہے اُس وقت مولنا مولوی حسنین رضا خاں صاحب بھی حاضر خدمت تھے انہوں

نے عرض کی کہ جب صدقات واجبہ میں تملیک شرط ہے تو زکوٰۃ اور ایسے صدقات مدارس میں کیونکر صرف کئے جاسکیں گے۔

ارشاد۔ مہتمم کو چاہیئے کہ زکوٰۃ وصدقات واجبہ کی رقوم سے ضرورت پر طلبا کو کتابیں خرید دے اور انہیں مالک بنا دے یا یہ کہ جو کھانا طلبا کو مدرسہ سے بطریق اباحت دیا جاتا ہے۔ طلبا کو پہلے روپیہ دے کر مالک بنا دے پھر وہ روپیہ مہتمم کو واپس کریں اور کھانے میں شریک ہو جائیں البتہ مدرسین کی تنخواہ وغیرہ میں یہ روپیہ صرف کرنا جائز نہیں۔

عرض۔ حضور اگر قرآن عظیم صندوق میں بند ہو اور ریل کا سفر یا کسی دوسری سواری میں سفر کر رہا ہے اور تنگی جگہ کے باعث مجبور ہے تو ایسی صورت میں صندوق نیچے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہرگز نہ رکھے انسان خود مجبوریاں پیدا کر لیتا ہے ورنہ کچھ دشوار نہیں جس کے دل میں قرآن عظیم کی عظمت ہے وہ ہر طرح سے اس کی تعظیم کا خیال رکھے گا۔

عرض۔ وقت عصر میں کراہت کس وقت آتی ہے۔

ارشاد۔ غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل تک کراہت نہیں یعنی سلام کے بعد بیس منٹ غروب میں باقی رہیں اُس کے بعد کراہت ہے کہ اس وقت تخمینی میں آفتاب پر نگاہ جمنے لگتی ہے۔

عرض۔ ایک شخص نے نماز میں سورۂ ذِلْزَال وَعَادِیَات پڑھیں اور اَثقال اور مُحَصِّلَ کی ث کو س کے مخرج سے ادا کیا اور اُوحیٰ کی ح کو ہ اور ضَبحًا کے ض کو مفخم بھی نہیں پڑھا بلکہ مرتج دَبْھًا پڑھا اور حُصِّلَ کے ص کو مشابہ س تو اس صورت میں اعادۂ نماز ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ نماز نہ ہوئی پھر پڑھے۔

عرض۔ بعض حاضرین نے عرض کیا کہ حضور دنیوی مکروہات نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج قضا نمازیں ادا کرنا شروع کردوں گا مگر نہیں ہوتا کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نمازیں فجر کی ادا کر لوں پھر ظہر کی پھر اور اوقات کی تو کوئی حرج ہے مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے۔

ارشاد۔ قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں نہ معلوم کس وقت موت آجائے کیا مشکل ہے ایک دن کی بیس رکعت ہوتی ہیں (یعنی فجر کے فرضوں کی دو رکعت اور ظہر کی چار اور عصر کی چار اور مغرب کی تین اور عشا کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وتر) ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب و زوال کے (کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کرلے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے کاہلی نہ کرے جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضا ہوئی ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کرے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اس کے لئے صورت تخفیف اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رکعتوں میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سبحان اللہ کہے اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو

فرض ادا ہو جائے گا نیز تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار سبحٰن
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لینا کافی ہے تشہد کے بعد دونوں
درود شریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وتروں
میں بجائے دعائے قنوت رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہنا کافی ہے طلوع آفتاب کے
بیس منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا کر سکتا ہے اس
سے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے ہر ایسا شخص جس کے ذمہ نمازیں باقی ہیں
چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا) اگر
کسی شخص کے ذمہ تیس ۳۰ یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں اس نے اپنے
اُن ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا
شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ کل نمازیں ادا کر کے آرام لوں گا اور فرض
کیجئے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اُس کا انتقال ہو
جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کی سب نمازیں ادا کر دے گا
قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ جو اپنے گھر سے
اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اُسے راستہ میں موت آ
جائے تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ثابت ہو چکا یہاں مطلق فرمایا گھر
سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آ لیا تو پورا کام اُس کے نامۂ اعمال
میں لکھا جائے گا اور کامل ثواب پائے گا وہاں نیت دیکھتے ہیں سارا
دار مدار حسن نیت پر ہے۔

عرض۔ حضور جب رسل و ملائکہ معصوم ہیں تو اُن کو علیہ الصلاۃ والسلام کہہ
کر ایصال ثواب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ارشاد۔ اول تو علیہ الصلوٰۃ والسلام ایصال ثواب نہیں بلکہ اظہار تعظیم ہے اور اُن پر نزول درود و سلام کی دعا اور ہو بھی تو ملنگہ زیادتِ ثواب سے مستغنی نہیں حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام غسل فرمارہے تھے رب العزت تبارک وتعالیٰ نے سونے کا مینہ اُن پر برسایا آپ چادر مبارک پھیلا کر سونا اٹھانے لگے ندا آئی اے ایوب کیا ہم نے تمہیں اس سے غنی نہ کیا عرض کرتے ہیں بے شک تو نے غنی کیا ہے لیکن تیری برکت سے مجھے کسی وقت غنا نہیں (اسی تذکرے میں فرمایا کہ ایک صاحب سادات کرام سے اکثر میرے پاس تشریف لاتے اور غربت و افلاس کے شاکی رہتے ایک مرتبہ بہت پریشان آئے میں نے اُن سے دریافت کیا کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو کیا وہ بیٹے کو حلال ہو سکتی ہے فرمایا نہیں میں نے کہا حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جن کی آپ اولاد میں ہیں۔ تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا اے دنیا کسی اور کو دھوکا دے میں نے تجھے طلاق دی جس میں کبھی رجعت نہیں پھر سادات کرام کا افلاس کیا تعجب کی بات ہے۔ سید صاحب نے فرمایا واللہ میری تسکین ہو گئی وہ اب زندہ موجود ہیں اُس روز سے کبھی شاکی نہ ہوئے۔

مولوی عبد الرحمٰن صاحب جیپوری۔ حضور حاجی عبد الجبار صاحب کو اکثر اوقات پریشانی رہتی ہے۔

ارشاد۔ لاحول شریف کی کثرت کریں یہ ۹۹ بلاؤں کو دفع کرتی ہے اُن میں سب سے آسان تر پریشانی ہے اور ۰ ۶ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے روز پی لیا کریں۔

عرض۔ برکتِ رزق کی کوئی دعا حضور ارشاد فرمائیں میں آجکل بہت

پریشان ہوں۔

ارشاد۔ ایک صحابی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دیجاتی ہے۔ خلق دنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل خوار ہو کر طلوع فجر کے ساتھ سو بار کہا کر سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور دُنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں اس تسبیح کا آپ بھی ورد رکھیں حتی الامکان طلوع صبح صادق کے ساتھ ہو ورنہ صبح سے پہلے جماعت قائم ہو جائے تو اُس میں شریک ہو کر بعد کو عدد پورا کیجئے اور جس دن قبل نماز بھی نہ ہو سکے تو خیر طلوع شمس سے پہلے۔

مؤلف۔ مصر کے میناروں کا تذکرہ ہوا اس پر فرمایا۔

ارشاد۔ ان کی تعمیر حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلاۃ والسلام سے چودہ ہزار برس پہلے ہوئی نوح علیہ السلام کی اُمت پر جس روز عذاب طوفان نازل ہوا ہے پہلی رجب تھی بارش بھی پڑ رہی تھی اور زمین سے بھی پانی اُبل رہا تھا بحکم رب العلمین نوح علیہ السلام نے ایک کشتی تیار فرمائی جو ۱۰ رجب کو تیرنے لگی اس کشتی پر ۸۰ آدمی سوار تھے جس میں دو نبی تھے (حضرت آدم و حضرت نوح علیہ السلام) حضرت نوح علیہ السلام نے اس کشتی پر حضرت آدم علیہ السلام کا تابوت رکھ لیا تھا اور اس کے ایک جانب مرد اور دوسری جانب عورتوں کو بٹھایا تھا پانی اس پہاڑ سے جو سب سے بلند تھا ۳۰ ہاتھ اونچا ہو گیا تھا دسویں محرم کو چھ ماہ کے بعد سفینہ مبارکہ جودی

پہاڑ پر ٹھہرا سب لوگ پہاڑ سے اترے اور پہلا شہر جو لبایا اس کا سوق الثمانین نام رکھا یہ بستی جبل نہاوند کے قریب متصل موصل واقع ہے اس طوفان میں دو عمارتیں مثل گنبد و منارہ باقی رہ گئی تھیں جنھیں کچھ نقصان نہ پہنچا اس وقت روئے زمین پر سوائے ان کے اور عمارت نہ تھی۔ امیر المومنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انہیں عمارتوں کی نسبت منقول ہے بنی الھرمان النسر فی سرطان یعنی دونوں عمارتیں اس وقت بنائی گئیں جب ستارۂ نسر نے برج سرطان میں تحویل کی تھی۔ نسر دو ستارے ہیں نسر واقع و نسر طائر اور جب مطلق بولتے ہیں تو اس سے نسر واقع مراد ہوتا ہے ان کے دروازہ پر ایک گدھ کی تصویر ہے اور اس کے پنجہ میں گنگچہ جس سے تاریخ تعمیر کی طرف اشارہ ہے مطلب یہ کہ جب نسر واقع برج سرطان میں آیا اس وقت یہ عمارت بنی جس کے حساب سے بارہ ہزار چھ سو چالیس سال ساڑھے آٹھ مہینے ہوتے ہیں کہ ستارہ چونسٹھ برس قمری سات مہینے ستائیس دن میں ایک درجہ طے کرتا ہے اور اب برج جدی کے سولھویں درجہ میں ہے تو جب سے چھ برج ساڑھے پندرہ درجے سے زائد طے کر گیا۔ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں کہ ان کو آفرینش کو سات ہزار برس سے کچھ زائد ہوئے لاجرم یہ قوم جن کی تعمیر ہے کہ پیدائش آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے ساٹھ ہزار برس زمین پر رہ چکی ہے۔

عرض۔ حضور انہیں ۸۰ انسانوں کی اولاد ہو کر دنیا بڑھی۔

ارشاد۔ پسماندگان طوفان سے کسی کی نسل نہ بڑھی صرف نوح علیہ السلام کی نسل تمام دنیا میں ہے قرآن عظیم فرماتا ہے وجعلنا ذریتہ ھم الباقیہ اسی لئے انہیں آدم ثانی کہتے ہیں۔

عرض۔ کیا حضرت نوح علیہ السلام نے دنیا میں ایک ہزار برس قیام فرمایا۔
ارشاد۔ نہیں بلکہ تقریباً سولہ سو برس تک تشریف فرما رہے۔
عرض۔ حضور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی حج فرض ہوا تھا۔
ارشاد۔ ان پر فرضیت کا حال خدا جانے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام حج کرتے رہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑتا جا رہا تھا جب کعبہ معظمہ سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہ احدیت میں عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیا سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اترا نہ نماز پڑھی اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا نہ رو میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرندا اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اونٹنی اپنے بچہ کے شوق میں اور تجھ میں نبی آخرالزماں کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیا سے زیادہ پیارا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
عرض۔ غرور بالفتح اور غرور بالضم میں کیا فرق ہے۔
ارشاد۔ غرور بالفتح فریبی اور بالضم فریب۔
عرض۔ زید اپنے عیال واطفال کو اپنے بھانجے یا بھتیجے کی نگرانی میں چھوڑ کر خود باہر چلا گیا اس کے چلے جانے کے بعد عورت کے بچہ پیدا ہوا اس کی اطلاع خاوند کو دی گئی اس نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ جب واپس آیا تب بھی محض خاموش رہا نہ کچھ کہا نہ سنا اور پھر باہر چلا گیا۔ پھر ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کی خبر کی اطلاع دینے پر اس نے جواب لکھا کہ تم میری عورت پر تہمت لگاتے ہو اس صورت میں اولاد حرامی ہوگی یا نہیں۔
ارشاد۔ تاوقتیکہ چار مرد مسلمان آزاد عادل گواہان ثبوت اس طرح دیکھے

کی گواہی نہ دیں جیسے سرمہ دانی میں سلائی ان کی شہادت شریعت مطہرہ میں قابل سماعت نہ ہوگی۔

عرض۔ حضور عہد رسالت میں کوئی ایسا واقعہ گزرا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ عہد رسالت اقدس میں زنا کا ثبوت گواہوں سے کبھی نہیں ہوا البتہ دو بار یہ ہوا کہ مجرموں نے خود اقرار کر لیا پہلا واقعہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دونوں مجرم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواستگار ہوئے کہ ہم پاک ہو جائیں دونوں کو سنگسار کیا گیا جس وقت حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنگسار کیا آپ بھاگے لیکن سنگساریوں نے پکڑ کر قتل کر دیا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کل واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے چھوڑ کیوں نہیں دیا جب وہ بھاگا تھا اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر تمام شہر پر تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو۔ صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کچھ بُرے الفاظ فرمائے اس پر ارشاد ہوا برا نہ کہو میں دیکھتا ہوں کہ وہ جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے اسی طرح صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جرم کا خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اقرار کیا اور سزا کی خواستگار ہوئیں ارشاد فرمایا تیرے پیٹ میں حمل ہے بعد وضع حمل آنا بعد فراغ حمل بچہ کو لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اس بچہ کو اب کیا کروں فرمایا اس کو دودھ پلاؤ یہ ارشاد عالی سن کر وہ بی بی واپس گئیں اور دو[۲] برس بعد بچہ کو لے کر حاضر ہوئیں بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ عرض کی حضور اب یہ روٹی خود کھاتا ہے۔ بچہ لے کر رجم فرمایا۔

عرض۔ کیا حضور حد شرعی سے پاک ہو جاتا ہے۔

ارشاد۔ حد سے پاک ہوجاتا ہے اور قصاص سے نہیں ہوتا خون ناحق کرنے والے پر تین حق ہیں ایک مقتول کے اعزا کا دوسرا مقتول کا تیسرا رب العزۃ تبارک وتعالیٰ کا جن میں سے اعزا کا حق قصاص لینے سے ادا ہوجاتا ہے اور دو حق باقی رہتے ہیں۔

عرض۔ اس شخص پر جو قصاص میں قتل کیا گیا نماز پڑھی جائے۔

ارشاد۔ ہاں خودکشی کرنے والے اور اپنے ماں باپ کو قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا ان کے جنازہ کی نماز نہیں۔

عرض۔ ایک صاحب نے ایک وہابی کے جنازہ کی نماز پڑھی ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز نہیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔

عرض۔ اگر امام منبر چھوڑ کر خطبہ پڑھے اور جب کہا جائے تو کہے کوئی حرج نہیں اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں۔

ارشاد۔ خلاف سنت ہے امام کو سمجھانا چاہیئے نماز ہوگئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں برسوں کے بعد منبر شریف بنا اکثر ستون کے سہارے حضور نے خطبہ فرمایا ہے۔

عرض۔ حضور نمازی کے سامنے سے نکلنے کے لئے کتنا فاصلہ درکار ہے۔

ارشاد۔ خاشعین کی سی نماز پڑھے کہ قیام میں نظر موضع سجود پر جمائی تو نظر کا قاعدہ ہے جہاں جمائی جائے اس سے آگے کچھ بڑھتی ہے میرے تجربہ میں یہ جگہ تین گز ہے یہاں تک نکلنا مطلقاً جائز نہیں۔ اس سے باہر باہر صحرا اور بڑی مسجد میں نکل سکتا ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک

سامنے سے نہیں جاسکتا فقہائے کرام نے جس کو بڑی مسجد فرمایا ہے یہاں کوئی نہیں سوائے مسجد خوارزم کے جس کا ایک ربع چار ہزار ستون پر ہے بڑی مسجد ہے یا مسجد حرام شریف میں نمازی کے سامنے طواف جائز ہے کہ وہ بھی مثل نماز عبادت ہے (اسی سلسلہ میں فرمایا کہ) اگر کوئی شخص تنہا اپنے گھر یا مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا شخص دستک دے یا مسجد میں نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہتا ہو تو نمازی اس کو آگاہ کرنے کی غرض سے بالجہر لا الہ الا اللہ کہدے اور اگر نماز میں بچہ سامنے آکر بیٹھ جائے تو اس کو ہٹادے اور اگر تخت پر پڑھ رہا ہو اور بچہ کے گر جانے کا احتمال ہو تو اس کو گود میں اٹھالے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُمامہ بنتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گود میں لے کر نماز پڑھی ہے اگر بچے کے کپڑے یا بدن میں نجاست لگی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ گود میں خود رُک سکتا ہے تو نماز جائز ہے کہ بچہ حامل نجاست ہے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ اب یہ خود حامل نجاست ہوا۔

عرض۔ جھوٹے مدعی نبوت سے معجزہ طلب کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد۔ اگر مدعی نبوت سے اس خیال سے کہ اس کا عجز ظاہر ہو معجزہ طلب کرے تو حرج نہیں اور اگر تحقیق کے لئے معجزہ طلب کیا کہ یہ معجزہ دکھا بھی سکتا ہے یا نہیں تو فوراً کافر ہوگیا (اسی تذکرہ میں فرمایا کہ) مباحثہ میں لوگ یہ شرط کرلیتے ہیں کہ جو ساکت ہوجائے گا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کرے گا یہ سخت حرام اور اشد حماقت ہے ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہوجائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

مؤلف۔ اس وقت مولٰنا مولوی نعیم الدین صاحب اور مولانا مولوی ظفر الدین صاحب اور مولٰنا مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی اور مولٰنا مولوی احمد علی صاحب میرٹھی و مولٰنا مولوی رحم الٰہی صاحب ناظم انجمن اہل سنت و مدرس مدرسہ اہل سنت و مولٰنا مولوی امجد علی صاحب مدرس مدرسہ اہلِ سنت و مہتمم مطبع اہل سنت وغیرہ حضرات علمائے کرام حاضر خدمت تھے انجمن کے آریہ ناریہ کے مقابل جلسے ہو رہے تھے یہ سب حضرات جلسہ مناظرہ سے مظفر و منصور واپس آئے تھے رامچندر مناظر آریہ کی چرب زبانی اور بیحیائی کا ذکر ہو رہا تھا کہ بات سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتا بے حیائی سے کچھ نہ کچھ کہے ضرور جاتا ہے اس پر ارشاد فرمایا سخت غلطی ہے کہ ایسوں سے زبانی بات چیت ہو اس کا حاصل یہی ہوتا ہے۔

کہ وہ کچھ نہ کچھ بکے جائیگا

جس سے لوگ جانیں کہ بڑا مقرر ہے برابر جواب دے رہا ہے انسان میں یہ قوت نہیں کہ زبان بند کر دے بے حیا کفار اللہ عزوجل کے حضور نہ چوکیں گے وہاں بھی زبان چلی ہی جائے گی یہاں تک کہ مونھ پر مُہر فرمائی جائے گی اور اعضا کو حکم ہو گا بول چلو الیوم نختم علی افواھھم و تکلمنا ایدیھم و تشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون تو ایسوں سے ہمیشہ تحریری گفتگو ہونا چاہیئے کہ مکرنے بدلنے بچلنے کی گلی نہ رہے بہت دھوکا ہوتا ہے کہ وہابیہ وغیرہ سے فرعی مسائل میں گفتگو کر بیٹھتے ہیں۔ وہابی غیر مقلد قادیانی وغیرہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ اصول چھوڑ کر فرعی مسائل میں گفتگو ہو انہیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے ان سے یہی کہا جائے کہ تم اسلام کے دائرہ میں آ لو اپنا مسلمان ہونا تو ثابت کر لو پھر فرعی مسائل میں

گفتگو کا حق ہوگا۔

عرض۔ مصافحہ واپسی کے وقت کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

ارشاد۔ نہیں اصحاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آپس میں ملتے تھے مصافحہ فرماتے اور جب رخصت ہوتے معانقہ کرتے۔

عرض۔ معانقہ ایک جانب یا دونوں سے کرے۔

ارشاد۔ ایک طرف سے بھی ہو جائے گا لیکن عرب شریف میں دونوں طرف سے کرتے ہیں۔

عرض۔ نماز جمعہ یا عیدین یا بعد صلاۃ پنجگانہ مصافحہ کرنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے نسیم الریاض میں ہے الاصح انہا بدعۃ مباحۃ۔

عرض۔ اذان میں نام اقدس لیتے وقت روضۂ منورہ کی طرف مونھ کر سکتا ہے۔

ارشاد۔ خلاف سنت ہے سوائے حی علی الصلوٰۃ اور حی الفلاح کے اور کسی کلمہ پر کسی طرف مونھ نہیں پھیر سکتا یا خطبہ میں عز جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے یہ قلبی محبت نہیں۔ قلبی محبت وہی ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہے اس میں اپنی اصلاح کی مداخلت نہ کرے البتہ خطبہ میں اگر کلمہ شریف خطیب پڑھے تو رفع سبابہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

عرض۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد۔ گناہ کبیرہ سات سو ہیں ان کی تفصیل بہت طویل اللہ کی معصیت جس قدر ہے سب کبیرہ ہے۔ اگر صغیرہ وکبیرہ کو علیحدہ شمار کرایا جائے تو لوگ صغائر کو ہلکا سمجھیں گے وہ کبیرہ سے بھی بدتر ہو جائے گا جس گناہ کو ہلکا جان کر کرے گا وہی کبیرہ ہے ان کے امتیاز کے لئے صرف اس قدر کافی ہے کہ فرض کا ترک کبیرہ ہے اور واجب کا صغیرہ جو گناہ بے باکی اور

اصرار سے کیا جائے کبیرہ ہے۔
عرض۔ کون کون عورتیں غیر محرم کے یہاں جا سکتی ہیں۔
ارشاد۔ مریضہ۔ غاسلہ۔ قابلہ کا غیر محرم کے یہاں جانا جائز ہے۔ عرض لامذہب کو مسلمان کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ ارشاد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اللہ ایک ہے۔ آسمان سے پانی اتارنے والا ایک اللہ ہے زمین سے کھیتی اگانے والا۔ ایک اللہ ہے جلانے والا۔ ایک اللہ ہے مارنے والا۔ ایک اللہ ہے روزی دینے والا۔ ایک اللہ ہے۔ ایک اللہ کی پوجا ہے۔ اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں۔ لوگ اللہ کے سوا جن جن کو پوجتے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں اللہ نے اپنے بندوں کو سچا راستہ دکھانے کے لئے اپنے نیک بندے بھیجے جنہیں نبی اور رسول کہتے ہیں وہ جو کچھ خدا کے پاس سے لائے وہ سب حق ہے میں ان نبیوں اور کتابوں پر ایمان لایا ان میں سب سے بڑے اور سب کے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں وہ جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے سب سچ ہے۔ میرا دین مسلمانو کا دین ہے مسلمانوں کا دین سچا ہے مسلمانوں کے دین کے سوا اور دین جتنے ہیں سب جھوٹے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عرض۔ وسوسہ کے دفع کے لئے کیا پڑھے۔
ارشاد۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ پڑھنے سے فوراً وسوسے دفع ہوجاتے ہیں بلکہ صرف اٰمنت باللہ و رسولہ ہی کہنے سے دور ہوجاتے ہیں۔
عرض۔ اگر ریا کے لئے نماز روزہ رکھا تو فرض ادا ہوگا یا نہیں۔
ارشاد۔ (معاذ اللہ) فقہی نماز روزہ ہوجائے گا کہ مفسد نہ پایا گیا ثواب

نہ ملے گا بلکہ عذاب نار کا مستحق ہوگا روز قیامت اس سے کہا جائے گا اور فاجر اور غادر اور خاسر اد کافر تیرا عمل حبط ہوا اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا یہی ایک برائی ریا کی مذمت کو کافی ہے۔

عرض۔ تبارک بعد مرنے ہی کے ہو سکتا ہے یا زندگی میں بھی کر سکتا ہے اور مقدار سوا من صحیح ہے۔

ارشاد۔ ہر سال کریں یا ایک ہی سال تبارک شریف سے مقصود ایصال ثواب ہے اور شریعت میں اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں جتنا ہو اور جب ہو پاک مال اور خالص نیت سے اللہ کے لئے ہو مرنے کے بعد ہو یا زندگی میں ہر سال کریں کوئی حرج نہیں بلکہ مقرر کر کے موقوف کرنا نہ چاہیئے اس کے فوائد بے شمار ہیں اس میں سورۂ تبارک شریف پڑھی جاتی ہے اس سورۂ کریمہ کی برابر عذاب قبر سے بچانے والی اور راحت پہنچانے والی کوئی چیز نہیں اگر اس کے پڑھنے والے کے پاس ملائکہ عذاب آنا چاہتے ہیں تو ان کو روکتی ہے نہ دوسری طرف سے آنا چاہتے ہیں تو ادھر حائل ہوتی ہے اور فرماتی ہے کہ اس کے پاس نہ آؤ یہ مجھے پڑھتا تھا فرشتے عرض کرتے ہیں ہم اس کے حکم سے آئے ہیں جس کا تو کلام ہے تو فرماتی ہے کہ ٹھہر جاؤ جب تک میں واپس نہ آؤں اس کے پاس نہ آنا اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے ایسا جھگڑتی ہے کہ مخلوق کو ایسا جھگڑنے کی طاقت نہیں انتہا یہ کہ اگر مغفرت میں تاخیر ہوتی ہے عرض کرتی ہے وہ مجھے پڑھتا تھا اور تو نے اسے نہ بخشا اگر میں تیرا کلام نہیں تو مجھے اپنی کتاب میں سے چھیل دے اس پر ارشاد باری ہوتا ہے جا ہم نے اسے بخشا وہ فوراً جنت میں جاتی ہے اور وہاں سے ریشمی کپڑے اور آرام تکئے اور پھول اور خوشبوئیں لے کر قبر میں آتی ہے اور فرماتی ہے مجھے

آنے میں دیر ہوئی تو گھبرایا تو یہ تھا پھر بچھونے بچھاتی اور تکیہ لگاتی ہے فرشتے بحکم رب العالمین واپس جاتے ہیں۔

عرض۔ حضور ایک شخص نے اپنی لڑکی کے انتقال کے بعد دیکھا کہ وہ علیل اور برہنہ ہے یہ خواب چند بار دیکھ چکا ہے۔

ارشاد۔ کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ مع درود شریف پڑھ کر بخش دیا جائے انشاءاللہ تعالیٰ پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے دونوں کے لئے ذریعۂ نجات ہوگا اور پڑھنے والے کو دونا ثواب ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تگنا اسی طرح کروڑوں بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کرسکتا ہے اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب بڑا ہوگا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے کھانا کھاتے ہوئے دفعتاً رونے لگا وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہے اور فرشتے اسے لئے جاتے ہیں۔ (اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس یہی کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کردیا فوراً وہ لڑکا ہنسا آپ نے سبب ہنسنے کا دریافت فرمایا لڑکے نے جواب دیا کہ حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لئے جارہے ہیں شیخ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کی تصحیح مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

عرض۔ عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی۔

ارشاد۔ روح و جسم دونوں پر۔ یوں ہی ثواب بھی حدیث میں ہے ایک اندھا

کسی باغ کے سامنے پڑا تھا اور میوے دیکھ رہا تھا مگر اس تک جا نہ سکتا تھا اتفاقاً ایک اندھے کا اس طرف گزر ہوا کہ باغ میں جا سکتا تھا مگر میوے اسے نظر نہ آتے لنجھے نے اندھے سے کہا تو مجھے باغ میں لے چل وہاں جا کر ہم اور تم دونوں میوے کھائیں اندھا اس کو اپنی گردن پر سوار کر کے باغ میں لے گیا لنجھے نے میوے توڑے اور دونوں نے کھائے اس صورت میں کون مجرم ہوگا دونوں ہی مجرم ہیں اندھا جسم ہے اور لنجھا روح۔

عرض۔ ہر ایک کے ساتھ کتنی روحیں ہیں۔

ارشاد۔ صرف ایک روح ہے اگر مسلمان ہے تو علیین میں اور کافر ہے تو سجین میں جو شخص قبر پر جاتا ہے اس کو بخوبی دیکھتی ہے اس کی بات سنتی سمجھتی ہے مرنے کے بعد روح کا ادراک بے شمار بڑھ جاتا ہے خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں روح کو قرب و بعد مکانی یکساں ہے روح بصر کو دیکھو کنوئیں کے اندر سے ستاروں کو دیکھتی ہے یعنی نگاہ اٹھتی ہے زمین سے فلک ثوابت تک پہنچتی ہے جو یہاں سے آٹھ ہزار برس کی راہ پر ہے حدیث میں روح زندہ و مردہ کی مثال پرندکی فرمائی کہ جب تک پنجرے میں بند ہے اسی کے لائق پر کھول سکتا ہے جب قفس سے نکالدو پھر اس کی اُڑان دیکھو۔

عرض۔ قبر کھودی وہاں مردے کی ہڈیاں نکلیں تو کیا کیا جائے۔

ارشاد۔ اگر اور جگہ مل سکتی ہے تو ہرگز اس میں دفن نہ کریں اور اس قبر کو بدستور درست کر دیں ورنہ ان ہڈیوں کو ایک طرف رکھ کر حائل کا فصل دے کر اس کو دفن کریں اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے یہاں قبر تھی اگرچہ اب یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کھودنا جائز نہیں ہاں اگر

کوئی جگہ اور نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی ہو تو مجبوراً جائز ہے۔

عرض۔ داڑھی منڈانا اور کتروانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔

ارشاد۔ کتروانا یا منڈوانا ایک دفعہ کا صغیرہ گناہ ہے اور عادت سے کبیرہ جس سے فاسق معلن ہو جائے گا اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب اگر اعادہ نہ کیا گنہگار ہو گا ایک روز حضرت مولینا شاہ سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی تشریف لائے ہوئے تھے۔ رخصت کے وقت انہوں نے عرض کیا کہ مولوی سید محمد صاحب اشرفی اپنے بھانجے کو میں چاہتا ہوں کہ حضور کی خدمت میں حاضر کردوں حضور جو مناسب خیال فرمائیں ان سے کام لیں ارشاد ہوا ضرور تشریف لائیں یہاں فتوے لکھیں اور مدرسے میں درس دیں رد وہابیہ اور افتا یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طب کی طرح یہ بھی صرف پڑھنے سے نہیں آتے ان میں بھی طبیب حاذق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے میں بھی ایک طبیب حاذق کے مطب میں سات برس بیٹھا مجھے وہ وقت وہ دن وہ جگہ وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں۔ میں نے ایک بار ایک نہایت پیچیدہ حکم کو بڑی کوشش و جانفشانی سے نکالا اور اس کی تائیدات مع تنقیح آٹھ ورق میں جمع کیں مگر جب حضرت والد ماجد قدس سرہ کے حضور میں پیش کیا تو انہوں نے ایک جملہ ایسا فرمایا کہ اس سے یہ سب ورق رد ہو گئے وہی جملے اب تک دل میں پڑے ہوئے ہیں اور قلب میں اب تک ان کا اثر باقی ہے خودستائی جائز نہیں مگر وقت حاجت اظہار حقیقت تحدیث نعمت ہے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے بادشاہ مصر سے فرمایا اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ۵ زمین کے خزانے میرے

ہاتھ میں دے دے بے شک میں حفظ والا ہوں اور علم والا ہوں بفضلِ رحمت الٰہی پھر بعون وعنایت رسالت پناہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتا اور رد وہابیہ کے دونوں کامل فن دونوں نہایت عالی فن انہیں یہاں سے اچھا انشاء اللہ تعالیٰ ہندوستان میں کہیں نہ پائیے گا غیر ممالک کی بابت نہیں کہتا میں تو ہر شخص کو بہ طیب خاطر سکھانے کو تیار ہوں۔ سید محمد اشرفی صاحب تو میرے شاہزادے ہیں میرے پاس جو کچھ ہے وہ انہیں کے جد امجد یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدقہ وعطیہ ہے آپ کے یہاں موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائیگا اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ استفتا سنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں طبیعت اخّاذ ہے طرز سے واقفیت ہو چلی ہے اسی طرح علم توقیت بھی ایک ایسا فن ہے کہ اس کے جاننے والے بھی معدوم ہیں حالانکہ ائمہ دین نے اسے فرض کفایہ بتایا ہے علمائے موجودین میں تو کوئی اتنا بھی نہیں جانتا کہ فلاں دن آفتاب کب طلوع ہوگا اور کب غروب بہت سی عمر گزر گئی تھوڑی باقی ہے جن صاحب کو جو کچھ لینا ہو وہ حاصل کرلیں۔ سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ۔ حضرت مولیٰ علی کرم تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول بالکل صحیح ہے "قدر نعمت پس از زوال بود" پھر لینے والے کو یہ چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو اپنے تمام کمالات کو دروازہ ہی پر چھوڑے اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا سمجھے گا ع اناء کہ پُر شد دگر چوں برد۔ بھرے برتن میں اور کوئی چیز نہیں ڈالی جا سکتی اور آجکل تو حاصل کرنے

والے ایسے ہیں کہ جب میں حسن میاں مرحوم کے مکان میں رہتا تھا اس میں ایک زینہ ہے جو باہر سے چھت پر گیا ہے اس زمانے میں ایک مدرس صاحب کی ہدایہ اخرین سپرد ہوا یہ کوئی آسان کتاب نہیں جب انہوں نے کام چلتا نہ دیکھا تو مجھ سے پڑھنا چاہا مگر شرط یہ کی کہ اس باہر کے زینہ سے چھت پر مجھے بلا لیا کیجیے اور وہاں تنہائی میں پڑھا دیا کیجیے کسی کو معلوم نہ ہو میں نے کہا مولینا ہدایہ اخرین کا سبق کوئی سرقہ نہیں جو لوگوں سے چھپ کر ہو مجھ سے یہ نہ ہو گا ایک صاحب یہیں کے فتوی نویسی کرتے تھے وہ اس طرح لکھتے تھے کہ باہر سے جواب لکھ کر بھیج دیا میں نے اصلاح دے کر بھیج دیا ایک روز ان سے کہا گیا مولنا یوں جواب تو ٹھیک ہو جائے گا مگر آپ کو یہ نہ معلوم ہو گا کہ آپ کی لکھی ہوئی عبارت کیوں کاٹی گئی اور دوسری عبارتیں کس مصلحت سے بڑھائی گئیں مناسب یہ ہے کہ آپ بعد نماز عصر اپنے لکھے ہوئے فتووں پر اصلاح لے لیا کریں انہوں نے کہا کہ اس وقت آپ کے پاس بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں اس مجمع میں آپ فرمائیں گے کہ تم نے یہ غلط لکھا وہ غلط لکھا اور مجھے اس میں ندامت ہو گی اس بندۂ خدا کے نام افریقہ اور امریکہ تک سے استفتے آتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے ان کے نام سے جواب جاتا تو لوگ انہیں کے نام استفتی بھیجتے اس زمانے میں مکہ معظمہ کے ایک عالم جلیل حضرت مولینا سید اسمٰعیل حافظ کتب حرم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فقیر کے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے مکہ معظمہ سے صرف ملاقات فقیر کے لئے کرم فرمایا تھا ان کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا فرمایا ایسا شخص برکت علم سے محروم رہتا ہے یہی ہوا کہ وہ صاحب چھوڑ کر بیٹھ رہے اب بی۔ اے پاس کی تلاش میں ہیں۔ حضرت عبداللہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب میں بغرض تحصیل علم حضرت
زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در دولت پر جاتا اور وہ باہر تشریف
نہ رکھتے ہوتے تو براہ ادب ان کو آواز نہ دیتا ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹا
رہتا ہوا خاک اور رتیا اوڑا کر مجھ پر ڈالتی پھر جب حضرت زید کاشانۂ اقدس
سے تشریف لاتے فرماتے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ
نے مجھے اطلاع کیوں نہ کرادی میں عرض کرتا مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ
کو اطلاع کراتا یہ وہ ادب ہے جس کی تعلیم قرآن عظیم نے فرمائی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ
یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّھُمْ
صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
وہ جو حجروں کے باہر سے تمہیں آواز دیتے ہیں ان میں بہت کو عقل
نہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم باہر تشریف لاؤ تو ان کے لئے بہتر
تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ایک مرتبہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ گھوڑے پر سوار ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے رکاب تھامی حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے اے
ابن عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہمیں یہی تعلیم
دی گئی ہے کہ علما کے ساتھ ادب کریں اس پر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ گھوڑے سے اُترے اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا ہمیں یہی حکم ہے کہ اہل بیت اطہار
کے ساتھ ایسا ہی کریں۔ ہارون رشید جیسے جبار بادشاہ نے مامون رشید
کی تعلیم کے لئے حضرت امام کسائی سے (جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد
بھائی اور اجلہ علماء قراء سبعہ میں سے ہیں) عرض کیا فرمایا میں یہاں

پڑھانے نہ آؤں گا شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے ہارون رشید
نے عرض کی وہ وہیں آجایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔ فرمایا یہ بھی
نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ غرض مامون رشید
نے پڑھنا شروع کیا اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا دیکھا
کہ امام کسائی اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا
ہے بادشاہ غضبناک ہو کر اترا اور مامون رشید کے کوڑا مارا اور کہا
او بے ادب خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں ایک ہاتھ سے پانی ڈال
اور دوسرے ہاتھ سے ان کا پاؤں دھو ایک مرتبہ ہارون رشید نے
ابو معاویہ عزیز کی دعوت کی وہ آنکھوں سے معذور تھے جب آفتابہ
اور چلمچی ہاتھ دھونے کے لئے لائی گئی تو چلمچی خدمت گار کو دی اور آفتابہ
خود لے کر ان کے ہاتھ دھولائے اور کہا آپ نے جانا کون آپ کے
ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے کہا نہیں۔ کہا ہارون۔ کہا جیسی آپ نے علم
کی عزت کی ایسی ہی اللہ آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا
اسی دعا کے حاصل کرنے کے لئے یہ کیا تھا ہارون رشید کے دربار میں
جب کوئی عالم تشریف لاتے بادشاہ ان کی تعظیم کے لئے سروقد کھڑا ہوتا
ایک بار درباریوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین رعب سلطنت جاتا ہے
جواب دیا اگر علمائے دین کی تعظیم سے رعب سلطنت جاتا ہے تو جانے
ہی کے قابل ہے یہی وجہ تھی کہ ان کا رعب روئے زمین کے بادشاہوں
پر بدرجہ اتم تھا۔ سلاطین نصاری ان کا نام لئے تھرلتے تھے تخت قسطنطنیہ
پر ایک عیسائیہ عورت حکمراں تھی اور وہ ہر سال خراج ادا کرتی جب وہ مر گئی
تو اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اور خراج نہ حاضر کیا ادھر سے خراج کا مطالبہ

ہوا تو اس نے حضرت ہارون رشید کی خدمت میں ایک ایلچی کے ہاتھ اس مضمون کی تحریر بھیجی کہ وہ مرگئی جو خود پیادہ بنی تھی اور آپ کو رُخ بنایا تھا یہ تحریر لے کر ایلچی جب حاضر دربار ہوا وزیر کو حکم ہوا سناؤ وزیر نے اُسے دیکھ کر عرض کی حضور مجھ میں تاب نہیں جو اسے سنا سکوں فرمایا لا مجھے دے اور اس تحریر کو پڑھا بادشاہ کو دیکھتے ہی ایسا جلال آیا جسے دیکھ کر تمام دربار بھاگ گیا صرف وزیر اور وہ ایلچی رہ گئے وزیر کو حکم ہوا کہ جواب لکھ اس نے ارادہ لکھنے کا کیا مگر رُعب شاہی اس قدر غالب تھا کہ ہاتھ تھرتھرانے لگا اور قلم نہ چلا پھر فرمایا لا مجھے دے اور یوں لکھا یہ خط ہے خدا کے بندے امیر المؤمنین ہارون رشید کی طرف سے روم کے کُتے فلاں کو کہ او کافرہ کے جنے جواب وہ نہیں جو تو سُنے جواب وہ ہے جو تو دیکھے گا یہ فرمان ایلچی کو دیا اور فوراً لشکر کو تیاری کا حکم دیا ایلچی کے ساتھ لشکر لے کر پہنچے اور جاتے ہی قسطنطنیہ کو فتح کر کے اس بادشاہ عیسائی کو گرفتار کر لیا اس نے بہت گریہ وزاری کی ہاتھ پاؤں جوڑے، خراج دینے کا وعدہ کیا چھوڑ دیا اور تاج بخشی کر کے واپس آئے ابھی ایک منزل آئے تھے کہ خبر پائی اس نے پھر سرتابی کی فوراً واپس گئے اور پھر فتح کیا اور پھر اسے گرفتار کیا پھر اس نے ہاتھ جوڑے اور خوشامد کی پھر چھوڑ دیا ایسے جبار بادشاہ کی علما کے ساتھ یہ طرز تعظیم تھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔

عرض۔ بندوں کو قرب الی اللہ کا مرتبہ علاوہ نماز بھی ہوتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں ہر سجدہ میں رب کے قریب ہوتا ہے اور سجدہ چار قسم ہیں سجدہ نماز، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، سجدہ شکر۔

عرض۔ سجدہ شکر مسنون ہے یا مستحب۔

ارشاد۔ سنت مستحبہ ہے جب وقت ابوجہل لعین کا سر کٹ کر سرکار میں آیا۔ سجدۂ شکر فرمایا۔

عرض۔ اس لعین سے بھی قلب اقدس کو بہت تکلیف پہنچی۔

ارشاد۔ یہ ادن بارہ لعینوں سے تھا جو سب کے سب تباہ و برباد ہوگئے کسی کے سر پر بجلی گری کسی پر پتھر برسے غرض طرح طرح کے عذاب الٰہی ان خبثا پر نازل ہوئے۔ ایک مرتبہ عاص سفر کو گیا۔ تکان کے باعث ایک درخت سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا جبریل امین بحکم رب العالمین تشریف لائے اور اس کا سر پکڑ کر درخت سے ٹکرانا شروع کیا وہ چلاتا تھا کہ ارے کون میرے سر کو درخت سے ٹکرا رہا ہے اس کے ساتھی کہتے تھے کہ ہمیں کوئی نظر نہیں آتا یہاں تک کہ جہنم داصل ہوا۔ قیامت کے دن اس جہنمی کی سب سے جدا حالت ہوگی یہ اپنے آپ کو معاذ اللہ عزیز دکریم کہا کرتا یعنی عزت والا و کرم والا داروغہ دوزخ کو حکم ہوگا کہ اس کے سر پر گرز مار دجس کے لگتے ہی ایک بڑا خلا سر میں ہو جائے گا اور جس کی وسعت اتنی نہ ہوگی جتنی تم خیال کرتے ہو بلکہ جس کی ایک داڑھ کوہ احد کی برابر ہوگی اس کے سر پھٹنے سے جو خلا ہوگا وہ کس قدر وسیع ہوگا غرض اس خلا میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی بھرا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا ذُقۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡكَرِیۡمُ چکھ تو تو عزت و کرم والا ہے اور کافر کو یہی پانی پلایا جائے گا کہ جب موٗنھ کے قریب آئے گا منھ اس میں گل کر گر پڑے گا اور جب پیٹ میں اترے گا آنتوں کے ٹکڑے کر دے گا اور اس پانی کو ایسا پیئں گے جیسے تونس کے مارے اونٹ بھوک سے بیتاب ہو نگے تو خاردار تھوہڑ کھولتا ہوا چرخ دیئے ہوئے تانبے کی طرح ابلتا ہوا کھلائیں گے جو پیٹ میں جاکر کھولتے ہوئے

پانی کی طرح جوش مارے گا اور بھوک کو کچھ فائدہ نہ دے گا الغرض انواع کے عذاب ہوں گے ہر طرف سے موت آئے گی اور مریں گے کبھی نہیں نہ کبھی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی یہی حال تمام رافضیوں وہابیوں اور قادیانیوں نیچریوں تمام مرتدین کا ہے جس نے کسی دوسرے کے بہکانے سے کفر کیا ہوگا وہ بارگاہ رب العزۃ میں عرض کرے گا اس نے مجھے بہکایا اس پر دونا عذاب کر رب العزۃ فرمائے گا۔ سب پر دونا ہے مگر تم جانتے نہیں اور ناریوں کے جسم ایسے بڑے بڑے ہوں گے جن کی ایک ایک داڑھ مثل کوہ احد کے۔

عرض۔ مسجد میں کپڑا سینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر اجرت پر سیتا ہے تو ناجائز ورنہ کوئی حرج نہیں۔

عرض۔ کھانا کھانے کا مسنون طریقہ کیا ہے۔

ارشاد۔ داہنا پاؤں کھڑا ہوا اور بایاں بچھا اور روٹی بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے سے توڑنا چاہیئے ایک ہاتھ سے توڑ کر کھانا اور دوسرا ہاتھ نہ لگانا عادت متکبرین ہے۔

عرض۔ فاتحہ میں الحمد شریف پڑھنے کو وہابیہ منع کرتے ہیں آیا کچھ زیادہ ثواب ہے۔

ارشاد۔ جو کچھ تیس پاروں میں ہے وہ صرف الحمد شریف میں ہے اس کی بابت حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ رب عزوجل فرماتا ہے اِنِّی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا نصف اول میرے لئے اور نصف آخر میرے بندے کے لئے ہے جب بندہ پہلے تین آیتوں کو پڑھتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تمجید کی اور جب بیچ

کی آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ پڑھتا ہے ارشاد فرماتا ہے یہ آدھی میرے لئے اور آدھی میرے بندے کے لئے جب اخیر کی تین آیات پڑھتا ہے ارشاد فرماتا ہے ھذا العبدی ولعبدی ما سأل یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے وہ جو اس نے مانگا یہ اس لئے ارشاد ہوا کہ پہلی تین آیتوں میں مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ تک مولیٰ عزوجل کی خالص حمد و ثنا ہے اور پچھلی میں اھدنا سے آخر سورۃ تک اپنے لئے دعا ہے اور بیچ کی آیت میں ذکر عبادت اور استعانت ہے عبادت مولیٰ تعالیٰ کے لئے ہے اور استعانت بندے کا نفع وہابیہ کی بد عقلی کو کیا کہیئے کہ ایسی متبرک سورۃ کے پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔

عرض۔ حضور زمانہ صحابہ میں بھی قرآن عظیم کے پارے ہو گئے تھے۔

ارشاد۔ امام جلال الدین سیوطی نے کتاب الاتقان میں جس قدر احادیث روایات و اقوال قرآن عظیم کے ایسے امور کے متعلق ہیں جمع فرما دیئے ہیں اس میں پاروں کا کہیں ذکر نہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے وقت تک یہ تقسیم نہ تھی ہاں رکوع جاری ہوئے آٹھ سو برس ہوئے مشائخ کرام نے الحمد شریف کے بعد پانچ سو چالیس رکھے کہ تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھے تو ستائیسویں شب میں کہ شب قدر ہے ختم ہو۔

عرض۔ یہ احزاب وغیرہ کیسے شروع ہوئے۔

ارشاد۔ احزاب و اعشار زمانہ مبارک سے ہیں اعشار دس دس آیتوں کے مجموعہ کے نام تھا یعنی صحابۂ کرام ایک عشر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھنے اور اس کے متعلق علوم و معارف جو ان کے لائق ہوتے ان سب کو حاصل کرنے کے بعد دوسرا عشر شروع کرتے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے آٹھ برس میں سورۂ بقر شریف ختم فرمائی اور بعد اختتام ایک اونٹ قربانی فرمایا سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سورۂ بقر شریف بارہ برس میں پڑھی۔

عرض۔ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر شریف میں ننگے سر کھڑے ہوئے گانے والوں پر لعنت فرمارہے تھے۔

ارشاد۔ یہ واقعہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر مجلس سماع میں قوالی ہو رہی تھی تو لوگوں نے بہت اختراع کر لئے ہیں ناچ وغیرہ بھی کراتے ہیں حالانکہ اس وقت بارگاہوں میں مزامیر بھی نہ تھے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ہمارے پیران سلسلہ میں سے ہیں باہر مجلس سماع کے تشریف فرما تھے ایک صاحب صالحین سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی مجلس میں تشریف لے چلئے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم جاننے والے ہو مواجہ اقدس میں حاضر ہو اگر حضرت راضی ہوں میں ابھی چلتا ہوں انہوں نے مزار اقدس پر مراقبہ کیا دیکھا کہ حضور قبر شریف میں پریشان خاطر ہیں اور ان قوالوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں۔ ایں بدبختاں وقت مارا پریشان کردہ اندوہ واپس آئے اور قبل اس کے کہ عرض کریں فرمایا آپ نے دیکھا۔

عرض۔ حضور کاکی کے کیا معنی ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

ارشاد۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں چند مسافر حاضر ہوئے حضور کے یہاں اس وقت کچھ سامان خورد نوش موجود نہ تھا۔ غیب سے کاک (روٹیاں) آئیں جو سب کو کافی ووافی ہوگئیں جب سے آپ کاکی مشہور ہوگئے (اسی تذکرہ میں فرمایا) کہ ایک مرتبہ مولٰنا

فضل رسول صاحب جو میرے پیر و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ
حضرت مولٰنا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے (جو مولٰنا بحر العلوم
ملک العلما کے شاگرد تھے) پڑھتے تھے دہلی میں تھے جلسۂ وہابیہ میں تشریف
لے گئے وہاں حاضرین پر کاک اور چھوہارے برسا کرتے تھے چنانچہ حسب دستور
آپ کے سامنے بھی بوچھار ہوئی ایک کاک اور ایک چھوہارا آپ کو بھی ملا
آپ نے چھوہارا توڑا تو اس میں سے کیڑا نکلا اور کاک کا کنارہ جلا ہوا یہ
دیکھ کر تبسم کیا اور بآواز کہا صاحبو آج تک تو سُنا کرتے تھے کہ فرشتے بھوتے
نہیں یہ کیسا بھول گئے کہ روٹی بھی جلا دی اور سنتے تھے کہ جنت کا میوہ سڑتا
گلتا نہیں تعجب ہے کہ چھوہاروں میں کیڑے پڑ گئے اس پر بہت شور و غل ہوا
آپ کو غصہ آیا پردہ کو ہٹا دیا جس کے پیچھے سے یہ بارش ہو رہی تھی دیکھا تو
اسمٰعیل دہلوی کا ایک غلام جس کا نام عبد اللطیف تھا ایک جھولی میں کاک اور
ایک میں چھوہارے لئے بیٹھا ہے پردہ ہٹتے ہی پردہ فاش ہو گیا اس کے بعد
حضرت مولٰنا فضل رسول صاحب دہلی سے لکھنؤ حضرت مولٰنا نور رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اندر سے خبر آئی کہ آنے کی ممانعت
ہے آپ چوکھٹ پر بیٹھ گئے اور رونے لگے اور عرض کی کہ میری کیا خطا ہے
معلوم ہو کہ وہ قابل معافی بھی ہے یا نہیں جب بہت دیر گزر گئی تو مولٰنا نور
صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہیں میں نے اسی لئے
پڑھایا تھا کہ وہابیوں کے جلسوں میں جاؤ آپ نے عرض کی کہ اتنا تو معلوم
ہو گیا کہ میری خطا قابل معافی ہے اور پھر آپ نے سارا واقعہ اسمٰعیل دہلوی
کے مکر و فریب کا عرض کیا اور کہا میں اس کا صرف پردہ فاش کرنے کو گیا
تھا کہ نہ معلوم کتنے بندگان خدا اس کی اس عیاری سے گمراہ ہو رہے تھے۔

آپ سن کر خوش ہوئے اور راضی ہو گئے۔ یہی مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ ایک روز راستے میں تشریف لئے جا رہے تھے سامنے سے علی بخش
وزیر بادشاہ اودھ جو اس کی ناک کا بال ہو رہا تھا ہاتھی پر چلا آرہا تھا اس نے
حضرت کو دیکھ کر اتنا ادب کیا کہ ہاتھی کو بٹھا دیا اور اُتر کر قریب حاضر ہوا اور
سلام عرض کیا۔ آپ نے اس کی طرف مُنھ پھیر لیا اور سلام نہ لیا کہ وہ رافضی
تھا اور داڑھی منڈی ہوئی تھی سمجھا شاید مجھے دیکھا نہیں دوسری طرف جا کر
سلام عرض کیا آپ نے اُدھر سے مُنھ پھیر لیا اور سلام قبول نہ فرمایا تیسری
دفعہ پھر سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اس خبیث کو غصہ آیا اور ہاتھی پر چڑھ
کر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ فرنگی محل کے مردوں کی داڑھی اور عورتوں کا سر نہ
منڈوایا تو علی بخش نام نہیں آپ جب مکان میں تشریف لے گئے تو ایک
طالب علم نے علی بخش کا وہ فقرہ عرض کیا آپ فوراً باہر تشریف لائے آستانے
پر اس وقت میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا فضل رسول صاحب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر تھے عرض کیا حضور کہاں کا قصد فرماتے ہیں فرمایا
بچو نورا کی حماقت تو ہے (آپ کی زبان پوربی تھی) رافضی آیا تھا سلام کیا تھا
جواب دے دیا ہوتا اب کسی کی داڑھی مونڈے ہے کسی کا مونڈ مونڑے ہے
نورا کی حماقت تو ہے اور آپ سیدھے بادشاہ کے محل کو تشریف لے چلے
کہ اس سے پیشتر کبھی نہ گئے تھے پیچھے پیچھے یہ دونوں حضرات بھی ہو لئے اس
دن نوروز کا دن تھا اس کے محل میں جشن ہو رہا تھا شراب و کباب اور گانے
بجانے کے سامان موجود تھے جب دربان نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا
گھبرا کر دوڑتا ہوا گیا اور بادشاہ کو خبر دی بادشاہ سن کر گھبرا گیا اور حکم دیا کہ فوراً
تمام منہیات شرع اٹھا دیئے جائیں اور خود دروازہ تک استقبال کو حضرت

کو اندر لے گیا اور باعزاز تمام بٹھایا علی بخش کھڑا ہوا یہ واقعہ دیکھ رہا ہے
کاٹو تو بدن میں خون نہیں سمجھ رہا ہے کہ اب یہ شکایت فرمائیں گے اور خدا
جانے بادشاہ کیا کچھ کرے گا مگر یہ وسیع ظرف اس ہلکے کے قیاس سے
دراہیں یہ شکایت فرمانے تشریف نہ لے گئے بلکہ اسے اپنی عظمت دکھانے
کہ وہ ایذا رسانی کے خیال سے باز رہے۔ بادشاہ نے عرض کی حضرت نے
کیسی تکلیف فرمائی ارشاد فرمایا تیری زمین میں رہتے ہیں۔ ہم نے کہا
ہو آئیں بادشاہ نے وہ شیرینی جو نوروز کے لئے آئی تھی پیش کی فرمایا
ہمارے دو بچے بھی باہر ہیں چنانچہ ان حضرات کو بھی بلا لیا گیا تھوڑی دیر
تشریف رکھ کر واپس تشریف لائے یہ دونوں حکایتیں مجھ سے حضرت
مولنا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھنؤ میں بیان فرمائیں
جب میں اور وہ ۱۳۰۹ھ میں کچھ کتابیں دیکھنے لکھنؤ گئے تھے۔ ایک روز
نواب وزیر احمد خاں صاحب ایک کتاب جس میں انہوں نے تعریفات
اشیاء لکھی تھیں اعلیحضرت مدظلہ کو بغرض اصلاح بعد ظہر سنا رہے تھے
علم جفر کی تعریف سناتے وقت حضور نے ارشاد فرمایا آپ نے علم
زایرجہ کی تعریف نہ لکھی یہ علم جفر ہی کا ایک شعبہ ہے اس میں جواب منظوم
عربی زبان بحر طویل اور حرف ل کی روی سے آتا ہے اور جبتک جواب پورا
نہیں ہوتا منقطع نہیں آتا جس کو صاحب علم کی اجازت نہیں ہوتی نہیں آتا میں
نے اجازت حاصل کرنا چاہی اس میں کچھ پڑھا جاتا ہے جس میں حضور اقدس
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاتے ہیں اگر اجازت عطا ہوئی
حکم مل گیا ورنہ نہیں میں نے تین روز پڑھا تیسرے روز خواب میں دیکھا
کہ ایک وسیع میدان ہے اور اس میں ایک بڑا پختہ کنواں ہے حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور چند صحابہ کرام بھی حاضر ہیں جن میں سے میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانا اس کنوئیں سے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پانی بھر رہے ہیں اس میں سے ایک بڑا تختہ نکلا کہ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں دو گز ہوگا اور اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا تھا جس کے وسط میں سفید روشن بہت جلی قلم سے ا ذ ہ اسی شکل میں لکھے ہوئے تھے جس سے میں نے یہ مطلب نکالا کہ اس کا حاصل کرنا ہذیان فرمایا جاتا ہے اس سے بقاعدہ جفر اذن نکل سکتا تھا ہ کو بطور صدر مؤخر آخر میں رکھا اس کے عدد پانچ ہیں اب وہ اپنی پہلی جگہ سے ترقی کر کے دوسرے مرتبہ میں گئی اور پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف نون ہے یوں اذن سمجھا تا مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا اور لفظ کو ظاہر پر رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھذ کے معنی ہیں فضول بک۔

عرض۔ مرید کو بعد وفات شیخ قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیئے۔

ارشاد۔ چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کی حیات میں جیسا ادب کرتا تھا سامنے سے حاضر ہو کہ بالیں سے حاضر ہونے میں مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے (اسی سلسلہ میں یہ حکایت بیان فرمائی) ایک بزرگ کا انتقال ہوا ان کی صاحبزادی روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوت قرآن عظیم کیا کرتیں۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا ایک روز حاضر ہوئیں شب کو خواب میں تشریف لائے فرمایا ایسا نہ کرو آؤ اور میرے مواجہہ میں کھڑی ہو یہاں تک کہ تمہیں جی بھر کے دیکھ لوں پھر میرے لئے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ رحمت آکر مجھ میں

اور تم میں حجاب ہو جائے گی ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں تیسرے روز خبر ملی اس کا انتقال ہو گیا ہے لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا اُہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں ان کے کفن میں ایک تہ بند زائد چلا گیا شب کو اپنے صاحبزادے کی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا یہ تہ بند لو اور الگنی پر ڈال دیا۔ صبح ان کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا۔ ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اس قبر میں فرماتی ہیں اے خدا کے بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے والی ہے اس کی فوراً آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ایک قبر وہیں کھد رہی ہے اور سامنے ایک جنازہ جو کسی رئیس کا تھا چلا آرہا ہے اس نے سب کو منع کیا کہ یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے خراب ہے ایسی ہے ویسی ہے غرض وہ لوگ باز رہے اور دوسری جگہ اس میت کو لے گئے شب کو اس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ بی بی فرماتی ہیں کہ خدا تجھے جزائے خیر دے کہ تو نے آگ کو میرے پاس سے دور کیا۔

مؤلف۔ ایک روز مولوی امجد علی صاحب بعد عصر بہار شریعت حصہ سوم بغرض اصلاح سنا رہے تھے اس میں ایک مسئلہ اس بارہ میں تھا کہ رب العزۃ

جل جلالہٗ کی طرف مؤنث کا صیغہ زبان سے نماز میں نکل جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

ارشاد۔ فرمایا صیغہ ہو یا ضمیر۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفعتاً سوتے سوتے اُٹھ بیٹھے اور بہت روئے لوگوں نے سبب دریافت کیا فرمایا میں نے دیکھا رب العزۃ کو کہ فرماتا ہے تو اشعار لیلیٰ وسلمیٰ کو مجھ پر محمول کرتا ہے اگر میں نہ جانتا کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ عذاب کرتا جو کسی پر نہ کیا ہو۔

عرض۔ حضور دُعا کے وقت اگر کسی شخص کے ہاتھ سردی کی وجہ سے ڈھکے رہیں تو کیسا ہے۔

ارشاد۔ ایک بزرگ شاید حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا میں سردی کے سبب صرف ایک ہاتھ نکالا تھا الہام ہوا ایک ہاتھ اٹھایا ہم نے اس میں رکھ دیا جو رکھنا تھا دوسرا اُٹھاتا تو اسے بھی بھر دیتے۔

عرض۔ دعا ہر وقت مقبول ہوتی ہے۔

ارشاد۔ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ حیا والا کرم والا ہے اس سے شرم فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے اور فرمایا جو دُعا نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

عرض۔ کیا صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔

ارشاد۔ حدیث میں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اول میں نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ برداری پر فیصلہ ہوتا سب سے پہلے امام پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے پھر صف اوّل

میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو اس محاذی کے داہنی جانب پھر بائیں اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام پر پھر داہنے پھر بائیں پر یوں ہی آخر صفوف تک۔

مؤلف۔ برکات اولیائے کرام کے ذکر میں فرمایا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہوئے۔ آپ کا قارورہ ایک طبیب نصرانی کے پاس گیا بغور دیکھتا رہا پھر دفعتاً کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں نے سبب پوچھا کہا میں دیکھتا ہوں یہ قارورہ ایسے شخص کا ہے جس کا جگر عشق الٰہی نے کباب کر دیا اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ ان بزرگوں کا بول وہ ہدایت کرتا ہے جو دوسروں کا قول نہیں کرتا۔ یمن کے ایک نصرانی نے یہ صحیح حدیث سنی کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ مسلمان کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اس نصرانی نے چاہا کہ امتحان کرے اُدھر کے نصاریٰ زنار باندھتے ہیں اس نے زنار نیچے چھپایا اور اوپر مسلمانی لباس پہنا عمامہ باندھا اور مسلمان بن کر مشائخ کرام کی مجلسوں پر دورہ شروع کیا ہر ایک کے پاس جاتا اور حدیث کے معنی پوچھتا وہ کچھ فرما دیتے یہ دوسرے کے پاس حاضر ہوتا یوں ہی بغداد شریف آیا اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا عرض کی یا سیدی اس حدیث کے معنی کیا ہیں اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ فرمایا اس کے یہ معنی ہیں کہ زنار توڑ اور نصرانیت چھوڑ اسلام لا وہ یہ سنتے ہی بیتاب ہوا اور کلمۂ شہادت پڑھا اور کہا یا سیدی میں اتنے مشائخ کرام

کے پاس گیا اور کسی نے مجھے نہ پہچانا فرمایا سب نے پہچانا مگر تجھ سے تعرض نہ کیا کہ تیرا اسلام میرے ہاتھ پر لکھا ہے۔

عرض۔ مجاہد کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ سارا مجاہدہ اس آیہ کریمہ میں جمع فرما دیا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو خواہشوں سے روکے بے شک تو جنت ہی ٹھکانہ ہے یہی جہاد اکبر ہے۔ حدیث میں ہے جہاد کفار سے واپس آتے ہوئے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ ہم اب چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔ ایک صاحب کو انار کی خواہش میں تیس برس گزر گئے اور نہ کھایا اس کے بعد خواب میں زیارت اقدس حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ فرماتے ہیں اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے صبح اُٹھے انار کھایا اب نفس نے دودھ کی خواہش کی فرمایا تیس برس خواہش کر پھر شاید حضور تشریف لائیں اور فرمائیں اس سے یہی بہتر ہے کہ صبر کر فوراً خواہش دُور ہوگئی اس قسم کی خواہش یا تو نفسانی ہوا کرتی ہے یا شیطانی جس کے دو امتیاز سہل ہیں ایک یہ کہ شیطانی خواہش میں بہت جلد کا تقاضا ہوتا ہے کہ ابھی کر لو العجلۃ من الشیطان اور نفس کو ایسی جلدی نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ نفس اپنی خواہش پر جما رہتا ہے جب تک پوری نہ ہو اُسے بدلتا نہیں اسے واقعی اسی شے کی خواہش ہے اگر شیطانی ہے تو ایک چیز کی خواہش ہوئی وہ نہ ملی دوسری چیز کی ہوگئی وہ نہ ملی تیسری کی ہوگئی اس واسطے کہ اس کا مقصد گمراہ کرنا ہے خواہ کسی طور پر ہو ایک

صاحب ایک بزرگ کے یہاں آئے دیکھا کہ پانی پینے کا گھڑا دھوپ میں
رکھا ہے انہوں نے کہا پانی دھوپ میں رکھا رہ گیا گرم ہو گیا ہو گا فرمایا
صبح تو سایہ ہی تھا پھر دھوپ آگئی میں نے اللہ سے شرم کی کہ نفس کی خاطر
قدم اٹھاؤں حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزہ تھا طاق میں پانی
ٹھنڈا ہونے کے لئے آبخورہ میں رکھ دیا تھا۔ عصر کے مراقبہ میں تھے
حوران بہشتی نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا جو سامنے
آتی اس سے دریافت فرماتے تو کس کے لئے ہے وہ ایک بندۂ خدا
کا نام لیتی۔ ایک آئی اس سے پوچھا اس نے کہا میں اس کے لئے ہوں جو
روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے فرمایا اگر تو سچ کہتی ہے تو اس کوزہ
کو گرادے اس نے گرادیا۔ اس کی آواز سے آنکھ کھل گئی دیکھا تو آبخورہ
ٹوٹا پڑا ہے۔ دو فرشتے آپس میں ملے ایک نے پوچھا کہاں جاتے ہو دوسرے
نے کہا فلاں عابد کے ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے اور وہ پیا چاہتا ہے مجھے
حکم ہے کہ جا کر پر ماروں اور گرادوں اور تم کہاں جاتے ہو کہا ایک فاسق
دیر سے دریا میں بنسی ڈالے بیٹھا ہے اور مچھلیاں نہیں پھنستیں مجھے حکم ہے
جاؤں اور پھانس دوں (اسی تذکرہ میں ارشاد فرمایا) اگر چالیس دن گزر جائیں
کہ کوئی علت یا قلت یا ذلت نہ ہو تو خوف کرے کہ کہیں چھوڑ نہ دیا گیا ہو
حدیث میں ہے جب کوئی مقبول بندہ رب عزوجل کی طرف اپنی کسی
حاجت کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور گڑگڑاتا ہے جبریل امین علیہ الصلاۃ
والتسلیم کو ارشاد ہوتا ہے اے جبریل اس کی حاجت رہنے دے کہ
مجھے اس کا گڑگڑانا اور میری طرف منہ اٹھانا اچھا معلوم ہوتا ہے اور جب
کوئی فاسق اپنی حاجت کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اے

جبریل اس کی حاجت جلد روا کر دے کہ مجھے اپنی طرف اس کا منھ اٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اس حدیث میں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حاجت روا ہیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت روا و مشکل کشا و دافع البلا ماننے میں کس مسلمان کو تامل ہو سکتا ہے وہ تو جبریل کے بھی حاجت روا ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز مولوی احمد مختار صاحب میرٹھ سے تشریف لائے اور بعد نماز عشا اعلیحضرت مدظلہ سے دست بوس ہوئے اور یہ مسئلہ پوچھا کہ آیا شرعی امامت کبریٰ کے لئے قرشی ہونا شرعاً ضروری ہے کہ بے اس کے شرعی امامت کبریٰ نہ پائی جائے گی اگرچہ عرفی ہو یا یہ کو استحسانی شرط ہے۔

ارشاد۔ مولنا یہ مذہبی مسئلہ ہے اس میں ہمارا اور روافض و خوارج کا خلاف ہے۔ خوارج کچھ تخصیص نہیں کرتے اور روافض نے اس قدر تنگی کی کہ صرف ہاشمیوں سے خاص کر دی اور یہ بھی مولی علی کی خاطر ورنہ بنی فاطمہ کی تخصیص کرتے اہل سُنّت صراط مستقیم و طریق وسط پر ہیں ہمارے تمام کتب عقائد میں تصریح ہے کہ اہل سنت کے نزدیک امامت کبریٰ کے لئے ذکورت و حریت و قرشیت لازم ہے اور تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا اشتراط قطعی یقینی اجماعی ہے۔

عرض۔ خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مصداق کون کون ہوئے اور اب کون کون ہوں گے۔

ارشاد۔ خلافت راشدہ وہ خلافت کہ منہاج نبوت پر ہو جیسے حضرات خلفاء اربعہ و امام حسن مجتبیٰ و امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی اور اب میرے خیال میں ایسی خلافت راشدہ امام مہدی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی قائم کریں گے واالغیب عنداللہ۔

عرض۔ قیامت کب ہوگی اور ظہور امام مہدی کب۔

ارشاد۔ قیامت کب ہوگی اسے اللہ جانتا ہے اور اُس کے بتائے سے اُس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت ہی کا ذکر کرکے ارشاد فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ اللہ غیب کا جاننے والا ہے۔ وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں فرماتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے امام قسطلانی وغیرہ نے تصریح فرمائی کہ اس غیب سے مُراد قیامت ہے جس کا اوپر کی متصل آیت میں ذکر ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے بعض علمائے کرام نے بملاحظۂ احادیث حساب لگایا کہ یہ اُمت سن ہزار ہجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام سیوطی نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا۔ الکشف عن تجاوز ھذہ الامۃ الالف۔ اس میں ثابت کیا کہ یہ اُمت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی۔ امام جلال الدین کی وفات شریف ۹۱۱ھ میں ہے اور اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا کہ ۱۴۰۰ھ میں خاتمہ ہوگا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اُسے بھی چھبیس برس گئے اور ہنوز قیامت تو قیامت اشراط کبریٰ میں سے کچھ نہ آیا۔ امام مہدی کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر اُن میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔

عرض۔ جب میں مکہ معظمہ حضرت مولٰنا عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قاضی رحمت اللہ دہلی کو حاضر خدمت

پایا اور یہ وہ وقت تھا کہ مولٰنا اُس کو سند حدیث دے چکے تھے مجھے
یہ نہایت ہی گراں گزرا میں نے مولٰنا عبدالحق صاحب سے عرض کیا کہ
میں بھی آپ کی غلامی میں حاضر ہوا ہوں اور یہ بھی آپ سے سند حاصل
کر چکے ہیں تو یہاں وہ اختلاف جو ہم میں ان میں دربارۂ مسئلہ علم غیب
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ باسانی طے ہو سکتا ہے اس پر
مولٰنا نے تین دن میں ایک رسالہ بفضائل السنیہ فی الفوائد البھیہ
تحریر فرما کر قاضی رحمت اللہ کو دیا اُس رسالہ میں مولٰنا نے آثار قیامت
کے متعلق بہت سی احادیث جمع فرمائیں لیکن اُن میں بھی تعین وقت نہیں۔
ارشاد۔ حدیث میں ہے دنیا کی عمر سات دن ہے۔ میں اُس کے پچھلے دن
میں مبعوث ہوا۔ دوسری حدیث میں ہے میں امید کرتا ہوں کہ میری
اُمت کو خدائے تعالیٰ نصف دن اور عنایت فرمائے ان حدیثوں سے
اُمت کی عمر پندرہ سو برس ثابت ہوئی۔ ان یوما عند ربک کالف سنة
مما تعدون تیرے رب کے یہاں ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس
کی برابر ہے۔ ان حدیثوں سے جو مستفاد ہوا وہ اس توقیت کے منافی
نہیں جو اُس علم سے میرے خیال میں آئی ہے کیونکہ یہاں حضور سرور
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے رب عز جلالہ سے استدعا
ہے آئندہ انعام الٰہی وہ جس قدر زیادہ عمر عطا فرمائے جیسے جنگ بدر میں
حضور نے صحابۂ کرام کو تین ہزار فرشتے مدد کے لئے آنے کی امید دلائی
اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ
مُنْزَلِیْنَ کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اُتار کر تمہاری
مدد فرمائے اس پر حق سبحٰنہ تعالیٰ نے فرشتوں کا اضافہ فرمایا کہ بَلٰٓی اِنْ

تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ۔ کیوں نہیں اگر تم صبر کرو اور تقویت پر رہو اور کافر ابھی کے ابھی تم پر آئیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

عرض۔ حضور نے جفر سے معلوم فرمایا۔

ارشاد۔ ہاں (اور پھر کسی قدر زبان دبا کر فرمایا) آم کھایئے پیڑ نہ گنیے (پھر خود ہی ارشاد فرمایا) کہ میں نے یہ دونوں وقت (سنہ ۱۸۳۶ھ میں سلطنت اسلامی کا بڑھنا اور سنہ ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی کا ظہور فرمانا) سیدالمکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے اخذ کیے ہیں اللہ اکبر کیسا زبردست واضح کشف تھا کہ سلطنت ترکی کا بانی اول عثمان پاشا حضرت کے مدتوں بعد پیدا ہوا مگر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے زمانے پہلے عثمان پاشا سے لے کر قریب زمانہ آخر تک جتنے بادشاہ اسلامی اور اُن کے وزراء ہوں گے۔ رموز میں سب کا مختصر ذکر فرمایا۔ اُن کے زمانے کے عظیم وقائع کی طرف بھی اشارے فرما دیے کسی بادشاہ سے اپنی اسی تحریر میں بہ نرمی خطاب فرماتے ہیں اور کسی پر حالت غضب کا اظہار ہوتا ہے اس میں ختم سلطنت اسلامی کی نسبت لفظ الیقظ فرمایا اور صاف تصریح فرمائی کہ لا اقول ایقظ الھجریۃ بل الیقظ الجفریۃ۔ میں نے اس الیقظ جفری کا جو حساب کیا تو سنہ ۱۸۳۶ھ آتے ہیں اور انہیں کے دوسرے کلام سے سنہ ۱۹۰۰ھ ظہور امام مہدی کے اخذ کیے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ رباعی

اذا دار الزمان علی حروف ببسم اللہ فالمہدی قاما

دیکھا جی فی الحطیم عقیب صوم   الا فاتماء من عندی سلاما

خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرمادیا کہ اتنی مدت تک میری قبر لوگوں کی نظروں سے غائب رہے گی مگر اذا دخل السین فی الشین ظہر قبر محی الدین جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی۔ سلطان سلیم جب شام میں داخل ہوئے تو اُن کو بشارت دی کہ فلاں مقام پر ہماری قبر ہے۔ سلطان نے وہاں ایک قبہ بنوادیا جو زیارت گاہ عام ہے (پھر فرمایا) چند جداول ۲۸۔ ۲۹ خانوں کی آپ نے تحریر فرمادی ہیں جن میں ایک ایک خانہ لکھا اور باقی خالی چھوڑ دیئے اب اُس کا حساب لگاتے رہیئے کہ اس سے کیا مطلب ہے۔

عرض۔ کافر جو ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں۔ مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں!

ارشاد۔ اُس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے نہ یہ سمجھ کر کہ اُن خبثا کے تیوہار کی مٹھائی ہے بلکہ مال موذی نصیب غازی سمجھے۔

عرض۔ اگر نماز میں بلغم آجائے تو کیا کرے۔

ارشاد۔ دامن یا آنچل میں لے کر مل دے۔

عرض۔ حضور ہر سائل پر رحم کھانا چاہیئے۔ خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کہ قرآن عظیم میں وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ فرمایا ہے۔

ارشاد۔ پھر سائل بھی تو ہو بحرالرائق وغیرہ میں تصریح ہے کہ کافر حربی پر کچھ تصدق کرنا اصلا جائز نہیں فرمایا یہ بھی ارشاد ہے اقیموا الصلوٰۃ نماز پڑھو تو کیا اس سے مطلب ہے خواہ وضو ہو یا نہ ہو شرط بھی تو موجود ہونا چاہیئے نہ کہ مطلق فقہائے کرام فرماتے ہیں۔ اگر آدمی کے پاس ایک پیالہ

کا پانی ہو اور جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر شدت تشنگی سے جاں بلب ہو تو کتے کو پلادے اور کافر کو نہ دے۔ حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لئے بارگاہ رب العزۃ میں لایا جائے گا اس سے سوال ہوگا کیا لایا وہ کہے گا میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے اتنے روزے رکھے علاوہ رمضان کے اس قدر خیرات کی علاوہ زکوٰۃ کے اور اس قدر حج کئے علاوہ حج فرض کے وغیرہ ذلک ارشاد باری ہوگا ھل والیت لی ولیا وعادیت لی عدوا کبھی میرے محبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی تو عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور خدا و رسول کی محبت ایک طرف اگر محبت نہیں سب عبادات و ریاضات بیکار۔ بر نکے کاٹنے سے ایک ذراسی آپ کو تکلیف ہوتی ہے اگر کہیں اُسے زمین پر پڑا دیکھیں کہ اُس کا ایک پاؤں یا پر بیکار ہو گیا ہے اور اُس میں طاقت پرواز نہیں ہے تو اُس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پیر سے مسل دیتے ہیں تو خدا و رسول عزجلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں اور اُن سے دشمنی و عداوت رکھیں وہ قابل رحم ہیں ہرگز نہیں عوام کی یہ حالت ہے کہ ذراکسی کو ننگا محتاج دیکھا سمجھے کہ قابل رحم ہے خواہ خدا و رسول کا دشمن ہی کیوں نہ ہو حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ذراسی اعانت کافر کی کرنا حتیٰ کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتا دے اتنی بات اللہ تعالیٰ سے اُس کا علاقہ مقبولیت قطع کر دیتی ہے۔ ہاں ذمی مستامن کافروں کے لئے شرع میں رعایت کے خاص احکام ہیں یہ اس لئے کہ اسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہدہ کا سچا۔

عرض۔ حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یا اللہ فرمایا اور دریا سے اُتر گئے۔ پورا واقعہ یاد نہیں۔

ارشاد۔ غالباً حدیقۂ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا۔ اُسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اُس وقت موجود نہ تھی جب اُس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ اُس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں۔ میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں فرمایا ارے نادان ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔ اللہ اکبر دو صاحب اولیائے کرام سے ایک دریا کے اس کنارے اور دوسرے اُس پار رہتے تھے اُن میں سے ایک صاحب نے اپنے یہاں کھیر پکوائی اور خادم سے کہا تھوڑی ہمارے دوست کو بھی دے آ۔ خادم نے عرض کی حضور راستے میں تو دریا پڑتا ہے کیونکر پار اتروں گا کشتی وغیرہ کا کوئی سامان نہیں فرمایا۔ دریا کے کنارے جا اور کہہ کہ میں اُس کے پاس سے آیا ہوں جو آج تک اپنی عورت کے پاس نہیں گیا۔ خادم حیران تھا کہ یہ کیا معمہ ہے اس واسطے کہ حضرت

صاحب اولاد تھے بہر حال تعمیل حکم ضرور تھی دریا پر گیا اور وہ پیغام جو ارشاد فرمایا تھا کہا دریا نے فوراً راستہ دے دیا اس نے پار پہنچ کر اُن بزرگ کی خدمت میں کھیر پیش کی انہوں نے نوشجان فرمائی اور فرمایا ہمارا سلام اپنے آقا سے کہہ دینا خادم نے عرض کی کہ سلام تو جبھی کہوں گا جب دریا سے پار اُتر جاؤں۔ فرمایا دریا پر جاکر کہہ میں اُس کے پاس سے آتا ہوں جس نے تیس برس سے آج تک کچھ نہیں کھایا۔ خادم ششدر و پیچ میں تھا یہ عجیب بات ہے ابھی تو میرے سامنے کھیر تناول فرمائی اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظ ادب خاموش دریا پر آکر جیسا فرمایا تھا کہہ دیا۔ دریا نے پھر راستہ دے دیا۔ جب اپنے آقا کی خدمت میں پہنچا تو اُس سے نہ رہا گیا اور عرض کی حضور یہ کیا معاملہ تھا۔ فرمایا ہمارا کوئی فعل اپنے نفس کے لئے نہیں ہوتا۔

عرض۔ وہابیہ کی جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھ سکتا ہے۔

ارشاد۔ نہ اُن کی نماز نماز ہے نہ اُن کی جماعت جماعت۔

عرض۔ وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔

عرض۔ وہابی مؤذن کی اذان کا اعادہ کیا جائے یا نہیں۔

ارشاد۔ جس طرح اُن کی نماز باطل اُسی طرح اذان بھی ہاں تعظیماً اللہ کے نام پر جل شانہ اور نام اقدس پر درود شریف پڑھے۔

عرض۔ حضور یہ روایت صحیح ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے کاشانۂ اقدس میں ایک کافر مسلمان ہوا اور اس خیال سے کہ اہل بیت اطہار بھوکے رہیں سب کھانا کھا گیا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے حجرہ شریف میں ٹھہرایا۔ پچھلی رات کے وقت پیٹ میں گرانی معلوم
ہوئی اور تھوڑی دیر بعد اجابت کی ضرورت ہوئی۔ شرمندگی کی
وجہ سے کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے حجرۂ شریف میں غلاظت پھیلائی اور تمام
بستر وغیرہ خراب کر دیا اور صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیا۔ جب حضور حجرۂ
شریف میں مہمان کی خیریت معلوم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تو یہ
کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے خود نجاست کو صاف کیا صحابۂ کرام کو اس
کی اس ناشائستہ حرکت پر سخت غصہ آیا۔ اتفاقاً عجلت میں وہ اپنی تلوار
بھول گیا اور تلوار بہت اچھی تھی جس کے لئے اُسے مجبوراً پھر لوٹنا پڑا۔
یہاں آکر دیکھا کہ حضور اپنے دست اقدس سے بستر دھو رہے ہیں۔
امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سزا دینے کا ارادہ کیا حضور
اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ یہ میرا مہمان ہے اور اس
سے فرمایا تم اپنی تلوار بھول گئے تھے جہاں رکھی تھی وہاں سے اٹھا لو وہ
حضور کے اس خلق عظیم کو دیکھ کر فوراً مشرف باسلام ہو گیا تو حضور اس
روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفار پر بھی نظر عنایت کرنا چاہیئے۔
ارشاد۔ اس کے قریب روایت مثنوی شریف میں مذکور ہے۔ حضور
اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے
ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ
سختی فرماتے اُن کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروائیں ہاتھ کاٹے
پاؤں کاٹے۔ پانی مانگا تو پانی تک نہ دیا۔ یہ سلوک کس کے ساتھ تھے
وہ جو رجوع لانے والے نہ تھے۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت ہے آپ مسجد نبوی سے نماز پڑھ کر تشریف لئے

جاتے ہیں ایک مسافر نے کھانا مانگا۔ امیر المؤمنین اُسے ہمراہ لے آئے۔
خادم بحکم امیر المؤمنین کھانا حاضر کرتا ہے۔ اتفاقاً کھاتے کھاتے اُس کی زبان
سے ایک بد مذہبی کا فقرہ نکل جاتا ہے جس پر حضور فوراً اُس کے سامنے
سے کھانا اٹھوا لیتے ہیں اور خادم کو حکم دیتے کہ اُسے نکال دے۔ مدینا الحرۃ
کی شان ہے کہ بد مذہب کیسا ہی جامۂ عیاری پہن کر میرے سامنے آئے
خود بخود دل نفرت کرنے لگتا ہے۔ حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے
زمانہ حیات میں دہلی کا ایک واعظ حاضر ہوا اور اُس وقت مولٰنا عبد القادر
صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ اسمٰعیل دہلوی
اور وہابیہ پر بڑے شدومد سے دیر تک لعن طعن کی اور اُس نے اپنے سُنّی
ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ جب وہ چلا گیا تو میں
نے اپنا خیال حضرت کی خدمت میں ظاہر کیا کہ مجھے تو یہ پکا وہابی معلوم
ہوتا ہے۔ مولٰنا بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ابھی تو وہ تمہارے
سامنے وہابیوں اسمٰعیل پر تبرا کہہ گیا ہے میں نے عرض کی کہ میرا قلب گواہی
دیتا ہے کہ یہ سب تقیہ تھا۔ اُسے جامع مسجد میں وعظ کہنے کی اجازت ہمارے
حضرت سے لینی ہے کہ بے حضرت کی اجازت کے یہاں کوئی وعظ نہیں
کہہ سکتا اس لئے اُس نے تمہید ڈالی دوسرے دن شام کو پھر حاضر ہوا میں
نے اُسے مسائل وہابیت میں چھیڑا۔ ثابت ہوا کہ پکا وہابی ہے دفع کر دیا گیا
اپنا سا منہ لے کر چلا گیا۔ حضرت والد ماجد قدس سرہٗ العزیز کے وصال شریف
کے کچھ دنوں بعد جب کہ اپنے منجھلے بھائی مرحوم کے مکان میں رہتا تھا باہر
تنہا بیٹھا تھا۔ سامنے گلی میں سے ایک عربی صاحب آتے نظر آئے جب
قریب آئے میں نے چاہا اُن کے لئے قیام کرنا کہ اہلِ عرب کے لئے قیام

میری عادت تھی مگر اس بار دل کراہت کرتا ہے۔ میں اُٹھنا چاہتا ہوں اور دل اندر سے دامن کھینچتا ہے آخر میں نے کہا کہ یہ تیرا تکبر ہے۔ جبراً قہراً قیام کیا وہ آکر بیٹھے میں نے نام پوچھا کہا عبدالوہاب۔ مقام پوچھا کہا نجد اب تو میں کھٹکا اور میں نے اُس سے مسائل متعلقہ وہابیت پوچھے آمنا اشد وہابی نکلا کہ یہاں کے وہابیہ اُس کی شاگردی کریں۔ بار بار حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا نام پاک لیتا نہ اوّل میں کلمۂ تعظیم نہ آخر میں درود میں اُسے ہر بار روکتا اور کلمات تعظیم اور درود شریف کی ہدایت کرتا اور وہ نہ مانتا آخر میں نے سختی کے ساتھ اُس سے کہا تو مجبور ہو کر بولا اقول لقولك صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں تمہارے کہنے سے کہتا ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اُسے دفع کیا اخیر فقرہ یہ تھا کہ ہمارا رخصتانہ دو۔ میں نے شہر کے دو ایک وہابیوں کا پتہ بتا دیا کہ اُن کے پاس جا یہاں تیرے لئے کچھ نہیں بالآخر وہ خائب خاسر دفع ہوا۔ میں نے اپنے دل کو شاباش دی کہ تو نے ہی ٹھیک کہا تھا بیشک اس شیطان کے لئے قیام ناجائز تھا۔ ایک بار علی گڑھ سے ایک شخص اپنا بیگ وغیرہ لیے آیا اُس کی صورت دیکھ کر میرے قلب نے کہا یہ رافضی ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی رافضی ہے کہا میں اپنے مکان کو لکھنؤ جاتا تھا راستے میں صرف آپ کی زیارت کے لئے اتر پڑا ہوں کیا آپ اہل سنت میں ایسے ہی ہیں جیسے ہمارے یہاں مجتہدین میں نے التفات نہ کیا۔ غرض وہ رافضی اپنی طرف مجھے مخاطب کرتا تھا اور میں دوسری طرف منھ پھیر لیتا تھا۔ آخر اُٹھ کر چلا گیا اُس کے جانے کے بعد ایک صاحب شاکی بھی ہوئے کہ وہ اتنی مسافت طے کر کے آیا اور آپ نے قطعی التفات نہ فرمایا میں نے یہی روایت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ جب وقت آپ کو

معلوم ہوا کہ یہ بدمذہب ہے فوراً کھانا سامنے سے اٹھوا لیا اور اُسے نکلوا دیا)
بیان کی کہ ہمارے ائمہ نے ان لوگوں کے ساتھ ہمیں یہ تہذیب بتائی ہے اب
بھلا وہ کیا کہہ سکتے تھے خاموش ہو گئے مسلمانو ذرا ادھر خدا و رسول کی
طرف متوجہ ہو کر ایمان کے دل پہ ہاتھ رکھ کر دیکھو اگر کچھ لوگ تمہارے ماں باپ کو
رات دن بلا وجہ محض فحش مغلظہ گالیاں دینا اپنا شیوا کر لیں بلکہ اپنا دین ٹھہرا
لیں کیا تم اُن سے بکشادہ پیشانی ملو گے حاشا ہرگز نہیں اگر تم میں نام کو غیرت
باقی ہے اگر تم میں انسانیت ہے اگر تم اپنی ماں کو ماں سمجھتے ہو اگر تم اپنے باپ
سے پیدا ہو تو انہیں دیکھ کر تمہارے دل بھر جائیں گے تمہاری آنکھوں میں
خون اُترے گا تم اُن کی طرف نگاہ اُٹھانا گوارا نہ کرو گے. اللہ انصاف صدیق
اکبر و فاروق اعظم زائد یا تمہارے باپ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ زائد یا تمہاری
ماں ہم صدیق و فاروق کے ادنیٰ غلام ہیں اور الحمد للہ کہ اُم المؤمنین کے بیٹے
کہلاتے ہیں اُن کو گالیاں دینے والوں سے اگر یہ برتاؤ نہ برتیں جو تم اپنی ماں
بلکہ اپنے آپ کو گالیاں دینے والوں سے برتتے ہو تو ہم نہایت نمک حرام
غلام اور حد بھر کے بُرے ناخلف بیٹے ہیں. ایمان کا تقاضا یہ ہے آگے تم
جانو اور تمہارا کام نیچری تہذیب کے مدعیوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ذرا کوئی
کلمہ اُن کی شان کے خلاف کہا اُن کا تھوک اُڑنے لگتا ہے. آنکھیں لال ہو
جاتی ہیں. گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اُس وقت وہ مجنون تہذیب بکھری
پھرتی ہے وجہ کیا ہے کہ اللہ و رسول و معظمان دین سے اپنی وقعت دل میں
زیادہ ہے ایسی ناپاک تہذیب انہیں کو مبارک فرزندان اسلام اُس پر
لعنت بھیجتے ہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے بدمذہبوں
کو نام لے لے کر اٹھا دیا. ایک مرتبہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز جمعہ میں دیر

ہو گئی۔ راستے میں دیکھا کہ چند لوگ مسجد سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ آپ اس ندامت کی وجہ سے کہ ابھی میں نے نماز نہیں پڑھی ہے چھپ گئے اور وہ اس ذلت کی وجہ سے جو مسجد شریف سے نکال دینے میں ہوئی تھی الگ چھپ کر نکل گئے۔ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاَغْلُظْ عَلَیْهِمْ اے نبی جہاد فرما اور سختی فرما کافروں اور منافقوں پر اور فرماتا ہے عزوجل۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ۔

محمد اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور جو اُن کے ساتھی ہیں کفار پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

اور فرماتا ہے جل وعلا وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً لازم کہ کفار تم میں سختی پائیں تو ثابت ہوا کہ کافروں پر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سختی فرماتے تھے۔

عرض۔ اگر کسی شخص کا ستر کھل جائے تو جس نے دیکھا یا جس کا ستر کھلا وضو رہے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ وضو کسی چیز کے دیکھنے یا چھونے سے نہیں جاتا (پھر فرمایا) تیس عضو عورت کے عورت ہیں اور نو مرد کے ان میں سے کسی عضو کا چہارم بقدر رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے تک بلا قصد کھلا رہنا مفسد نماز ہے اور بالقصد تو اگر ایک آن کے لئے کھولے جب بھی نماز جاتی رہے گی۔

عرض۔ حضور وحدۃ الوجود کسے کہتے ہیں۔
ارشاد۔ وجود ایک اور موجود ایک ہے باقی سب اس کے ظل ہیں۔
عرض۔ اسمٰعیل دہلوی کو کیا سمجھنا چاہیئے۔
ارشاد۔ میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کرینگے اور خود کہیں گے نہیں، البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرف علی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔
عرض۔ ہر کافر ملعون ہے۔
ارشاد۔ اں عند اللہ جو کافر ہے قطعاً ملعون ہے۔
عرض۔ اگر مرتے وقت توبہ کرلی مسلمان ہوگیا۔
ارشاد۔ کسی خاص کا نام لے کر اگر پوچھا جائے گا ہم اسے ملعون نہ کہیں گے ممکن ہے کہ توبہ کرے اور اگر عام کفار کی بابت سوال ہوا تو ملعون کہیں گے۔
عرض۔ خدا اور رسول عزجلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کس طرح دل میں پیدا ہو۔
ارشاد۔ تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کی کثرت اور نعت شریف کے صحیح اشعار خوش الحانوں سے بکثرت سُننے اور اللہ و رسول کی نعمتوں اور رحمتوں میں جو اس پر ہیں غور کرے۔ ایک روز خاکسار مدیر کچھ استفتے سنا رہا تھا اور حضور جوابات ارشاد فرماتے جاتے تھے ایک کارڈ پر اسم جلالت لکھ گیا اس پر ارشاد فرمایا یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا اسم جلالت اللہ۔ اور محمد اور احمد اور نہ کوئی آیۂ کریمہ مثلاً اگر رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں حضور اقدس علیہ افضل الصلاۃ والسلام یا اسم جلالت کی جگہ مولیٰ تعالیٰ۔

عرض۔ لفظ شہر ہر مہینہ کے ساتھ بولا جاتا ہے یا نہیں۔ یہ کہہ سکتے ہیں شہر رجب المرجب۔

ارشاد۔ نہیں۔ یہ لفظ ان تین مہینوں کے لئے ہے شہر ربیع الاول، شہر ربیع الآخر، شہر رمضان المبارک۔

عرض۔ حضور اللہ میاں کہنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ زبان اُردو میں لفظ میاں کے تین معنی ہیں۔ اُن میں سے دو ایسے ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منزہ ہے اور ایک کا صدق ہو سکتا ہے تو جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری پر اس کا اطلاق ممنوع ہوگا اس کے ایک معنی مولیٰ تعالیٰ بے شک مولیٰ ہے دوسرے معنی شوہر، تیسرے معنی زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو۔

عرض۔ میلاد شریف میں جھاڑ فانوس فروش وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ علماء فرماتے ہیں لَا خَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہر گز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا کہ ایک بندۂ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اسمیں ایک ہزار شمعیں روشن کیں ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے بانیِ مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو شمع میں نے غیر خدا

کے لئے روشن کی ہو وہ بجھا دیجئے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوئی۔

عرض۔ تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے۔

ارشاد۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔ عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں جب وضو کرتا ہوں دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا یہی سبب ہے

عرض۔ حضور بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ رکوع کے بعد پائنچے اوپر کو چڑھا لیتے ہیں یہ کیسا ہے؟۔

ارشاد۔ مکروہ ہے اور اگر دونوں ہاتھ سے ہو تو بعض علما کے نزدیک مفسد صلوٰۃ ہے۔

خواب۔ ایک مسجد معمولی وسعت کی ہے اور نماز تیار ہے۔ ایک شخص جس کو میں جانتا ہوں عقائد وہابیہ کا پیرو داں کہتا ہے لیکن نام اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پھر مکبر تکبیر کہتا ہے وہ بھی نام نامی تک میں نے کہا یہ عجب دہریوں نے دستور نکالا ہے۔ میں اندر مسجد کے اس وقت پہنچا جب کہ امام اپنی جگہ پر پہنچ گیا تھا اور چاہتا تھا کہ تکبیر تحریمہ کہے میں نے باواز بلند السلام علیکم کہا جس سے امام نے چونک کر میری طرف رخ کیا اور پیچھے ہٹ آیا اور میں فوراً اس کی جگہ کھڑا ہو کر امامت کرنے لگا جب سلام پھیرا فوراً آنکھ کھل گئی دیکھا تو فجر کا وقت تھا۔

تعبیر۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہابیہ کی دعوت بند ہوگی اور اہل سنت کی ترقی ہوگی۔

عرض۔ نوافل میں رکوع کس طرح کرنا چاہیئے اگر بیٹھ کر پڑھ رہا ہے۔

ارشاد۔ اتنا جھکے کہ سر گھٹنے کے محاذی آجائے اور اگر کھڑے ہوکر پڑھے تو پنڈلیاں توس نہ ہوں اور کف دست گھٹنوں پر قائم کرکے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں۔ ایک صاحب کو میں نے دیکھا کہ حالت رکوع میں پشت بالکل سیدھی اور منھ اُٹھائے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا گیا یہ آپ نے کیسا رکوع کیا۔ حکم تو یہ ہے کہ گردن نہ اتنی جھکاؤ جیسے بھیڑ اور نہ اتنی اٹھاؤ جیسے اونٹ۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ مُنھ اس وجہ سے اٹھالیا تھا کہ سمت قبلہ سے نہ پھر جائے میں نے کہا تو آپ سجدہ بھی ٹھوری پر کرتے ہوں گے ان کی سمجھ میں بات آگئی اور آئندہ کے لئے اصلاح ہوگئی۔

عرض۔ حضور ایک بی بی تنہا حج کرنا چاہتی ہیں اور سفر خرچ قلیل اور خود علیل اس صورت میں کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ عورت کو بغیر محرم حج کو جانا جائز نہیں۔

عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اے خداوند عرب کہہ کر ندا کر سکتے ہیں۔

ارشاد۔ کرسکتے ہیں خداوند عرب کے معنی مالک عرب۔

عرض۔ حضور والا عجم کے معنی بے پڑھی ولائتیں۔

ارشاد۔ گونگی زبان اور عرب کے معنی تیز زبان۔

عرض۔ حضور اولیا ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں۔

ارشاد۔ اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہر دل میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کرسکتے ہیں۔

عرض مؤلف۔ حضور اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ عالم مثال سے اجسام مثالیہ

اولیا کے تابع ہو جاتے ہیں اس لئے ایک وقت میں متعدد جگہ ایک ہی صاحب نظر آتے ہیں اگر یہ ہے تو اس پر شبہ ہوتا ہے کہ مثل تو شے کا غیر ہوتا ہے۔ امثال کا وجود شے کا وجود نہیں۔

ارشاد۔ امثال اگر ہوں گے تو جسم کے اُن کی رُوح پاک ان تمام اجسام سے متعلق ہو کر تصرف فرمائے گی تو از روئے روح و حقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے یہ بھی فہم ظاہر میں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرما لیا ہے یہ کیونکر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو گیا تعجب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں خوض و فکر بے جا ہے۔

عرض۔ حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت سے پھیلا۔

ارشاد۔ حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آ گیا تھا مشہور ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملے ہندوستان پر ہوئے۔

عرض۔ اس شعر کا کیا مطلب ہے ؎

اہلِ نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا ۔۔۔ کعبہ جھکا ہوا تھا مدینہ کے سامنے

ارشاد۔ شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جھکا مقام ابراہیم کی طرف اور کہا حمد ہے اس کے وجہ کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض۔ غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔

ارشاد۔ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض۔ غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ انہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے۔ (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبدالرب اور وزیر دست چپ عبدالملک اُس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوثِ ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ صدیق اکبر حضور کے وزیر دستِ چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست۔ پھر اُمت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی اُس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید

الا فراد بھی۔ حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے۔ حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطا ہو گی۔

عرض۔ حضور افراد کون اصحاب ہیں۔

ارشاد۔ اجلۂ اولیائے کرام سے ہوتے ہیں۔ ولایت کے درجات ہیں غوثیت کے بعد فردیت۔ ایک صاحب اجلۂ اولیائے کرام سے کسی نے پوچھا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں، فرمایا ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی، فرماتے تھے میں نے جنگل میں ٹیلے پر ایک نور دیکھا جب میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے ایک صاحب اسے اوڑھے سور ہے ہیں میں نے پاؤں پکڑ کر ہلایا اور جگا کر کہا اٹھو مشغول بخدا ہو۔ کہا آپ اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے میری حالت پر رہنے دیجئے۔ میں نے کہا کہ میں مشہور کئے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے۔ کہا میں مشہور کر دوں گا کہ یہ حضرت خضر ہیں۔ میں نے کہا میرے لئے دُعا کرو، کہا دُعا تو آپ ہی کا حق ہے۔ میں نے کہا تمہیں دُعا کرنی ہوگی۔ کہا وَفَّرَ اللّٰہُ حَظَّكَ مِنْہُ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے اور کہا میں اگر غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمائے گا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے حالانکہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ میری نگاہ سے غائب ہو سکے۔ وہاں سے آگے بڑھا ایک اور اسی طرح کا نور دیکھا کہ نگاہ کو خیرہ کرتا ہے۔ قریب گیا تو دیکھا ٹیلے پر ایک عورت کمبل اوڑھے سو رہی ہے۔ وہ اس کے کمبل کا نور ہے۔ میں نے پاؤں ہلا کر ہوشیار کرنا چاہا غیب سے ندا آئی "اے خضر احتیاط کیجئے" اوس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا حضرت نہ رُکے یہاں تک کہ رد کے گئے۔ میں نے کہا اٹھ

مشغول بخدا ہوں کہا حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے اپنی حالت پر رہنے
دیں۔ میں نے کہا تو میں مشہور کئے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے کہا میں مشہور
کردوں گی کہ یہ حضرت خضر ہیں۔ میں نے کہا میرے لئے دعا کرو۔ کہا دعا
تو آپ کا حق ہے۔ میں نے کہا تمہیں دعا کرنی ہوگی۔ کہا وَفَّرَ اللّٰہُ حَظَّكَ
منه۔ اللہ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے پھر کہا اگر میں غائب ہو
جاؤں تو ملامت نہ فرمائیے گا۔ میں نے دیکھا یہ بھی جاتی ہے کہا یہ تو بتلایئے
کیا تو اسی مرد کی بی بی ہے کہا ہاں یہاں ایک ولیہ کا انتقال ہو گیا تھا۔
اس کی تجہیز و تکفین کا ہمیں حکم تھا یہ کہا اور میری نگاہ سے غائب ہو گئی حضرت
خضر علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا یہ لوگ افراد ہیں میں نے
کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں فرمایا ہاں شیخ عبدالقادر جیلانی

عرض۔ غوث کے انتقال کے بعد درجہ غوثیت پر کون مامور ہوتا ہے۔
ارشاد۔ غوث کی جگہ امامین سے غوث کر دیا جاتا ہے اور امامین کی جگہ
اوتادِ اربعہ سے اور اوتاد کی جگہ بدلا سے بدلا کی جگہ پر ابدال سبعین سے اور
ان کی جگہ تین سو نقبا سے۔ پھر اولیا سے اور اولیا کی جگہ عامۂ مومنین سے
کر دیا جاتا ہے۔ کبھی بلا لحاظ ترتیب کافر کو مسلمان کر کے بدل دیتے ہیں۔ ان
کا مرتبہ ابدال سے زیادہ ہے۔

عرض۔ پانی میں مسام ہیں یا نہیں۔
ارشاد۔ نہیں۔ کہ پانی میں بالطبع خلا بھرنے کی قوت رکھی گئی ہے ضرور
ہے کہ جو مسام فرض کئے جائیں وہ پانی کہ ان سے اوپر ہے ان کی طرف
اُترے گا اور انہیں بھرے گا۔ اور مسام ہونے پر فلسفہ جدیدہ کی یہ دلیل
کہ شکر ڈالنے سے پانی میں حل ہو جاتی ہے اور اس کا حجم نہیں بڑھتا

مقبول نہیں جب زیادت قدر احساس کو پہنچے گی ضرور حجم بڑھتا محسوس ہوگا مگر ایک استدلال اس پر یہ خیال میں آتا ہے کہ حوض کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے دوسرا غوطہ لگائے اور باہر والا شخص بآواز پکارے اگر مسام ہیں تو ضرور سُنے گا اور سنتا ہے تو معلوم ہوا کہ مسام ہیں بخلاف اس کے ایک کمرہ صرف آئینوں سے فرض کیجئے جس میں کہیں دروازہ نہ ہو اس کے اندر کی آواز باہر نہ آئے گی اور باہر کی اندر نہ جائے گی اگرچہ اندر باہر وہ شخص متصل کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو بآواز بلند پکارے مگر یہ استدلال بھی کافی نہیں آواز پہنچنے کے لئے ملاء فاصل میں تموج چاہیئے مسام کی کیا حاجت ہاں جہاں تموج نہ ہو۔ بلدیہ مسام پہنچے گی آئینے میں نہ تموج نہ مسام لہذا نہ پہنچے گی پختہ و خام عمارات میں تموج نہیں منافذ و مسام ہیں ان سے پہنچتی ہے آب و ہوا خود اپنے تموج سے پہنچاتے ہیں اور یہ ہی اصل ذریعۂ صورت ہے ہوا میں تموج زائد ہے کہ پانی سے الطف ہے وہ زیادہ پہنچاتی ہے اور پانی کم تالاب میں دو شخص دونوں کناروں پر غوطہ لگائیں اور ان میں سے ایک اینٹ پر اینٹ مارے۔ دوسرے کو آواز پہنچے گی مگر نہ اُتنی کہ ہوا میں۔

قطعہ تاریخ عطیہ اعلحضرت عظیم البرکۃ مدظلہ الاقدس

میرے ملفوظ کچھ کئے محفوظ ۔۔۔ مصطفےٰ مصطفےٰ کا ہو ملحوظ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نام تاریخی اُس کا رکھتا ہوں ۔۔۔ زبر و بینہ میں الملفوظ

تمت

ملفوظاتِ
اعلیحضرت بریلوی رح

حصّہ دوم

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ۔ کراچی

مسلمانانِ عالم کے لئے ایک اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل

یعنی

ملفوظات حضور پُر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

مؤلفہ و مرتبہ

فاضل نوجوان عالیجناب مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب

قادری نوری سلمہ

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی

مشہور محل میکلوڈ روڈ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

مؤلف۔ حضور بعد نماز عصر صحن میں تشریف فرما ہیں مریدین و معتقدین حاضر خدمت کہ مولوی رحم الٰہی صاحب مدرس دوم مدرسہ منظر الاسلام اور طالب علم مولوی نجیب الرحمن ایک کتاب ہمراہ لائے حضور نے دریافت فرمایا کیا کتاب ہے عرض کیا حضور اعمال تسخیر میں ہے ایک عبارت کا مطلب دریافت کرنا تھا۔

ارشاد۔ میرے پاس ان عملیات کے ذخائر بھرے ہیں لیکن بحمد اللہ آجتک کبھی اس طرف خیال بھی نہ کیا ہمیشہ ان دعاؤں پر جو احادیث میں ارشاد ہوئیں عمل کیا میری تو تمام مشکلات انھیں سے حل ہوتی رہتی ہیں۔ دوسری بار جب کعبہ معظمہ حاضر ہوا یکایک جانا ہو گیا۔ اپنا پہلے سے کوئی ارادہ نہ تھا۔ پہلی بار کی حاضری حضرات والدین ماجدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے ہمراہ رکاب تھی اُس وقت مجھے تیئسواں سال تھا۔ واپسی میں تین دن طوفان شدید رہا تھا اس کی تفصیل میں بہت طول ہے لوگوں نے کفن پہن لئے تھے۔ حضرت والدہ ماجدہ کا اضطراب دیکھ کر ان کی تسکین کے لئے بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ آپ اطمینان رکھیں خدا کی قسم یہ جہاز نہ ڈوبے گا۔ یہ قسم میں نے حدیث ہی کے اطمینان پر کھائی تھی جس حدیث میں کشتی پر سوار ہونے وقت غرق سے حفاظت کی دعا ارشاد ہوئی ہے میں نے وہ دعا پڑھ لی تھی لہذا حدیث کے وعدۂ صادقہ پر مطمئن تھا۔ پھر قسم کے نکل جانے سے خود مجھے اندیشہ ہوا اور معاً حدیث یاد آئی مَنْ يَّتَأَلَّ عَلَى اللهِ يُكْذِبْهُ حضرت عزت کی طرف رجوع کی اور سرکار رسالت سے مدد مانگی۔ الحمد للہ کہ وہ مخالف ہوا کہ تین دن سے

بشدت چل رہی تھی دو گھڑی میں بالکل موقوف ہوگئی اور جہاز نے نجات پائی ماں
کی محبت، وہ تین شبانہ روز کی سخت تکلیف یاد تھی۔ مکان میں قدم رکھتے ہی پہلا
لفظ مجھ سے یہ فرمایا کہ حج فرض اللہ تعالیٰ نے ادا فرمادیا اب میری زندگی بھر دوبارہ
ارادہ نہ کرنا اُن کا یہ فرمانا مجھے یاد تھا اور ماں باپ کی ممانعت کے ساتھ حج نفل جائز
نہیں یوں خود ادا کرنے پر مجبور تھا۔ یہاں سے ننھے میاں (برادر خورد) اور حامد رضا خاں
(خلف اکبر) مع متعلقین بارادۂ حج روانہ ہوئے لکھنؤ تک ان لوگوں کو پہنچا کر میں
واپس آگیا لیکن طبیعت میں ایک قسم کا انتشار رہا۔ ایک ہفتہ یہاں رہا۔ طبیعت سخت
پریشان رہی ایک روز عصر کے وقت زیادہ اضطراب ہوا اور دل وہاں کی حاضری کے
لئے زیادہ بیچین ہوا۔ بعد مغرب مولوی نذیر احمد صاحب کو اسٹیشن بھیجا کہ جاکر بمبئی
تک سکنڈ کلاس رزرو کرالیں کہ نمازوں کا آرام رہے انھوں نے اسٹیشن ماسٹر سے
گاڑی مانگی اُس نے پوچھا کس ٹرین سے ارادہ ہے۔ اُنھوں نے کہا اسی شب کے
دس بجے والی سے وہ بولا یہ گاڑی نہیں مل سکتی اگر آپ کو اس سے جانا تھا تو چوبیس
گھنٹے پیشتر اطلاع دیتے بیچارے مایوس ہوکر لوٹنا چاہتے تھے کہ ایک ٹکٹ کلکٹر جو
قریب رہتا تھا مل گیا۔ اس نے کہا تم گھبراؤ مت میں چلتا ہوں اور اسٹیشن ماسٹر سے
جاکر کہا کہ یہ تو مجھ سے کل کہہ گئے تھے میں آپ سے کہنا بھول گیا اُس نے ایک سو
تریسٹھ روپے پانچ آنے لیکر سکنڈ کلاس کا کمرہ رزرو کردیا عشا کی نماز سے اول وقت
فارغ ہولیا شکرم بھی آگئی صرف والدہ ماجدہ سے اجازت لینا باقی رہ گئی جو نہایت اہم
مسئلہ تھا اور گویا اس کا یقین تھا کہ وہ اجازت نہ دیں گی کس طرح عرض کروں اور بغیر
اجازت والدہ حج نفل کو جانا حرام۔ آخر کار اندر مکان میں گیا۔ دیکھا کہ حضرت والدہ ماجدہ
چادر اوڑھے آرام فرماتی ہیں۔ میں نے آنکھیں بند کر کے قدموں پر سر رکھ دیا وہ گھبرا کر
اٹھ بیٹھیں اور فرمایا کیا ہے میں نے عرض کیا حضور مجھے حج کی اجازت دیدیجئے۔ پہلا لفظ جو
فرمایا یہ تھا کہ خدا حافظ یہ انھیں دعاؤں کا اثر تھا میں الٹے پیروں باہر آیا اور فوراً سوار
ہوکر اسٹیشن پہنچا بعد واپسی کے معلوم ہوا کہ میں اسٹیشن تک بھی نہ پہنچا ہوں گا انھوں

۰۰ بے اجازت والدین حج نفل جانا جائز نہیں

نے فرمایا میں اجازت نہیں دیتی اسے بلا لو مگر میں جا چکا تھا کون بلاتا۔ چلتے وقت جس لگن میں
میں نے وضو کیا تھا اس کا پانی میری واپسی تک نہ پھینکنے دیا کہ اس کے وضو کا پانی ہے
بریلی کے اسٹیشن سے میں نے ایک تار اپنی روانگی کا بمبئی روانہ کیا۔ وہاں سب نے یہ خیال کیا
کہ شاید حسن میاں (اعلیٰ حضرت مدظلہ کے منجھلے بھائی) تشریف لا رہے ہیں اس واسطے
کہ ان کا سال آئندہ میں ارادہ تھا میرا کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ غرض دن کے دن تک سب
کو تذبذب رہا۔ ادھر مجھے راستہ میں ایک دن کی دیر ہو گئی کہ آگرہ پر میل نکل گیا اور ہماری
گاڑی نے پسنجر کا انتظار کیا مولوی نذیر احمد صاحب نے اسٹیشن ماسٹر سے پوچھا کہ ہماری
گاڑی کاٹ کر کیوں جدا کر دی کہا میل ریزرو نہ تھا۔ آپ کو پسنجر میں جانا ہوگا۔ یہاں تک کہ
وہ دن آ گیا جس روز جہاز بمبئی کے قرنطینہ میں داخل ہونے والے تھے اور میں اس وقت
تک نہ پہنچ سکا۔ اب سخت مشکل کا سامنا تھا کہ ہمارے لوگ قرنطینہ میں داخل ہو
جائیں گے اور میں رہ گیا اب جانا کیونکر ہوگا یہ دن پنجشنبہ کا ہے تار آ چکا تھا کہ پنجشنبہ کو
بھپارا ہو کر لوگ قرنطینہ میں داخل ہو جائیں۔ گاڑی کٹ جانے نے یہ تاخیر کی کہ میں جمعہ
کے دن صبح آٹھ بجے پہنچا اسٹیشن پر دیکھا بمبئی کے احباب کا ہجوم ہے حاجی قاسم وغیرہ
گاڑیاں لئے موجود ہیں سلام و مصافحہ کے بعد پہلا لفظ جو انہوں نے کہا یہ تھا شہر کو
نہ چلئے سیدھے قرنطینہ چلئے ابھی آپ کے لوگ داخل نہیں ہوئے ہیں۔ میں شکر الٰہی
بجالایا اور اپنے لوگوں کے ساتھ داخل قرنطینہ ہوا۔ یہ حدیث کی انہیں دعاؤں کی برکت
تھی کہ گئی ہوئی مراد عطا فرمائی۔ میں نے واقعہ پوچھا وہاں کے لوگوں نے کہا عجب ہے
اور سخت عجب ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔ پنجشنبہ کو روز موعود پر ڈاکٹر آیا اور آدھے لوگوں کو
بھپارا دیا کہ دفعتہً اسے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی اور کہا باقی کا بھپارا کل ہوگا۔ یوں
تمہارے لوگ باقی رہ گئے۔ اب ایک اور دقت پیش آئی کہ اس جہاز کا ٹکٹ بالکل تقسیم
ہو چکا تھا جس میں ہمارے لوگ جانے والے تھے مجبوری دوسرے جہاز کا ٹکٹ خریدا
اور وہ بھی تیسرے درجے کا جس کی حکمت آگے ظاہر ہوگی اور حدیث کی دعائیں پڑھیں
کہ سرکار مجھے اپنوں کا ساتھ عطا فرمائیں ان سے چھوٹ کر میں تنہا کیونکر حاضر ہوں گا تلاش

کی گئی کہ اس جہاز میں کوئی صاحب ایسے ہیں جو اکیلے جانے والے ہوں جنہیں یہ اور وہ دونوں جہاز برابر ہوں مولیٰ تعالیٰ کی رحمت کہ ایک بڑے میاں ہمارے ہی ضلع بریلی مقام بہیڑی کے ساکن مل گئے جنہوں نے بخوشی ٹکٹ بدل لیا وہ اس جہاز میں گئے اور میں بفضلہ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے جہاز میں رہا بہر کار نے پہلا ٹکٹ تیسرے درجے کا اسی لئے دلوایا تھا کہ وہ بڑے میاں ملنے والے تھے جن کا ٹکٹ تیسرے ہی درجے کا تھا ان سے تبدیل میں مالی نقصان نہ ہو بعد قرنطینہ اس جہاز پر سوار ہو کر سوا سو روپے داخل کر کے اول درجے کا ٹکٹ تبدیل کرا لیا جب عدن کے قریب جہاز پہنچا میں نماز عصر پڑھ رہا تھا نماز میں ایک عربی صاحب کی آواز میرے کان میں پہنچی کہ سمت قبلہ یہ نہیں ہے میں نے کچھ خیال نہ کیا اس لئے کہ میں مؤامرہ ہندسیہ سے عدن و کامران کی سمت قبلہ نکال چکا تھا وہ اتنی دیر کہ میں نے نماز پڑھی وظیفہ پڑھا بیٹھے رہے جب میں فارغ ہوا تو ان سے پوچھا اس وقت بتائیے کہ سمت قبلہ کس طرف ہے اور پانچ منٹ پہلے کس طرف تھی اور حساب لگا کر سمجھایا کہ اس وقت سمت قبلہ ہی پر نماز ہوئی جس کو انہوں نے بھی تسلیم کر لیا۔ جب کامران آیا قرنطینے میں داخل ہوئے وہاں دس روز ٹھہرنا ہوا اللہ تعالیٰ ان ترکی کارکنوں کو جزائے خیر دے حجاج کو ایسا آرام دیا کہ لوگوں کو میں نے یہ کہتے سنا کہ حج کا وقت قریب ہے ورنہ کچھ دنوں بیمار رہتے اور یہاں کے آرام کا لطف اٹھاتے بمبئی میں کیا مجال تھی کہ کوئی اس احاطہ سے باہر قدم رکھتا احاطہ کے اندر ہر بات کی روک ٹوک تھی ہندو سپاہی قصداً حجاج کو تنگ کرتے تھے یہاں میں نے سنا کہ کامران سے کوئی ایک میل فاصلہ پر کسی بزرگ کا مزار ہے میں نے اور میرے ساتھیوں نے حاضری کا ارادہ کیا۔ ترکی ڈاکٹر سے پوچھا بکشادہ پیشانی اجازت دی اور کہا آپ کے ساتھ کے آدمی ہوں گے میں نے کہا دس بارہ ان سب کو بھی اجازت دی اور ہم زیارت سے فارغ ہو کر آئے جہاز اور کامران میں تقریباً روزانہ میرے بیانات ہوتے جس میں اکثر مناسک حج کی تعلیم ہوتی اور وہ جو ہمیشہ میرے بیانات کا مقصود اعظم رہتا ہے یعنی تعظیم شان حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم۔ ایک بہت بڑا رئیس بھی جہاز میں تھا شریک وعظ ہوتا مسائل سنا کرتا مگر تعظیم شانِ اقدس کے ذکر کے وقت اس کے چہرہ پر بشاشت کی جگہ کدورت ہوتی میں سمجھا کہ وہابی ہے دریافت کئے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کا مرید ہے اس روز میں نے روئے سخن ردِ وہابیہ و گنگوہی کی طرف پھیرا جبرا قہرا استتار رہا مگر دوسرے دن سے بیان میں نہ آیا میں نے حمد کی کہ جلسہ پاک ہوا۔ اب یہاں کامران میں نو دن ہو چکے کل جہاز پر جانا ہے دفعۃً رات کو میرے سب ساتھیوں کو درد شکم و اسہال عارض ہوا میرے درد تو نہ تھا مگر پانچ بار اجابت کو مجھے جانا ہوا۔ دن چڑھ گیا اور ڈاکٹر کے آنے کا وقت ہوا۔ باہر نیز کی مرد اور اندر عورتوں کو ترکیہ عورت روزانہ آکر دیکھا کرتے۔ میرے بھائی ننھے میاں سلمہ کو اندیشہ ہوا اور عزم کر لیا کہ اپنی حالتوں کو ڈاکٹر سے کہہ دو مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا اگر بیمار سمجھ کر روک لئے گئے اور حج کا وقت قریب ہے معاذ اللہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو کیسا خسارہ ہوگا کہا اب ڈاکٹر اور ڈاکٹرنی آتے ہوں گے۔ اگر انھیں اطلاع ہوئی ہمارا نہ کہنا اخفا میں ٹھہریگا میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اپنے حکیم سے کہہ لوں۔ مکان سے باہر جنگل میں آیا اور حدیث کی دعائیں پڑھیں اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے استمداد کی کہ دفعۃً سامنے سے حضرت سید شاہ غلام جیلانی صاحب سجادہ نشین سرکار بانسہ شریف کہ اولاد امجاد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے تھے اور بمبئی سے ہمارا ان کا ساتھ ہو گیا تھا سامنے سے تشریف لائے ان کی تشریف آوری فال حسن تھی میں نے ان سے بھی دعا کو کہا انھوں نے بھی دعا فرمائی۔ مجھے مکان سے باہر آئے شاید دس منٹ ہوئے ہو نگے اب جو مکان میں جاکر دیکھا بحمد اللہ سب کو ایسا تندرست پایا کہ گویا مرض ہی نہ تھا درد وغیرہ کیسا اس کا ضعف بھی نہ رہا سب ڈھائی تین میل پیادہ چل کر سمندر کے کنارے پہنچے۔ جدہ شریف میں جب جہاز پہنچا۔ حجاج کی بے حد کثرت اور جانے کا صرف ایک راستہ جو دو طرفہ ٹٹیوں سے بہت دور تک محدود بھلا ایسی حالت میں کس طرح گزر ہو زنانی سواریاں ساتھ پانچ گھنٹے اسی انتظار میں گزر گئے کہ ذرا ہجوم کم ہو تو سواریوں کو لے چلیں لیکن اس وقت سلسلہ منقطع نہ ہوتا تھا نہ ہوا یہاں

تک کہ دوپہر قریب ہوگیا دھوپ اور بھوک اور پیاس سب باتیں جمع تھیں کہ ننھے میاں
اور سب لوگ نہایت پریشان جب بہت دیر ہوگئی تو ننھے میاں اور حامد رضا خاں
نے مجھ سے آکر کہا یہاں آخر کب تک بھوکے پیاسے دھوپ میں کھڑے رہیں گے میں
نے کہا تمہیں جلدی ہے تو جاؤ تاوقتیکہ بھیڑ کم نہ ہو زنانی سواریوں کو نہیں لیجاؤں گا اب
کس کی مجال تھی جو کچھ کہتا مجبوراً خاموش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد ایک عربی صاحب جن کو
اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا میرے پاس تشریف لائے اور بعد سلام علیک پہلا لفظ
یہ فرمایا یا شیخ مالی اراک حزینا کیا سبب ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا
ہوں میں نے عرض کیا پریشانی ظاہر ہے ہمارے ساتھ مستورات ہیں اور مردوں کا یہ
کثیر ہجوم ہمیں پانچ گھنٹے یہیں کھڑے ہوگئے فرمایا اپنے مردوں کا حلقہ بنا کر عورتوں
کو درمیان میں لے لو اور میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ غرض حلقہ میں عورتوں کو لے کر اُن
عربی صاحب کے پیچھے ہو لئے ہم نے دیکھا کہ راستہ بھر ہمارے شانے سے بھی کسی غیر
شخص کا شانہ نہیں لگا جب راستہ طے ہوا فوراً وہ عربی صاحب نظروں سے غائب
ہوگئے۔ جدّہ پہنچتے ہی مجھے بخار آگیا اور میری عادت ہے بخار میں سردی بہت معلوم
ہوتی ہے۔ محاذات یلملم سے بحمد اللہ تعالیٰ احرام بندھ چکا تھا اس سردی میں رزائی
گردن تک اوپر سے ڈال لیتا کہ احرام میں چہرہ چھپانا منع ہے سوجاتا آنکھ کھلتی تو بحمد اللہ
تعالیٰ رزائی گردن سے اصلاً نہ بڑھی ہوتی۔ تین روز جدّہ میں رہنا ہوا اور بخار ترقی پر ہے
آج چل کر جدّہ کے کھلے میدان میں رات بسر کرنی ہوگی بخار میں کیا حالت ہوگی۔ سرکار
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی بحمد اللہ تعالیٰ بخار معاً جاتا رہا اور تیرھویں تک
عود نہ کیا جب بفضلہ تعالیٰ تمام مناسک حج سے فارغ ہو لئے تیرھویں تاریخ بخار نے
عود کیا۔ میں نے کہا اب آیا کیجئے۔ ہمارا کام رب العزت نے پورا کردیا۔ بعد فراغ مناسک
کتب خانہ حرم محترم کی حاضری کا شغل رہا۔ پہلے روز جو حاضر ہوا حامد رضا خاں ساتھ تھے
محافظ کتب حرم ایک وجیہ وجمیل عالم نبیل مولانا سید اسمٰعیل تھے یہ پہلا دن ان کی زیارت
کا تھا یہ حضرت مثل دیگر اکابر مکّہ مکرمہ اس فقیر سے غائبانہ خلوص تام رکھتے تھے جن کا

سبب میرا فتویٰ مسمّیٰ بہ فتاوی الحرمین لرجف ندوۃ المین تھا کہ سات برس پہلے سنہ ۱۳۱۶ھ میں رو ندوہ کے لئے اٹھائیس سوال وجواب پر مشتمل جسے میں نے بیس گھنٹے سے کم میں لکھا تھا اور بذریعہ بعض حجاج خادمان دین ان حضرات کے حضور پیش ہوا اور انھوں نے اپنی گراں بہا تقریظات سے مزین فرمایا اور فقیر کو بے شمار اعلیٰ درجے کے کلمات دعاو ثنا کا شرف دیا اور وہ مع ترجمہ ایک مبسوط کتاب ہو کر بمبئی سنہ ۱۳۱۷ھ میں طبع ہو کر شائع ہو چکا تھا اُس وقت سے مولیٰ عزوجل نے اس ذرہ بے مقدار کی کمال محبت ووقعت ان جلیل قلوب میں ڈال دی تھی مگر ملاقات ظاہری نہ ہوئی تھی حضرت مولانا موصوف سے کچھ کتابیں مطالعہ کے لئے نکلوائیں حاضرین میں سے کسی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ قبل زوال رمی کیسی مولانا نے فرمایا یہاں کے علماء نے جواز پر فتویٰ دیا ہے حامد رضا خاں سے اس بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ مجھ سے استفسار ہوا میں نے کہا خلاف مذہب ہے مولانا سید صاحب نے ایک متداول کتاب کا نام لیا کہ اس میں جواز کو علیہ الفتویٰ لکھا ہے میں نے کہا ممکن کہ روایت جواز ہو مگر علیہ الفتویٰ ہرگز نہ ہوگا وہ کتاب لے آئے مسئلہ نکلا اور اسی صورت سے نکلا جو فقیر نے گزارش کی تھی یعنی اس میں علیہ الفتویٰ کا لفظ نہ تھا۔ حضرت مولانا نے حامد رضا خاں سے کان میں جھک کر مجھے پوچھا کہ یہ کون ہے اور حامد رضا خاں کو بھی نہ جانتے تھے مگر اس وقت گفتگو ان ہی سے ہو رہی تھی لہٰذا ان سے پوچھا اُنھوں نے میرا نام لیا نام سنتے ہی حضرت مولانا وہاں سے اٹھ کر بیتابانہ دوڑتے ہوئے آکر فقیر سے لپٹ گئے پھر تو بحمد اللہ تعالیٰ وداد نے کامل ترقی کی اس بار سرکار حرم محترم میں میری حاضری بے اپنے ارادے کے جس غیر متوقع طور اور غیر معمولی طریقوں پر ہوئی اس کا کچھ بیان اوپر ہو چکا ہے وہ حکمت الٰہیہ یہاں آکر کھلی سننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں جن میں خلیل احمد انبیٹھی اور بعض وزراء ریاست دیگر اہل ثروت بھی ہیں حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ ومفتی حنفیہ

کی خدمت میں پیش ہوا ہے میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا حضرت مولٰنا
وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے عزیزی مولوی
عبدالاحد صاحب بھی ہمراہ تھے میں نے بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر
شروع کی اور دو گھنٹے تک اسے آیات و احادیث و اقوالِ ائمہ سے ثابت کیا
اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں اُن کا رد کیا اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف
محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا مونھ دیکھتے رہے جب میں نے تقریر
ختم کی چپکے اُٹھے ہوئے قریب الماری رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور ایک
کاغذ نکال لائے جس پر مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے رسالہ اعلام الاذکیا
کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ھوالاول والاخر
والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم لکھا چند سوال تھے اور جواب کی چار سطریں
ناتمام اٹھا لائے مجھے دکھایا اور فرمایا تیرا آنا اللہ کی رحمت تھا ورنہ مولوی سلامت اللہ
کے کفر کا فتویٰ یہاں سے جا چکتا میں حمد الٰہی بجا لایا اور فرودگاہ پر واپس آیا مولانا سے
مقام قیام کا کوئی تذکرہ نہ آیا تھا اب وہ فقیر کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں اور حج
کا ہنگامہ اور جا قیام نا معلوم آخر خیال فرمایا کہ ضرور کتب خانہ میں آیا کرتا ہوگا ــــــ
۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ کی تاریخ ہے۔ بعد نماز عصر میں کتب خانے کے زینے پر چڑھ رہا
ہوں پیچھے سے ایک آہٹ معلوم ہوئی دیکھا تو حضرت مولانا شیخ صالح کمال ہیں بعد
سلام و مصافحہ دفتر کتب خانہ میں جا کر بیٹھے وہاں حضرت مولانا سید اسمٰعیل اور انکے
نوجوان سعید رشید بھائی سید مصطفےٰ اور ان کے والد ماجد مولانا سید خلیل اور بعض حضرات
بھی کہ اس وقت یاد نہیں تشریف فرما ہیں حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جیب سے
ایک پرچہ نکالا جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے (یہ وہی سوال ہیں جن کا جواب
مولانا نے شروع کیا تھا اور تقریر فقیر کے بعد چاک فرما دیا) مجھ سے فرمایا یہ سوال وہابیہ نے
حضرت سیدنا کے ذریعہ سے پیش کئے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے (سیدنا
وہاں شریف مکہ کو کہتے ہیں کہ اس وقت شریف علی پاشا تھے) میں نے مولانا سید

مصطفےٰ سے گزارش کی کہ قلم دوات دیجئے حضرت مولانا شیخ کمال و مولانا سید اسمٰعیل و مولٰنا سید خلیل سب اکابر نے کہ تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ ایسا جواب ہو کہ جیشوں کے دانت کھٹے ہوں میں نے عرض کی کہ اس کے لئے قدرے مہلت چاہیئے۔ دو گھڑی دن باقی ہے اس میں کیا ہو سکتا ہے حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا کل سہ شنبہ پرسوں چہار شنبہ ہے ان دو روز میں ہو کر پنجشنبہ کو مجھے مل جائے کہ میں شریف کے سامنے پیش کر دوں میں نے اپنے رب عزوجل کی عنایت اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت پر بھروسہ کر کے وعدہ کر لیا اور شان الٰہی کہ دوسرے ہی دن سے بخار نے پھر عود کیا اسی حالت تپ میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خاں تبییض کرتے اس کا شہرہ مکہ معظمہ میں ہوا کہ وہابیہ نے فلاں کی طرف سوال متوجہ کیا ہے اور وہ جواب لکھ رہا ہے۔ میں نے اس رسالہ میں غیوب خمسہ کی بحث نہ چھیڑی تھی کہ سائلوں کے سوال میں نہ تھی اور مجھے بخار کی حالت میں بکمال تعجیل قصد تکمیل آج ہی کہ میں لکھ رہا ہوں حضرت شیخ الخطبا کبیر العلما مولانا شیخ احمد ابو الخیر مرداد کا پیام آیا کہ میں پاؤں سے معذور ہوں اور تیرا رسالہ سننا چاہتا ہوں میں اسی حالت میں جتنے اوراق لکھے گئے تھے لیکر حاضر ہوا رسالہ کی قسم اول ختم ہو چکی تھی جس میں اپنے مسلک کا ثبوت ہے۔ قسم دوم لکھی جا رہی تھی جس میں وہابیہ کا رد اور ان کے سوالوں کا جواب ہے حضرت شیخ الخطبا نے اول تا آخر سن کر فرمایا اس میں علم خمس کی بحث نہ آئی میں نے عرض کی کہ سوال میں نہ تھی فرمایا میری خواہش ہے کہ ضرور زیادہ ہو میں نے قبول کیا رخصت ہوتے وقت ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا حضرت موصوف نے باآں فضل و کمال و باآں کبر سال کہ عمر شریف ستر برس سے متجاوز تھی یہ لفظ فرمائے کہ انا اقبل ارجلکم انا اقبل نعالکم میں تمہارے قدموں کو بوسہ دوں میں تمہارے جوتوں کو بوسہ دوں یہ میرے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کہ ایسے اکابر کے قلوب میں اس بے وقعت کی یہ وقعت میں واپس آیا اور شب ہی میں بحث خمس کو بڑھایا اب دوسرا دن چہار شنبہ کا ہے صبح کی نماز پڑھ کر حرم شریف

سے آتا ہوں کہ مولٰنا سید عبد الحی ابن مولانا سید عبد الکبیر محدث ملک مغرب (کہ اس وقت تک ان کی چالیس کتابیں علوم حدیثیہ و دینیہ میں مصر میں چھپ چکی تھیں) انکا خادم پیام لایا کہ مولانا تجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ وعدے میں آج ہی کا دن باقی ہے اور ابھی بہت لکھنا ہے۔ عذر کر بھیجا کہ آج کی معافی دیں کل میں خود حاضر ہوں گا۔ فوراً خادم واپس آیا کہ میں آج ہی مدینہ طیبہ جاتا ہوں تبریز ہو چکی ہے یعنی قافلے کے اونٹ بیرون شہر جمع ہو لئے ہیں ظہر پڑھ کر سوار ہو جاؤں گا۔ اب میں مجبور ہوا اور مولانا تشریف آوری کی اجازت دی وہ تشریف لائے اور علوم حدیث کی اجازتیں فقیر سے طلب فرمائیں اور لکھوائیں اور علمی مذاکرت ہوتے رہے یہاں تک ظہر کی اذان ہوئی وہاں زوال ہوتے ہی معاً اذان ہو جاتی ہے میں اور وہ نماز میں حاضر ہوئے بعد نماز وہ عازم مدینہ طیبہ ہوئے اور میں فرودگاہ پر آیا آج کے دن کا بڑا حصہ یوں بالکل خالی گیا اور بخار ساتھ ہے بقیہ دن میں اور بعد عشا فضل الٰہی اور عنایت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب کی تکمیل و تبییض سب پوری کرادی الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ اس کا تاریخی نام اور پنجشنبہ کی صبح ہی کو حضرت مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہنچادی گئی مولانا نے دن میں اسے کامل طور پر مطالعہ فرمایا اور شام کو شریف صاحب کے یہاں لیکر تشریف لے گئے عشا کی نماز وہاں شروع وقت پر ہو جاتی ہے اس کے بعد سے نصف شب تک کہ عربی گھڑیوں میں چھ بجتے ہیں شریف علی پاشا کا دربار ہوتا تھا۔ حضرت مولٰنا نے دربار میں کتاب پیش کی اور علی الاعلان فرمایا اس شخص نے وہ علم ظاہر کیا جس کے انوار چمک اٹھے اور جو ہمارے خواب میں بھی نہ تھا۔ حضرت شریف نے کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔ دربار میں دو وہابی بھی بیٹھے تھے ایک احمد فقیہ کہلاتا۔ دوسرا عبد الرحمٰن اسکوبی اُنھوں نے مقدمہ کتاب کی آمد ہی سن کر سمجھ لیا کہ یہ کتاب رنگ بدل دے گی۔ شریف ذی علم ہیں مسئلہ ان پر منکشف ہو جائے گا لہٰذا چاہا کہ سننے نہ دیں بحث میں الجھا کر وقت گزار دیں۔ کتاب

پر کچھ اعتراض کیا حضرت مولانا الشیخ صالح کمال نے جواب دیا۔ آگے بڑھے اُنہوں نے پھر ایک مہمل اعتراض کیا۔ حضرت مولانا نے جواب دیا اور فرمایا کتاب سن لیجئے پوری کتاب سننے سے پہلے اعتراض بے قاعدہ ہے ممکن ہے آپ کے شکوک کا جواب کتاب ہی میں آئے اور نہ ہو تو میں جواب کا ذمہ دار ہوں اور مجھ سے نہ ہو سکا تو مصنف موجود ہے یہ فرما کر آگے پڑھنا شروع کیا کچھ دور پہنچے تھے اُنہیں الجھانا مقصود تھا پھر معترض ہوئے اب حضرت مولانا نے حضرت شریف سے کہا کہ سیدنا حضرت کا حکم ہے کہ میں کتاب پڑھ کر سناؤں اور یہ جا بجا بیجا اُلجھتے ہیں حکم ہو تو ان کے اعتراضوں کا جواب دوں یا حکم ہو تو کتاب سناوں شریف نے فرمایا اقرأ آپ پڑھیئے اب ان کی ہاں کو کون نا کر سکتا تھا۔ معترضوں کا مونھ مارا گیا اور مولانا کتاب سناتے رہے اس کے دلائل قاہرہ سن کر مولانا شریف نے باواز بلند فرمایا اللّٰہ یعطی وھؤلاء یمنعون یعنی اللہ تو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرماتا ہے اور یہ وہابیہ منع کرتے ہیں یہاں تک کہ نصف شب تک نصف کتاب سنائی اب دربار برخاست ہونے کا وقت آگیا۔ شریف صاحب نے حضرت مولانا سے فرمایا یہاں نشانی رکھدو کتاب بغل میں لے کر بالاخانہ پر آرام کے لئے تشریف لے گئے وہ کتاب آج تک انھیں کے پاس ہے اصل سے متعدد نقلیں مکہ معظمہ کے علماء کرام نے لیں اور تمام مکہ معظمہ میں کتاب کا شہرہ ہوا وہابیہ پر اوس پڑگئی بفضلہ تعالےٰ سب لوہے ٹھنڈے ہوگئے گلی کوچہ میں مکہ معظمہ کے لڑکے ان سے تمسخر کرتے کہ اب کچھ نہیں کہتے اب وہ جوش کیا ہوئے اب وہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علوم غیب ماننے والوں کو کافر کہنا کدھر گیا تمھارا کفر وشرک تمھیں پر پلٹا وہابیہ کہتے اس شخص نے کتاب میں منطقی تقریریں بھر کر شریف پر جادو کر دیا۔ مولا عزوجل کا فضل حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم کہ علماء کرام نے کتاب پر تقریظیں لکھنی شروع کیں وہابیہ کا دل جلتا اور بس نہ چلتا آخر اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح فریب کر کے تقریظات تلف کردی جائیں ایک جگہ جمع ہوئے اور حضرت مولانا شیخ

وہابیہ کی مکہ معظمہ میں خواری: ذلت و رسوائی

ابوالخیر مرداد سے عرض کی کہ ہم بھی کتاب پر تقریظیں لکھا چاہتے ہیں کتاب ہمیں منگوا دیجئے وہ سیدھے مقدس بزرگ ان کے فریبوں کو کیا جانیں اپنے صاحبزادے مولانا عبداللہ مرداد کو میرے پاس بھیجا کہ یہ صاحب مسجد حرام کے امام ہیں اور اسی زمانے میں فقیر کے ہاتھ پر بیعت فرما چکے تھے حضرت مولانا ابوالخیر کا منگانا اور مولانا عبداللہ مرداد کا لینے کو آنا مجھے شبہہ کی کوئی وجہ نہ ہوتی مگر مولےٰ عزوجل کی رحمت میں اس وقت کتب خانہ حرم شریف میں تھا حضرت مولانا اسمٰعیل کو اللہ عزوجل جنات عالیہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت عطا فرمائے قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں نہایت ترشی اور جلال سیادت سے فرمایا کتاب ہرگز نہ دی جائیگی جو تقریظیں لکھتی ہوں لکھ کر بھیجدو میں نے گزارش بھی کی کہ حضرت مولانا ابوالخیر منگاتے ہیں اور ان کے صاحبزادے لینے آئے ہیں اور ان کا جو تعلق فقیر سے ہے آپ کو معلوم ہے فرمایا جو لوگ وہاں جمع ہیں ان کو میں جانتا ہوں وہ منافقین ہیں۔ مولانا ابوالخیر کو انھوں نے دھوکا دیا ہے یوں اس عالم نبیل سید جلیل کی برکت نے کتاب بحمداللہ تعالیٰ محفوظ رکھی **وللہ الحمد** جب وہابیہ کا یہ مکر بھی نہ چلا اور مولٰنا شریف کے یہاں سے بحمدہٖ تعالےٰ اُن کا مونھ کالا ہوا ایک ناخواندہ جاہل کہ نائب الحرم کہلاتا اُسے کسی طرح اپنے موافق کیا۔ احمد راتب پاشا اس زمانہ میں گورنر مکہ معظمہ تھے آدمی ناخواندہ مگر دین دار ہر روز بعد نماز عصر طواف کرتے خیال کیا کہ شریف ذی علم تھے کتاب سن کر معتقد ہو گئے یہ بے پڑھا فوجی آدمی ہمارے بھڑکائے سے بھڑک جائے گا ایک روز یہ طواف سے فارغ ہوئے ہیں کہ نائب الحرم نے ان سے گزارش کی کہ ایک ہندی عالم نے ہندوستان میں بہت لوگوں کے عقیدے بگاڑ دئے ہیں اور اب اہل مکہ کے عقیدے خراب کرنے آیا ہے اور ساتھ ہی دل میں سوچا کہ یہ کیونکر جمے گی کہ ایک اکیلے نے عقیدے بگاڑ دیے۔ لہٰذا مجبورانہ اس کے ساتھ یہ کہنا پڑا کہ اور اکابر علماء مکہ مثل شیخ العلما سید محمد سعید بابصیل و مولانا شیخ صالح کمال و مولانا ابوالخیر مرداد اس کے ساتھ ہو گئے ہیں مولیٰ تعالیٰ کی شان کہ یہ واقعی

ف: وہابیوں کا گورنر معظم اور علمائے کرام کو فریب دینا

وہابیوں کا دوسرا مکر

بات جو اس نے مجبورانہ کہی اس پر الٹی پڑی پاشا نے بکمال غضب ایک چپت اس کی گردن پر جمائی اور کہا یا خبیث ابن الخبیث یا کلب ابن الکلب اذا کان هٰؤُلاءِ معه فهو یُفسدُ ام یُصلحُ اے خبیث ابن خبیث اے کلب ابن کلب جب یہ اکابر اس کے ساتھ ہیں تو وہ خرابی ڈالیگا یا اصلاح کریگا اُس روز سے مولانا سید اسمٰعیل وغیرہ اسے ناھب الحرم کہتے اور احمد فگیہ کو احمق سفیہ اور ایک ور مخانیف کو مغصوم مولانا شریف کا دربار مہذب دربار تھا وہاں وہابیہ کو مہذب ذلت پہنچی یہ ایک جنگی فوجی ترک کا سامنا تھا اسی طریقے کی ذلت پائی دولت مکیہ کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے کچھ پہلے سے بفضلہ تعالیٰ حسام الحرمین کی کارروائی جاری کی اکابر نے جو عالی شان تقریظات اس پر لکھیں آپ حضرات کے پیش نظر ہیں ابتدا ہی میں یہ فتویٰ حضرت مولانا شیخ صالح کمال کے پاس تقریظ کو گیا تھا اُدھر حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے کتاب سنانے کے ضمن میں حضرت شریف سے خلیل احمد کے عقائد ضالہ اور اس کی کتاب براہین قاطعہ کا بھی ذکر کر دیا تھا۔ انبیٹھی صاحب کو خبر ہوئی مولانا کے پاس کچھ اشرفیاں نذرانہ لے کر پہنچے اور عرض کی حضرت مجھ پر کیوں ناراض ہیں فرمایا کیا تم خلیل احمد ہو کہا ہاں مولانا نے فرمایا تجھ پر افسوس تو نے براہین قاطعہ میں وہ شنیع باتیں کیسے لکھیں میں تو تجھے زندیق لکھ چکا ہوں (اس سے پہلے مولانا غلام دستگیر قصوری مرحوم کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل لکھ کر علمائے مکہ سے تقریظیں لے چکے تھے اس پر مولانا صالح کمال کی بھی تقریظ ہے اور اس میں انبیٹھی صاحب اور ان کے استاد گنگوہی صاحب کو زندیق لکھا ہے) انبیٹھی صاحب نے کہا حضرت جو باتیں میری طرف نسبت کی گئی ہیں افترا ہیں میری کتاب میں نہیں ہیں فرمایا تمھاری کتاب براہین قاطعہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور میرے پاس موجود ہے انبیٹھی نے کہا حضرت کیا کفر سے توبہ قبول نہیں ہوتی فرمایا ہوتی ہے مولانا نے چاہا کسی مترجم کو بلائیں اور براہین قاطعہ انبیٹھی صاحب کو دکھا کر ان کلمات کا اقرار کرا کر توبہ لیں مگر انبیٹھی صاحب رات ہی میں جدہ کو فرار ہو گئے حضرت مولانا شیخ

ف وہابیوں کی ترکی مسلمان کے یہاں ذلت

ف مکہ معظمہ میں شیخ العلما کو رشوت

ف شیخ العلما کا انبیٹھی کے منہ پر اُسے زندیق فرمانا

ف انبیٹھی کا ایک اور مکر قبیح و کذب صریح

صالح کمال نے حضرت مولانا سید اسمٰعیل کو اس واقعہ کی اطلاع کا خط بھیجا اور انھوں
نے بعینہ اپنے خط میں رکھ کر مجھے بھیجا یا وہ اب تک میرے پاس محفوظ ہے بر صبح[1]

له صاحب الفضيلة والاخلاق	(ترجمہ خط) بزرگی اور اخلاق اور محبت
والمحبة الجميلة حضرة السيد اسمٰعيل	جمیلہ والے حضرت سید اسمٰعیل آفندی
افندی حافظ الكتب حضر عندنا	حافظ الکتب آیا ہمارے پاس آج سے
قبل تاريخه رجل من اهل الهند	پہلے ایک شخص ہندی جس کو خلیل احمد
يقال له خليل احمد مع بعض	کہا جاتا ہے ہمراہی میں بعض علماء ہند کی
علماء الهند المجاورين بمكة	جو مکہ میں مجاور ہیں مہربان کرنا چاہتا تھا
يستعطف خاطرنا عليه لانه	ہمارے دل کو اپنے اوپر اس لئے کہ اسے
قد بلغه انی شديد الغيظ عليه	خبر پہنچی کہ میں سخت ناراض ہوں اس پر
وانا لا اعرفه شخصا فقال يا	بس کہا اے میرے سردار مجھے خبر پہنچی ہے
سيدی بلغنی انكم واجدون علی	کہ آپ مجھ پر ناراض ہیں یہ آنا اس کا اس
وذلك بسبب انی ذكرت ما وقع	سبب سے تھا کہ جو کچھ اس سے براہین قاطعہ
منه فی البراهين القاطعة لدى	میں واقع ہوا تھا اس کو میں نے حضرت
حضرة الامير حفظه الله فقلت	امیر حفظہ سے ذکر کر دیا تھا پس میں نے اس
له لعلك خليل احمد الانبيتهی فقال	سے کہا شاید تو خلیل احمد انبیٹھی ہے کہا
نعم فقلت له ويحك كيف تقول	ہاں میں نے کہا تجھ پر افسوس ہے تو کیونکر
فی البراهين القاطعة تلك	کہتا ہے براہین قاطعہ میں یہ گندی باتیں
المقالات الشنيعة وتجوز الكذب	اور جائز رکھتا ہے تو کذب اللہ جل جلالہٗ
علی الله جل جلاله كيف لا	پر کیونکر نہ ناراض ہوں تجھ پر اور البتہ تحقیق
اغتاظ عليك ولقد كتبت عليها	لکھ چکا ہوں میں تجھ کو ان کی برابر زندیق
بانك رجل زنديق وكيف	اور کس طرح تو عذر کرتا ہے اور انکار کرتا ہے
تعتذر وتنكر وهی فی طبعة	حالانکہ براہین قاطعہ چھپ کر تیری

[1] ف: انبیٹھی کے بارے میں مولانا صالح کمال کا ایک نامی نامہ

کو حضرت مولانا شیخ صالح کمال فقیر کے پاس تشریف لاتے اور خود یہ واقعہ بیان کیا اور فرمایا میں نے سنا کہ رات ہی میں بھاگ گیا میں نے کہا مولانا آپ نے بھگا دیا۔ فرمایا میں نے۔ میں نے کہا ہاں آپ نے۔ فرمایا یہ کیونکر۔ میں نے عرض کیا جب اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا کافر کی توبہ قبول نہیں ہوتی آپ نے کیا فرمایا۔ فرمایا میں نے کہا ہوتی ہے میں نے کہا اسی نے اُسے بھگایا آپ کو یہ فرمانا تھا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے اس کی توبہ قبول نہیں۔ فرمایا واللہ یہ مجھ سے

(بقیہ صفحہ ۱۵) وشاعت عنك فقال یا سیدی ھی لی ولکن لیس فیھا تجویز الکذب علی اللہ وان کان فیھا فانا تائب وراجع عما فیھا مما یخالف اھل السنۃ والجماعۃ فقلت لہ ان اللہ یحب التائبین والبراھین موجودۃ وساخرج لك منھا ھذا الذی انکرتہ وتجاسرت بہ علی اللہ جل شانہ فصار یتنصل ویعتذر ویقول انکان فھو مکذوب علی وانا رجل مسلم موحد من اھل السنۃ والجماعۃ ما قلت فیھا ھذا ولا غیرہ مما یخالف مذھب اھل السنۃ والجماعۃ فتعجبت منہ کیف ینکر ما ھو مطبوع فی رسالتہ البراھین القاطعۃ المطبوعۃ بلسان الھند وظھر لی انہ انما

(ترجمہ) جانب سے شائع ہو چکی ہے پس کہا اے سردار وہ کتاب تو میری ہے مگر اس میں امکان کذب کا مسئلہ نہیں ہے اور اگر ہے اس میں تو میں توبہ کرتا ہوں اور اس میں جو کچھ مخالف مذہب اہل سنت والجماعت ہے اس سے رجوع کرتا ہوں پس میں نے کہا بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور براہین میرے پاس موجود ہے ابھی نکالتا ہوں وہ کہ جس کا تو نے انکار کیا ہے اور جرأت کی تو نے اللہ جل شانہ پر تو عذر و خوشامد کرنے لگا اور بولا اگر وہ براہین قاطعہ میں ہے تو مجھ پر افترا ہے اور میں مسلمان موحد سنی ہوں میں نے نہ اس میں یہ کہا نہ کچھ اور جو مخالف مذہب اہل سنت ہے مجھے تعجب ہوا کیونکر انکار کرتا ہے اس بات کا جو چھاپی جا چکی ہے اس کے رسالہ براہین قاطعہ میں کہ زبان ہندی میں طبع ہوئی اور مجھ پر کھل

رہ گئی میں نے کہا تو آپ ہی نے بھگایا زمانہ قیام میں علماء عظماء مکہ معظمہ نے بکثرت فقیر کی دعوتیں بڑے اہتمام سے کیں ہر دعوت میں علماء کا مجمع ہوتا۔ مذاکرات علمیہ رہتے۔ شیخ القادر کردی مولانا شیخ صالح کمال کے شاگرد تھے مسجد الحرام شریف کے احاطے ہی میں ان کا مکان تھا انھوں نے تقرر دعوت سے پہلے باصرار تمام پوچھا کہ مجھے کیا چیز مرغوب ہے ہر چند عذر کیا نہ مانا آخر گزارش کی کہ الحلو البارد شیریں سرد ان کے یہاں دعوت میں انواع اطعمہ جیسے اور جگہ ہوتے تھے ان کے علاوہ ایک عجیب نفیس چیز پائی کہ اُس الحلو البارد کی پوری مصداق تھی نہایت شیریں و سرد اور خوش ذائقہ ان سے پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے کہا رضی الوالدین اور وجہ تسمیہ یہ بتائی کہ جس کے ماں باپ ناراض ہوں یہ پکا کر کھلائے راضی ہو جائیں گے فقیر دعوتوں کے علاوہ صرف چار جگہ ملنے کو جاتا مولانا شیخ صالح کمال اور شیخ العلماء محمد سعید بابصیل اور مولانا عبد الحق مہاجر الہ آبادی اور کتب خانے میں مولانا سید اسمٰعیل کے پاس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یہ حضرات اور باقی تمام حضرات فرودگاہ فقیر پر تشریف لایا کرتے صبح سے نصف شب کے قریب تک ملاقاتوں ہی میں وقت صرف ہوتا مولانا شیخ صالح کمال کی تشریف آوری کی تو گنتی نہیں اور مولانا سید اسمٰعیل التزاماً روزانہ تشریف لاتے خصوصاً ایام علالت میں کہ یکم محرم سنہ ۱۳۲۴ھ سے سلخ محرم تک

(بقیہ صفحہ ۱۶) فقال ذلک تقیۃ کانھم مثل الرافضۃ یرون التقیۃ واجبۃ واردت ان احضرھا واحضر من یفھم ذلک اللسان لاقررہ وما فیھا واستبتیہ لکنہ فی ثانی یوم من مجیئہ عندنا ھرب الی جدۃ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اجبنا اعلامکم بذالک ودمتم محمد صالح کمال
۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

کھل گیا کہ وہ یہ باتیں تقیہ سے کہتا ہے گویا وہ مثل روافض کے ہے جو تقیہ کو واجب جانتے ہیں اور میں نے ارادہ کیا کہ براہین قاطعہ لاؤں اور اس شخص کو بلاؤں جو اس زبان کو سمجھتا ہو تاکہ اس سے اقرار لوں اس کا جو کچھ کہ براہین قاطعہ میں ہے اور توبہ لوں لیکن وہ ہمارے پاس آنے کے دوسرے دن جدہ کو بھاگ گیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہم نے دوست رکھا خبر دار کرنا اس واقعہ پر اور آپ ہمیشہ رہیں۔ محمد صالح کمال ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

مسلسل رہی دن میں دو بار بھی تشریف لاتے اور ایک بار کا آنا تو ناغہ ہی نہ ہوتا آخر محرم میں کہ طبیعت بہت رو بہ صحت ہو گئی تھی ایک ضرورت کے سبب دو روز تشریف لانا نہ ہوا اُن دو روز میں میرا ان کی طرف اشتیاق میں ہی جانتا ہوں۔ میں نے ان سید جلیل کو ایک پرچہ پر یہ تین شعر لکھ بھیجے ؎

ھذان یومان ما فزنا بطلعتکم	ولو قدرنا جعلنا رأسنا قدما
قالوا لقاء خلیل للعلیل شفا	الا تحبون ان تبرؤا الناس سقما
عودتمونا طلوع الشمس کل ضحی	وھل سمعتم کریما یقطع الکرما

اس رقعہ کو دیکھ کر سید موصوف کی جو کیفیت ہوئی حامل رقعہ نے دیکھی فوراً اس کے ساتھ ہی تشریف لے آئے اور پھر روز رخصت تک کوئی دن خالی جانا مجھے یاد نہیں حضرت مولانا عبد الحق الٰہ آبادی کو چالیس سال سے زائد مکہ معظمہ میں گزرے تھے کبھی شریف کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے قیام گاہ فقیر پر دو بار تشریف لائے مولانا سید اسمٰعیل وغیرہ ان کے تلامذہ فرماتے تھے کہ یہ محض خرق عادت ہے مولانا کا دم بسا غنیمت تھا ہندی تھے مگر ان کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے التزاماً ہر سال حج کرتے مولانا سید اسمٰعیل فرماتے تھے کہ ایک سال زمانہ حج میں حضرت مولانا عبد الحق صاحب بہت علیل اور صاحب فراش تھے۔ نویں تاریخ اپنے تلامذہ سے کہا مجھے حرم شریف میں لے چلو کئی آدمی اٹھا کر لائے کعبہ معظمہ کے سامنے بٹھایا زمزم شریف منگا کر پیا اور دعا کی کہ الٰہی حج سے محروم نہ رکھ اسی وقت مولیٰ تعالےٰ نے ایسی قوت عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عرفات شریف گئے اور حج ادا کیا مکہ معظمہ میں بنام علم کوئی صاحب ایسے جو فقیر سے ملنے آئے ہوں سوا شیخ عبد اللہ بن صدیق بن عباس کے کہ اس وقت مفتی حنفیہ تھے اور وہاں مفتی حنفیہ

(ترجمہ اشعار) ۱؎ یہ دو دن ہیں کہ ہمیں دیدار نہ ملا اور ہم میں طاقت ہوتی تو سر سے آتے ۲؎ لوگ کہتے ہیں لقاء خلیل شفاء علیل ہے یعنی دوست کا آنا مرض کا جانا ہے کیا آپ ہمارے مرض کی شفا نہیں چاہتے۔ ۳؎ آپ نے ہمیں عادی کر دیا کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے کسی کریم کو سنا ہے کہ کرم قطع کرے ۱۲

کا منصب، شریف سے دوسرے درجے میں سمجھا جاتا ہے اپنے منصب کی جلالت قدر نے انہیں فقیر غریب الوطن کے پاس آنے سے روکا اپنے ایک شاگرد خاص کو فقیر کے پاس بھیجا کہ حضرت مفتی حنفیہ نے بعد سلام فرمایا ہے کہ میں آپ کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں مولٰنا سید سمٰعیل اس وقت میرے پاس بیٹھے تھے میں نے چاہا کہ حاضری کا وعدہ کروں مگر اللہ اعلم حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم نے ان اکابر کے دل میں اس ذرۂ بے مقدار کی کیسی وقعت ڈالی تھی فوراً روکا اور فرمایا واللہ یہ نہ ہوگا تمام علما ملنے آئے ہیں وہ کیوں نہیں آتے میں ان کی قسم کے سبب مجبور رہا مگر تقدیر الٰہی میں ان سے ملنا تھا اور نئی شان سے تھا اس کا ذریعہ یہ ہو کہ انھیں دنوں میں مولٰنا عبداللہ مرداد و مولانا حامد احمد محمد جداوی نے نوٹ کے بارے میں فقیر سے استفتا کیا جس میں بارہ سوال تھے اور میں بکمال استعجال اس کے جواب میں رسالہ کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم[۱۳۲۴] تصنیف کیا تھا وہ تبلیض کے لئے حرم شریف کے کتب خانے میں سید مصطفٰی برادر خورد مولانا سید سمٰعیل کے پاس تھا کہ نہایت جمیل الخط ہیں زمانہ سابق میں جب میرے استاذ الاستاذ حضرت مولٰنا جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی حنفیہ تھے ان سے نوٹ کے بارے میں سوال ہوا تھا اور جواب تحریر فرمایا تھا کہ علم گردن علما میں امانت ہے مجھے اس کے جزئیہ کا کوئی پتہ نہیں چلتا کہ کچھ حکم دوں ایک دن کتب خانہ میں جانا اور ایک شاندار صاحب کو بیٹھے دیکھتا ہوں کہ میرا رسالہ کفل الفقیہ مطالعہ کر رہے ہیں جب اس مقام پر پہنچے جہاں میں نے فتح القدیر سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ایک کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپے کو بیچے تو جائز ہے مکروہ نہیں پھڑک اٹھے اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر بولے این جمال بن عبداللہ من ھذا النص الصریح حضرت جمال بن عبداللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے پھر کوئی مسئلہ دیکھنا تھا اس کے لئے کتابیں نکلوائیں ان کی عبارتیں نکال کر نقل کرنا چاہتے تھے اور میں رسالہ کی نقل کی تصحیح کر رہا تھا اس وقت تک نہ انھوں نے مجھے

جاتا ہے نہ میں نے ان کو اٹھنے میں انھوں نے دوات ایک ایسی کتاب پر رکھدی جسے نہ دیکھ رہے تھے نہ اس سے کچھ نقل کر رہے تھے میں نے ان پر نہ اعتراض کیا بلکہ کتاب کی تعظیم کے لئے اتار کر نیچے رکھدی اُنھوں نے پھر اٹھا کر کتاب پر رکھدی اور کہا بحرالرائق کتاب الکراہیتہ میں اس کے جواز کی تصریح ہے میں نے ان سے یہ تو نہ کہا کہ بحرالرائق کتاب الکراہیتہ تک کب پہنچی وہ کتاب القضا ہی میں ختم ہوگئی۔ ہاں یہ کہا کہ ایسا نہیں بلکہ ممانعت کی تصریح فرمائی ہے مگر لکھتے وقت بضرورت مثلاً ورق ہوا سے اڑے نہیں۔ کہا میں لکھنا ہی تو چاہتا ہوں میں نے کہا ابھی لکھتے تو نہیں ہو وہ خاموش ہو رہے اور حضرت سید اسمٰعیل سے مجھے پوچھا اُنھوں نے فرمایا کہ یہ ہی اس رسالہ کا مصنف ہے اب ملے مگر خجلت کے ساتھ اور عجلت کے ساتھ اُٹھ گئے حضرت سید اسمٰعیل نے فرمایا سبحٰن اللہ یہ کیسا واقعہ ہوا یہ چہارم صفر سنہ ۱۳۲۴ھ تھی اس سے پہلے محرم شریف میں شدید و مدید دورہ بخار کا رہ چکا تھا۔ دو بار مسہل ہوئے ایک بار ایک ہندی کی رائے سے اور نفع نہ ہوا۔ دوبارہ ایک ترکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے بہت قلیل مقدار میں ایک نمک دیا کہ آب زمزم شریف میں ملا کر پی لو۔ اور پیاس بے پیاس زمزم شریف کی کثرت کرو اس سے بحمداللہ تعالیٰ بہت نفع ہوا۔ اور انھوں نے دوا وہ بتائی جو مجھے بالطبع محبوب و مرغوب تھی یعنی زمزم شریف کہ مجھے ہر مشروب سے زیادہ عزیز ہے میری عادت ہے کہ باسی پانی نہیں پیتا اور اگر پیوں تو باآنکہ مزاج گرم ہے فوراً زکام ہو جاتا ہے میری پیدائش سے پہلے حکیم سید وزیر علی مرحوم نے میرے یہاں باسی پانی کو منع کردیا تھا۔ جب سے معمول ہے کہ رات کے گھڑے بالکل خالی کر کے پینے کا پانی بھرا جاتا ہے تو میں نے دودھ بھی باسی پانی کا نہ پیا۔ نہ کبھی نہار منہ پانی پیتا ہوں نہ کبھی کھانے کے سوا اور وقت میں گرمیوں کی سہ پہر میں جو پیاس ہوتی ہے اس میں کلیاں کرتا ہوں اُس سے تسکین ہوتی ہے مگر زمزم شریف کی برکت کہ صحت میں مرض میں دن میں رات میں تازہ باسی بکثرت پیا اور نفع ہی ملا گیا زور قیں ہر وقت بھری رکھی رہتی تھیں بخار کی شدت میں رات کو جب آنکھ

کھلی کلی کر کے زمزم شریف پی لی وضو سے پہلے پیتا وضو کے بعد پیتا بارہ بارہ زور قلیں ایک دن رات میں صرف میرے صرف میں آتیں۔ پورے تین مہینے کے قیام مکہ معظمہ میں میں نے حساب کیا تو تقریباً چار من زمزم شریف میرے پینے میں آیا ہوگا۔ حضرت مولینا سید اسمٰعیل کو اللہ تعالیٰ جنات عالیہ نصیب فرمائے میری واپسی حج کے چند سال بعد جب سنہ ۱۳۲۸ھ میں مجھ سے ملنے آئے ہیں اور میرے شوق زمزم کا ذکر ہوا فرمایا تھا کہ ہر مہینے اتنے ٹنک یعنی پیپے بھیجا کروں گا کہ تمہارے ایک مہینے کے صرف کو کافی ہوں مگر یہاں سے جاتے ہی انھیں سفر باب عالی کی ضرورت ہوئی اور مشیت الٰہی کہ وہیں انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

محرم شریف مجھے تقریباً بخار ہی میں گزرا اسی حالت میں علمار کرام کو اجازات لکھی جاتیں اور اسی حالت میں کفل الفقیہ تصنیف ہوا وہاں پلنگ کا بھی رواج نہیں بالاخانوں میں زمین پر فرش ہیں اس پر سوتے ہیں مگر حضرت سید اسمٰعیل و حضرت مولانا شیخ صالح کمال رحمہما اللہ تعالٰے نے میرے لئے ایک عمدہ پلنگ منگوا دیا تھا ایام مرض ہی میں اسی پر ہوتا اور علما عظام عیادت کو آتے اور فرش پر تشریف رکھتے میں اس سے نادم ہوتا ہر چند چاہتا کہ نیچے اتروں مگر قسموں سے مجبور فرماتے امتداد مرض میں مجھے زیادہ فکر حاضری سرکار اعظم کی تھی جب بخار کو امتداد دیکھا میں نے اسی حالت میں قصد حاضری کیا یہ علما مانع ہوئے اول تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سفر طویل۔ میں نے عرض کی اگر سچ پوچھیے تو حاضری کا اصل مقصود زیارت طیبہ ہے دونوں بار اسی نیت سے گھر سے چلا۔ معاذ اللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لطف نہیں انھوں نے پھر اصرار اور میری حالت کا اشعار کیا میں نے حدیث من حج ولم یزرنی فقد جفانی پڑھی فرمایا تم ایک بار تو زیارت کر چکے ہو۔ میں نے کہا میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عمر میں کتنے ہی حج کرے زیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زیارت ضرور ہے اب آپ دعا فرمائیے کہ میں سرکار تک پہنچ لوں روضۂ اقدس پر ایک نگاہ پڑ جائے اگرچہ اسی وقت دم نکل جائے حضرت مولانا شیخ صالح کمال کو

اللہ تعالیٰ جنات عالیہ عطا فرمائے باں فضل وکمال کہ میرے نزدیک مکہ معظمہ میں انکے پلّہ کا دوسرا عالم نہ تھا اس فقیر حقیر کے ساتھ غایت اعزاز بلکہ ادب کا برتاؤ رکھتے بار بار کے اصرار کے ساتھ مجھ سے اجازت نامہ لکھوایا جسے میں نے ادباً کئی روز ٹالا جب مجبور فرمایا لکھدیا تین تین پہر میری ان کی مجالست ہوتی اور اس میں سوا مذاکرات علمیہ کے کچھ نہ ہوتا جس زمانہ میں قاضی مکہ معظمہ رہے تھے اس وقت کے اپنے فیصلوں کے مسئلے دریافت فرماتے حقیر جو بیان کرتا اگر ان کے فیصلہ کے موافق ہوتا بشاشت وخوشی کا اثر چہرہ مبارک تک ظاہر ہوتا اور مخالف ہوتا تو ملال وکبیدگی اور یہ سمجھتے کہ مجھ سے حکم میں لغزش ہوئی۔ مجھے بھی ان دونوں صاحبوں کے کرم کے سبب ان سے کمال بے تکلفی ہر قسم کی بات گزارش کردیتا ایک بار کہا کہ مؤذنوں نے یہ جو اذان واقامت وتکبیرات انتقال میں نغمات ایجاد کئے ہیں آپ حضرات ان سے منع نہیں فرماتے فتح القدیر میں مبلغ یعنی مکبّر کے نغموں کو مفسد نماز لکھا ہے اور یہ کہ اس کی تکبیرات پر جو مقتدی رکوع وسجود وغیرہ افعال نماز کرے گا اس کی نماز نہ ہوگی فرمایا حکم یہی ہے مگر ان پر علماء کا بس نہیں یہ جانب سلطنت سے ہیں۔ ایک جمعہ میں میں خطیب کے قریب تھا اس نے خطبہ میں پڑھا وارض عن اعمام نبیک الاطائب حمزۃ والعباس وابی طالب یہ بدعت تازہ ایجاد ہوئی پہلی بار کی حاضری میں نہ تھی اور یہ بداہتہ جانب حکومت سے تھی اسے سنتے ہی فوراً میری زبان سے باواز بلند نکلا اللّٰھم ھذا منکر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من رای منکرا منکرًا فلیغیرہ بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان فقیر بتوفیق رب کریم یہ حکم احکم بروجہ اوسط بجالایا اور مولیٰ تعالیٰ کی رحمت کہ کسی کو تعرض کی جرأت نہ ہوئی فرضوں کے بعد ایک اعرابی نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا رأیت تم نے دیکھا میں نے کہا رأیت ہاں دیکھا کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور تشریف لے گئے ان دونوں اکابر علما نے ہماری مجلس میں اس کی مبارکباد دی کہ اس رد منکر پر کوئی معترض نہ ہوا اور ساتھ ہی فرمایا کہ ایسے امور میں

کہ جانب حکومت سے ہیں سکوت شایاں ہے۔

اسی واقعۂ مفتی حنفیہ کے وقت میں نے جناب سید مصطفےٰ خلیل برادر حضرت سید اسمٰعیل سے کہا ھل عند کم شیٔ من ھزمۃ جبریل آپ کے پاس سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ٹھوکر کا کچھ بقیہ ہے سید زادے نے فرمایا نعم اور کٹورے میں زمزم شریف لائے میں اُسے ضعف کے سبب بیٹھا ہی ہوا پی رہا تھا۔ آنکھیں نیچی تھیں جب نظر اٹھائی دیکھا تو وہ سید جلیل مودب ہاتھ باندھے کھڑے ہیں یہاں تک کہ کٹورا میں نے انھیں دیا یہ حال ان معظم و معزز بزرگان خدا کے ادب واجلال کا تھا باینہمہ شدت مرض و شوق مدینہ طیبہ میں جب وہ جملہ میں نے کہا کہ روضہ انور پر ایک نگاہ پڑجائے پھر دم نکل جائے دونوں علماء کرام کا غصہ سے رنگ متغیر ہوگیا اور حضرت مولٰنا شیخ صالح کمال نے فرمایا ہر گز نہیں بلکہ تعود ثم تعود ثم تعود ثم یکون تو روضۂ انور پر اب حاضر ہو پھر حاضر ہو پھر حاضر ہو پھر مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو مولیٰ تعالےٰ ان کی دعا قبول فرمائے ان کی اس غایت محبت کے غصہ نے مجھے وہ حالت یاد دلائی جو اس حج سے تیرہ چودہ برس پہلے میں نے خواب میں اپنے حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز سے دیکھی تھی میں اس زمانہ میں بشدت درد کمر اور سینہ میں مبتلا تھا اُسے بہت امتداد و اشتداد ہوا تھا ایک روز دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور حضرت کے شاگرد مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کہ میرے پیر بھائی اور حضرت پیر مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدائی تھے کم ایسا ہوا ہوگا کہ حضرت پیر مرشد کا نام پاک لیتے اور ان کے آنسو رواں نہ ہوتے جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضۂ انور کے قریب پائی تھی ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں عرض کی یارسول اللہ حضور کہاں تشریف لئے جلتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے الحمدللہ

یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا اور یہ وہی برکات احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں کہ پیرو مرشد کے سبب انہیں حاصل ہوئیں ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ہاں تو اس خواب میں دیکھا کہ مولوی برکات احمد صاحب بھی حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز کے ہمراہ میری عیادت کو تشریف لائے ہیں دونوں حضرات نے مزاج پرسی فرمائی میں شدت مرض سے تنگ آچکا تھا زبان سے نکلا کہ حضرت دعا فرمائیں کہ اب خاتمہ ایمان پر ہو جائے یہ سنتے ہی حضرت والد ماجد قدس سرہٗ الشریف کا رنگ مبارک سرخ ہو گیا ابھی باون برس مدینہ شریف میں واللہ اعلم اس ارشاد کے کیا معنی تھے مگر اس کے بعد جو دوبارہ حاضری مدینہ طیبہ میں ہوئی ہے اس وقت مجھے باون واں ہی سال تھا یعنی اکاون برس پانچ مہینے کی عمر تھی۔ یہ چودہ برس کی پیش گوئی حضرت نے فرمائی اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلامان غلام کے کفش بردار ہیں علوم غیب دیتا ہے اور وہابیہ کو جناب سرکار سے انکار ہے ابھی چند سال ہوئے ماہ رجب میں حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ الشریف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا اب کی رمضان میں مرض شدید ہوگا۔ روزہ نہ چھوڑنا ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب وغیرہ نے کہا میں نے بحمد اللہ تعالیٰ روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے بفضلہ تعالیٰ شفا دی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے وہ حضرات علماء بہت اس کے متمنی رہتے کہ کسی طرح میرا وہاں قیام زائد ہو حضرت مولانا سید اسمٰعیل نے فرمایا یہاں کی شدت گرمی تمہارے لئے باعث تپ ہے طائف شریف میں موسم نہایت معتدل اور وہاں میرا مکان بہت پر فضا ہے چلئے گرمی کا موسم وہاں گزاریں میں نے گزارش کی کہ اس حالت مرض میں قابلیت سفر ہو تو سرکار اعظم ہی کی حاضری ہو ہنسکر فرمایا میرا مقصود یہ تھا کہ چند مہینے وہاں تنہائی میں رہ کر تم سے کچھ پڑھتے کہ یہاں تو آمد و شد کے ہجوم سے تمہیں فرصت نہیں مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا اجازت ہو تو ہم یہاں تمہاری شادی کی تجویز کریں میں نے کہا وہ کنیز بارگاہ الٰہی جسے میں اس کے

دربار میں لایا اور اس نے مناسک حج ادا کرے گیا اس کا بدلہ یہی ہے کہ میں اسے یوں مغموم کروں فرمایا ہمارا خیال یہ تھا کہ یوں یہاں تمہارے قیام کا سامان ہو جاتا اس طول مرض میں کئی ہفتہ حاضری مسجد اقدس سے محروم رہا کہ میں جس بالاخانے پر تھا چالیس زینے کا تھا اُس سے اترنا اور چڑھنا نا مقدور تھا مسجد الحرام شریف میں کوئی ناآشنا بزرگ میرے بھائی مولوی محمد رضا خاں کو ملے تو فرمایا کئی دن سے تمہارے بھائی کو نہ دیکھا اُنھوں نے عرض کیا علیل ہیں پانی دم فرما کر دیا کہ یہ پلاؤ اور اگر بخار باقی ہے تو میں دس بجے دن کے تم کو یہیں ملوں گا دس بجے دیکھے نہ بخار رہا نہ وہ ملے اور اب میں مسجد شریف اور کتب خانہ حرم شریف میں حاضر ہونے لگا جس میں چوتھی صفر کا وہ واقعہ تھا جو مفتی حنفیہ کے ساتھ پیش آیا نماز صبح کے سوا کہ ہمارے نزدیک اس میں اسفار یعنی وقت خوب روشن کر کے پڑھنا افضل ہے اور شافعیہ کے نزدیک تغلیس یعنی خوب اندھیرے سے پڑھنا تینوں مصلوں پر نماز پہلے ہو جاتی ہے اور مصلائے حنفی پر سب کے بعد باقی چاروں نمازیں سب سے پہلے مصلائے حنفی پر ہوتی ہیں ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وقت عصر دو مثل سایہ گزر کر ہے اس کے بعد نماز حنفی ہوتی اس کے بعد باقی تینوں مصلوں پر وہ لوگ اپنے لئے اسے بہت تاخیر سمجھتے آخر کوششیں کر کے حنفیہ سے یہ کرا لیا کہ تمام عصر مطابق قول صاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مثل دوم کے شروع میں پڑھ لیں اس بار کی حاضری میں یہ جدید بات دیکھی اگرچہ کتب حنفیہ میں یہاں قول صاحبین پر بھی بعض نے فتویٰ دیا مگر اصح واحوط واقدم قول سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور فقیر کا معمول ہے کہ کسی مسئلہ میں بے خاص مجبوری کے قول امام سے عدول گوارا نہیں کرتا جس کی تفصیل جلیل میرے رسالہ اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقا علی قول الامام میں ہے

اذا قال الامام فصدقوہ فان القول ما قال الامام

ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی یا شیبانی میں اس بار جماعت عصر میں بہ نیت نفل شریک

ہوجاتا اور فرض عصر مثل دوم کے بعد ہیں اور حضرت مولانا شیخ صالح کمال حضرت مولانا سید اسمٰعیل و دیگر بعض محتاطین حنفیہ اپنی جماعت سے پڑھتے جس میں وہ حضرات امامت پر اس فقیر کو مجبور فرماتے پہلے شیخ عمر صبحی کا مکان کرایہ پر لیا تھا پھر سید عمر رشیدی ابن سید ابوبکر رشیدی اپنے مکان پر لے گئے بالا خانے کے در وسطانی پر میری نشست تھی دروازوں پر جو طاق تھے بائیں جانب کے طاق میں وحشی کبوتروں کا ایک جوڑا رہتا وہ تنکے لاتے اور گرایا کرتے اس طرف کے بیٹھنے والوں پر گرتے جب علالت میں میرے لئے پلنگ لایا گیا۔ وہ اس در کے سامنے بچھایا گیا کہ تشریف لانے والوں کے لئے جگہ وسیع رہے اس وقت سے کبوتروں نے وہ طاق چھوڑ کر دروازہ وسطانی کے طاق میں بیٹھنا شروع کیا اب جو وہاں بیٹھتے ان پر تنکے گرتے حضرت مولانا سید اسمٰعیل نے فرمایا وحشی کبوتر بھی تیرا لحاظ کرتے ہیں میں نے عرض کی صالحناهم وصالحونا ہم نے ان سے صلح کی تو انھوں نے بھی ہم سے صلح کی اس پر بعض علماء حاضرین نے فرمایا کہ ہم پر کیوں تنکے پھینکتے ہیں ہم نے ان سے کون سی جنگ کی ہے میں نے کہا میں یہاں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ یہ جہاں آگر بیٹھتے ہیں انہیں اڑاتے ہیں کنکریاں مارتے ہیں۔ سلامیوں کی توپیں جب چھوٹتی ہیں یہ خوف سے تھر تھرا تھر تھرا کر رہ جاتے ہیں یہ سب میرا مشاہدہ ہے حالانکہ یہ حرم محترم کے وحشی ہیں انھیں اڑانا یا ڈرانا منع ہے۔ پیڑ کے سایہ میں حرم کا ہرن بیٹھا ہو آدمی کو اجازت نہیں کہ اسے اٹھا کر خود بیٹھے ان عالم نے فرمایا یہ کبوتر ایذا دیتے ہیں اوپر سے کنکریاں پھینکتے ہیں لیمپ کی چمنی توڑ دیتے ہیں میں نے کہا کیا یہ ابتداً بالایذا کرتے ہیں کہا ہاں میں نے کہا تو فاسق ہوئے اور کبوتر بالاجماع فاسق نہیں چیل کوے فاسق ہیں وہ ساکت ہو گئے شریعت میں وہ جانور فاسق ہے جو بغیر اپنے نفع کے بالقصد ابتداءً ایذا پہنچائے ایسے جانور کا قتل حرم شریف میں بھی جائز ہے جیسے چیل کوا بندر چوہا۔ چیل کوے زیور اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ بندر کپڑے پھاڑ ڈالتے ہیں چوہے کتابیں کترتے ہیں جس میں ان کا کوئی نفع نہیں محض براہ شرارت

ایذا دیتے ہیں لہذا فاسق ہیں بخلاف بلی کے اگرچہ مرغی پکڑتی کبوتر توڑتی ہے مگر اپنی غذا
کے لئے نہ تمہاری ایذا کے لئے کنکریاں اگر طاق میں ہوں کبوتر کے چلنے پھرنے سے گرینگی
نہ یہ کہ جمنی پر کنکری مارنا انھیں مقصود ہو اس قسم کے وقائع بہت تھے کہ یاد نہیں
اگر اسی وقت منضبط کر لیے جاتے محفوظ رہتے مگر اس کا ہمارے ساتھیوں میں سے
کسی کو احساس بھی نہ تھا جب اواخر محرم میں بفضلہ تعالیٰ صحت ہوئی وہاں ایک سلطانی
حمام ہے میں اس میں نہایا باہر نکلا ہوں کہ ابر دیکھا حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شروع
ہوا مجھے حدیث یاد آئی کہ جو مینھ برستے میں طواف کرے وہ رحمت الٰہی میں تیرتا ہے۔ فوراً
سنگ اسود شریف کا بوسہ لیکر بارش ہی میں سات پھیرے طواف کیا پھر بخار عود
کر آیا مولٰنا سید اسمٰعیل نے فرمایا کہ ایک ضعیف حدیث کے لئے تم نے اپنے بدن کی
یہ بے احتیاطی کی میں نے کہا حدیث ضعیف ہے مگر امید بحمداللہ تعالیٰ قوی ہے۔ یہ
یہ طواف بحمدہ تعالیٰ بہت مزے کا تھا بارش کے سبب طائفین کی وہ کثرت نہ تھی اور
اس سے بھی زیادہ لطف کا طواف بفضلہ عزوجل گیارھویں ذی الحجہ کو نصیب ہوا تھا
طواف زیارت کے لئے کہ بعد وقوف عرفہ فرض ہے عام حجاج دسویں ہی کو منٰی سے مکہ
مکہ معظمہ جاتے ہیں میرے ساتھ مستورات تھیں اور خود بھی بخار اٹھائے ہوئے تھا گیارھویں
کو بعد زوال رمی جمار کر کے اونٹوں پر مع مستورات، روانہ ہوا حرم شریف میں نماز عصر ادا
کی آج تمام حجاج منٰی میں تھے حرم شریف میں صرف پچیس تیس آدمی یہ طواف نہایت
اطمینان سے ہوا ہر بار جی بھر کر سنگ اسود شریف پر منہ ملنا اور بوسہ لینا نصیب ہوتا
ایک عربی صاحب کو جنھیں پہچانتا نہیں مولےٰ تعالیٰ نے بے کہے مہربان فرما دیا کہ ہر
پھیرے کے ختم پر چند آدمی جو طواف کر رہے تھے انہیں روک کر کھڑے ہو جاتے کہ پہنچوں
کو سنگ اسود شریف کا بوسہ لینے دو یوں ہر پھیرے پر میرے ساتھ کی مستورات بھی
مشرف بہ بوسہ سنگ اقدس ہوئیں والحمد للہ وتقبل اللہ بعد ختم طواف میں دیوار
کعبہ معظمہ سے لپٹا اور غلاف مبارک ہاتھ میں لیکر یہ دعا عرض کرنی شروع کی یا واجد
یاماجد لا تزل عنی نعمۃ انعمتہا علیّ اور بہت پر کیف رقت طاری ہوئی

کہ آزادی اور یکسوئی تھی مگر تھوڑی دیر کے بعد ایک عربی صاحب میرے برابر آ کر کھڑے
ہوئے اور باآواز چلا کر رونا شروع کیا ان کے چلانے سے کچھ طبیعت بٹی پھر خیال آیا
ممکن کہ یہ مقبولان بارگاہ سے ہوں اور ان کے قرب کا فیض مجھ پر تجلی ڈالے اس تصور
سے پھر اطمینان ہو گیا مغرب پڑھ کر منا کو واپس آئے اس تقریباً تین مہینے کے قیام میں
میں نے خیال کیا کہ حدیث میں کسی کی سند میری سند سے عالی ہو تو میں ان سے سند لیکر علو حاصل
کروں مگر بفضلہ تعالیٰ تمام علما سے میری ہی سند عالی تھی یہ بھی خیال کیا کہ یہ شہر کریم
تمام جہان کا مرجع و ملجا ہے اہل مغرب بھی یہاں آتے ہیں ممکن کہ کوئی صاحب جفردان
مل جائیں کہ ان سے اس فن کی تکمیل کی جائے ایک صاحب معلوم ہوئے کہ جفر میں مشہور
ہیں نام پوچھا معلوم ہوا مولانا عبدالرحمن دہان حضرت مولانا احمد دہان مکی کے چھوٹے
صاحبزادے ہیں نام سن کر اس لئے خوش ہوا کہ یہ اور ان کے بڑے بھائی صاحب مولانا
اسعد دہان کہ اب قاضی مکہ معظمہ ہیں مجھ سے سند لے چکے تھے میں نے مولانا عبدالرحمن
کو بلایا وہ تشریف لائے کئی گھنٹے خلوت رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قاعدہ جو ان کے پاس
ناقص تھا فقیر سے اس کی تکمیل ہو گئی اسی کے قریب سرکار مدینہ طیبہ میں واقع ہوا۔
وہاں بھی ایک صاحب عبدالرحمن نام ہی کے ملے یہ عبدالرحمن دہان عربی مکی ہیں۔ اور وہ
عبدالرحمن آفندی ترکی شامی کئی روز متصل تشریف لاتے اور دیر تک بیٹھ کر چلے جاتے
ہجوم حضرات اہل علم و معززین کے سبب انھیں بات کا موقع نہ ملتا۔ ایک دن میں نے
ان سے غرض پوچھی کہا تنہائی میں کہوں گا۔ دوسرے دن ان کے لئے وقت نکالا۔
کہا میں جفر میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے فرمایا یہاں نہ میرا
اب زیادہ قیام ہے نہ تیرا میں خاص اس کی تحصیل کو تیرے پاس ہندوستان میں آؤں گا
وہ تو نہ آئے مگر مولانا سید حسین مدنی صاحبزادہ حضرت مولانا سید عبدالقادر شامی مدنی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور چودہ مہینے فقیر خانے پر قیام فرمایا اور یہ علم
اور علم اوفاق و تکسیر سیکھے انھیں کے لئے میں نے اپنا رسالہ اطائب ۱۹۱ کسیر فی
علم التکسیر زبان عربی میں املا کیا یعنی میں عبارت زبانی بولتا اور وہ لکھتے جاتے

ف: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علوم غریبہ کی تحصیل کے لئے بعض علماء عرب کا ہندوستان آنا۔

اور اسی لکھنے میں اُسے سمجھتے جاتے علم جفر میں اتنی دستگاہ ہو گئی تھی کہ پانچ سوالوں
میں دو کا جواب صحیح نکال لیتے کہ ان کے لئے میں نے اس علم سے اجازت تعلیم کا
سوال پہلے کر لیا تھا اور جواب ملا کہ ضرور بتاؤ کہ یہ اسی کے واسطے اتنی دور سے سفر
کر کے آئے ہیں اگر چند مہینے اور رہتے تو امید تھی کہ سب جواب صحیح نکالنے لگتے میں نے جو
جداول کثیرہ اس فن کی تکمیل جلیل کے لئے اپنی طبع زاد ایجاد کی تھیں رخصت کے وقت
انھیں نذر کر دیں کہ خود اس فن کے ترک کا قصد کر لیا تھا جس کی وجہ سے سوالوں کی
کثرت سے لوگوں کا پریشان کرنا تھا اور بالخصوص یہ عجیب واقعہ کہ ایک امیر کبیر کی
بیگم بیمار ہوئی جن کا مذہب سنی نہ تھا انہوں نے میرے آقازادے حضرت سیدنا
شاہ مہدی حسن میاں صاحب دامت برکاتہم کے ذریعہ سے سوال کرایا جواب نکلا،
سنیت اختیار کریں ورنہ شفا نہیں اور اس فن کا حکم یہ ہے کہ جو جواب نکلے بلا رو رعایت
صاف کہدیا جائے میں نے یہی لکھ بھیجا. یہ منظور نہ ہوا اور مرض بڑھتا گیا اب حضرت
ہی کے ذریعہ سے یہ سوال آیا کہ موت کب اور کہاں ہو گی اپنے شہر میں یا نینی تال
پر کہ اس وقت تبدیل آب و ہوا کے لئے مریضہ کا وہیں قیام تھا یہ سوال ۸ شوال مکرم ۱۳۲۸ھ
کو ہوا جواب نکلا محرم محرم یعنی ماہ محرم میں موت ہو گی اور کہاں ہو گی اسکے جواب میں میں نے
ان کے شہر کے نام کا پہلا حرف اور اس کے بعد ق اور اس کے بعد دو کا ہندسہ
اور آگے لفظ خویش لکھدیا وہاں کے جفار بلائے گئے کہ اس معمے کو حل کریں اُنھوں
نے حرف نام شہر سے تو شہر مراد لیا اور قاف سے قلعہ اور آگے نہیں چلتا حالانکہ اس
حرف سے شہر مراد تھا اور قاف سے قریب اور دو سے حرف ب کہ اول لفظ بیت
ہے یعنی موت نینی تال میں نہ ہو گی بلکہ اپنے شہر میں مگر نہ اپنے محل میں بلکہ قریب بیت
خویش دوسری جگہ میں ایسا ہی واقع ہوا تو ۷ محرم کو اپنے شہر کے ایک باغ میں
موت واقع ہوئی جب اس جواب کا شہرہ ہوا اطراف سے جلد بازوں کے خط
ذیقعدہ ہی سے آنے لگے کہ تم نے موت کی خبر دی تھی اور ابھی نہ ہوئی میں نے کہا
بھائیو اگر محرم سے پہلے موت واقع ہو تو جواب غلط ہو جائے گا نہ کہ اس کی صحت

کے لئے تم ابھی موت تلاش کرتے ہو اور اس قسم کے طوفان بے تمیزی کے سبب میں نے
یہ قصد کر لیا کہ اگر یہ جواب غلط گیا تو اس فن پر اتنی محنت کروں گا کہ باذنہ تعالیٰ
پھر غلطی نہ ہو یہ علم تمام علوم سے مشکل تر اور سکھانے والے مفقود اور اکابر مصنفین
کو کمال اخفا مقصود جو علوم ظاہر ہیں اور مصنفین و معلمین ان کا اعلان چاہتے ہیں ان
کی تو یہ حالت ہے کہ کتاب کچھ کہتی ہے اور ناظر کچھ سمجھتا ہے تو اس علم میں ناظر کی
غلط فہمی کیا تعجب ہے اور وہ بھی مجھ جیسے کے لئے جس نے نہ کسی سے سیکھا نہ کوئی
مشورہ و مذاکرہ کرنے والا صرف ایک قاعدہ بدوح یلن کہ مزدوجات سے ہے
والا حضرت عظیم البرکۃ حضرت سیدنا شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب
قدس سرہ العزیز نے سنہ ۱۲۹۴ھ میں تذکرۃً تعلیم فرمایا تھا اس کے بعد جو کتابیں
اس فن کے نام سے مشہور و رائج ہیں ان کی نسبت اسی فن سے سوال کیا اس نے
ان پر نہایت تشنیع کی اور کہا یہ سب مہمل و باطل اور جلانے کے قابل ہیں صرف
دو کتابوں کی مدح کی جو ان سب رائج کتابوں سے جدا ہیں جن میں ایک حضرت
شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہے وہ دونوں کتابیں
مولا عزوجل نے مجھے بہم کرادیں انھیں مطالعہ کیا جہاں تک بزور مطالعہ انکشاف
ہوا ہوا اور جہاں مطلب حضرات مصنفین نے ذہن میں رکھا تھا اس کی نسبت
جتنا قاعدہ معلوم ہو لیا تھا اس سے سوال کئے اُس نے مطلب بتایا کہ ایک قاعدہ
اور حل ہوا اب جو آگے الجھا اس سے پوچھا اس نے بتایا اور حل ہوا اس طور پر اس
فن کی قدرے ابجد معلوم ہوئی میری کتاب سفرُ السفر عن الجفر بالجفر
انھیں مباحث میں ہے جس میں ساٹھ سوال جواب ہیں یعنی جفر سے جفر کو واضح کرنے
کی کتاب اس نے ایک دوسرے علم زایرجہ کے ایک عظیم سرِ مکتوم کو بھی واضح کیا
جس کی نسبت حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ زایرجہ میں ہے کہ زمانہ
سیدنا شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس راز کے اخفا کا حلفی عہد ہے رسائل فن
میں نہایت غامض چیستان کی طرح اس کے بارہ پتے دئے گئے ہیں ازاں جملہ یہ

ف: اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو علم جفر کس طرح حاصل ہوا

کہ خاتم آدم میں ہے میں نے اس کی نسبت بھی اسی پہلے قاعدہ جفر سے سوال کیا اس نے روشن طور پر بتادیا اب جوان بارہ پہیلیوں کو دیکھوں تو سب خود بخود منکشف ہوگئیں میرے جی میں آیا کہ کچھ اس فن کی طرف بھی توجہ کروں کہ اس کا راز پنہاں تو کھل ہی گیا ہے اس پر اقدام کا ائمہ فن نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ چند روز کچھ اسماء الٰہیہ تلاوت کئے جاتے ہیں مدت موعود میں خوش نصیب بندہ بکرم اللہ تعالیٰ زیارت جمال جہاں آرائے حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے اگر سرکار اقدس سے اس فن میں اشتغال کا اذن ملے مشغول ہو ورنہ چھوڑ دے میں نے وہ اسمائے طیبہ تلاوت کئے پہلے ہی ہفتہ میں سرکار کا کرم ہوا جسے میں پہلے شاید ذکر بھی کرچکا ہوں اس سے اذن کا استنباط ہو سکتا تھا مگر میں نے ظاہر پر محمول کر کے ترک کردیا غرض جفر سے جواب جب کچھ نکلے گا ضرور حق ہوگا کہ علم اولیاء کرام کا ہے اہلبیت عظام کا ہے امیر المومنین علی مرتضےٰ کا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مگر اپنی غلط فہمی کچھ اچنبا نہیں تو اگر یہ جواب غلط گیا کافی محنت کروں گا اور صحیح اترا تو اس فن کا اشتغال چھوڑ دوں گا کہ آئے دن سوالوں کی محنت اور الٹے اعتراضوں کی دقت کون سہے جواب بحمد اللہ تعالیٰ پورا صحیح اترا اور میں نے اشتغال چھوڑ دیا۔ وہ طبع زاد جداول کہ تدقیق تام سے بنائی تھیں اور جنہوں نے اس فن کے بہت اعمال مشکلہ کو آسان کردیا تھا چلتے وقت حضرت سید صاحب موصوف کے نذر کردیں ان سے پہلے مولانا عبد الغفار صاحب بخاری اسی فن کے سیکھنے کو تشریف لائے تھے انھوں نے حیدر آباد سے حضرت میاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عریضہ لکھا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ کام خطوط سے نہیں ہو سکتا خود آیئے وہ مارہرہ شریف آئے اتنے میں حضرت بریلی تشریف لے آئے تھے میرے چھوٹے بھائی مولوی محمد رضا خاں سلمہٗ کے یہاں رونق افروز ہیں کہ عصر کے وقت مولوی صاحب تشریف لائے ماشاء اللہ کمال متقی وصالح عالم تھے وہ جہاں ہوں اللہ تعالیٰ انھیں خیر و خوبی سے رکھے حضرت قدس سرہ نے فقیر سے ارشاد فرمایا کہ یہ جو کچھ سیکھیں ان کو بتاؤ ارشاد حضرت کے سبب حسب قاعدہ اس فن سے اجازت طلب نہ کرسکا اگر ممانعت ہوئی تو حکم

حضرت کا خلاف کیونکر کروں گا آٹھ مہینے تک اُنھیں سکھایا ایام سرما میں بعض دفعہ رات کے دو دو بج جاتے وہ عالم پورے تھے قواعد خوب منضبط کر لئے آٹھ پہر میں ایک سوال نہایت اجلا باضابطہ مرتب فرما لیتے اور جواب تلاش کرتے نہ ملتا مجھے دکھاتے میں گزارش کرتا دیکھیے یہ جواب رکھا ہے اپنی ران پر ہاتھ مارتے کہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتا میں گزارش کرتا کہ جتنی بات تعلیم کے متعلق تھی وہ آپ کو پوری آگئی رہا جواب وہ القائے ملک ہے اگر القا رنہ ہو اپنا کیا اختیار یہ اس کا نتیجہ تھا کہ اس علم سے بے اجازت لئے انھیں سکھایا آٹھ مہینے رہے اور چلتے وقت فرما گئے کہ میں جیسا آیا تھا ویسا ہی جاتا ہوں ان کی محبت وصلاح وتقوے کے سبب اکثر ان کی یاد آتی ہے جزیرہ سنگا پور سے ایک خط ان کا آیا تھا اس کے بعد سے کچھ پتہ معلوم نہیں سید حسین مدنی صاحب سا کوئی سیر چشم و بے طمع عربی میں نے ان عرب سے آنے والوں میں نہ دیکھا ان کی خوبیاں دل پر نقش ہیں میں حضرت سید اسمٰعیل مکی کا تذکرہ اکثر ان کے سامنے کرتا تو فرماتے نہیے سعادت ان کی کہ ان کی ایسی یاد تمہارے قلب میں ہے اب اپنے چلے جانے کے بعد وہ کیونکر دیکھیں کہ ان کی کتنی یاد ہے یہاں سے ملک چین کو تشریف لے گئے پھر ان کا کوئی خط کبھی نہ آیا نہ مدتوں تک مدینہ طیبہ ان کا کوئی خط گیا۔ ان کے چھوٹے بھائی سید ابراہیم مدنی ان سے پہلے یہاں تشریف لائے تھے وہ اس زمانے میں قازان کو گئے ہوئے تھے کہ ملک روس میں ہے اور یہ تبت کو ان کے بڑے بھائی سید احمد خطیب مدنی کے خطوط آتے کہ والدہ بہت پریشان ہیں سید حسین کہاں ہیں یہاں کسے پتہ معلوم تھا اب سنا گیا ہے کہ شاید مدینہ طیبہ پہنچ گئے یہ سید صاحب محمد مدنی کا بیان ہے جو پارسال تشریف لائے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ صفر کے پہلے عشرہ میں عزم حاضری سرکار اعظم مصمم ہو گیا اونٹ کرایہ کر لئے سب اشرفیاں پیشگی دیدیں۔ آج سب اکابر علمائے رخصت ہونے کو ملا وہاں پان کی جگہ چائے کی تواضع ہے اور انکار سے برا مانتے ہیں ہر جگہ چائے پینی ہوئی جس کا شمار نو فنجان تک پہنچا اور وہاں بے دودھ کی چائے پیتے ہیں جس کا میں

عادی نہیں، اور چائے گردے کو مضر ہے اور میرے گردے ضعیف۔ رات کو معاذ اللہ بشدت حوالی گردہ کا درد ہوا۔ ساری شب جاگتے کٹی صبح ہی سفر کا قصد تھا کہ مجبورانہ ملتوی رہا جمالوں سے کہدیا گیا کہ تا شفا نہیں جاسکتے وہ چلے گئے اور اشرفیاں بھی انھیں کے ساتھ گئیں ترکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے پلاسٹر لگائے دو ہفتے سے زائد تک معالجے کئے بحمد اللہ تعالیٰ شفا ہوئی مگر اب بھی دن میں پانچ چھ بار چمک ہو جاتی تھی اسی حالت میں دوبارہ اونٹ کرایہ کئے سب نے کہا کہ اونٹ کی سواری میں ہال بہت ہوگی اور حال یہ ہے مگر میں نے نہ مانا اور توکلاً علے اللہ تعالیٰ ۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ کو کعبۂ تن سے کعبۂ جان کی طرف روانہ ہوا۔ براہ بشریت مجھے بھی خیال آتا تھا اونٹ کی ہال سے کیا حال ہوگا لہٰذا اس بار سلطانی راستہ اختیار نہ کیا کہ بارہ منزلیں اونٹ پر ہوں گی بلکہ جدہ سے براہ کشتی رابغ جانے کا قصد کیا مگر ان کے کرم کے صدقے ان سے استعانت عرض کی اور ان کا نام پاک لے کر اونٹ پر سوار ہوا۔ ہال کا ضرر پہنچنا درکنار وہ چمک کہ روزانہ پانچ چھ بار ہو جاتی تھی دفعۃً دفع ہوگئی وہ دن اور آج کا دن ایک قرن سے زیادہ گزرا کہ بفضلہ تعالیٰ اب تک سانہ ہوئی یہ ہے ان کی رحمت یہ ہے ان سے استعانت کی برکت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مولانا سید اسمٰعیل اور بعض دیگر حضرات شہر مبارک سے باہر دور تک برسم مشایعت تشریف لائے مجھ میں بوجہ ضعف مرض پیادہ چلنے کی طاقت نہ تھی پھر بھی ان کی تعظیم کے لئے ہرچند اترنا چاہا مگر ان حضرات نے مجبور کیا۔ پہلی رات جنگل میں آئی صبح کے مثل روشن معلوم ہوتی تھی جس کا اشارہ میں نے اپنے قصیدہ حضور جان میں کب آج حاضری دربار معلے میں لکھا گیا تھا۔

وہ دیکھ جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

جدہ سے کشتی میں سوار ہوئے کوئی تیس چالیس آدمی اور ہوں گے کشتی بہت بڑی تھی جسے ساعیہ کہتے ہیں اس میں جہاز کا سا مستول تھا۔ ہوا کے لئے پردے حسب حاجت مختلف جہات پر بدلے جاتے حبشی ملاح کہ اس کام پر مقرر تھے

ان کے کھولنے باندھنے کے وقت اکابر اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عجب اچھے لہجے سے ندا کرتے جاتے ایک حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو دوسرا حضرت سیدی احمد کبیر۔ تیسرا حضرت سیدی احمد رفاعی کو چوتھا حضرت سیدی اھدل کو علیٰ ہذا القیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر کشش پر ان کی یہ آوازیں عجب دلکش لہجے سے ہوتیں اور بہت خوش آتیں۔ ایک بصری صاحب نے اپنی حاجت سے بہت زیادہ جگہ پر قبضہ کر رکھا تھا ان سے کہا گیا نہ مانے معلوم ہوا کہ ان پر اثر اُن دوسرے بصری شیخ عثمان کا ہے میں نے ان سے کہا یا شیخ انھوں نے کہا الشیخ عبد القادر الجیلانی شیخ تو عبد القادر جیلانی ہیں ان کے اس کہنے کی لذت آج تک میرے قلب میں ہے اُنھوں نے ان پہلے بزرگ کو سمجھا دیا اس کے بعد جب ان کو کچھ حالات معلوم ہوئے پھر تو وہ نہایت مخلص بلکہ کمال مطیع تھے تین روز میں کشتی رابغ پہنچی۔ یہاں کے سردار شیخ حسین تھے۔ ٹٹیوں کے مکان قیام کے لئے تھے جب ان میں اترنا ہوا اللہ اعلم لوگوں کو کس نے اطلاع دی ان کے بھائی ابراہیم مع اپنے اعزا کی ایک جماعت کے تشریف لائے اور اپنے یہاں کا ایک نزاعی مقدمہ کہ مدت سے نافیصل پڑا تھا پیش کیا میں نے حکم شرعی عرض کیا بحمدہ تعالیٰ باتوں ہی باتوں میں باہم فیصلہ ہوگیا۔ ربیع الاول شریف کا ہلال ہم کو یہیں ہوا یہاں سے اونٹ کرایہ کئے گئے نماز عصر پڑھ کر سوار ہونا ہوا تمام اسباب قلعہ کے سامنے سڑک پر نکال کر رکھا تھا گنتی کے اونٹوں کا قافلہ تھا۔ ہم لوگ سوار ہوگئے اور یہ خیال کیا کہ حاجی صاحب اسباب بار کرادیں گے حاجی صاحب بھی سوار ہوگئے اور اسباب وہیں سڑک پر پڑا رہ گیا۔ جب منزل پر پہنچے اب نہ کپڑے ہیں نہ برتن ہیں نہ گھی ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ پانچ منزلیں ساتھیوں کے برتنوں اور منازل پر وقتاً فوقتاً حسبِ حوائج سے گذریں چھٹے دن بحمد اللہ تعالیٰ خاک بوس آستان جنت نشان ہوئے الحمد للہ رب العالمین راہ میں جب بیر شیخ پر پہنچے ہیں منزل چند میل

باقی تھی اور وقت فجر تھوڑا جمّالوں نے منزل ہی پر رکنا چاہا اور جب تک وقت نماز
نہ رہتا میں اور میرے رفقا اتر پڑے قافلہ چلا گیا۔ کریچ کا ڈول پاس تھا۔ رسّی
نہیں اور کنواں گہرا عمامے باندھ کر پانی بھرا وضو کیا بحمد اللہ تعالیٰ نماز ہوگئی اب یہ
فکر لاحق ہوئی کہ طویل مرض سے ضعف شدید ہے اتنے میل پیادہ کیونکر چلنا
ہوگا مونھ پھیر کر دیکھا تو ایک جمال محض اجنبی اپنا اونٹ لئے میرے انتظار میں کھڑا
ہے حمد الٰہی بجا لایا اس پر سوار ہوا اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تم یہ اونٹ کیسا لائے
کہا ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ کی خدمت میں کمی نہ کرنا کچھ دور آگے
چلے تھے کہ میرا اپنا جمال اپنا اونٹ لئے کھڑا ہے اس سے پوچھا کہا جب قافلے کے جمال نہ
ٹھہرے میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہوگی قافلہ میں سے اونٹ کھول کر واپس لایا یہ
سب میری سرکار کا کرم اور رحمتیں تھیں صلی اللہ تعالےٰ وبارک وسلم علیہ
وعلی عترتہ قدر رافتہ ورحمتہ ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردار رابغ شیخ
حسین جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وحشی مزاج جمّال اور ان کی یہ خارق العادات
روشیں سرکار اعظم میں حاضری کے دن بدن کے کپڑے میلے ہوگئے تھے اور کپڑے
رابغ میں چھوٹ گئے تھے اور ایک یا دو منزل پہلے شب کو ایک جوتا کہیں راستہ میں نکل
گیا یہاں عربی وضع کا لباس اور جوتا خرید کر پہنا اور یوں مواجہ اقدس کی حاضری
نصیب ہوئی یہ بھی سرکار ہی کی طرف سے تھا کہ اس لباس میں بلانا چاہا۔ دوسرے
دن رابغ سے ایک بدوی پہنچا اونٹ پر سوار اور ہمارا تمام اسباب کہ چلتے وقت قلعہ
کے سامنے چھوٹ گیا تھا اس پر بار اس نے شیخ حسین کا رقعہ لاکر دیا کہ آپ کا یہ اسباب
رہ گیا تھا روانہ کرتا ہوں ہر چند ان بدوی صاحب کو آتے جاتے دس منزلوں کی محنت
کا نذرانہ دیتا رہا مگر انھوں نے نہ لیا اور کہا ہمیں شیخ حسین نے تاکید فرما دی ہے کہ شیخ
سے کچھ نہ لینا یہاں کے حضرات کرام کو حضرات مکہ معظمہ سے زیادہ اپنے اوپر مہربان
پایا بحمدہٖ تعالےٰ اکتیس روز حاضری نصیب ہوئی بارھویں شریف کی مجلس مبارک
یہیں ہوئی صبح سے عشا تک اسی طرح علماء عظام کا ہجوم رہتا۔ بیرون باب مجیدی

مولانا کریم اللہ رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت مولٰنا عبد الحق مہاجر الٰہ آبادی رہتے تھے
انکے خلوص کی تو کوئی حد ہی نہیں حسام الحرمین و دولۃ المکیہ پر تقریظات میں انھوں
نے بڑی سعی جمیل فرمائی جزاہ اللہ خیرا کثیرا یہاں بھی اہل علم نے دولۃ المکیہ
کی نقلیں لیں۔ ایک نقل بالخصوص مولٰنا کریم اللہ مزید تقریظات کے لئے اپنے
پاس رکھی میرے چلے آنے کے بعد بھی مصر و شام و بغداد و مقدس وغیرہا کے علماً
جو موسم میں خاک بوس آستانہ اقدس ہوتے جن کا ذرا بھی زیادہ قیام دیکھتے
اور موقع پاتے ان کے سامنے کتاب پیش کرتے اور تقریظیں لیتے اور بصیغہ
رجسٹری مجھے بھیجتے رہتے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ علماء کرام نے
یہاں بھی فقیر سے سندیں اور اجازتیں لیں خصوصاً شیخ الدلائل حضرت مولٰنا
سید محمد سعید مغربی کے الطاف کی تو حد ہی نہ تھی اس فقیر سے خطاب میں یا سیدی
فرمانے میں شرمندہ ہوتا ایک بار میں نے عرض کی حضرت سید تو آپ ہیں فرمایا
واللہ تم سید ہو میں نے عرض کی میں سیدوں کا غلام ہوں فرمایا تو یوں بھی سید ہوئے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مولی القوم منھم قوم کا غلام آزاد شدہ
انھیں میں سے ہے اللہ تعالیٰ سادات کرام کی سچی غلامی اور ان کے صدقے میں
آفات دنیا و عذاب قبر و عذاب حشر سے کامل آزادی عطا فرمائے آمین یوں ہی مولانا
حضرت سید عباس رضوان و مولٰنا سید مامون بری و مولٰنا سید احمد جزائری
و مولٰنا شیخ ابراہیم خربوطی و مفتی حنفیہ مولٰنا تاج الدین الیاس و مفتی حنفیہ سابقاً
مولٰنا عثمان بن عبد السلام داغستانی وغیرہم حضرات کے کرم بھولنے کے نہیں
ان مولٰنا داغستانی سے قبا شریف میں ملاقات ہوئی تھی کہ وہیں اُٹھ گئے تھے
مکہ معظمہ کی طرح زیادہ اہم حسام الحرمین کی تصدیقات تھیں جو بحمد اللہ تعالیٰ
بہت خیر و خوبی کے ساتھ ہوئیں زیادہ زمانہ قیام انھیں میں گذر گیا کہ ہر صاحب
پوری کتاب مع تقریظات مکہ معظمہ دیکھتے اور کئی کئی روز میں تقریظ لکھ کر دیتے
مفتی شافعیہ حضرت سید احمد برزنجی نے حسام الحرمین پر چند ورق کی تقریظ لکھی اور

فرمایا اس کتاب کی تائید میں اسے ہمارہ مستقل رسالہ کرکے شائع کرنا ایسا ہی کیا گیا۔
حسام الحرمین کا کام پورا ہونے کے بعد دولۃ المکیہ پر تقریظات کا خیال ہوا دونوں
حضرات مفتی حنفیہ نے مدینہ طیبہ اور فقہا شریف میں تقریظیں تحریر فرمائیں تیسری باری
مفتی شافعیہ کی آئی یہ آنکھوں سے معذور ہوگئے تھے یہ ٹھہری کہ ان کے داماد سید
عبداللہ صاحب کے مکان پر اس کتاب کے سننے کی مجلس ہو عشا کہ وہاں اول
وقت ہوتی ہے پڑھ کر بیٹھے میں نے کتاب سنانی شروع کی بعض جگہ مفتی صاحب
کو شکوک ہوئے میری غلطی کہ میں نے حسب عادت جرأت کے ساتھ مسکت جواب
دیے جو مفتی صاحب کو اپنی عظمت شان کے سبب ناگوار ہوئے جا بجا ان کا ذکر
میں نے الفیوض الملکیہ حاشیہ دولۃ الملکیہ میں کردیا ہے بارہ بجے جلسہ ختم
اور مفتی صاحب کے قلب میں ان جوابوں کا غبار رہا مجھے بعد کو معلوم ہوا اس وقت
اگر اطلاع ہوتی میں معذرت کرلیتا ایک رات ان کے شاگرد شیخ عبدالقادر طرابلسی
شلبی کہ مدرس ہیں فقیر کے پاس آئے اور بعض مسائل میں کچھ الجھنے لگے حامد رضا خاں
نے انھیں جواب دے جن کا جواب وہ نہ دے سکے اور وہ بھی سینہ میں غبار لے کر
اٹھے ان کا غبار مجھے معلوم ہوگیا تھا جس کی میں نے پرواہ نہ کی انصاف پسند تو ہوتے
ممنون ہوتے جو انہیں صواب کی طرف راہ بتائے نہ یہ کہ بات سمجھ لیں جواب نہ
دے سکیں اور بتانے سے رنجیدہ ہوں اور فقیر کو متواتر ناسازیوں کے بعد مکہ معظمہ
میں جو کئی مہینے گزرے واللہ اعلم وہ کیا بات تھی جس نے حضرات کرام مدینہ طیبہ کو
اس ذرۂ بے مقدار کا مشتاق کر رکھا تھا یہاں تک کہ مولانا کریم اللہ صاحب فرماتے
تھے کہ علما تو علما اہل بازار تک کو تیرا اشتیاق تھا اور یہ جملہ فرمایا کہ ہم سالہا سال سے
سرکار میں مقیم ہیں اطراف و آفاق سے علما آتے ہیں واللہ یہ لفظ تھا کہ جوتیاں
چٹخاتے چلے جاتے ہیں کوئی بات نہیں پوچھتا اور تمہارے پاس علماء کا یہ ہجوم ہے میں نے
عرض کی میرے سرکار کا کرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

کریماں کہ در فضل بالاترند — سگاں پرورند و چناں پروردند

اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں ہموں کو پالتے ہیں اور ایسا پالتے ہیں
ایامِ اقامت سرکارِ اعظم میں صرف ایک بار مسجد قبا شریف کو گیا اور ایک بار
زیارت حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاضر ہوا۔ باقی سرکارِ اقدس ہی
کی حاضری رکھی سرکار کریم ہیں اپنے کرم سے قبول فرمائیں اور خیریت ظاہر و باطن
کے ساتھ پھر بلائیں ع

ہمکو مشکل ہے اُنھیں آسان ہے

رخصت کے وقت قافلے کے اونٹ آگئے ہیں پا بر کاب ہوں اس وقت تک علما
کو اجازت نامے لکھکر دیئے وہ سب تو الاجازات المتینہ میں طبع ہو گئے اور
یہاں آنے کے بعد دونوں حرم محترم سے درخواستیں آیا کیں اور اجازت نامے
لکھ کر گئے یہ درج رسالہ نہیں چلتے وقت حضرات مدینہ کریمہ نے بیرون شہر
دور تک مشایعت فرمائی اب مجھ میں طاقت تھی ان کی معاودت تک میں بھی
پیادہ ہی رہا اونٹ جدہ کے لئے گئے تھے اب موسم سخت گرمی کا آگیا تھا اور بارہ
منزلیں منزل پر ظہر کی نماز کہ ٹھیک زوال ہوتے ہی پڑھتا تھا اور معاً قافلہ روانہ
ہوتا تھا سر پر آفتاب اور پاؤں نیچے گرم ریت یا پتھر اللہ تعالیٰ مولوی نذیر احمد
صاحب کا بھلا کرے فرضوں میں تو مجبور تھے کہ خود بھی شریک جماعت ہوتے مگر
جب میں سنتوں کی نیت باندھتا چھتری لے کر سایہ کرتے جب پہلی رکعت کے
سجدے میں جاتا پاؤں کے نیچے اپنا عمامہ رکھ دیتے کہ باقی رکعتوں میں پاؤں نہ
جلیں ابتدا سے یوں نہ کرسکتے تھے کہ میں عمامہ رکھنا درکنار نماز میں چھتری لگانے
پر بھی ہرگز راضی نہ ہوتا۔ انھوں نے اور حاجی کفایت اللہ صاحب نے اس سفر مبارک
میں بلا طمع بلا معاوضہ محض اللہ و رسول کیلئے جیسے آرام دیئے اللہ تعالیٰ ان کا اجر عظیم
دنیا و آخرت میں ان صاحبوں کو عطا فرمائے۔ آمین۔ جدہ پہنچ کر جہاز تیار ملا بمبئی
کے ٹکٹ بٹ رہے تھے خریدے اور روانہ ہوئے جب عدن پہنچے معلوم ہوا کہ
جہاز والے نے کہ رافضی تھا دھوکا دیا عدن پہنچ کر اعلان کیا کہ جہاز کراچی جائیگا

ہم لوگوں نے قصد کیا کہ اتر لیں اور بمبئی جانے والے جہاز میں سوار ہوں اتنے میں انگریز ڈاکٹر آیا اور اس نے کہا بمبئی جانے والوں کو قرنطینہ میں رہنا ہوگا ہم نے کہا اس مصیبت کو کون جھیلے اس سے کراچی ہی بھلی۔ راستہ میں طوفان آیا۔ اور ایسا سخت کہ جہاز کا لنگر ٹوٹ گیا۔ سخت ہولناک آواز پیدا ہوئی مگر دعاؤں کی برکت کہ مولیٰ تعالیٰ نے ہر طرح کی اماں رکھی۔ جب کراچی پہنچے ہمارے پاس صرف دو روپے باقی تھے اور اس زمانے تک وہاں کسی سے تعارف نہ تھا جہاز کنارے کے قریب ہی لگا اور عین ساحل پر چنگی کی چوکی جس پر انگریز یا کوئی گورا نوکر اسباب کثیر یہاں محصول تک دینے کو نہیں ہر چیز کی تعلیم وارشاد فرمانے والے پر بے شمار درود وسلام ان کی ارشاد فرمائی ہوئی دعا پڑھی وہ گورا آیا اور اسباب دیکھ کر بارہ آنے محصول کہا ہم نے شکر الٰہی ادا کیا اور بارہ آنے دیدیئے چند منٹ بعد وہ پھر واپس آیا اور کہا نہیں نہیں اسباب دکھاؤ سب صندوق وغیرہ دیکھے اور پھر بارہ آنے کہہ کر چلا گیا پھر واپس آیا اور سب صندوق کھلوا کر اندر سے دیکھے اور پھر بارہ ہی آنے کہے اور رسید دیکر چلا گیا اب سوا روپیہ باقی رہا اس میں سے منجھلے بھائی مرحوم مولوی حسن رضا خاں کو تار دیا کہ دو سو روپیہ بھیجو یہاں وہ تار مشتبہ ٹھہرا کہ بمبئی سے آتا کراچی سے کیسا آیا بارے روپے پہنچ گئے۔ بمبئی کے احباب وہاں لیجانے پر مصر ہوئے وہاں جانا پڑا مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب وغیرہ احباب احمد آباد کو اطلاع ہوئی آدمی بھیجے باصرار احمد آباد لے گئے سوا ریو کو بمبئی سے محمد رضا خاں و حامد رضا خاں کے ساتھ روانہ کر دیا تھا میں ہندوستان میں اترنے سے ایک مہینے بعد مکان پر پہنچا وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ کو بفضلہ تعالیٰ جب شدید ذلتیں اور ناکامیاں ہوئیں المرجفون فی المدینۃ کی وراثت سے یہاں یہ اڑا رکھی تھی کہ معاذ اللہ فلاں قید ہو گیا بمبئی آکر یہ خبر سنی احباب نے مجلس بیان منعقد کی اور چاہا کہ اس کی نسبت کچھ کہدیا جائے واحد قہار نے ان کا کذب خود ہی سب پر روشن فرما دیا تھا مجھے کہنے کی کیا ضرورت تھی ہاں اتنا ہوا کہ آیہ کریمہ انا فتحنا لک فتحاً مبینا کا بیان

کیا اور اس میں فتح مکہ مکرمہ اور اس سے پہلے صلح حدیبیہ کی حدیث ذکر کی اس میں کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قیام فرما کر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ معظمہ بھیجا یہاں انھیں دیر لگی۔ کافروں نے اڑا دیا کہ وہ مکہ میں قید کر لیے گئے میرے آنے سے پہلے ہی اطراف سے لوگوں نے مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو استفسار واقعات کے خطوط لکھے جس کے جواب انھوں نے وہ دیے کہ سنیوں کا دل باغ باغ ہو گیا اور وہابیوں کا کلیجہ داغ داغ والحمد للہ رب العٰلمین ان میں سے بعض میرے دیکھنے میں آئے جن میں فرمایا ہے کہ یہ خبیث کذابوں کا کذب خبیث ہے اس کو تو مکہ معظمہ میں وہ اعزاز ملا جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ وہابیہ کی تو کیا شکایت کہ وہ پورے اعدا ہیں اور کیوں نہ میرے دشمن ہوں کہ میرے مالک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن ہیں ان کے افتراؤں نے بعض جاہل کچے سنیوں کو بھی میرا مخالف کر دیا تھا یہ بہتان لگا کر کہ یہ معاذ اللہ حضرت شیخ مجدد کو کافر کہتا ہے اور جب مکہ معظمہ میں علم غیب کا مسئلہ بفضلہ تعالیٰ باحسن وجوہ روشن ہو گیا۔ علم الٰہی اور علم نبوی کا غیر متناہی فرق میں نے ظاہر کر دیا تو اب یہ جوڑی کہ عیاذاً باللہ یہ قدرت نبوی کو قدرت الٰہی کے برابر کہتا ہے کچے ناسمجھ لوگ آیۂ کریمہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ پر عمل نہ کرنے والے ان کے داؤں میں آ گئے مدینہ طیبہ میں ایک ہندی صاحب شیخ الحرم عثمان پاشا کے یہاں کچھ دخیل تھے ایک مدرسہ کے نام سے ہندوستان وغیرہ سے چندہ منگاتے یہ بھی انہیں کذابوں کی باتوں سے متاثر ہوئے میں ابھی مکہ معظمہ ہی میں تھا یہاں جو فتح و ظفر مولیٰ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی اور پھر میرے عزم حاضری سرکار اعظم کی خبر مدینہ طیبہ پہنچی ان صاحب نے اپنے زعم پر کہ مجھ حاکم شہر کے یہاں رسائی ہے یہ لفظ فرمائے کہ وہاں تو اس نے اپنا سکہ جما لیا آنے تو دو یہاں آتے ہی قید کرا دوں گا۔ مولیٰ عزوجل کی شان میری سرکار سے ان کو یہ جواب ملا کہ میں ابھی مکہ معظمہ ہی میں ہوں ان کی نسبت دھوکے سے چندے

منگانے کا دعویٰ ہوا اور جیل خانے بھیجدیے گئے جب میں حاضر ہوا ہوں وہ میعاد کاٹ کر آچکے تھے مسجد کریم میں مجھ سے ملے اور فرمایا میں تنہائی میں ملنا چاہتا ہوں میں نے کہا علما و عظما کی تشریف آوری کا ہجوم آپ دیکھتے ہیں مجھے تنہائی نصف شب کو ملتی ہے کہا میں اسی وقت آؤں گا میں نے کہا اس وقت بندش ہوتی ہے کہا میری بندش نہ ہوگی تشریف لائے اور کلمات استمالت و استعفا کے فرمائے میں نے معاف کیا اور میرے دل میں بحمدہ تعالیٰ اس کا کچھ غبار بھی نہ تھا پھر ہندوستان تشریف لاکر بھی مجھ سے ملے اظہار نام کی ضرورت نہیں ع

چو باز آمدی ماجرا در نوشت

یہ تمام وقائع ایسے نہ تھے کہ ان کو میں اپنی زبان سے کہتا ہمراہیوں کو توفیق ہوتی اور آنے جانے اور ایام قیام ہر دو سرکار کے واقعات روزانہ تاریخ وار قلمبند کرتے تو اللہ و رسول کی بے شمار نعمتوں کی عمدہ یادگار ہوتی ان سے رہ گیا اور مجھے بہت کچھ سہو ہو گیا جو یاد آیا بیان کیا نیت کو اللہ عزوجل جانتا ہے قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کر یہ برکات ہیں اُن دعاؤں کے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائیں والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی الحبیب الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

مؤلف۔ ایک صاحب شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس میں بریلی تشریف لائے تھے اعلیٰ حضرت مدظلہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور کچھ اشعار نعت شریف سنانے کی درخواست کی استفسار فرمایا کس کا کلام ہے انھوں نے بتایا اس پر ارشاد فرمایا سوا دو کے کلام کے کسی کا کلام میں قصداً نہیں سنتا مولانا کافی اور حسن میاں مرحوم کا کلام اول سے آخر تک شریعت کے دائرہ میں ہے البتہ مولانا کافی کے یہاں لفظ رعنا کا اطلاق جابجا ہے اور یہ شرعاً محض ناروا و بیجا ہے مولانا کو اس پر اطلاع نہ ہوئی ورنہ ضرور احتراز فرماتے حسن میاں

ف لفظ رعنا کا نعت شریف میں اطلاق ناجائز ہے

مرحوم کے یہاں بفضلہ تعالیٰ یہ بھی نہیں ان کو میں نے نعت گوئی کے اصول بتادیے تھے ان کی طبیعت میں ان کا ایسا رنگ رچا کہ ہمیشہ کلام اسی معیار اعتدال پر صادر ہوتا جہاں شبہ ہوتا مجھ سے دریافت کر لیتے۔ ایک غزل میں یہ شعر خیال میں آیا

ع خدا کرنا ہوتا جو تحت مشیت   خدا ہو کے آتا یہ بندہ خدا کا

میں نے کہا ٹھیک ہے یہ شرطیہ ہے جس کے لئے مقدم اور تالی کا امکان ضرور نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ اے محبوب تم فرمادو کہ اگر رحمٰن کے لئے کوئی بچہ ہوتا تو اسے سب سے پہلے میں پوجتا ہاں شرط و جزا میں علاقہ چاہیے وہ آیۂ کریمہ کی طرح یہاں بھی بروجہ حسن حاصل ہے بلاشبہ جتنے فضائل و کمالات خزانہ قدرت میں ہیں سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ اللہ اپنی تمام نعمتیں تم پر پوری کریگا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں ع

ہر نعمتیکہ داشت خدا شد براو تمام

ف ایک نفیس نکتہ جو وہابیت کو فنا کرنے کے لئے بہت کافی ہے

میرے ایک وعظ میں ایک نفیس نکتہ مجھ پر القا ہوا تھا اُسے یاد رکھو کہ جملہ فضائل حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے معیار کامل ہے وہ یہ کہ کسی منعم کا دوسرے کو کوئی نعمت نہ دینا چار ہی طور پر ہوتا ہے یا تو دینے والے کو اس نعمت پر دسترس نہیں یا دے سکتا ہے مگر بخل مانع ہے یا جسے نہ دی وہ اس کا اہل نہ تھا یا وہ اہل بھی ہے مگر اس سے زائد اسے کوئی اور محبوب ہے اس کے لئے بچا رکھی الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں باقی تمام کمالات تحت قدرت الٰہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین ہر جواد سے بڑھ کر جواد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فضل و کمال کے اہل اور حضور سے زائد اللہ عزوجل کو کوئی محبوب نہیں لازم ہے کہ الوہیت کے نیچے جتنے فضائل جس قدر کمالات جتنی نعمتیں جس قدر برکات ہیں مولیٰ عزوجل نے سب علیٰ وجہ کمال پر حضور کو

عطا فرمائیں اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرماتا جیسے ارشاد ہوا لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ؁ اگر ہم بیٹا چاہتے تو ضرور اپنے پاس سے اگر ہمیں کرنا ہوتا گویا ارشاد ہوتا ہے اے نصرانیو تم مسیح کو اور یہودیو تم عزیر کو اور عرب کے مشرکو تم ملائکہ کو ہماری اولاد ٹھہراتے ہو ہمیں اگر اپنے لئے بیٹا بنانا ہوتا تو انھیں کو نہ بناتے جو سب سے زیادہ ہمارے مقرب ہیں یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری اجازت کے بعد حسن میاں مرحوم نے یہ شعر داخل غزل کیا اور مقطع میں اس کی طرف اشارہ کیا کہ ؎

بھلا ہے حسنؔ کا جناب رضاؔ سے بھلا ہو الٰہی جناب رضاؔ کا

غرض ہندی نعت گویوں میں ان دو کا کلام ایسا ہے باقی اکثر دیکھا گیا کہ قدم ڈگمگا جاتا ہے اور حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ نہایت آسان سمجھتے ہیں اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے غرض حمد میں ایک جانب اصلا حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے (پھر فرمایا) مولانا کافی علیہ الرحمۃ کی زیارت آٹھ برس کی عمر میں مجھے خواب میں ہوئی میری پیدائش کے گیارہ مہینے بعد مولٰنا کو پھانسی ہوئی پچھلی غزل میں ایک مصرعہ یہ بھی لکھا تھا ؏

بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

میں نے اپنے منجھلے بھائی حسن میاں مرحوم کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ اپنی مسجد کی فصیل شمالی پر مسجد میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور یہ مسجد کی منتہائے حد جنوبی سے میری طرف خوش خوش آرہے ہیں ہاتھ میں ایک بہت طویل کاغذ ہے وہ مجھے دکھانے لائے اور کہتے ہیں نو باتیں بہت ہی اعلیٰ درجہ پر قبول ہوئیں تفصیل نہ معلوم ہوئی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔

عرض حضور طلب اور بیعت میں کیا فرق ہے۔

ف اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ایک خواب

ف: طلب و بیعت کا فرق اور بیعت کے شرائط

ارشاد۔ طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنی پورے طور سے بکنا۔ بیعت اس شخص سے کرنا چاہیئے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔ اولاً سنی صحیح العقیدہ ہو۔ ثانیاً کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل خود کتاب سے نکال سکے اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہو رابعاً فاسق معلن نہو اسی سلسلۂ بیان میں ارشاد ہوا کہ لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں بیعت کے معنے نہیں جانتے

ف: بیعت کے معنی

بیعت اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔

عرض۔ حضور کے زمانہ میں بھی تجدید بیعت ہوتی تھی۔

ف: زمانۂ رسالت میں تجدید بیعت

ارشاد۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلمہ ابن اکوع سے ایک جلسہ میں تین بار بیعت لی جہاد کو جا رہے تھے پہلی بار فرمایا سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی تھوڑی دیر حضور نے فرمایا سلمہ تم بیعت نہ کروگے عرض کی حضور ابھی کر چکا ہوں فرمایا وایضاً پھر بھی۔ انھوں نے پھر بیعت کی آخیر میں جب سب حضرات بیعت سے فارغ ہوئے۔ پھر ارشاد ہوا سلمہ تم بیعت نہ کروگے عرض کی یا رسول اللہ میں دوبارہ بیعت کر چکا فرمایا وایضاً پھر بھی۔ غرض ایک جلسہ میں سلمہ سے تین بار بیعت لی اُن پر تاکید بیعت میں راز یہ تھا کہ وہ ہمیشہ پیادہ جہاد فرمایا کرتے تھے اور مجمع کفار کا تنہا مقابلہ کرنا اُن کے نزدیک کچھ نہ تھا ایک بار عبدالرحمٰن فاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر آ پڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرأت سے قاری نہ سمجھیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر ایک آواز تو دی کہ یا صباحاہ یعنی

دشمن ہے مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ کسی نے سنی یا نہیں کوئی آتا ہے یا نہیں۔ تنہا
ان کافروں کا تعاقب کیا وہ چار سو تھے اور یہ اکیلے وہ سوار تھے اور یہ پیادہ۔ مگر
نبوی مدد ان کے ساتھ۔ اس محمدی شیر کے سامنے سے انھیں بھاگتے ہی بنی اب یہ
تعاقب میں ہیں اپنا رجز پڑھتے جاتے ہیں انا سلمۃ ابن الاکوع والیوم یوم الرضع
میں سلمہ بن اکوع ہوں اور تمھاری ذلت وخواری کا دن ہے ایک ہاتھ گھوڑے کی کونچوں
پر مارتے ہیں وہ گرتا ہے سوار زمین پر آتا ہے۔ دوسرا ہاتھ اس پر پڑتا ہے وہ جہنم
جاتا ہی یہاں تک کہ کافروں کو بھاگنا دشوار ہو گیا۔ گھوڑوں پر سے اپنے اسباب پھینکنے
لگے کہ ہلکے ہو کر زیادہ بھاگیں۔ یہ اسباب سب ایک جگہ جمع فرماتے اور پھر وہی رجز
پڑھتے ہوئے ان کا تعاقب کرتے اور انھیں جہنم پہنچاتے یہاں تک کہ شام ہو گئی۔
کافر ایک پہاڑی پر ٹھہرے اُس کے قریب دوسری پہاڑی پر اُنھوں نے آرام فرمایا
دن ہونے پر وہ اتر کر چلے وہ اسی طرح ان کے پیچھے اور وہی رجز وہی قتل یہاں تک
کہ گرد اٹھی یہ قتل و تعاقب کرتے کرتے تھک گئے تھے اندیشہ ہوا کہ مبادا کفار کی مدد آئی
ہو جب دامن گرد پھٹا تکبیروں کی آوازیں آئیں اور دیکھا کہ حضرت ابو قتادہ مع دیگر
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھوڑوں پر تشریف لا رہے ہیں اب کیا تھا کفار کو گھیر لیا
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فارس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جاتا تھا
یعنی لشکر حضور کے سوار جس طرح سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راجل رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم یعنی لشکر اقدس کے پیادے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بارگاہ رسالت میں آسدٌ من اُسدِ اللہ
ورسولہ فرمایا اللہ و رسول کے شیروں میں سے ایک شیر ان کو اس جہاد کی خبر
ان کے گھوڑے نے دی تھان پر بندھا ہوا چمکا اُنھوں نے چمکارا پھر چمکا فرمایا
واللہ کہیں جہاد ہے گھوڑا کس کر سوار ہوئے اب یہ تو معلوم نہیں کہ کدھر جائیں۔
باگ چھوڑ دی اور کہا جدھر تو جانتا ہے چل گھوڑا اُڑا اور یہاں لے آیا اس عبدالرحمن
قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہو لیا تھا یہ وقت اس کے

اس وعدہ پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اُس نے کشتی مانگی اُنھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا خنجر لیکر اس کے سینے پر سوار ہوئے اس نے کہا میری بی بی کے لیئے کون ہوگا فرمایا نار اور اس کا گلا کاٹ دیا سرکاری اونٹ اور تمام غنیمتیں اور وہ اسباب کہ جابجا کفار پھینکتے اور سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے سب لاکر حاضر بارگاہ انور کیا۔

عرض۔ مجلس سماع میں اگر مزامیر نہ ہوں سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر وجد صادق ہے اور حال غالب اور عقل مستور اور اس عالم سے دور تو اس پر تو قلم ہی جاری نہیں ع کہ سلطاں نگیرد خراج از خراب۔ اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو تثنی اور تکسر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ حرام ہے اور بغیر اس کے اگر ریا و اظہار کے لئے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین کے ساتھ تشبہ بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بن جاتی ہے تو حسن و محمود ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم جو کسی قوم کا مشابہ بنے وہ انھیں میں سے ہے۔

ان لم تکونوا منھم فتشبھوا ان التشبہ بالکرام فلاح

عرض۔ اگر کوئی تنہا خشوع کے لئے نماز پڑھے اور عادت ڈالے تاکہ سب کے سامنے بھی خشوع ہو تو ریا ہے یا کیا۔

ارشاد۔ یہ بھی ریا ہے کہ دل میں نیت غیر خدا ہے یہاں میں ایک حدیث وہابی کش بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق ہے۔ عادت کریمہ تھی کہ کبھی شب میں اپنے اصحاب کرام کا تفقد احوال فرماتے مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق اکبر پر گزر فرمایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے

انھیں دیکھا کہ جا بجا سے متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں صبح ہر ایک سے اس کے طریقے کا سبب دریافت فرمایا صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ اسمعت من اناجیہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں اُسے سنا لیتا ہوں یعنی اوروں سے کیا کام کہ آواز بلند کروں۔ فاروق نے عرض کی یا رسول اللہ اطرد الشیطان واوقظ الوسنان میں شیطان کو بھگاتا اور سوتوں کو جگاتا ہوں یعنی جہاں تک آواز پہنچے گی شیطان بھاگے گا اور تہجد والوں میں سے جس کی آنکھ کھلی ہو وہ جاگ کر پڑھے گا اس لئے اس قدر زور سے پڑھتا ہوں حضرت بلال نے عرض کی یا رسول اللہ کلام طیب یجمع اللہ بعضہ مع بعض پاکیزہ کلام ہے کہ اللہ اس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے اس کا مطلب فقیر کی سمجھ میں یہ ہے گویا عرض کرتے ہیں کہ قرآن عظیم ایک لہلہاتا باغ ہے جس میں رنگ رنگ کے پھول قسم قسم کے میوے درِ منثور کی طرح متفرق پھیلے ہوئے کہیں حمد ہے کہیں ثنا کہیں ذکر کہیں دعا کہیں خوف کہیں رجا کہیں نعت حبیب خدا وغیرہا مطالب جُدا جُدا جانب الٰہی سے جس وقت جس طرح کی تجلی وارد ہوتی ہے اسی کے مناسب آیات متفرق مقامات سے جمع کر کے پڑھتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلکم قد اصاب تم سب ٹھیک پر ہو مگر اے صدیق تم قدرے آواز بلند کرو اور اے فاروق تم قدرے پست اور اے بلال تم سورت ختم کر کے دوسری سورۃ کی طرف چلو۔ اسی طرح ایک شب تہجد میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑھنا سُنا ان کی آواز نہایت دلکش ان کا لہجہ کمال دلکشا تھا ارشاد ہوا انھیں داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے الحانوں سے ایک الحان ملا ہے صبح ان کے پڑھنے کی تعریف فرمائی انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضور سن رہے ہیں تو اور زیادہ بنا کر پڑھتا میں کہتا ہوں یہ جگہ ہے کہ وہابیت کا زہر اشق ہو جائے ریا حرام ہے بلکہ اُسے شرک فرمایا ہے

اگر روئے طاعت ترا در خدا ست　　　اگر جبرئیلت نہ بیند روا ست

ف: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سی داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام
بنا لیتا غرض جس سے وہ ہیبت کا زائل ہو جائے۔

اور ریا نہیں مگر غیر خدا کے لئے تصنع یہاں یہ صحابی خود حضور میں عرض کر رہے ہیں کہ میں حضور کے لئے اور زیادہ بنا کر پڑھتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکار نہیں فرماتے تو ثابت ہوا کہ حضور کے لئے بنانا غیر خدا کے لئے بنانا نہیں خدا ہی کے لئے ہے کہ حضور کا معاملہ اللہ ہی کا معاملہ ہے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ان من تمام توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ و رسولہ یا رسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ اپنے مال سے باہر آؤں سب اللہ و رسول کے نام پر تصدق کر دوں۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ تبت الی اللہ و رسولہ یا رسول اللہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں اس قسم کی بہت آیات و احادیث میری کتاب الامن والعلی میں ملیں گی جن سے ثابت ہوگا کہ حبیب کا معاملہ غیر خدا کا معاملہ نہیں اللہ ہی کا معاملہ ہے مگر وہابیہ کو عقل و ایمان نہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مذکور سے پنج آیت کا بھی جواز ثابت ہوا کہ وہ متفرق مقام سے آیات پڑھتے تھے اور ارشاد ہوا تم سب ٹھیک پڑھو اور آگے جو انہیں تعلیم فرمائی اُس سے اتنا ثابت ہوا کہ نماز میں اولیٰ یوں ہے۔

(ف: پنج آیت کا جواز)

عرض: حضور فنافی الشیخ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے۔

(ف: تصور شیخ)

ارشاد: یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کر کے اس طرح سمجھے کہ سرکار رسالت سے فیوض و انوار قلب شیخ پر فائض ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آ رہے ہیں پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہو جائے گی شجر و حجر و در و دیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئیگی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہوگی اور پھر ہر حال اپنے ساتھ میں پاؤ گے حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لیے جاتے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی یہ نظر اول تھی بلاقصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اُٹھ گئی اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبد العزیز دباغ رضی اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیر و مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر انھیں سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیئے۔ عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی۔ فرمایا سوتی نہ تھی۔ سوتے میں جان ڈال لی تھی۔ عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا۔ عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

ف بچوں کی بیعت

عرض۔ بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے۔

ارشاد۔ اگر ایک دن کا بچہ ہو تو ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے

ف رویت ہلال میں خط اور تار کی خبر معتبر نہیں

عرض۔ اثبات ہلال میں تار پر اعتماد ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ میرا رسالہ ازکی الاہلال ملاحظہ فرمائیے جس میں بدر کی طرح روشن کیا ہے رویت ہلال میں تار اور خط کی خبر معتبر نہیں لیکن گنگوہی صاحب نے معتبر مانی اور اپنے علم و فہم کی بانگی دکھانے کو اس پر یہ استدلال مضحکہ اطفال تراشا کہ تحریر معتبر ہے اور تحریر قلم سے یا طویل بانس سے ہر طرح تحریر ہے تو گویا ان بزرگوار کے نزدیک تار بھیجنے والا اتنے لمبے بانس سے کچھ لکھ دیا کرتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ان کا یہ فتوےٰ ہمارے پاس موجود ہے اور عقلاً و نقلاً باطل و مردود ہے۔ اولاً تو یہاں تحریر ہی کہاں۔ دوم خط خود کب معتبر۔ تمام کتابوں میں تصریح ہے کہ الخط یشبہ الخط اور الخط لا یعمل بہ آپ کے لیکھے اس سینکڑوں میل کے طویل بانس سے وہ خبر بھیجنے والا ہی لکھتا کہ اس کا خط آپ کے نزدیک معتبر ہو بلکہ یہ شیطان کی آنت تار بابو کے ہاتھ میں ہے جو محض مجہول اور اکثر کفار۔ اس کا نام مفتی گری ہے۔ آدمیاں گم شدند۔

ف قطب کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت نہیں

عرض۔ حضور قطب کی طرف پاؤں کرنے کی کیا ممانعت فرمائی گئی ہے۔

ارشاد۔ یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے۔ قطب عوام میں ایک ستارے

کا نام ہے کہ قطب شمالی کے قریب ہی تو تارے تو چاروں طرف ہیں کسی طرف پاؤں نہ کرے (اسی تذکرہ میں فرمایا حضرت سیدی ابراہیم ادہم مسجد میں پاؤں پھیلائے بیٹھے تھے غیب سے ندا آئی "ابراہیم کیا بادشاہوں کے حضور یوں ہی بیٹھتے ہیں" اس وقت سے جو پاؤں سمیٹے تو تختے ہی پر پھیلے کبھی سوتے میں نہ پھیلائے۔

عرض۔ دستر خوان پر اگر اشعار وغیرہ لکھے ہوں تو اس پر کھانا جائز ہے۔

ارشاد۔ ناجائز ہے۔

عرض۔ اگر برتن میں آیات وغیرہ لکھی ہوں تو اس میں کھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ اگر بغرض استشفا ہے تو حرج نہیں لیکن باوضو ورنہ اجازت نہیں۔

عرض۔ اگر معتکف کسی معقول وجہ سے مسجد ہی میں وضو کرے تو اسے اجازت ہوگی

ارشاد۔ نہیں مگر جبکہ وہ باحتیاط اس طرح وضو کرے کہ اس کے وضو کی چھینٹ مسجد میں نہ گرے کہ اس کی سخت ممانعت ہے اکثر دیکھا گیا کہ فصیل پر وضو کیا اور ویسے ہی ہاتھ جھٹکتے فرش مسجد میں پہنچ گئے۔ یہ ناجائز ہے میں نے ایک بار بغیر برتن کے خاص مسجد میں وضو جائز طور پر کیا وہ یہ کہ پانی موسلا دھار پڑ رہا تھا اور میں معتکف جاڑوں کے دن تھے میں نے توشک بچھا کر اور اس پر لحاف ڈال کر وضو کر لیا اس صورت میں ایک چھینٹ بھی مسجد کے فرش پر نہ پڑی پانی جتنا وضو کا تھا توشک و لحاف نے جذب کر لیا۔

عرض۔ حضور مدینہ طیبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکہ معظمہ میں ایک لاکھ کا اس سے مکہ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے۔

ارشاد۔ جمہور حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے اور یہی مذہب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے ایک صحابی نے کہا مکہ معظمہ افضل ہے فرمایا کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے انھوں نے کہا واللہ بیت اللہ و حرم اللہ فرمایا۔ میں بیت اللہ اور حرم اللہ میں کچھ نہیں کہتا۔ کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے انھوں نے کہا خدا کی قسم خانۂ خدا و حرم خدا فرمایا میں خانۂ خدا و حرم خدا میں کچھ نہیں کہتا کیا تم کہتے ہو کہ مکہ

مدینہ سے افضل ہے وہ وہی کہتے رہے اور امیر المومنین یہی فرماتے رہے اور یہی میرا مسلک ہے صحیح حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ دوسری حدیث نص صریح ہے کہ فرمایا المدینۃ افضل من مکۃ مدینہ مکہ سے افضل ہے اور تفاوت ثواب کا جواب باصواب شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب دیا کہ مکہ میں کمیت زیادہ ہے اور مدینہ میں کیفیت یعنی وہاں مقدار زیادہ ہے اور یہاں قدر افزوں جیسے یوں سمجھئے کہ لاکھ روپیہ زیادہ ہیں یا پچاس ہزار اشرفیاں گنتی میں وہ دونے ہیں اور مالیت میں یہ دس گنی۔ مکہ معظمہ میں جس طرح ایک نیکی لاکھ نیکیاں ہیں یوں ہی ایک گناہ لاکھ گناہ ہیں اور وہاں گناہ کے ارادے پر بھی گرفت ہے جس طرح نیکی کے ارادے پر ثواب مدینہ طیبہ میں نیکی کے ارادے پر ثواب اور گناہ کے ارادے پر کچھ نہیں اور گناہ کرے تو ایک ہی گناہ اور نیکی کرے تو پچاس ہزار نیکیاں عجب نہیں کہ حدیث میں خیر لھم کا اشارہ اسی طرف ہو کہ ان کے حق میں مدینہ ہی بہتر ہے۔

ف: تفاوتِ ثواب کا جواب و افضلیت مدینہ

مؤلف۔ حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کا ذکر تھا ان کے محاسن کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا قیامت قریب ہے اچھے لوگ اٹھتے جاتے ہیں جو جاتا ہے اپنا نائب نہیں چھوڑتا (پھر فرمایا) امام بخاری نے انتقال فرمایا ۹۰ ہزار شاگرد محدث چھوڑے۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال فرمایا اور ایک ہزار مجتہدین اپنے شاگرد چھوڑے محدث ہونا علم کا پہلا زینہ ہے اور مجتہد ہونا آخری منزل اور اب ہزار مرتے ہیں اور ایک بھی نہیں چھوڑتے امام بخاری نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مگس رانی کر رہا ہوں خواب دیکھ کر پریشان ہوئے کہ مکھی تو جسم اقدس پر بیٹھتی نہ تھی علماء نے تعبیر فرمائی بشارت ہو تمھیں کہ احادیث میں جو خلط ہو گیا ہے تم اسے پاک و صاف کر دو گے۔ عرض حضور احادیث میں خلط کس نے کر دیا تھا کیا زیادہ ہو گئی؟

ف: امام بخاری نے نوے ہزار شاگرد محدث چھوڑے اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار مجتہد، محدث و مجتہد کا فرق

ارشاد۔ خدا ناترسوں نے اکثر احادیث میں کچھ کا کچھ کر دیا ہے ایک مرتبہ

ایک شخص نے مجلس میں بڑی لمبی چوڑی حدیث پڑھی جس کی شروع سند میں تھا حدثنا احمد بن حنبل ویحییٰ بن معین احمد بن حنبل ویحییٰ بن معین نے ہم سے حدیث بیان کی اتفاق کی بات کہ یہ دونوں حضرات اس وقت وہاں تشریف فرما تھے باہم ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کے رہجاتے جب وہ ختم کرچکا یحییٰ بن معین نے اشارہ سے اپنے پاس بلایا اور فرمایا احمد یہ ہیں اور یحییٰ میں ہم نے خواب میں بھی یہ حدیث جو تم نے پڑھی نہیں بیان کی بولا میں سنا کرتا تھا کہ ابن حنبل وابن معین کم عقل ہیں آج مجھے اس کا یقین ہوا ساٹھ احمد بن حنبل ویحییٰ بن معین ہیں جن سے میں حدیث روایت کرتا ہوں یہ مسخر کرتا ہوا چلا گیا ا سی سلسلے میں فرمایا کہ پہلی مرتبہ کی حاضری حرمین طیبین میں ایک کٹر وہابی نے خاص کعبہ معظمہ میں مجھ سے آکر کہا کہ آپ میلاد شریف میں قیام کرنے کے لئے بہت زور دیتے تھے اور کہتے تھے کہ عرب شریف میں عام طور سے قیام ہوتا ہے یہاں شیخ العلما احمد زینی دحلان قیام کو منع کرتے ہیں میں نے کہا شیخ العلما کا دولتکدہ یہاں سے چند قدم ہے ابھی چلو ہم دریافت کرادیں ہر چند اصرار کیا زمین پکڑ گیا مفتریوں کی یہ جرأت ہوتی ہی میں نے کہا کاش مکہ معظمہ سے باہر جاکر بلکہ جہاز میں سوار ہوکر یہ افترا کیا ہوتا تصدیق کے لئے واپس آنا دشوار ہوتا شیخ العلما کے زیر دیوار بیٹھ کر ایسا جیتا افترا مگر اس حیادار کو کچھ اثر نہ ہوا اٹھ کر چلا گیا مجھے معلوم تھا کہ حضرت شیخ العلما خود قیام فرماتے ہیں استحسان قیام میں اُن کے متعدد فتوے ہیں۔ فتاوے کے علاوہ ان کی کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علے الوھابیہ میں اس کی جلیل تصریح ہے اور سیرۃ نبویہ میں اس سے بھی روشن تر[1]

ف: وہابیہ کی افترا پردازی اور قیام کا بیان

---

[1] سیرۃ نبویہ میں ارشاد فرماتے ہیں جرت العادۃ ان الناس اذا سمعوا ذکر وضعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقومون تعظیما لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد فعل ذلک کثیر من علماء الامۃ الذین یقتدی بھم یعنی عادت جاری ہوگئی ہے کہ لوگ جب ذکر ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنتے ہیں تو حضور اکرم واعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(بقیہ نوٹ ص ۵۳ پر دیکھے)

عرض۔ واقعی اگر منہ بند ہوا ہے تو حضور ہی کی ذات بابرکات سے دلمیں نہ معلوم کیا کیا کہتے ہوں گے۔

ارشاد۔ اس کا کیا خوف دل ہیں کیا برملا فحش گالیاں دیتے ہیں بعض جلتا تو مغلظات سے بھرے ہوئے بیرنگ خطوط بھیجتے ہیں پھر ایک نہیں اللہ اعلم کتنے آتے ہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں اس سے میری ذات پر حملے کریں تو میں شکر کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے مجھے دین حق کی سپر بنایا کہ جتنی دیر وہ مجھے کوستے گالیاں دیتے برا بھلا کہتے ہیں اتنی دیر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص سے باز رہتے ہیں۔ ادھر سے کبھی اس کے جواب کا وہم بھی نہیں ہوتا اور نہ کچھ برا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عزت ان کی عزت پر نثار ہونے کے لئے ہی بلکہ ان پر نثار ہونا ہی عزت ہے قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا۔ البتہ تم مشرکوں اور اگلے کتابیوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔ بڑے بڑے ائمہ ومجتہدین وصحابہ وتابعین تو مخالفین کے سب وشتم سے بچے نہیں بر درکنار رب اللہ واحد قہار اور اس کے پیارے حبیب محبوب احمد مختار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانا چاہی انھیں عیب لگائے تو اور کوئی کس گنتی میں۔

ایک صاحب ولایت نے حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضری کا منزل دور دراز سے قصد فرمایا راہ میں جس سے حضرت محبوب الٰہی صاحب کا حال دریافت فرماتے لوگ تعریف ہی کرتے انھوں نے اپنے دلمیں کہا میری محنت ضائع ہوئی کہ اگر حق گو ہوتے لوگ ضرور ان کے بدگو ہوتے جب دہلی قریب رہا تو لوگوں سے پوچھا اب مذمتیں سنیں کوئی کہتا وہ دہلی کا مکار ہے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا انھوں نے کہا الحمد للہ میری محنت وصول ہوئی۔

[illegible]

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی الٰہی مجھے

بقیہ نوٹ صفحہ ۵۲:۔ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں اور قیام بہت بہتر اور مستحسن ہے کیونکہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور بیشک امت کے بڑے بڑے علمائے نے ایسا کیا جنکی پیروی کی جاتی ہے ۱۲

ف: نبی کی دعا خالی نہیں جاتی۔

ایسا کہ مجھے کوئی برا نہ کہے ارشاد باری ہوا اے یحییٰ یہ میں نے اپنے لئے تو کیا نہیں کوئی میرا شریک بناتا ہے کوئی فرشتوں کو میری بیٹیاں بتاتا ہے کوئی میرے لئے بیٹے ٹھہراتا ہے لیکن نبی کی دعا خالی نہیں جاتی آج آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کو اکثر برا کہنے والے موجود ہیں لیکن حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ایک بھی برا کہنے والا نہیں۔ قادیانی سے بدزبان کو دیکھو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی توہینیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ انھیں اور ان کی ماں صدیقہ بتول کو فحش گالیاں تک دیتا ہے چار سو انبیاء کو صاف جھوٹا لکھا حتیٰ کہ در بارۂ حدیبیہ خود شان اقدس حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر ناپاک حملہ کیا مگر یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ہی کی (یہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ) اس پر بھی بعض احمق سختی کا الزام دیتے ہیں اللہ و رسول کو گالیاں دینا تو کوئی بات ہی نہ ہوا نہ وہ سختی ہے نہ بے تہذیبی نہ کوئی بری بات۔ ادھر سے ان کی اس ناپاک حرکت پر کافر کہا اور بس سختی و بے تہذیبی سب کچھ ہو گئی (الی) ہاں اللہ و رسول کی شان میں جو گستاخی کرے گا اسے ضرور کافر کہا جائے گا کسے باشد نور اللہ کہ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام بیان کرتا ہوں میں تو ان کا چپراسی ہوں چپراسی کا کام ہی سرکاری حکم نامہ پہنچانا ہے نہ کہ اپنی طرف سے کوئی حکم لگانا اللہ کے کرم سے امید کہ وہ قبول فرمائے۔

ف: وما علمناہ الشعر کے معنی اور یہ کہ عدم علم شعر ماکان وما یکون کے منافی نہیں۔

عرض: حضور علم ما کان و ما یکون حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے مگر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ فرمایا گیا تو شعر کا علم نہ ہوا۔

ارشاد: جب علم کسی فن کی طرف نسبت کیا جائے تو اس کے معنی دانستن نہیں ہوتے بلکہ ملکہ و اقتدار جیسے کہ فلاں گھوڑے پر چڑھنا جانتا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کا جو مفہوم ہے وہ اس کے ذہن میں ہے بلکہ یہ کہ قدرت رکھتا ہے یا یہ کہ گھوڑے پر چڑھنا نہیں جانتا تو یہ مطلب نہیں کہ جو اس کا مفہوم ہے وہ اسکے ذہن میں نہیں کہ غیر کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو اس کا مفہوم اس نے ضرور جانا۔ باقی

قدرت نہیں رکھتا حدیث میں ارشاد ہوا علموا بنیکم الرمی والسباحۃ اپنے بیٹوں کو تیر اندازی اور تیرنا سکھاؤ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے مفہوموں کا ان کو تصور کرا دو بلکہ یہ کہ ان فنوں کو ان کے قابو میں کر دو کہ تیر نشانے پر لگا سکیں اور دریا تیر سکیں تو آیہ کریمہ کے یہ معنی نہیں کہ اوروں کے اشعار حضور کے علم میں نہیں بلکہ یہ معنے کہ حضور کو ہم نے شعر گوئی پر قدرت نہیں دی اور نہ یہ حضور کے لائق۔

صحابہ قصائد عرض کرتے کیا ان کے اشعار ہمارے حضور کے علم میں نہ آتے بلکہ بعض بعض مواقع پر اصلاح فرمائی ہے کعب بن زہیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصیدۂ نعتیہ میں عرض کیا ؎

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنَارٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ　　　وَصَارِمٌ مِنْ سُیُوْفِ الْہِنْدِ مَسْلُوْلُ

ارشاد ہوا نار کی جگہ نور کہو اور سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ جب بعض اشعار دیگراں علم اقدس میں آنا منافی کریمہ وما علمنٰہ الشعر نہ ہوا تو جمیع اشعار اولین و آخرین مکتوبات لوح مبین کو علم اقدس کا محیط ہونا کیا منافی ہوسکتا ہے جو ایجاب جزئی کسی سلب کلی کا نقیض نہیں اس کا ایجاب کلی بھی یقیناً منافی نہیں البتہ ملکۂ شعر گوئی حضور کو عطا نہ ہوا اور اس پر بھی رب العزۃ نے دفع وہم فرما دیا کہ یہ کوئی خوبی نہ تھی جو ہم نے انکو نہ دی بلکہ وما ینبغی لہ یہ ان کی شان رفیع کے لائق ہی نہیں تو ان کے حق میں منقصت تھی اور وہ جمیع نقائص سے منزہ ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ شعر گوئی بالائے طاق اگر نادراً کبھی دوسرے کا شعر پڑھتے تو اُسے وزن سے ساقط فرما دیتے لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر ؎

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا　　　ویاتیک بالاخبار من لم تزود

کا مصرعۂ دوم یوں پڑھتے ع ویاتیک من لم تزود بالاخبار

اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو شعر سے منزہ فرمایا ہے شاعر نے یوں کہا ہے

ویاتیک بالاخبار من لم تزود

عرض۔ فلاسفہ کہتے ہیں کہ جزلا یتجزی باطل ہے اگر باطل مانا جائے اور ہیولیٰ اور صورت کی قدامت باطل کر دی جائے تو اسلام کے نزدیک اس میں کیا برائی۔

ارشاد۔ اگر جزلا یتجزی نہ مانا جائے تو ہیولیٰ اور صورت کے قدم کا راستہ کھلے گا۔ ان دلائل فلاسفہ کا اٹھانا پھر طویل وعریض مباحث چاہے گا اس لئے ہمارے علماء نے اسے سرے ہی سے رد فرمادیا۔ گربہ کشتن روز اول باید۔ دین اسلام میں ذات وصفات الٰہی کے سوا کوئی شے قدیم نہیں رب العزۃ فرماتا ہے بدیع السمٰوٰت والارض نیا پیدا فرمانے والا آسمانوں اور زمین کا کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ ازل میں اللہ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا غیر خدا کسی شے کو قدیم ماننا بالاجماع کفر ہے۔

ف: سوائے خدا کے کسی چیز کو قدیم ماننا کفر ہے۔

عرض۔ باری تعالیٰ کا علم قبل مخلوقات فعلی تھا وہ کس صورت سے تھا

ارشاد۔ یہ لفظ آپ نے فلاسفہ کا کہا کہ وہ علم الٰہی کو فعل وانفعال کی طرف منقسم کرتے ہیں اور مسلمانوں کے نزدیک اللہ انفعال سے پاک ہے اور علم الٰہی صورت سے منزہ جیسے اس کی ذات کی کنہ کوئی نہیں جان سکتا یونہی اس کی صفات کی۔

ف: علم باری تعالیٰ کا مسئلہ اور کنہ ذات وصفات کا ادراک محال ہے

فلاسفہ نے جو کہا کہ علم نام صورت حاصلہ عند العقل کا ہے غلط ہے ان سفہا نے اصل وفرع میں فرق نہ کیا علم سے ہمارے ذہن میں معلوم کی صورت حاصل ہوتی ہے نہ کہ حصول صورت سے علم۔ علم وہ نور ہے کہ جو شے اس کے دائرے میں آگئی منکشف ہوگئی اور جس سے متعلق ہو گیا اس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتسم ہوگئی جب فلاسفہ اپنے علم کو نہ پہچان سکے علم الٰہی کو کیا پہچانیں گے حق سبحانہ وتعالیٰ ذہن وصورت وارتسام ونور عرضی سب سے منزہ ہے نہ اس کا علم حضور معلوم کا محتاج اس کا علم حضوری وحصولی دونوں سے منزہ ہے اس کا علم اس کی صفت قدیمہ قائمہ بالذات لازم نفس ذات ہے اور کیف سے منزہ وہاں چون وچگوں وچرا وچساں کا دخل نہیں ہم نہ اس کی ذات سے بحث کر سکتے ہیں نہ اس کی کسی صفت سے حدیث میں ارشاد فرمایا تفکروا فی الاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ فتھلکوا اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اس ذات میں فکر نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے اس کی صفات میں فکر ذات ہی میں فکر ہے اور اک کنہ صفات بے ادراک

ف: علم الٰہی حضوری وحصولی سے منزہ ہے۔

کنہ ذات ممکن نہیں کہ اس کی صفات کو کسی موطن میں ذات سے جدائی محال اسی لئے انھیں لا عین ولا غیر کہا جاتا ہے اور کنہ ذات کا ادراک مخلوق کو محال کہ وہ بکل شیٔ محیط ہے کوئی اسے محیط نہیں ہو سکتا لاجرم کنہ صفات کا بھی ادراک محال حق یہ ہے - وان افتاک المفتیون اپنی حقیقت تو جانتے نہیں اللہ تعالیٰ کی کنہ میں کلام کریں گے انسان کی اس وقت تک حقیقت فلاسفہ کو معلوم نہیں۔ انسان کی کیا تعریف کرتے ہیں حیوان ناطق حیوان کی تعریف کرتے ہیں جسم نامی حساس متحرک بالارادہ اور ناطق مدرک کلیات وجزئیات اگرچہ یہ بھی اُن کے متاخرین کی رفوگری ہے ان سفہا نے تو آوازوں پر حد و رکھی تھیں گھوڑا حیوان ساہل ہنہنانے والا جانور گدھا حیوان ناہق رینکنے والا جانور انسان حیوان ناطق کلام کرنے والا جانور انھوں نے ناطق کے معنے گڑھے مدرک کلیات وجزئیات جسے اصلا زبان عرب مساعد نہیں خیر یوں ہی سہی انسان نام بدن کا ہے یا نفس ناطقہ یا دونوں کے مجموع کا اول ناطق نہیں کہ ادراک کلیات شان نفس ہے نہ کار بدن دوم حیوان نہیں کہ نفس ناطقہ نہ جسم ہے نہ نامی نہ ان کے نزدیک متحرک سوم نہ حیوان ہے نہ ناطق کہ حیوان ولا حیوان کا مجموع لا حیوان ہوگا اور ناطق ولا ناطق کا لا ناطق غرض واقع میں کوئی شے ایسی نہیں جس پر حیوان وناطق بمعنی مذکور دونوں صادق ہوں یہ ہے ان کا خود اپنی حقیقت کے ادراک سے عجز ع

تو از جان زندۂ وجاں را ندانی

پھر کنہ ذات وصفات میں کلام کیسا جہل شدید وضلال تام ہے حق یہ ہے کہ انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے اور روح امر رب سے ہے اس کی معرفت بے معرفت رب نہیں ہو سکتی اسی لئے اولیا فرماتے ہیں من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے ضرور اپنے رب کو پہچان لیا یعنی معرفت نفس اسی وقت حاصل ہوگی جب معرفت رب ہولے زندیق لوگ اسے اس پر حمل کرتے ہیں کہ نفس ہی رب ہے اور یہ کفر خالص ہے قل الروح من امر ربی نہ کہ معاذ اللہ ربی -

ف: انسان کی تعریف کہ فلاسفہ کرتے ہیں باطل ہے۔

عرض۔ حاشیہ خیالی پر مولوی عبد الحکیم نے لکھا کہ روح اور جسم میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری ہے

ارشاد۔ یہ کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا روح یعنی نفس ناطقہ کو مادے سے مجرد مانتے ہیں یا نہیں اور جسم مادی ہے تو کیسے اتحاد ہو جائے گا محال ہے نہ شرعاً صحیح نہ عقلاً فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فرمایا تو معلوم ہوا کہ بدن اور روح اور ہے۔

عرض۔ تو حلول ہوا۔

ارشاد۔ ہاں متکلمین بدن میں روح کا حلول مانتے ہی ہیں

عرض۔ روح عالم امر سے ہے۔

ارشاد۔ ہاں عالم امر اور خلق میں فرق ہے۔ عالم خلق مادے سے بتدریج پیدا فرمایا جاتا ہے اور عالم امر صرف کن سے لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العلمین روح عالم امر سے ہے محض کن سے بنی اور جسم عالم خلق سے کہ نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ غیر مخلقہ پھر مخلقہ ہوتا ہے خلقکم اطوارا۔

عرض۔ اس مسئلہ لاتجزی میں امام رازی اور علما نے بھی توقف کیا ہے۔ اور دلائل فلاسفہ اس کے ابطال پر قوی معلوم ہوتے ہیں

ارشاد۔ صدرا میں بہت حجتیں لکھیں جن میں نفس جز کو کوئی باطل نہیں کرتی اتصال جزئین باطل کرتی ہیں اتصال کو ہم بھی باطل مانتے ہیں جیسے فلاسفہ نقطہ کا وجود مانتے ہیں اور تتالی نقطتین محال جانتے ہیں۔ اقلیدس نے جو صول موضوعہ مانے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ نقطہ و خط و سطح موجود ہیں اور ابہری نے اپنی بعض کتب میں اس پر برہان قائم کی ہے جو شرح حکمۃ العین میں مذکور ہے اور یہی ان کے یہاں مذہب محققین و جمہور ہے بس تو اسی طرح سے اتصال کا ابطال لازم ہے نہ کہ نفس جز کا۔

عرض۔ شیخ شہاب الدین مقتول کے مذہب کا کیا حال ہے۔

روح و جسم کا فرق

جزء لا یتجزی کے ابطال پر فلاسفہ کے دلائل کا رد

ارشاد۔ فلسفی خیالات باطلہ اس کی طرف نسبت کئے گئے ہیں جس پر اسے قتل کیا گیا وہ اپنی کتاب حکمۃ الاشراق میں اگرچہ مشائین کے خلاف چلا مگر فلاسفہ اشراقیین کا متبع ہوا کہتے ہیں سیمیا جو ایک نہایت ناپاک علم ہے اسے آتا تھا قصاب سے دنبہ خریدا۔ دنبہ لے کر چلا اور قیمت نہ دی قصاب پیچھے ہولیا۔ وہ مانگتا ہے یہ چپ چاپ چلا جاتا ہے قصاب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا کہ ہاتھ اکھڑ آیا۔ وہ بیچارا ڈرا کہ کہیں گرفتار نہ ہو جائے چھوڑ کر چلا گیا اور وہ درحقیقت ہاتھ نہ تھا بلکہ آستین تھی اسے یہ فن آتا تھا اسے لکھ کر حضرت جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں بد آکسانیکہ چنیں کارہا کنند و بدا علمیکہ باد ایں کارہا آموزند۔

عرض۔ بعض متصوفہ نے اس کی تعریف کی

ارشاد۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کی ہے اور وہ بے شک امام الائمہ ہیں یہ بھی سہروردی تھا زمانہ بھی حضرت سے قریب ہے نسبت بھی ایک سہ ہے لقب بھی ایک ہے اس لئے لوگوں کو دھوکا ہوتا ہے اس کی کسی بات میں برکت نہ دی گئی ۳۴-۳۵ برس کی عمر میں مارا گیا۔

عرض۔ معقولیوں نے اس کی بڑی تعریف کی ہے

ارشاد۔ ہاں ابن سینا کو شیخ الرئیس اور اسے شیخ الاشراق کہتے ہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا) معقولیوں نے اپنے وصف میں سے (نا) گھٹا دیا بے واسطہ اللہ تک وصول محال ہے سوائے ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کے نفحات الانس شریف میں ہے ایک صاحب نے زیارت اقدس سے مشرف ہو کر عرض کی غزالی کیسے ہیں فرمایا فاز بمقصودہ اپنی مراد کو پہنچ گئے عرض کی فخر الدین رازی کیسے ہیں فرمایا رجل معاتب ان پر عتاب ہے معاذ اللہ عقاب نہ فرمایا عقاب سزا ہے اور عتاب خفگی احباب ہے۔ عرض کی ابن سینا فرمایا بے میرے واسطے کے اللہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ میں نے ایک دھول لگائی کہ تحت الثری کو چلا گیا یہ بعض صالحین کا خواب ہے اور امام یافعی رحمۃ اللہ نے مرآت الجنان میں ایک

ف شہاب الدین مقتول کا ذکر

ف سیمیا کا بیان

ف اللہ تک وصول کا ایک دروازہ حضوری ہے

روایت تحریر فرمائی کہ ابن سینا آخر عمر میں تائب ہو گیا تھا۔ موت سے کچھ مدت پہلے افیون کھانا چھوڑ دیا۔ باندی غلام سب آزاد کر دیے رات دن نماز و تلاوت قرآن میں مشغول رہتا تھا اگر ایسا ہے تو اس کے اس شعر نے کام دیا کہ ؎

آنجا کہ عنایتے تو باشد باشد ناکردہ چو کردہ کردہ چوں ناکردہ

رحمت بے سبب کو متوجہ ہوتے دیر نہیں لگتی اسّی برس کے بت پرست کو ایک آن میں مسلمان بلکہ قطب شہر بلکہ ابدال سے بھی اعلیٰ بدلا رسبعہ سے کر لیتے ہیں اگر ایسا ہے تو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مگر امت میں بڑا فتنہ چھوڑ گیا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

عرض۔ وہابیہ تو یہ کہتے ہیں کہ جب معرفت حاصل ہو گئی تو واسطہ کی حاجت نہ رہی تقویۃ الایمان میں بھی ایک آدھ جگہ ایسا یاد ہوتا ہے

ارشاد۔ ایک جگہ نہیں تقویۃ الایمان میں چار جگہ یہ لکھا اللہ پر افترا اور اللہ کے رسولوں پر افترا اور رسالت کا انکار ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم واسطہ کے معنے ایلچی سمجھے ہیں ایلچی ہی مانتے ہیں بس ایلچی سے جب پیام سن لیا اب کیا کام رہا۔

عرض۔ اہل فترت کو واسطہ کہاں نصیب ہوا۔

ف اہل فترت قس بن ساعدہ کا حال

ارشاد۔ تو آپ کا مقصود کیا ہے انھیں وصول تو نہیں ہوا۔ بے نبی کے واسطے کے کبھی وصول ممکن نہیں یہ دوسری بات ہے کہ عذاب ہو یا نہ ہو یہ مختلف فیہ ہے قس بن ساعدہ واصلین اور اہل فترت سے ہیں لیکن یہ بھی بلا ذریعہ نہیں نصرانیت محو ہو چکی تھی اور اسلام ابھی آیا نہ تھا جو مشرکین تھے ان کے سامنے وعظ کہتے اس میں توحید بیان کرتے اور حشر وغیرہ کا بیان کرتے آخر میں کہتے اگر تم میری نہیں مانتے تو عنقریب حضور تشریف لاتے ہیں جو لا الٰہ الا اللہ روشن فرمائیں گے تو بے واسطہ اللہ تک پہنچنے والے صرف محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی سبب ہے کہ روز قیامت تمام انبیا اولیا و علما علیہم الصلوٰۃ والثنا رکہ شفاعت فرمائیں گے ان کی شفاعت حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

بارگاہ میں ہوگی۔ بارگاہ عزت میں شفاعت فرمانے والے صرف حضور ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ولہٰذا جامع ترمذی کی حدیث میں ارشاد ہوا انا صاحب شفاعتھم ولا فخر شفاعت انبیا کا صاحب میں ہوں اور یہ کچھ براہ فخر نہیں فرماتا اسی طرف آیۂ کریمہ اشارہ فرماتی ہے ویھدیک صراطا مستقیما ہمیں بھی حکم ہوا تھا کہ عرض کرو اھدنا الصراط المستقیم ہمیں سیدھی راہ دکھا اور حضور کو بھی فرمایا ویھدیک صراطا مستقیما اے محبوب ہم نے تمہارے لئے فتح مبین اس لئے کی ہے کہ تمہیں سیدھی راہ بتائیں صراط مستقیم دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ سیدھی چلی گئی ہے جس میں پیچ وخم نہیں مگر واسطہ کی ضرورت ہے کہ بغیر واسطہ نہیں پہنچ سکتا اور دوسری یہ کہ اٹھا اور سیدھا مقصود تک پہنچا پہلی اور انبیا اور دوسری صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہو مطلب یہ کہ اے محبوب بس اٹھو اور مجھ تک چلے آؤ تمھیں کسی توسل کی حاجت نہیں سب کے لئے وسیلہ تم ہو تمہارے لئے کون وسیلہ ہو فلہٰذا حضور اقدس کے اسماء طیبہ سے ہے صاحب الوسیلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسطہ اگر حضور کے لئے بھی مانا جائے تو دور لازم آئے اس لئے کہ جو واسطہ ہوگا کامل ہوگا ناقص نہ ہوگا۔ اور جب کامل ہوگا تو کمال وجود پر متفرع ہے اور وجود عالم حضور کے وجود اقدس پر موقوف تو خلاصۂ اعتقاد شان رسالت میں یہ ہے کہ مرتبہ وجود میں صرف اللہ عزوجل ہے باقی سب ظلال اور مرتبۂ ایجاد میں صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں باقی سب عکس وپرتو توحیدیں دو ہیں۔ ایک توحید الٰہی کہ اللہ ایک ہے ذات وصفات واسماء وافعال واحکام وسلطنت کسی بات میں اس کا کوئی شریک نہیں لا الہ الا اللہ لیس کمثلہ شیٔ ھل تعلم لہ سمیا ھل من خالق غیر اللہ ولا یشرک فی حکمہ احد ولم یکن لہ شریک فی الملک اور دوسری توحید رسول کہ اپنے جمیع صفات کمالیہ میں تمام عالم سے متفرد ہیں

منزہ عن شریک فی محاسنہ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

(حاشیہ:) فائدہ صراط مستقیم دو طرح کی ہے

خلاصہ ایمان یہ ہے جو محقق دہلوی فرماتے ہیں ؎

مخواں اورا خدا از بہر حفظ شرع و پاس دیں　　دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املا کن

اور ان سے پہلے حضرت امام محمد بوصیری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الشریف فرما گئے ؎

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ　　وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ　　وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ حَدٌّ　　فَیُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

اتنی بات تو چھوڑ دے جو نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے میں ادعا کیا یعنے خدا اور خدا کا بیٹا) اُسے چھوڑ باقی حضور کی مدح میں جو کچھ تیرے جی میں آئے کہہ اور مضبوطی سے حکم لگا تو ان کی ذات پاک کی طرف جتنا شرف چاہے منسوب کر اور ان کے مرتبہ کریمہ کی طرف جتنی عظمت چاہے ثابت کر اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل کی کوئی انتہا ہی نہیں کہ بیان کرنے والا کیسا ہی گویا ہو اُسے بیان کر سکے بفرض محال اگر عالم ناسوت میں کوئی صورت الوہیت فرض کی جاتی تو وہ نہ ہوتی مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرض: صحابہ اشہد ان محمداً سلطانہ و رسولہ کہتے تھے

ارشاد: اس آن سے پہلے کبھی نہیں سنا محض افترا اور محض بے بنیاد ہے

ف: مطلب شعر سکندر نامہ

عرض: سکندر نامہ کے اس شعر کا کیا مطلب ہے

تہیدست سلطان پشمینہ پوش　　غلامی خرد پادشاہی فروش

ارشاد: بادشاہ دو عالم ہیں تمام جہان ملک ہے مگر کمبل اوڑھتے اور متاع دنیا سے خالی ہاتھ رکھتے ہیں ایک بار نماز کی اقامت ہو گئی تکبیر تحریمہ فرمانا چاہتے ہیں کہ دفعۃً صحابہ کو ارشاد ہوا علیٰ رِسلکم اپنی جگہ ٹھہرے رہو کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے پھر برآمد ہوئے اور ارشاد فرمایا مجھے یاد آیا کہ آج تین دینار باقی ہیں میں ڈرا کہ رات گزرے اور وہ باقی رہیں لہٰذا جاکر اُنھیں تصدق فرما آیا بندہ بارگاہ عرض کرتا ہے ؎

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

نیز عرض رسا ہے۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

لوگوں سے غلامی مانگتے اُس کے عوض سلطانی عطا فرماتے جو ان کا بندۂ در ہو گیا ملک ابد کا تاج ور ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اے محبوب تم فرما دو کہ میرے غلام ہو جاؤ اللہ تمہیں محبوب بنا لیگا یعنی بندوں کو محبوب الٰہی بننے کی چاہ ہے سرکاری غلامی وہ ہے کہ ہر بندۂ در محبوب اللہ ہے۔

مؤلف۔ ایک روز حاجی کفایت اللہ صاحب بحالت نماز مگس رانی کرنے لگے سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا نماز کی حالت میں کوئی خدمت نہ کرنا چاہیئے وہ حالت عبدیت ہے نہ مخدومیت۔

عرض۔ آمدنی کی قلت اور اہل و عیال کی کثرت سخت کلفت ہے

ارشاد۔ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ۵۰۰ بار اول و آخر ۱۱-۱۱ بار درود شریف بعد نماز عشا قبلہ رو باوضو ننگے سر ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو پڑھا کرو۔

مؤلف۔ حاضرین میں وہابیہ ملاعنہ کے تقیہ کا ذکر تھا کہ ان خبثا نے تو روافض کو بھی مات کر دیا وہ بھی ان سے تقیہ کرنا سیکھیں جھوٹ فریب سے بہروپیے بن کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔

ارشاد۔ یہاں کا ایک سخت وہابی شخص گیا اور مدرسہ وہابیہ کے لئے چندہ مانگا ان صاحب نے اس کا نام پوچھا۔ بتایا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے تو احمد رضا کا مخالف ہے میں تجھے چندہ نہ دوں گا اس نے کہا کہ حضرت میں تو اُنکے در کا کتا ہوں غرض کتا بن کر پانسو روپیہ مار لایا۔ اسی سلسلہ میں فرمایا کہ حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک بہروپیے نے دھوکا دینا چاہا بادشاہ نے فرمایا اگر دھوکا

دیدیا تو جو مانگے گا پائے گا اس نے بہت کوشش کی لیکن حضرت عالمگیر نے جب دیکھا پہچان لیا۔ آخر مدت مدید کا بھلا اور دیگر صوفی زاہد عابد بن کر ایک پہاڑ کی کھو میں جا بیٹھا۔ رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتا۔ پہلے دہاتیوں کا ہجوم ہوا پھر شہریوں پھر امرا، وزرا سب آتے اور یہ کسی طرف التفات نہ کرتا شدہ شدہ بادشاہ تک خبر پہنچی سلطان کو اہل اللہ سے خاص محبت تھی خود تشریف لے گئے بہروپیے نے دور سے دیکھا کہ بادشاہ کی سواری آرہی ہے گردن جھکالی اور مراقبہ میں مشغول ہوگیا سلطان منتظر رہے دیر کے بعد نظر اٹھائی اور بیٹھنے کا اشارہ کیا سلطان مودب بیٹھ گئے ان کا مودب بیٹھنا کہ بہروپیا اٹھا اور جھک کر سلام کیا کہ جہاں پناہ میں فلاں بہروپیا ہوں بادشاہ خجل ہوئے اور فرمایا واقعی اس بار میں نے نہ پہچانا۔ اب مانگ جو مانگتا ہے۔ اس نے کہا اب میں آپ سے کیا مانگوں میں نے اس کا نام جھوٹے طور پر لیا اُس کا تو یہ اثر ہوا کہ آپ جیسا جلیل القدر بادشاہ میرے دروازے پر باادب حاضر ہوا اب سچے طور اس کا نام لے دیکھوں یہ کہا اور کپڑے پھاڑے جنگل کو چلا گیا۔

عرض۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد ہیں۔

ارشاد۔ ہاں مگر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ انھیں اجتہاد کی اجازت نہ ہوگی۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تلقی جملہ احکام کریں گے اور ان پر عمل فرمائیں گے۔

عرض۔ نماز کس طریقہ پر پڑھیں گے۔

ارشاد۔ طریقہ حنفیہ کے مطابق نہ یوں کہ مقلد حنفی ہوں گے بلکہ یوں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح فرمائیں گے اس دن کھل جائیگا کہ اللہ و رسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے۔ اگر وہ مجتہد ہیں تو جملہ مسائل میں ان کا اجتہاد ورنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مطابق مذہب امام اعظم ہوگا اسی خیال سے بعض اکابر کے قلم سے نکلا کہ وہ حنفی المذہب ہوں گے بلکہ یہی لفظ معاذ اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت صادر ہوگیا حاشا کہ نبی اللہ کسی امام کی تقلید فرمائے بلکہ وہی ہے کہ ان کے عمل

ف کیا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد ہیں

ف اللہ و رسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے

مطابق عمل مذہب حنفی ہوں گے جس سے مذہب حنفی کی سب سے کامل تر تصویب ثابت ہوگی۔ غرض ان کے زمانے میں تمام مذاہب منقطع ہو جائیں گے اور صرف مسائل مذہب حنفی باقی رہیں گے ولہذا اکابر ائمہ کشف نے فرمایا ہے کہ چشمہ شریعت کبریٰ سے بہت نہریں نکلیں اور تھوڑی تھوڑی دور جا کر خشک ہو گئیں مگر مذاہب اربعہ کی چاروں نہریں جوش و آب و تاب کے ساتھ بہت دور تک بہیں آخر میں جا کر وہ تین نہریں بھی ختم گئیں اور صرف مذہب حنفی کی نہر آخیر تک جاری رہی۔ یہ کشف اکابر ائمہ شافعیہ کا بیان ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ف: سب مذاہب منقطع ہو جائیں گے صرف مذہب حنفی تا انقضاء اسلام باقی رہے گا۔

عرض۔ موذن اذان کہنے کے بعد باہر مسجد کے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر کوئی ضرورت در پیش ہو اور جماعت میں دیر ہو تو حرج نہیں ورنہ بلا ضرورت اجازت نہیں اور موذن ہی نہیں ہر اس شخص کے لئے یہی حکم ہے جس نے ابھی اس وقت کی نماز نہ پڑھی ہو جس کی یہ اذان ہوئی اور اذان ہونے ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ مراد دخول وقت ہے جو مسجد میں ہو اور کسی نماز کا وقت شروع ہو جائے اور اور یہ دوسری مسجد کا مقیم جماعت نہ ہو اسے نماز بغیر پڑھے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں: مگر یہ کہ کسی حاجت سے نکلے اور قبل جماعت واپسی کا ارادہ رکھے ورنہ حدیث میں فرمایا وہ منافق ہے۔

ف: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانا

مؤلف۔ یہاں کچھ اذان روافض کا ذکر ہوا فرمایا اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ ان کا الحاد ہے اور خود ان کی معتبر کتابوں میں تصریح ہے کہ علی ضرور ولی اللہ ہیں مگر اذان میں یہ مستزاد ہے نیز تصریح ہے حی علی خیر العمل مفوضہ لعنہم اللہ کی ایجاد ہے۔ یہ سب ان کی کتب معتبرہ میں ہے نہ کہ تبرا کہ بعض ملاعنہ اضافہ کرتے ہیں۔

ف: رد روافض

(اسی تذکرہ میں فرمایا) یہاں ایک حکایت عجیب سنی گئی رافضیوں میں ایک مؤذن اندھیرے سے جا کر اذان کہتا اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں گستاخی کیا کرتا محلہ میں کچھ غریب سنی رہتے تھے کہ خون جگر پیتے

(ف) ایک تبرائی رافضی کی عجیب حکایت

اور کچھ بس نہ چلتا ایک روز چار جوان ہرچہ بادا باد کہہ کر مسجد کے اندر پہلے سے جا بیٹھے حسب دستور وہ خبیث اپنے وقت پر آیا اور اذان میں صدیق اکبرؓ کی نسبت کچھ بکنا شروع کیا کہ ان چاروں میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور مار کر گرا دیا کہ خبیث تو ہمیں برا کہتا ہے اس نے گھبرا کر حضرت میں تو عمرؓ کو برا کہتا تھا۔ دوسرے جوان برآمد ہوئے اور مار کر بے دم کر دیا کہ مردود تو مجھے برا کہے گا۔ اس نے سراسیمہ ہو کر کہا حضرت میں تو عثمانؓ کو کہتا تھا تیسرے صاحب تشریف لائے اور جتنا مار اگیا مارا کہ ناپاک تو مجھے برا کہے گا آخر جب بڑھے خبیث کو کچھ نہ بنی چلایا کہ مولیٰ مدد کیجئے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے صاحب ہاتھ میں استرا لئے برآمد ہوئے اور جڑ سے اس کی ناک پونچھ لی کہ شیطان تو ہمارے اکابر کو برا کہے گا اب یہ چاروں صاحب تو چل دیے مجتہد صاحب درد کے مارے ناک پر رومال رکھے مسجد کے ایک اندرونی گوشہ میں جا چھپے جب وقت زیادہ ہوا اور روافض نماز کے لئے آئے ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ آج جناب قبلہ تشریف نہیں لائے آج اذان نہیں فرمائی جب کچھ روشنی ہوئی دیکھا جناب قبلہ ایک گوشہ میں سمٹے پڑے ہیں۔ کہا حضرت خیر ہے قبلہ خیر ہے کہا خیر کیا ہے آج وہ تینوں دشمن آپڑے اور مارتے مارتے موجھ کر دیا کہا پھر آپ نے حضرت مولیٰ کو یاد نہ کیا وہ چپ ہو رہا جب بار بار یہی کہے گئے اس نے جھنجلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ وہ تینوں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے تھے۔ مولیٰ نے آ کر جڑ سے پونچھ لی ؎

ما ز یاراں چشم یاری داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

عرض۔ حضور اگر نماز فاسد ہو جائے تو سلام پھیرنا چاہیئے

ارشاد۔ کوئی ضرورت نہیں سلام نماز پوری کرنے کے لئے ہوتا ہے جب نماز ہی فاسد ہو گئی تو سلام کیسا۔

عرض۔ بیعت کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ بیعت کے معنی بک جانا۔ بیع سنابل شریف میں ہے ایک صاحب

کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف
رخ کر کے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا تو اپنا کام کر میں
نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح
کا۔ اس کا نام ارادت ہے اگر اس طرح صدق عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے
تو اس کو فیض ضرور آئے گا۔ اگر اس کا شیخ خالی ہے تو شیخ کا شیخ خالی نہ ہوگا اور بالفرض
وہ بھی نہ سہی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو معدن فیض و منبع انوار ہیں اُن سے
فیض آئے گا سلسلہ صحیح و متصل ہونا چاہیئے۔ ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دوکان
پر کھڑا کہہ رہا تھا ایک روپیہ دے وہ نہ دیتا تھا۔ فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے
ورنہ تیری ساری دوکان الٹ دوں گا اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے
اتفاقاً ایک صاحب دل کا گزر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے انھوں نے
دکاندار سے فرمایا جلد روپیہ اسے دے ورنہ دکان اُلٹ جائے گی۔ لوگوں نے
عرض کی حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے فرمایا میں نے اس فقیر کے
باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی معلوم ہوا بالکل خالی ہے۔ پھر اُس کے شیخ کو دیکھا
اسے بھی خالی پایا اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا اُنھیں اہل اللہ سے پایا اور دیکھا
کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دوکان الٹ دوں
تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن قوت کے ساتھ پکڑے ہوئے تھا ائمہ دین فرماتے
ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر میں قیامت تک کے مریدین
کے نام درج ہیں جس قدر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ منتہائے نظر تک وسیع
تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا
وھبتھم لک میں نے یہ سب تمھیں بخش دیے۔

عرض۔ حضور یہ تو جبراً روپیہ لینا ہوا ان ولی اللہ نے اگر اس کی دکان بچانے
کو دینے کی تاکید فرمائی ممکن تھا جیسے دفع ظلم کے لئے رشوت دینا مگر اس فقیر کے

دادا پیر نے کہ اہل اللہ سے تھے کہ اس ظلم کی تائید کیونکر روا رکھی۔

ارشاد: شریعت مطہرہ کے دو حکم ہیں ظاہر و باطن قاضی و عامہ ناس انکی رسائی ظاہر احوال ہی تک ان پر اس کی پابندی لازم اگرچہ واقف حقیقت حال کے نزدیک حکم بالعکس ہو اس کی نظیر زمانہ سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں واقع ہو چکی ایک فقیر مفلس بے نوا نان شبینہ کو محتاج سب کو دعا کیا کرتا کہ الٰہی رزق حلال عطا فرما اتفاقاً کسی شب ایک گائے اس کے گھر میں گھس آئی یہ سمجھا کہ میری دعا قبول ہوئی یہ رزق حلال غیب سے مجھے عطا ہوا ہے گائے پچھاڑ کر ذبح کی اس کا گوشت پکایا اور کھایا صبح مالک کو خبر ہوئی وہ سرکار نبوت میں نالشی ہوا سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جانے دے تو مالدار ہے اس محتاج نے ایک گائے ذبح کر لی تو کیا ہوا وہ بگڑا اور کہا یا نبی اللہ میں حق چاہتا ہوں فرمایا اگر حق چاہتا ہے تو گائے اسی کی تھی وہ اور برہم ہوا فرمایا نہ صرف گائے جتنا مال تیرے پاس ہے سب اسی کا ہے وہ اور زیادہ فریادی ہوا فرمایا تو بھی اسی کی ملک اور اسی کا غلام ہے اب تو اس کی بے تابی کی حد نہ تھی فرمایا اگر تصدیق چاہتا ہے ابھی ہمارے ساتھ چل اس فقیر اور اس گائے والے کو ہمراہ رکاب لیکر جنگل کو تشریف لے گئے واقعہ عجیب تھا خلق کا ہجوم ساتھ ہو لیا۔ ایک درخت کے نیچے حکم دیا کہ یہاں کھودو کھودنے سے انسان کا سر اور ایک خنجر جس پر مقتول کا نام کندہ تھا برآمد ہوا نبی اللہ نے اس درخت سے ارشاد فرمایا شہادت ادا کر تو نے کیا دیکھا پیڑ نے عرض کی یا نبی یہ اس فقیر کے باپ کا سر ہے یہ گائے والا اس کا غلام تھا اس نے موقع پا کر میرے نیچے اپنے آقا کو اسی کے خنجر سے ذبح کیا اور زمین میں مع خنجر دبا دیا اور اس کے تمام اموال پر قابض ہو گیا اس کا یہ بیٹا بہت صغیر سن تھا اس نے ہوش سنبھالا تو اپنے آپ کو بیکس و بے زر ہی پایا اور یہ بھی نہ جانا کہ اس کا باپ کون تھا اور اس کا کچھ مال بھی تھا یا نہیں حکم باطن ثابت ہوا غلام گردن مارا گیا اور وہ تمام اموال وراثۃً فقیر کو ملے نہ یہی یہاں بھی ممکن کہ دکاندار اس فقیر کے مورث کا مدیون ہو۔ اگرچہ وہ فقیر بھی اس سے واقف نہ ہو نہ یہ دکاندار

اسے پہچانتا ہو تو یہ جبر آ دلانا جبر نہیں بلکہ حق بحق دار رسانیدن۔

ف جو کسی جامع شرائط سے بیعت کر چکا وہ دوسری بیعت نہیں کرسکتا ہاں تجدید بیعت کرسکتا ہے

عرض کسی شیخ سے بیعت کرکے دوسرے سے رجوع کرسکتا ہے یا نہیں
ارشاد اگر پہلے میں کچھ نقصان ہو تو بیعت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں البتہ تجدید کرسکتا ہے۔ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سلسلے کا آئے اس سے بیعت لے لیتا ہوں۔ سوا غلامان قادری کے کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کی طرف کوئی نہیں آتا۔

ف مسجد کی چوری پر حکم شرعی کا بیان

مؤلف۔ ایک شب مسجد کی گھڑی کوئی صاحب چرا کر لے گئے۔ اہل محلہ نے پولس میں رپورٹ وغیرہ کی اس پر ارشاد فرمایا ایک سال سلطان کی طرف سے کعبہ معظمہ میں نہایت بیش قیمت سونے کی قندیلیں لگانے کے لئے آئیں ان میں سے ایک قندیل غائب ہو گئی۔ شریف مکہ نے تحقیقات کی پتہ چلا کہ خدام کعبہ کے سردار نے لی ہے شریف کے سامنے پیشی ہوئی ان سے پوچھا گیا۔ وہ صاحب بولے کعبہ غنی ہے اسے حاجت نہیں مجھے حاجت تھی میں نے لے لی شریف نے درگزر فرمائی (پھر فرمایا) مسجد کی کوئی شے لاکھ روپے کی چرالے شریعت ہاتھ نہ کاٹے گی بلکہ سزائے تازیانہ کا حکم ہے
مؤلف جبل پور جانے کے چار روز باقی اور حضرت مدظلہ الاقدس کے واسطے کپڑے سلوانا تھے سلطان حیدر خاں نے عرض کی درزی کو دیدے جائیں۔

---

۵۷ اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کی تشریف بری اور مسلمانان جبلپور کا شاندار استقبال
مسلمانان جبل پور کاٹھیاواڑ بنگال ایک مدت سے اعلیٰ حضرت مدظلہ کی خدمت میں عرائض پیش کرتے رہے کہ حضور والا ہمارے تیرہ تار بلاد کو اپنے قدوم والا سے منور فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نے ہمیشہ عدم فرصت اور ضعف و علالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عذر فرما دیا مگر اس مرتبہ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جناب مستطاب مولانا مولوی محمد عبدالسلام صاحب جبلپوری کے (جو اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ارشاد و راس قطر میں دین و سنت کے قطب اوحد ہیں) انتہائی اصرار سے وعدہ فرما لیا جس وقت عریضہ مولانا موصوف کا حاضر ہوا کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مولانا کے بعید کلمات تواضع نے پہلو عذر کا چھوڑا ہی نہیں اگر بالفرض کسی کے بیوں پر بھی دم ہو وہ بھی انکار نہیں

ارشاد۔ آج منگل کا دن ہے جس کی نسبت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے کہ جو کپڑا منگل کے دن قطع ہو وہ جلے گا یا ڈوبے گا یا چوری ہو جائے گا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹) کر سکتا ان کلمات کو سن کر یہی کہے گا کہ میں حاضر ہوں۔ بالغرض ۱۹ رجادی الآخر ۱۳۳۷ھ روز شنبہ ۵ بجے صبح کے میل سے عازم جبل پور ہوئے باوجود اس کے کہ روانگی آخر شب میں تھی اس پر بھی بریلی کے اسٹیشن پر متوسلین و معتقدین کا کافی اجتماع تھا۔ ایک صاحب داخل سلسلہ بھی ہوئے میل لکھنؤ پہنچا وہاں کے لوگوں کو پہلے سے اطلاع نہ تھی اس پر بھی بعض حضرات جنہیں کسی ذریعہ سے علم ہو چکا تھا حاضر خدمت ہو کر حلقہ بگوش ہوئے پھر میل پرتاب گڑھ پہنچا۔ یہاں ہمارا سکنڈ کلاس میل سے کاٹ کر الہ آباد آنے والی ریل میں لگا دیا گیا۔ ریل ساڑھے تین بجے الہ آباد پہنچی وہاں چونکہ کافی وقت ملا بعض ہمراہیوں کا ارادہ ہوا کہ اپنے شہری احباب سے مل آئیں ان کے شہر پہنچنے سے ساکنان شہر کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کی تشریف آوری کی اطلاع ہوگئی اور مسلمانوں کے گروہ جوق در جوق آئے اور دست بوس ہونے لگے الہ آباد کے اسٹیشن پر نماز مغرب کی غرض سے اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس پلیٹ فارم پر اترے مشتاقان دیدار نے ہر چہار جانب سے ہجوم کیا اور سنے آنے والوں نے پروانہ وار گرنا شروع کیا اس خوشنما منظر کو ایک یوروپین کھڑا دیکھ رہا تھا اس نے بھی موقع پا کر قدمبوسی کی عزت حاصل کی اور ادب کے ساتھ سلام کر کے رخصت ہوا۔ صولت حق آکر کہتے ہیں کہ جذب قلوب کے لئے کسی تزک و احتشام اور ظاہری دھوم دھام کی ضرورت ہی نہ ہوا۔ الہ آباد میں بعض سیٹھوں نے ایک موٹر کار اور ایک اعلیٰ درجہ کی ولایتی لینڈو تفریح کے لئے حاضر کی۔ ساڑھے سات بجے ریل الہ آباد سے روانہ ہوئی اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس نے مع خدام یہاں سے بھی انٹر و سکنڈ کلاس میں سفر کیا ساڑھے چار بجے ریل کٹنی پہنچی یہاں جناب مولوی حاجی عبدالرزاق صاحب کٹنی کے گروہ کثیر کے ساتھ موجود تھے جو جبلپور تک ہم رکاب ہوئے اور خود جبل پور سے حامی سنت مولانا مولوی عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم ایک بڑی استقبالی جماعت کو لئے کٹنی اسٹیشن پر تشریف فرما تھے جیسے ہی گاڑی کٹنی پر رکی۔ زائرین نے گاڑی کو گھیر لیا جب تک گاڑی کھڑی رہی لوگ قدمبوس ہوتے رہے۔ کٹنی سے ہمارے ہمراہیوں میں بہت اضافہ ہو گیا۔ ساڑھے سات بجے کے قریب جبل پور کی عمارتیں نظر آنے لگیں۔ ہمارے ساتھی اس

عرض - قبرستان میں جوتہ پہن کر جانے کا کیا حکم ہے -

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۰) کے قصور و منازل کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور ان کی نظریں انتہائی شوق کے ساتھ اسٹیشن کی عمارت کو ڈھونڈ رہی تھیں، کہ دفعۃً ایک اسٹیشن جبل پور کی عمارت بھی ایک گم شدہ محبوب کی طرح سامنے آہی گئی پھر کیا تھا۔ اب تو اسٹیشن جتنا قریب ہوتا گیا جوش مسرت بڑھتا گیا ریل جب پلیٹ فارم میں داخل ہوئی تو یہاں عجیب سماں نظر آیا ریلوے اسٹیشن پر جوش مسلمانوں سے بالکل بھرا ہوا تھا۔ جب گاڑی رکی تو بلا تشبیہ اس محب کی طرح جس کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہوں اور محبوب کی دلکشا صورت سامنے آگئی ہو، دیوانہ وار گاڑی پر جھک پڑے اور اس گل گلزار قادریت پر دل کھول کر پھولوں کی نچھاور کی۔ جوش کا یہ عالم تھا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی لوگ بفور جوش میں زبان سے السلام علیکم یا امام اہل السنۃ السلام علیکم یا مجدد المأۃ الحاضرہ کے نعرے مار رہے تھے اور ان کی زبان حال کہہ رہی تھی ؎

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست | کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

تمام مجمع اپنی ان مسرتوں میں سرشار تھا۔ اور یہاں ایک اور منظر تھا جس پر عوام کو تنبہ نہ ہوا یہ موقع وہ تھا کہ کوئی شہرت پسند جاہ دوست ہوتا تو پھولا نہ سماتا باچھیں کھلی ہوتیں گردن بلند ہوتی آنکھیں اپنی تعظیم کے نظارے سے مست ہوتیں یہاں اس کے برعکس اس منظر جلیل کو دیکھ کر نظر جھکالی گردن نیچی کر لی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگے اس لطیف منظر پر حاجی عبد الرزاق صاحب کی نظر گئی انکھیں ادراک ہوا اور ان کا جی بھر آیا۔ یہ اس شان کا پرتو تھا کہ جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ فتح فرمایا اس شان سے اس میں داخل ہوئے کہ سر اقدس اپنے رب کے لئے تواضع میں سواری الور پر قریب سجود پہنچا تھا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔ کثرت ہجوم کے خیال سے گاڑی پر فوراً چند آدمی بغرض تحفظ کھڑے ہو گئے کہ مجمع ادھر کا رخ نہ کرے اور بعض نوجوان پولیس کی شرکت میں اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کے لئے راستہ بنانے میں مصروف ہوئے۔ ہر چند کوشش کی گئی مگر اس مقصد میں ناکامی ہوئی ناچار چند عقیدت کیش حلقہ باندھ کر کھڑے ہوئے اس طرح وہ سواد مبند کا ماہ کامل ہالہ میں آگیا اس وقت

ف: قبرستان میں جوتا پہن کر چلنا منع ہے

ارشاد - حدیث میں فرمایا تلوار کی دھار پر پاؤں رکھنا مجھے اس سے آسان ہے کہ مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔ دوسری حدیث میں فرمایا اگر انگارے پر پاؤں رکھوں یہاں تک کہ وہ جوتے کا تلا توڑ کر میرے تلوے تک پہنچ جائے تو یہ مجھے اس سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱) کا نظارہ کچھ ایسا دلکش تھا کہ اسٹیشن اسٹاف اور پولیس وغیرہ اپنے فرائض منصبی کو چھوڑ کر اس کے دیکھنے میں مصروف تھا۔ مسافروں کو جب اس دلکش نظارہ کے دیکھنے کا کوئی موقع نہ ملا تو پل پر چڑھ گئے اور وہاں سے دیکھا کئے۔ یہاں سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کا گاڑی تک جانا بہت دشوار ہی سے ہوا خدا جزائے خیر دے ان باہمت حضرات کو جنھوں نے اپنے بازوؤں پر اس مجمع کا سارا زور روکا اور خیر و خوبی کے ساتھ اپنے پیشوا کو لیجا کر ایک پر تکلف گاڑی میں بٹھایا یہاں عام مسلمانوں کو دست بوسی کا موقع دیا گیا۔ بہت دیر تک لوگ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق کی زیارت سے دارین کی زیارت حاصل کرتے رہے۔ پھر یہ مجمع بڑے جوش و مسرت کے ساتھ اس قادری بزم کے دولہا کو اپنے جھرمٹ میں لئے ہوئے شہر کی جانب روانہ ہوا۔ جہاں تک سول آبادی ہے وہاں تک انگریز اور ان کی عورتیں بچے اپنے اپنے بنگلوں کے سامنے آکھڑے ہوئے۔ مجمع کو عموماً اور اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے۔ پھر جب یہ مجمع شہر میں داخل ہوا تو شہر کے باشندے اپنے دروازوں دکانوں اور چھتوں سے اس دلکش منظر کو دیکھتے رہے اور اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت میں باادب سلام عرض کرتے رہے سکان شہر کی مجموعی حالت کہہ رہی تھی کہ ع

اے آمدنت باعث آبادی ما

اسٹیشن سے آہستہ آہستہ چل کر یہ مجمع تقریباً دو گھنٹے میں حضرت مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مدظلہ کے دولت کدہ کے قریب پہنچا۔ یہاں کوچہ کے موڑ پر ایک عالی شان دروازہ لگایا گیا تھا یہ دروازہ علاوہ اور زیبائش کے بکثرت کتبوں سے مرصع تھا جو میزبانوں کی انتہائی عقیدت اور معزز مہمان کی شوکت و حشمت کا اظہار کر رہا تھا اور اس کوچہ کی موڑ سے حضرت مولانا کے مکان تک دو رویہ کیلے کے بڑے بڑے درخت اور تین تین قطاروں میں قندیلیں نصب کی گئی تھیں جن پر منقبت آمیز مصرعے لکھے گئے تھے۔ پھر جب اس مکان میں داخلہ ہوا جو شاہنشاہ معظم

زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں یہ وہ فرما رہے ہیں کہ واللہ اگر مسلمان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نائب کے لئے سجایا گیا تھا) تو معلوم ہوا کہ علمائے کرام کی قدر و قیمت وہی لوگ خوب جانتے ہیں جن کو خود بھی علم کی خدمت کرنے کا کافی موقع ملا ہے، مکان کی زیب و زینت اور آئینہ بندی قابل تعریف تھی۔ ہر چیز نہایت موزونیت کے ساتھ اپنی جگہ پر رکھی گئی تھی۔ مکان کے تمام اندرونی و بیرونی حصوں میں ترکی قالینوں اور خوشنما سوزنیوں کا فرش تھا اور دیوار و سقف و زمین سب بیش قیمت کپڑوں سے دلہن بنے ہوئے تھے! اعلیحضرت مدظلہٗ کے تشریف رکھتے ہی سب لوگ بیٹھ گئے تمام حاضرین ساکت تھے مگر ہر شخص کے چہرہ سے بے انتہا مسرت کے آثار نمایاں تھے جو مسلمانوں کی گئی ہوئی سطوت کی یاددہانی کر رہے تھے اور اکابر ائمہ دین کے دربار عام کا پورا نقشہ کھنچ گیا تھا۔ مخدومنا و مولانا حضرت مولوی محمد عبد السلام صاحب دامت برکاتہم کی مسرتوں کا تو کوئی اندازہ ہی نہ تھا وہ ساکت مگر زبان حال در فشاں ؎

وہ خود تشریف فرما ہیں مرے گھر — بتا اے خوش نصیبی کیا کروں میں

کچھ دیر سکوت کا عالم رہا اس کے بعد جناب حکیم مولوی عبد الرحیم صاحب مذاق کھڑے ہوئے اور دست بستہ سلام عرض کر کے یہ نظم پڑھی:۔

کوئی تاج والے ہوں یا راج والے — ہیں اس در کے محتاج ہر کاج والے
ہے سرکار عالم کے محتاج کا در — یہاں بھیک لیتے ہیں خود راج والے
یہ وہ در ہے دولت ہے جس در کی لونڈی — جھڑکتے ہیں شاہوں کو محتاج والے
یہاں کی فقیری ہے رشک امیری — یہیں آ کے گھستے ہیں سر تاج والے
تعلّی پہ ہیں سارے محتاج ان کے — کہ آخر تو حامی ہیں معراج والے
یہی ہیں وہ دامن کہ جس میں چھپیں گے — قیامت کے میدان میں لاج والے
خدنگ نظر کا کوئی وار ادھر بھی — ہیں مدت سے مشتاق آماج والے
میں کچھ بھی سہی سلسلہ میرا دیکھو — میں جن کا ہوں اُن کے ہیں معراج والے

مذاق اب مجھے فکر فردا سے مطلب
بنا لیں گے سب کام کل آج والے

کے سر اور سینے اور آنکھوں پر قدم اقدس رکھدیں تو اسے دونوں جہان کا چین بخشدیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۷) اس نظم کے بعد یکے بعد دیگرے چھ نظمیں اور چھ صاحبوں نے پڑھیں
جو بخیال طوالت چھوڑدی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت والا میں کلفت
سفر کے لحاظ سے عرض کی گئی کہ حضور والا اب آرام فرمائیں اور سب لوگ نیازمندانہ سلام
عرض کرتے ہوئے رخصت ہوئے شاہنشہ ہر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب کا
پہلا اجلاس یوں ختم ہوا۔ ساکنان جبل پور کو دن عیدرات شب برات تھی کہ بارہ برس کے
بعد یہ نعمت عظمےٰ نصیب ہوئی تھی ملاقات کے وقت مقرر تھے۔ صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے
تک اور سہ پہر کو بعد نماز ظہر سے عصر تک اور پھر بعد عشا کافی وقت دیا جاتا تھا عصر سے
بعد مغرب تک تفریح کا وقت تھا گو حضور کا کبھی تفریح کی جانب میلان طبع نہ ہوا لیکن ساکنانِ
جبل پور کی دل شکنی کا خیال فرماتے ہوئے ان کے اصرار سے منظور فرمالیا تھا بعد عصر مسجد کے دروازہ
پر موٹر اور گاڑیوں کا روزانہ انتظام رہتا۔ ایک ماہ کامل جبل پور قیام رہا۔ اس دوران میں اکثر
مقدمات کا جو باہمی خانہ جنگیوں کے باعث عرصے سے پڑے ہوئے تھے ایسا تصفیہ فرمایا
کہ جن کا سلام و کلام قطعاً بند تھا موت زیست چھوٹ چکی تھی باہم شیر و شکر ہو گئے ایک روز
صبح کے جلسے میں بمعروض منشی عبد الغفار صاحب دو صاحب ماسٹر محمد حیدر و محمد ادریس صاحبان
(جن کا عرصہ سے نزاع تھا اور دونوں حلقہ بگوشان اعلیٰ حضرت مدظلہ تھے) بیٹھے ہوئے اولاً
ماسٹر محمد حیدر صاحب کا بیان ہوا پھر محمد ادریس صاحب کا بیان سماعت فرما کر ارشاد عالی
ہوا آپ صاحبوں کا کوئی مذہبی تخالف ہے کچھ نہیں۔ آپ دونوں صاحب آپس میں پیر بھائی
ہیں نسلی رشتہ چھوٹ سکتا ہے لیکن اسلام و سنت اور اکابر سلسلہ سے عقیدت باقی ہے تو
یہ رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا۔ دونوں حقیقی بھائی اور ایک گھر کے۔ تمہارا مذہب ایک، رشتہ
ایک، آپ دونوں صاحب ایک ہو کر کام کیجئے کہ مخالفین کو دست اندازی کا موقع نہ ملے
خوب سمجھ لیجئے آپ دونوں صاحبوں میں جو سبقت ملنے میں کریگا جنت کی طرف سبقت کریگا
یہ فرمانا تھا کہ دونوں کے قلوب پر ایک برقی اثر ہوا اور بیتابانہ ایک دوسرے کے قدموں پر
گر پڑے اور آپس میں نہایت صاف دلی کے ساتھ لپٹ گئے۔ جوش محبت کی یہ حالت ہوئی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح القدیر اور طحطاوی اور رد المحتار میں ہے المرور فی سکۃ حادثۃ فی المقابر حرام قبرستان میں جو نیا راستہ نکلا ہو اس میں چلنا حرام ہے کہ وہ ضرور قبروں پر ہوگا بخلاف راہ قدیم کے قبریں اسے چھوڑ کر بنائی جاتی ہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب قبرستان میں جوتا پہنے نکلے فرمایا یا صاحب السبتیتین الق سبتیتیک لا تؤذ صاحب القبر ولا یؤذیک اے بال صاف کئے ہوئے جوتے والے اپنے جوتے کو پھینک نہ تو صاحب قبر کو ستا نہ وہ تجھے ستائے۔

ف سوال منکر نکیر کا ایک قصہ

ایک شخص کو دفن کرکے لوگ چلے گئے منکر نکیر نے سوال شروع کیا ایک شخص جو تھا

(سہ شنبہ [illegible])

کہ اگر حاضرین میں سے سنبھال نہ لیتے تو دونوں حضرات اس معانقہ قلبی میں گر پڑتے چنانچہ مقدس حضرات کی مٹھی میں قلوب ہوتے ہیں جس طرف چاہیں رجوع کر دیں مجھے اس وقت حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ یاد آگیا جو اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کی زبان فیض ترجمان سے سنا تھا کہ ایک مرتبہ حضور مسجد جامع میں تشریف لائے خادم جو ہمراہ تھے انھوں نے دیکھا کہ آج خلاف معمول اہل مسجد حضور کو دیکھ رہے ہیں لیکن نہ کوئی سلام کرتا ہے نہ قیام حالانکہ ہمیشہ تشریف لاتے ہی تمام جماعت حضور کی طرف آتی اور دست بوسی و قدم بوسی سے مشرف ہوتی ان کے دل میں یہ خطرہ آنا تھا کہ چاروں طرف سے لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ حضور سے بہت پیچھے رہ گئے انھیں خیال ہوا کہ اس سے تو وہی حالت بہتر تھی جس حضور کے قریب تو تھا ان کے دل میں یہ خطرہ آتے ہی حضور نے ان کی طرف روئے انور کیا اور فرمایا یہ تمہیں نے تو چاہا کیا تمہیں معلوم نہیں رب عزوجل نے قلوب ہمارے ہاتھ میں رکھے جب چاہیں پھیر دیں اور جب چاہیں اپنی طرف کرلیں اسی طرف اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ نے قصیدۂ ذریعہ قادریہ شریف میں اشارہ فرمایا ہے

عرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہی پناہ
بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے
جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

دل پہ کندہ ہو ترا نام تو وہ دزد رجیم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

خاکسار مدیر

پہنے اس طرف سے نکلا اس کے جوتے کی آواز سُن کر مردہ اس طرف متوجہ ہوا اور قریب
تھا کہ جو سوال منکر نکیر کر رہے تھے اس کے جواب سے قاصر رہتا مرنے کے بعد زندگی
سے کہیں زائد ادراک ہو جاتا ہے غزوہ بدر شریف مسلمانوں نے کفار کی نعشیں
جمع کر کے ایک کنویں میں پاٹ دیں حضور کی عادت کریمہ تھی جب کسی مقام کو فتح فرماتے
تو وہاں تین دن قیام فرماتے تھے یہاں سے تشریف لے جاتے وقت اس کنوئیں پر
تشریف لے گئے جس میں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور انہیں نام بنام آواز دیکر
فرمایا ہم نے تو پالیا جو ہم سے ہمارے رب نے سچا وعدہ (یعنی نصرت کا) فرمایا تھا
کیوں تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ (یعنی نار کا) تم سے تمہارے رب نے کیا تھا امیر المومنین
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اجساد لا ارواح فیہا
یا رسول اللہ کیا حضور بے جان جسموں سے کلام فرماتے ہیں ما انتم باسمع منھم
تم ان سے کچھ زیادہ نہیں سنتے مگر انھیں طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں تو کافر
تک سنتے ہیں مؤمن تو مومن ہے اور پھر اولیاء کی شان ارفع و اعلیٰ ہے (پھر فرمایا)
روح ایک پرندہ ہے اور جسم پنجرہ۔ پرندہ جس وقت تک پنجرہ میں ہے اس کی پرواز اسی
قدر ہے جب پنجرہ سے نکل جائے اس وقت اس کی قوت پرواز دیکھئے (فرمایا) اپنے
مُردوں کو بزرگوں کے پاس دفن کرو کہ ان کی برکت کے سبب ان پر عذاب نہیں کیا
جاتا ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم وہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے سبب ان کا
ہمنشین بھی بدبخت نہیں ہوتا و لہٰذا حدیث میں فرمایا ادفنوا موتاکم وسط قوم
صالحین اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو میں نے حضرت میاں صاحب
قبلہ قدس سرہٗ کو فرماتے سنا۔ ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا دیکھا کہ گلاب
کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر
رکھے ہیں اس کے عزیزوں نے اس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی
دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھیں اب جو دیکھیں تو دو اژدھے اس کے بدن سے لپٹے
اپنے پھنوں سے اس کا منہ بھنبھوڑ رہے ہیں حیران ہوئے کسی صاحبدل سے یہ واقعہ

ف: اپنے مردوں کو صالحین کے مزارات کے قریب دفن کرو کہ عذاب سے بچتے ہیں

بیان کیا انھوں نے فرمایا وہاں بھی یہ اژدہا ہی تھے۔ مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قرب تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہوگیا تھا وہ اژدہے درخت گل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پھن گلاب کے پھول۔ اس کی خیریت چاہو تو وہیں لیجاکر دفن کرو وہیں لیجاکر رکھا پھر وہی درخت گل تھے اور وہی گلاب کے پھول۔ ایک بار حضرت سیدی اسمٰعیل حضرمی قدس سرہ العزیز کہ اجلہ اولیاء کرام سے ہیں ایک قبرستان سے گزرے۔ امام محب الدین طبری کہ اکابر محدثین سے ہیں ہمراہ رکاب تھے۔ حضرت سیدی اسمٰعیل نے ان سے فرمایا اتو من بکلام الموتیٰ کیا اس پر آپ ایمان لاتے ہیں کہ مردے زندوں سے کلام کرتے ہیں۔ عرض کی ہاں فرمایا اس قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہی انا من حشو الجنۃ میں جنت کی بھرتی میں سے ہوں آگے چلے وہاں چالیس قبریں تھیں آپ بہت دیر تک روتے رہے یہاں تک کہ دھوپ چڑھ گئی اس کے بعد آپ ہنسے اور فرمایا تو بھی انھیں میں سے ہے لوگوں نے یہ کیفیت دیکھکر عرض کی حضرت یہ کیا راز ہے ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ فرمایا ان قبور پر عذاب ہو رہا تھا جسے دیکھ کر میں روتا رہا اور حضرت عزت میں میں نے ان کی شفاعت کی مولیٰ تعالیٰ نے میری شفاعت قبول فرمائی اور ان سے عذاب اٹھا لیا۔ ایک قبر گوشے میں تھی جس کی طرف میرا خیال نہ گیا تھا اس میں سے آواز آئی یا سیدی انا منھم انا فلانۃ المغنیۃ اے میرے آقا میں بھی تو انھیں میں سے ہوں میں فلاں ڈومنی ہوں مجھے اس کے کہنے پر ہنسی آگئی اور میں نے کہا انت منھم تو بھی انھیں میں سے ہے اس پر سے بھی عذاب اٹھا لیا گیا تو یہ حضرات سراپا رحمت ہیں جس طرف گزر ہو رحمت ساتھ ہے

عرض۔ ندوہ کے متعلق مسلمانوں کا کیا خیال ہونا چاہیئے اور ندویوں کو کیسا سمجھنا چاہیئے

ارشاد۔ ندوہ کھچڑی ہے پہلے بعض اہلسنت بھی دھوکے سے اس میں شامل ہو گئے تھے جیسے مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی اور مولوی احمد حسن صاحب کانپوری اور مولوی عبدالوہاب صاحب لکھنوی اس کی شناعتوں پر اطلاع پاکر یہ لوگ علحدہ

فضائل اولیاء کرام کی قبروں میں

ندوہ کی کیا حقیقت ہے

ہو گئے۔ مولانا احمد حسن صاحب مرحوم ندوۂ عظیم آباد کے بعد بریلی تشریف لائے شعبان کا اخیر عشرہ تھا میں اپنی مسجد میں معتکف تھا میں نے خبر سن کر ان کو خط لکھا جس میں القاب یہ تھے۔

احمد السیرۃ حسن السریرۃ غیر شرکۃ الندوۃ المبیرۃ۔ اس میں احمد حسن ان کا نام بھی نکلا اور معنے یہ ہوئے کہ آپ کی خصلت محمود اور طینت مسعود مگر ندوہ تباہ کن کی شرکت مردود۔ میری ان کی دوستی تھی ان القاب کو دیکھ کر بہت ہنسے اور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے اس سے توبہ کرلی ہے اور عین جلسہ میں مولوی محمد علی ناظم سے یہ کہہ کر اٹھا ہوں کہ مولوی صاحب آپ اس مجمع کو دیکھتے ہیں۔ یہ سب جہنم میں جائے گا اور ان کے آگے ہیں اور آپ ہوں گے یہ نہیں جانتا کہ پہلے آپ جائیں گے کہ پہلے میں۔ لکھنؤ کے جلسہ میں ابراہیم آروی نے اپنے لکچر میں صرف لا الٰہ الا اللہ پر مدار نجات رکھا مولوی عبدالوہابؒ صاحب لکھنوی مع ہمراہیان یہ فرما کر اٹھ آئے کہ یہاں تو رسالت بھی تشریف لے گئی اسی طرح سینوں میں سے جو مطلع ہوتا گیا جدا ہوتا گیا یہاں تک کہ اس میں بدمذہب رہ گئے یا تو کھلے مرتدین جیسے رافضی وہابی وغیرہم یا وہ نام کے سنی جو ان کو ارکین دین بناتے اور ان سے اتحاد مناتے ندوہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نیچری وہابی قادیانی رافضی سب اہل قبلہ ہیں لہٰذا سب مسلمان ہیں اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں۔ خدا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے جیسے برٹش گورنمنٹ کو اسے اس کی رعیت کے سب مذہب والے ایک سے۔ ہم ایسے عقیدۂ واہیہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کوئی مسلمان ایسا نہیں کہہ سکتا قرآن عظیم فرماتا ہے افنجعل المسلمین کالمجرمین ۝ مالکم کیف تحکمون ۝ کیا ہم مطیعوں کو مجرموں کے مثل کر دیں تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو اور فرماتا ہے افنجعل المتقین کالفجار کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی مانند کر دیں اور فرماتا ہے لیسوا سواء سب ایک سے

ف: ایک گستاخ صوفی سے مقابلہ کہ وہ لاالہ ہے

ف: ندوہ میں عقائد کی ناہموار کھچڑی ہے

ف: ندوہ ایک باطل عقیدہ

۱؎ یہ صاحب مولوی عبدالباری فرنگی محلی کے والد ہیں انھوں نے ندوہ سے گریز کی ہاں ہیں تو کلمہ گو کی شرط بھی تھی اور یہ سواراج کمیٹی میں ہمہ تن مصروف جس میں ایک تو مشرکین سے اتحاد شرط اور ایک بڑے مشرک کی سرداری کا ہے ۱۲

نہیں اور فرماتا ہے ہل یستوون کیا وہ سب برابر ہیں اور فرماتا ہے لا یستوی
اصحب النار واصحب الجنۃ اصحب الجنۃ ھم الفائزون۔ دوزخ والے اور
جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی کامیاب ہوں گے قرآن عظیم میں اس مضمون کی
بکثرت آیات ہیں صدیق اکبر وفاروق اعظم پر رافضی تبرا بکتے ہیں۔ ندوی کہتے ہیں سنی
اور شیعہ کا قطعیات میں اتفاق ہے۔ صرف ظنیات میں اختلاف ہے ذرا ذرا سی بات پہاڑ
بناکر کہاں تک نوبت پہنچائی ہے تو اب نہ صدیق کی صحابیت قطعی نہ صدیق وفاروق
کی خلافت راشدہ قطعی ہوئی نہ صدیق وفاروق کا جنتی ہونا قطعی ہوا سب ظنیات
ہوگئے روافض کا تبرا بکنا صدیق وفاروق کو گالیاں دینا ایک ذرا سی بات ہوئی ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؕ

عرض۔ جنت کی بھرتی کیا معنے۔

جنت کی بھرتی

ارشاد۔ جنت بہت وسیع مکان ہے عرضها السموت والارض ساتوں
آسمان اور ساتوں زمین اس کی چوڑان میں آجائیں اس کی وسعت اللہ ورسول ہی
جانتے ہیں اس میں پہلے ارباب استحقاق بھیجے جائیں گے جنہوں نے اعمال صالحہ کئے
اور اپنی حسنات کے سبب مستحق جنت ہوئے یعنی استحقاق تفضلی نہ وجوبی کہ کسی کو
نہیں مولٰے تعالٰی اپنے بندوں کو اعمال صالحہ کی توفیق دیتا ہے پھر ان میں اعمال صالحہ
پیدا فرماتا ہے پھر اپنے کرم سے انھیں قبول فرماتا ہے پھر اپنی رحمت سے ان کے عوض
جنت دیگا۔ یہ سب اس کا فضل ہی فضل ہے جب یہ لوگ اپنے اپنے محلوں میں آرام
کرلیں گے جنت بہت زیادہ خالی رہے گی تو بے استحقاق والوں کو اپنے محض کرم سے اس
میں بھریگا۔ یہ جنت کی بھرتی ہے اور اب بھی بہت جگہ خالی رہے گی تو رب عزوجل ان روحوں
کو دنیا میں نہ بھیجی گئیں جسم عطا فرماکر ان مکانوں میں بسائے گا۔ یہ بہت آرام سے رہے نہ
دنیا کی صورت دیکھی نہ کوئی تکلیف سہی نہ موت چکھی نہ کوئی عمل کیا فقط اللہ ورسول پر ایمان
اور ہمیشہ کے لئے دار الجنان فسبحن واسع الرحمۃ

عرض۔ نیچری اس پر بہت زور دیتے ہیں ڈپٹی نذیر احمد نے تو صاف لکھدیا ہے

کہ نجات کے لئے صرف لا الٰہ الا اللہ کافی ہے محمد رسول اللہ کی کچھ حاجت نہیں اور اس پر حدیث من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ سے سند لاتے ہیں حدیث کا کیا مطلب ہے

ارشاد۔ حدیث حق ہے اور زعم خبیث کفر ہے لا الٰہ الا اللہ کلمہ طیبہ کا علم ہے جس سے پورا کلمہ مراد ہے اگر کہیے الحمد سات بار کہو یا قل ھو اللہ گیارہ بار کہو اس سے صرف لفظ الحمد یا لفظ قل ھو اللہ مراد ہوں گی ہرگز نہیں بلکہ پوری سورتیں کا اختصار جن کے یہ نام ہیں۔ کلمہ طیبہ کا اختصار لا الٰہ نہیں ہو سکتا تھا کہ نفی محض بلا استثنار تو معاذ اللہ کلمہ کفر ہے لاجرم نصف کلمہ اس کا اختصار ہوا۔ یہ ایک ظاہر جواب ہے اور میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ بیشک صرف لا الٰہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے اور اسی سے وہ ملعون قول کہ محمد رسول اللہ کی معاذ اللہ حاجت نہیں۔ کفر خالص ہے لا الٰہ الا اللہ سے فقط الفاظ مراد نہیں بلکہ اس کے معنی کی تصدیق سچے دل سے ایمان لانا کہ جس کی ذات جامع جمیع کمالات منزہ از جمیع عیوب و نقائص کا عَلَم پاک واقع میں اللہ ہے جس نے سچی کتابیں اتاریں سچے رسول بھیجے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افضل الرسل و خاتم النبیین کیا وہ جس کے کلام کا ایک ایک حرف یقینی قطعی حق ہے جس میں کذب یا سہو یا خطا کا اصلاً کسی طرح امکان نہیں جس نے اللہ کو اس طرح پہچانا اسی نے اللہ کو جانا اسی نے لا الٰہ الا اللہ مانا اور جسے ضروریات دین سے کسی بات میں شک یا شبہ ہے اُس نے نہ ہرگز اللہ کو جانا نہ لا الٰہ الا اللہ مانا مثلاً جو شخص لا الٰہ الا اللہ پر ایمان کا دعوے رکھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ ایسے کی توحید کی گواہی دیتا ہے ایسے اللہ کو سمجھا ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ بھیجا اور وہ ہرگز اللہ نہیں اس نے اپنے خیال میں ایک باطل تصور جما کر اس کا نام اللہ رکھ لیا ہے یہ اللہ پر مومن نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ مشرک ہے اللہ یقیناً وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا تو اللہ پر ایمان وہی لائے گا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۔ بغیر اقرار رسالت اقرار توحید کافی نہیں

ف۔ حدیث من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ کی نفیس و جلیل معانی

پر ایمان رکھتا ہے اس پر تمام ضروریات دین کو قیاس کر لو مثلاً جو اللہ کا مقر اور قیامت
کا منکر ہے یقیناً اللہ کا منکر اور اس اقرار میں مشرک ہے تو ایسے کو اللہ ٹھہرایا جو قیامت نہ
لائے گا حالاں کہ اللہ وہ ہے کہ قیامت جس کا سچا وعدہ ہے وعلیٰ ہذا القیاس اب بفضلہ
تعالیٰ معنی بے تکلف صحیح ہو گئے لہٰذا اپنے رسالہ باب العقائد والکلام میں ثابت کیا ہے
کہ کفر صرف جہل باللہ کا نام ہے جو اللہ کو صحیح طور پر جانتا مانتا ہے کافر نہیں ہو سکتا اور جو
کافر ہے اللہ کو ہرگز نہیں جان سکتا اگرچہ کتنا ہی بڑا دعویٰ علم و معرفت کا کرے جیسے
دیوبندیہ و وہابیہ و مرزائیہ و امثالہم خذلہم اللہ تعالیٰ

عرض۔ ان لوگوں کی نسبت کہ اگر بد مذہب عالم سے ملنے کو منع کیا جائے تو کہیں
عالم عالم سب ایک ہیں۔

ارشاد۔ ان کا شمار بھی انھیں میں سے ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ومن یتولہم
منکم فانہ منہم تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ بیشک انھیں میں سے ہے امیر المومنین
مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اعداءک ثلٰثۃ عدوک و عدو صدیقک
و صدیق عدوک تیرے دشمن تین ہیں ایک تیرا دشمن ایک تیرے دوست کا دشمن اور
ایک تیرے دشمن کا دوست یونہیں اللہ عزوجل کے دشمن تینوں قسم ہیں ایک تو ابتداءً
اس کے دشمن وہ کافران اصلی ہیں فان اللہ عدو للکٰفرین دوسرے وہ کہ محبوبان
خدا کے دشمن ہیں جیسے دیوبندیہ مرزائیہ وہابیہ روافض تیسرے وہ کہ ان کے دشمنوں
میں کسی کے دوست ہیں یہ سب اعداء اللہ ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ

عرض حضور ہم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ان کو اپنا دشمن جانیں۔

ارشاد۔ ہر مسلمان پر فرض اعظم ہے کہ اللہ کے سب دوستوں سے محبت رکھے
اور اس کے سب دشمنوں سے عداوت رکھے یہ ہمارا عین ایمان ہے۔

(اسی تذکرہ میں فرمایا) بحمد اللہ تعالیٰ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اللہ کے سب
دشمنوں سے دل میں سخت نفرت ہی پائی۔ ایک بار اپنے دہات کو گیا تھا کوئی دیہی مقدمہ
پیش آیا جس میں چوپال کے تمام ملازموں کو بدایوں جانا پڑا میں تنہا رہا اس زمانہ میں

ف: کفار سے بیزاری کیسی ہونا چاہیئے

معاذاللہ درد قولنج کے دورے ہوا کرتے تھے اس دن ظہر کے وقت سے درد شروع ہوا اسی حالت میں جس طرح بنا وضو کیا اب نماز کو نہیں کھڑا ہوا جاتا رب عزوجل سے دعا کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگی مولیٰ عزوجل مضطر کی پکار سنتا ہے میں نے سنتوں کی نیت باندھی درد بالکل نہ تھا جب سلام پھیرا اسی شدت سے تھا۔ فوراً اٹھ کر فرضوں کی نیت باندھی درد جاتا رہا جب سلام پھیرا وہی حالت تھی بعد کی سنتیں پڑھیں درد موقوف اور سلام کے بعد پھر بدستور میں نے کہا اب عصر تک ہوتا رہ کروٹیں لے رہا تھا کہ درد سے کسی پہلو قرار نہ تھا اتنے میں سامنے سے اسی گاؤں کا ایک برہمن کہ (خبیث بزعم خود قریب قریب توحید کا قائل اور براہ مکروفریب میرے خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کی طرف مائل بنتا تھا) گزرا پھاٹک کھلا ہوا تھا مجھے دیکھ کر اندر آیا اور میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کیا یہاں درد ہے مجھے اس کا نجس ہاتھ بدن کو لگنے سے اتنی کراہت ونفرت پیدا ہوئی کہ درد کو بھول گیا اور یہ تکلیف اس سے بڑھ کر معلوم ہوئی کہ ایک کافر کا ہاتھ میرے پیٹ پر ہے ایسی عداوت رکھنا چاہیئے۔

ف: بدمذہبوں سے میل جول کی حرمت شریعت میں سخت ممانعت ہے

عرض - اکثر لوگ بدمذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

ارشاد - حرام ہے اور بدمذہب ہوجانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لئے زہر قاتل، رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم انھیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈالیں اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب پر اعتماد کرتا ہے انھا اکذب شیئ اذا حلفت فکیف اذا وعدت نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے صحیح حدیث میں فرمایا جب دجال نکلے گا کچھ اسے تماشہ کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مستقیم ہیں ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا۔ وہاں جاکر ویسے

ہی ہو جائیں گے۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "میں حلف سے کہتا ہوں کہ جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا" سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہمارا ایمان اور پھر حضور کا حلف سے فرمانا۔ دوسری حدیث ہے جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انھیں میں سے ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں نقل فرماتے ہیں ایک شخص روافض کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب اُس کی نزع کا وقت آیا۔ لوگوں نے حسب معمول اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی کہا نہیں کہا جاتا پوچھا کیوں کہا یہ دو شخص کھڑے کہہ رہے ہیں تو انکے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر کو بُرا کہتے تھے اب یہ چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے ہرگز نہ پڑھنے دیں گے یہ نتیجہ ہے بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا جب صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدگویوں سے میل جول کی یہ شامت ہے تو قادیانیوں اور وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس نشست و برخاست کی آفت کس قدر شدید ہوگی ان کی بدگوئی صحابہ تک ہے ان کی انبیا اور سید الانبیا اور اللہ عزوجل تک۔

ف: [illegible]

عرض۔ اگر ملازم ہے اور خوشامد میں لگا رہے

ارشاد۔ اتنا برتاؤ رکھو اللہ و رسول کے دشمنوں سے جتنا اپنے دشمنوں سے رکھتے ہو۔

ف: دشمنان دین سے کیسا برتاؤ چاہیے

عرض۔ حضور مجذوب کی کیا پہچان ہے

ارشاد۔ سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کریگا۔ حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا مینہ بھیجیے یا اپنا سہاگ لیجیے۔ یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اُمڈیں

ف: مجذوب کی شناخت

اور جل تھل بھر دئے ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جارہے تھے ۔ اُدھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے انھیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لیے خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مریگا اور مجھے یہ بیوہ کئے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سُرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاروں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں کڑے جوشن پہنتے ہیں یہ گمراہی ہے ۔ صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق ۔

عرض سچے وجد کی کیا پہچان ہے

ارشاد یہ کہ فرائض و واجبات میں مخل نہ ہو حضرت سید ابو الحسین احمد نوری پر وجد طاری ہوا تین شبانہ روز گزر گئے ۔ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے کسی نے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حالت عرض کی فرمایا نماز کا کیا حال ہے عرض کی نمازوں کے وقت ہوشیار ہو جاتے ہیں اور پھر وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے فرمایا الحمد للہ ان کا وجد سچا ہے (اس کے بعد فرمایا) نماز جب تک عقل باقی ہے کسی وقت میں معاف نہیں ۔ رمضان شریف کے روزے حالت سفر میں یا مرض میں کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اجازت ہے کہ قضا کرے اسی طرح زکوٰۃ صاحب نصاب پر اور حج صاحب استطاعت پر فرض ہے لیکن نماز سب پر بہر حال فرض ہے یہاں تک کہ کسی حاملہ عورت کے نصف بچہ پیدا ہو لیا ہے اور نماز کا وقت آگیا تو ابھی نفساء نہیں حکم ہے کہ گڈھا کھودے یا دیگ پر بیٹھے اور اس طرح نماز پڑھے کہ بچے کو تکلیف نہ ہو یا بیمار ہے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں دیوار یا عصا یا کسی شخص کے سہارے سے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور اگر اتنی دیر کھڑا نہیں رہ سکتا تو جتنی دیر ممکن ہو قیام فرض ہے اگرچہ اسی قدر کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہہ لے اور بیٹھ جائے اگر بیٹھ بھی نہ سکے

ف: سیدی موسیٰ سہاگ کے دواماں اور واقعہ

ف: نماز ہر حالت میں کسی وقت معاف نہیں

تو لیٹے لیٹے اشاروں سے پڑھے۔ حضور نماز کی کثرت فرماتے یہاں تک کہ پائے مبارک
سوجھ جاتے صحابہ کرام عرض کرتے حضور اس قدر کیوں تکلیف گوارا فرماتے ہیں مولےٰ
تعالیٰ نے حضور کو ہر طرح کی معافی عطا فرمائی ہے فرماتے افلا اکون عبداً شکورا
تو کیا میں کامل شکر گزار بندہ نہوں یہاں تک رب عزوجل نے خود ہی بکمال محبت ارشاد
فرمایا طٰہٰ ما انزلنا علیک القراٰن لتشقیٰ اے چودھویں رات کے چاند ہم نے تم
پر قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔ غرض نماز مرتے وقت تک معاف نہیں
رب عزوجل فرماتا ہے واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین اے بندے اپنے رب
کی عبادت کئے جا یہاں تک کہ تجھے موت آئے۔ ایک صالحین سے تھے بہت
ضعیف پنجگانہ مسجد کی حاضری نہ چھوڑتے ایک شب عشا کی حاضری میں گر پڑے
چوٹ آئی بعد نماز عرض کی الٰہی اب میں بہت ضعیف ہوا بادشاہ اپنے بوڑھے غلاموں کو خدمت
سے آزاد کر دیتے ہیں مجھے آزاد فرما ان کی دعا قبول ہوئی مگر یوں کہ صبح اٹھے تو مجنون تھے
یعنی جب تک عقل تکلیفی باقی ہے نماز معاف نہیں سچے مجاذیب بھی نماز نہیں چھوڑتے
اگرچہ لوگ انھیں پڑھتے نہ دیکھیں کسی نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے حضرت سیدی تضیب البان موصلی قدس سرہ کی شکایت کی کہ ان کو کبھی
نماز پڑھتے نہ دیکھا ارشاد فرمایا اس سے کچھ نہ کہو اس کا سر ہر وقت خانہ کعبہ میں
سجود میں ہے۔

عرض۔ مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں بعض فقیر رکھتے ہیں۔

ارشاد۔ حرام ہے حدیث میں فرمایا لعن اللہ المتشبھین من الرجال
بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال اللہ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر
جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں

عرض۔ ولد الحرام کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں

ارشاد۔ اگر اس سے علم و تقویٰ میں زیادہ یا اس کی مثل جماعت میں موجود ہو تو
تو اسے امام بنانا نہ چاہیے ہاں اگر یہی سب حاضرین سے علم و تقویٰ میں زائد ہو تو

ف: جس شخص کی امامت سے لوگوں کو نفرت ہو اسے امام نہ بنانا چاہئے۔

تو اسی کو امام بنایا جائے۔

عرض حضور اس میں بچہ کا کیا قصور ہے۔

ارشاد۔ شرع کو تکثیر جماعت کا بڑا لحاظ ہے اسلام میں جب کوئی ایسی بات ہو جس سے قوم کو نفرت اور باعث تقلیل جماعت ہو اس کی امامت ناپسند ہے اگرچہ اس کا قصور نہ ہو۔ لہٰذا جس کے بدن پر برص کے داغ بکثرت ہوں اس کی امامت مکروہ ہے رغبت جماعت ہی کے لحاظ سے مستحب ہے کہ اور فضائل میں مساوات کے بعد امام خوبصورت وخوش گلو ہو (پھر فرمایا) نماز کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے عوام بیچارے کس گنتی میں بعض بڑے بڑے عالم جو کہلاتے ہیں ان کی نماز صحیح نہیں ہوتی (پھر فرمایا کہ) عبادت محض لوجہ اللہ ہونا چاہیے کبھی اپنے اعمال پر نازاں نہ ہو کہ کسی کے عمر بھر کے اعمال حسنہ اس کی کسی ایک نعمت کا جو اس نے اپنی رحمت سے عطا فرمائی ہیں بدلہ نہیں ہوسکتے

ف: ایک عابد بزرگ کی حکایت

اگلی امتوں میں ایک بندۂ خدا بیچ سمندر میں ایک پہاڑ پر جہاں انسان کا گزر نہ تھا رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ رب عزوجل نے اس پہاڑ پر ان کے لئے انار کا ایک درخت اگایا اور ایک شیریں چشمہ نکالا انار کھاتے اور وہ پانی پیتے اور عبادت کرتے چار سو برس اسی طرح گزارے ظاہر ہے کہ جب انسان بالکل تن تنہا زندگی بسر کرے اور کوئی دوسرا نہ ہو تو نہ جھوٹ بول سکتا ہے نہ کسی کی غیبت کرسکتا ہے نہ چوری نہ اور کوئی قصور کرسکتا ہے جس کا تعلق دوسرے سے ہو اور اکثر گناہ وہی ہیں غرض جب ان کے نزع کا وقت آیا حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے انھوں نے کہا آتنی اجازت دیجئے کہ میں وضو تازہ کرکے دو رکعت نماز پڑھ لوں جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں جاؤں قبض روح کر لینا انھوں نے فرمایا میں تمہارے لئے اتنی اجازت لایا ہوں۔ انھوں نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی۔ دوسری رکعت کے سجدہ میں انتقال ہوا۔ بدن ان کا سلامت ہے اب تک ویسے ہی سجدہ میں ہیں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ہم جب آسمان سے اترتے یا آسمان کو جاتے ہیں انھیں اسی طرح سربسجود دیکھتے ہیں۔ یہ بندۂ خدا جب

قیامت کے روز حاضر ہوں گے عبادت کے سوا نامۂ اعمال میں کوئی گناہ تو ہوگا ہی نہیں حساب و میزان کی کیا حاجت رب العزت ارشاد فرمائے گا اذھبوا بعبدی الی جنتی برحمتی میرے بندے کو میری جنت میں میری رحمت سے لے جاؤ اُسکے منہ سے نکلے گا " اے میرے رب بلکہ میرے عمل سے " یعنی میں نے عمل ہی ایسے کئے جن سے مستحق جنت ہوں ارشاد ہوگا لوٹاؤ اور میزان کھڑی کرو۔ اس کی چارسو برس کی عبادت ایک پلے میں اور ہماری نعمتوں سے جو ہم نے اسے چار سو برس میں دیں صرف آنکھ کی نعمت دوسرے میں رکھو وزن کیا جائے گا ان کے چار سو برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زیادہ ہوگی ارشاد ہوگا اذھبوا بعبدی الی ناری بعدلی میرے بندے کو میرے جہنم میں لے جاؤ میرے عدل سے اس پر گھبرا کر عرض کرینگے نہیں اے رب میرے بلکہ تیری رحمت سے ارشاد ہوگا اذھبوا بعبدی الی جنتی برحمتی میرے بندے کو میری جنت میں میری رحمت سے لے جاؤ۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کی پرسش ہوگی۔ (اس کے بعد کچھ اور واقعات حشر کا بیان فرمایا) سب اولین و آخرین جمع ہوں گے اور اس ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا بعض مسلمین بھی اپنے معاصی پر معذب کئے جائیں گے کوئی مسلمان پوری سزا نہ پائے گا سزا پوری ہونے سے پہلے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت انھیں نجات دلوادے گی۔ سزا اگر پوری ہو لیتی تو نجات آپ ہی ہوتی شفاعت کا کیا اثر ہوتا لیکن شفاعت انھیں بخشوالے گی تو ثابت ہوا کہ سزا پوری نہ ہونے پائیگی (پھر فرمایا) ایک بندہ حاضر ہوگا رب العزت کا حکم ہوگا اس کا نامۂ اعمال اسے دیا جائیگا وہ تومار حد نگاہ تک طویل اور سراپا گناہوں سے بھرا ہوگا اپنا نامۂ اعمال خود پڑھے گا وہ اس میں صغائر و کبائر سب لکھے ہوں گے یہ چھوٹے چھوٹے گناہ ظاہر کرے گا اور کبائر کو چھوڑتا جائیگا۔ رب عزوجل فرمائے گا پڑھ لیا کہے گا ہاں سب پڑھ لیا فرمائیگا اے میرے فرشتو اس کے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی لکھو اس وقت چلا اٹھے گا کہ الٰہی میرے بڑے گناہ تو رہ ہی گئے میں نے تو صرف صغائر پڑھے یہ سب

ف: میزان قیامت کے بعض
احوال اور واقعات

صدقہ ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حدیث میں ہے جب آیہ کریمہ نازل ہوئی
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ البتہ قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا
دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اِذَنْ لَا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی
بھی نار میں رہا۔ روز قیامت داروغہ دوزخ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعتیں دیکھ کر عرض کر دیں گے حضور نے اپنی امت میں غضب الٰہی
کا کوئی حصہ نہ چھوڑا (پھر فرمایا) قیامت کے روز دو بندے دوزخ سے نکالے جائیں گے
رب عزوجل فرمائے گا جو کچھ تمہیں پہنچا تمہارے اعمال کا بدلہ تھا میں کسی پر ظلم نہیں
کرتا تم پھر جہنم میں چلے جاؤ ان میں سے ایک تو دوڑتا ہوا جہنم کی طرف جائیگا اور دوسرا
آہستہ حکم ہوگا واپس لاؤ اس شتابی کو اور آہستگی کا سبب پوچھو۔ جلدی کرنے والا عرض
کریگا اے رب میرے نافرمانی کے سبب یہ کچھ دیکھ چکا کیا اب بھی نافرمانی کرتا دوسرا
عرض کرے گا الٰہی مجھے امید نہ تھی کہ جہنم سے نکال کر مجھے پھر اس میں بھیجے گا حکم ہوگا
دونوں کو جنت میں لے جاؤ۔

ف: عالم کی صحبت میں بیٹھو

عرض۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عالم کی صحبت میں بیٹھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے
ارشاد۔ حدیث میں تو یہ فرمایا ہے اغد عالما او متعلما او مستمعا او محبا
ولا تكن الخامس فتهلك اس حال میں صبح کر کہ تو عالم ہو یا متعلم یا عالم کی باتیں
سننے والا یا عالم کا محب اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائے گا۔

ف: طلاق مغلظہ والی عورت بلا حلالہ اور بغیر نکاح شوہر دیگر حلال نہیں

عرض۔ زید نے اپنی عورت کو طلاق مغلظہ دیدی علماء سے استفتا پوچھا حلالہ کا
حکم ملا اگر بغیر حلالہ رجعت کرے۔
ارشاد۔ حرام قطعی ہے جب عدت گزرے اور مطلقہ کا نکاح دوسرے شخص
سے ہو اور وہ اس سے ہم بستر ہو پھر وہ طلاق دے اور پھر عدت گزرے اس کے بعد
زید سے نکاح ہو سکتا ہے بغیر اس کے زنا رخالص ہوگا (اسی سلسلے میں فرمایا) ایک
صحابیہ کو ان کے شوہر نے مغلظہ طلاق دیدی۔ انکی بیوی نے دوسرے سے نکاح کر لیا اور

بلا ہم بستر ہوئے خدمت اقدس میں جا کر عرض کی کہ اگر وہ طلاق دیدے تو اب میں پہلے سے نکاح کر سکتی ہوں ارشاد فرمایا لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک تو رب العزت نے یہ تازیانہ رکھا ہے کہ لوگ تین طلاقیں دینے سے خوف کریں اور اس سے باز رہیں لیکن پھر بھی خیال نہیں کرتے تین تو درکنار جب دینے پر آتے ہیں تو تو بے شمار طلاقیں دیتے ہیں۔

عرض حضور اگر عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے شوہر کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں نہ وہ کندھا دے نہ منہ دیکھے۔

ارشاد۔ یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے اور بالکل بے اصل ہے ہاں بے حائل اس کے جسم کو بے شک ہاتھ نہیں لگا سکتا باقی کندھا بھی دے سکتا ہے اور قبر میں بھی اتار سکتا ہے اور اگر موت ایسی جگہ آئے جہاں میاں بیوی کے سوا کوئی اور نہ ہو تو شوہر خود اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر میت کو تیمم کرائے لیکن عورت کو بلا کسی شرط کے اپنے شوہر مردہ کو چھونے کی اجازت ہے۔

ف: عورت کے مرنے کے بعد مرد منہ دیکھ سکتا ہے کندھا دے سکتا ہے

عرض۔ زید اگر فوت ہو گیا منکوحہ نے اس کے روپے سے مسجد بنوا دی اور اسکے بہن بھائی کو محروم رکھا۔

ارشاد۔ اگر اس کا مہر اتنا تھا کہ زید کا متروکہ اس کے مہر میں مستغرق ہوتا تو اختیار تھا ورنہ اپنے مہر و حصہ سے زائد غصب ہے۔

عرض۔ اگر کسی مرید کی اپنے شیخ سے زیادہ رسائی ہو اس پر اس کے پیر بھائی رنج رکھیں۔

ارشاد۔ یہ حسد ہے جو لیجاتا ہے جہنم میں رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رتبہ دیا کہ تمام ملائکہ سے سجدہ کرایا شیطان نے حسد کیا وہ جہنم میں گیا دنیا میں اگر کسی کو اپنے سے زیادہ دیکھے شکر بجا لائے کہ مجھے اتنا مبتلا نہ کیا اور دین میں دیکھے تو اس کی دست بوسی کرے اُسے ملنے کسی پر حسد کرنا رب العزۃ پر اعتراض ہے کہ اسے کیوں زیادہ دیا اور مجھے کیوں کم رکھا۔

ف: حسد کی برائی

ف۔ تعزیہ دیکھنا کیسا

عرض۔ تعزیہ داری میں لہو ولعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے۔

ارشاد۔ نہیں چاہیئے ناجائز کام میں جس طرح جان ومال سے مدد کریگا یوہیں سواد بڑھا کر بھی مددگار ہوگا ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے بندر نچانا حرام ہے اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے درمختار وحاشیہ علامہ طحطاوی میں ان مسائل کی تصریح ہے آج کل لوگ ان سے غافل ہیں متقی لوگ جنکو شریعت کی احتیاط ہے ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مرغوں کی پالی دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہگار ہوتے ہیں۔

ف۔ بندر اور ریچھ کا تماشا اور مرغوں کی پالی دیکھنا ناجائز ہے

حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر مجمع خیر کا ہو اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا حاضرین کو اور اگر مجمع شر کا ہو اس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ ان حاضرین پر ہوگا وہ اس پر بھی۔

ف۔ بزرگان دین کی تصاویر بقصد تبرک لینا بھی حرام ہے

عرض۔ بزرگان دین کی تصاویر بطور تبرک لینا کیسا ہے؟

ارشاد۔ کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم وحضرت سمٰعیل وحضرت مریم کی تصاویر بنی تھیں کہ یہ متبرک ہیں ناجائز فعل تھا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے انھیں دھو دیا۔

ف۔ نماز فجر میں دعاء قنوت

عرض۔ نماز فجر میں دعاء قنوت پڑھنا کیا اثر رکھتا ہے اور اس کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے

ارشاد۔ اگر معاذ اللہ کوئی نازلہ ہو اور سخت نازلہ عام ہو اور سخت بلا اللہ پناہ میں رکھے طریقہ اس کا یہ ہے کہ دوسری رکعت میں الحمد وسورہ کے بعد اللہ اکبر کہہ کر امام دعاء قنوت پڑھے اور مقتدی آہستہ آہستہ دعا مانگیں یا آمین کہیں

ف۔ ارکان وضو کی تفصیل مع ادعیہ

عرض۔ وضو کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے

ارشاد۔ وضو کرنے جب بیٹھے پہلے بسم اللہ العظیم والحمد للہ علیٰ دین الاسلام پڑھ لے جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جاتا ہے تمام بدن کو پاک کردیتا ہے ورنہ جتنے پر پانی گزرے گا اتنا ہی پاک ہوگا پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک

ف طریقہ وضو مسنونہ صحیح ادا کیجئے

تین تین بار اس طرح دھوئے کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ سے پانی ڈال کر تین بار پھر اُلٹے کو سیدھے ہاتھ سے پانی ڈال کر تین بار اور اس کا خیال رہے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں۔ پھر تین بار کلی ایسی کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے کہ وضو میں اسی طرح کلی کرنا سنت مؤکدہ اور غسل میں فرض ہے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ اُنھوں نے جلدی جلدی تین بار پچ پچ کر لیا یا ناک کی نوک پر تین مرتبہ پانی لگا لیا ایسا کرنے سے وضو میں سنت ادا نہیں ہوتی ایک آدھ بار ایسا کرنے سے تارک سنت اور عادت ڈالنے سے گنہگار و فاسق ہوتا ہے اور غسل میں فرض رہ جاتا ہے تو غسل تو ہوتا ہی نہیں کہ نرم بانسے تک پانی چڑھانا وضو میں سنت مؤکدہ اور غسل میں فرض ہے ڈاڑھی اگر ہے تو خوب تر کرے کہ اگر ایک بال کی جڑ بھی خشک رہی اور پانی اس پر نہ بہا تو وضو نہ ہوگا اور منہ پہ پانی لمبائی میں پیشانی کے بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لو سے دوسری لو تک پانی بہائیں۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک اس طرح دھوئیں کہ پانی کی دھار کہنی تک برابر پڑتی چلی جائے یہ نہ ہو کہ پہنچے سے تین بار پانی چھوڑ دیا اور وہ کہنی تک بہتا چلا گیا اس طرح کہنی بلکہ کلائی کروٹوں پر پانی نہ بہنے کا احتمال ہے اس کا لحاظ ضروری ہے کہ ایک رونگٹا بھی خشک نہ رہے اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا بہہ گیا اور بالائی حصہ خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ پھر سر کے بالوں کا مسح کرے چہارم سر کا مسح کرنا فرض ہے اور پورے سر کا سنت ہے۔ دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر تین تین انگلیوں اور انہیں کے مقابل ہتیلی کے حصوں سے پیشانی کی جانب سے گدی تک کھینچتا ہوا لیجائے۔ پھر ہتیلیوں کا باقی حصہ گدی سے پیشانی تک لائے اور کلمہ کی انگلیوں کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا مسح کرے اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور پشت دست سے گردن کے پچھلے حصہ کا گلے پر ہرگز ہاتھ نہ لائے کہ بدعت ہے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھوئے اور ہر عضو پہلے دایاں پھر بایاں دھوئے۔ کلی کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ

ف کلی کرنے کے وقت کی دعا

عِبَادَتِكَ الٰہی میری مدد فرما قرآن عظیم کی تلاوت اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت
پر ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ
النَّارِ الٰہی مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور دوزخ کی بدبو نہ سنگھا۔ منہ دھوتے وقت کہے
اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ الٰہی میرا منہ اُجالا کر جس
دن کچھ منہ اُجالے ہوں گے اور کچھ کالے۔ داہنا ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ
کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا الٰہی میرا نامۂ اعمال میرے سیدھے ہاتھ
میں دے اور مجھ سے آسان حساب لے۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ لَا
تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ الٰہی میرے نامۂ اعمال میرے اُلٹے
ہاتھ میں نہ دینا نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔ سر کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ
تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ الٰہی مجھے اپنے عرش کے نیچے
سایہ دے جس دن سایہ نہیں مگر تیرے عرش کا۔ کانوں مسح کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ الٰہی مجھے ان میں کر
جو کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اس میں بہتر کی پیروی کرتے ہیں۔ گردن کے مسح
میں کہے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ الٰہی میری گردن دوزخ سے آزاد فرما۔
سیدھا پاؤں دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ
الْاَقْدَامُ۔ الٰہی میرے پاؤں صراط پر جما جس دن قدم پھسلیں۔ اُلٹا پاؤں دھوتے
وقت کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ
الٰہی میرے گناہ معاف کر اور میری کوشش ٹھکانے لگا اور میری سوداگری ضائع
نہ کر اور ہر عضو دھونے کے بعد درود شریف پڑھے ختم وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ
اُٹھا کر کلمہ شہادت پڑھے پھر کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ
الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ الٰہی مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں کر اور مجھے ستھرا ہونے والوں میں سے
کر جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھول دئے جائیں گے (اسی سلسلہ
میں فرمایا) ایک مرتبہ گاؤں جلنے کا اتفاق ہوا ایک عالم میرے ساتھ تھے۔ فجر کی نماز

ف: کلی کرتے وقت کی دعا
ف: ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا
ف: داہنا ہاتھ دھوتے وقت کی دعا
ف: بایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا
ف: سر کا مسح کرتے وقت کی دعا
کانوں کا مسح اور اس کی دعا
ف: گردن کے مسح کرتے وقت کی دعا
ف: سیدھے اور الٹے پاؤں دھوتے وقت کی دعا
ف: بعد وضو پڑھنے کی دعا

کے لئے اُنھوں نے وضو کیا بھووں سے چہرہ پر پانی ڈالا جب ان سے کہا گیا تو فرمایا
کہ جلدی کی وجہ سے کہ وقت نہ جائے میں نے کہا تو بلا وضو ہی پڑھئے گا۔ مجھے خیال
رہا ظہر کے وقت دیکھا۔ اُنہوں نے اس وقت بھی ایسا ہی کیا میں نے کہا اب تو وقت
نہ جاتا تھا۔ آج کل لوگوں کی عام طور سے یہی عادت ہے غسل میں جس قدر احتیاط چاہیئے
آج کل اتنی ہی بے احتیاطی ہے اللہ معاف فرمائے (پھر فرمایا) نماز میں سجدہ کرتے ہیں
کہ پاؤں کی انگلیوں کے سرے زمین پر لگتے ہیں۔ حالاں کہ حکم ہے کہ پیٹ لگے ایک انگلی
کا پیٹ لگنا فرض اور سب کا سنت ہے پھر صرف ناک کی نوک پر سجدہ کرتے ہیں
حالاں کہ حکم ہے کہ جہاں تک ہڈی کا سخت حصہ ہے لگنا چاہیئے عموماً دیکھا جاتا ہے
کہ رکوع سے ذرا سر اُٹھایا اور سجدہ کی طرف چلے گئے سجدہ سے ایک بالشت سر اٹھایا
یا بہت ہوا ذرا اٹھالیا اور وہیں دوسرا سجدہ ہو گیا۔ حالانکہ پورا سیدھا کھڑا ہونا اور بیٹھنا
چاہیئے۔ اس طرح اگر ۶۰ برس نماز پڑھے گا قبول نہ ہوگی۔ ایک شخص مسجد اقدس میں
حاضر ہوا اور بہت تیزی سے جلدی جلدی نماز پڑھی بعد نماز حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا
وعلیک السلام ارجع فصل فانک لم تصل واپس جا پھر پڑھ کہ تو نے نماز نہ پڑھی اُنھوں
نے دوبارہ ویسے ہی پڑھی پھر یہی ارشاد ہوا آخر میں اُنھوں نے عرض کی قسم اس کی جس نے
حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے ایسی ہی آتی ہے حضور فرمائیں "فرمایا" رکوع و سجود
باطمینان کر اور رکوع سے سیدھا کھڑا ہو اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ"

عرض حضور جس میں ۹۹ باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اس کے لئے
کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ کافر ہے کوئی نہیں ہو سکتا کہ ایک سجدہ کرے اللہ کو اور ۹۹ مہادیو کو تو مسلمان
رہے گا۔ اگر ۹۹ سجدے اللہ کو اور ایک بھی مہادیو کو کیا تو کافر ہو جائے گا۔ گلاب میں ایک
قطرہ پیشاب کا ڈالا جائے وہ پاک رہے گا یا ناپاک۔ اتفاقاً ایک سفر میں کسی کا ناقہ گم ہو گیا
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں جنگل میں ہے اس کی مہار پیڑ سے
اٹک گئی ہے زید ابن لصیت منافق نے کہا محمد (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ ناقہ

فلاں جنگل میں ہے حضور غیب کی خبر کیا جانیں قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ تم فرمادو کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اس
کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد اللہ نے
۹۹ نہ گنیں ایک گنی ارشاد علما یوں ہے کہ کسی سے کوئی کلمہ صادر ہو جس کے سو معنے ہوسکتے
ہوں ۹۹ پر کفر لازم آتا ہو اور ایک پہلو اسلام کی طرف آتا ہو اُس کے کفر کا حکم نہ کرینگے
جب تک معلوم نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر مراد لیا مسئلہ تو یہ تھا اور بے دینوں نے کیا
سے کیا کر لیا اس کا بہت واضح و روشن بیان ہماری کتاب تمہید ایمان بآیات القرآن
میں ہے اور یہاں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو مطلقاً غیب کا منکر ہو وہ کافر ہو گیا جو لفظ
اس منافق نے کہے جسے قرآن عظیم نے فرمایا تو بہانے نہ بنا تو کافر ہو چکا یہی تو تھا کہ رسول
غیب کیا جانے بعینہ یہی تقویۃ الایمان میں لکھا کہ "غیب کی باتیں اللہ جانے رسول
کو کیا خبر۔

عرض محرم کی مجالس میں جو مرثیہ خوانی ہوتی ہے سننا چاہیے یا نہیں۔

ارشاد ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتاب جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں
مرحوم میرے بھائی کتاب "آئینہ قیامت" میں صحیح روایات ہیں اُنھیں سننا چاہیے باقی
غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے

ف: مرثیے سننے کا حکم

عرض ۔ اور ان مجالس میں رقت آنا کیسا۔

ارشاد ۔ رقت آنے میں حرج نہیں باقی رفضہ کی سی حالت بنانا جائز نہیں کہ مَنْ
تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ نیز حق سبحٰنہ نے نعمتوں کے اعلان کو فرمایا اور مصیبت پر
صبر کا حکم دیا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول شریف یوم دوشنبہ
کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے تو ائمہ نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا غم پروری
کا حکم شریعت نہیں دیتی۔

ف: ذکر شہادت میں رقت آنا کیسا

عرض ۔ یہ صحیح ہے کہ شب معراج مبارک جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عرش بریں پر پہنچے نعلین پاک اتارنا چاہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وادی

ف: نعلین کی روایت موضوع ہے

ایمن میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا تھا فوراً غیب سے ندا آئی اے حبیب تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت و عزت زیادہ ہو گی۔

ارشاد۔ یہ روایت محض باطل و موضوع ہے

عرض۔ شب معراج میں جب براق حاضر کیا گیا حضور آبدیدہ ہوئے حضرت جبریل نے سبب پوچھا فرمایا آج میں براق پر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن میری امت برہنہ پا پل صراط کی راہ طے کریگی بہ تقاضائے محبت و شفقت امت کے موافق نہیں ارشاد باری ہوا یوں ہیں ایک ایک براق بروز حشر تمہارے ہر امتی کی قبر پر بھیجیں گے یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔

ف براق کے متعلق ایک بے اصل روایت

ارشاد۔ بالکل بے اصل ہے ایسی ہی اور بھی بہت سی روایات بالکل بے اصل و بیہودہ ہیں کیا کہا جائے

عرض۔ کھانے کے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔

ارشاد۔ ہاں کافی ہے بغیر بسم اللہ شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے رب العزۃ نے اس سے فرمایا تھا وشارکھم فی الاموال والاولاد مال و اولاد میں ان کا شریک ہو جو بغیر بسم اللہ کھائے پیے اس کے کھانے پینے میں شیطان شریک ہوتا ہی اور بغیر بسم اللہ عورت کے پاس جائے اس کی اولاد میں شیطان کا ساجھا ہوتا ہی حدیث میں ایسوں کو مغربین فرمایا جو انسان و شیطان کے مجموعی نطفے سے بنتے ہیں اگر کھانے کی ابتدا میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے فوراً بسم اللہ علی اولہ واخرہ پڑھ لے کہ شیطان اسی وقت قے کر دیتا ہے اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب چھالیہ منہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھنا طحطاوی میں اس سے ممانعت لکھی ہے وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرور ہی پاتا ہو گا کہ عمر بھر کا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجہ جلنا بھوک پیاس میں حقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے (پھر فرمایا) شیطان ہر وقت تمہاری گھات میں ہے اس سے غافل کسی وقت نہ ہو۔

ف کھانے پینے میں اور ہمبستری کے وقت بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

ف۔ بدگمانی کی حرمت اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دلچسپ حکایت

عرض۔ بدگمانی کیا حرام ہے
ارشاد۔ بے شک۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔ اور حدیث صحیح میں فرمایا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ ایک مرتبہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا ایک گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ۔ شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار ڈالنا چاہتا ہے یہ وسوسہ شیطانی آنا تھا کہ امام نے فرمایا شفیق بچو گمانوں سے بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور وسوسہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہوگئی اور امام کے ساتھ ہولیے راستہ میں ایک ٹیلہ پر پہنچ کر امام نے اس سے تھوڑا ریت لیکر تاملوٹ میں گھول کر پیا اور شفیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی پینے کو فرمایا انھیں انکار کا چارہ نہ ہوا جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ خوشبودار ستو تھے کہ عمر بھر میں نہ دیکھے نہ سنے ایک روز شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد حرام شریف میں کہ وہی صاحب بیش بہا لباس پہنے درس دے رہے ہیں لوگوں سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں کسی نے کہا ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعفر صادق جب تخلیہ ہوا انھوں نے عرض کیا حضرت یہ کیا بات ہے راہ میں آپ کو ایک گدڑی پہنے دیکھا تھا۔ اور اس وقت یہ لباس دیکھ رہا ہوں آپ نے دامن مبارک اٹھایا کہ وہی گدڑی نیچے زیب تن ہے اور فرمایا کہ وہ تمہارے دکھانے کو ہے اور یہ گدڑی اللہ کے لئے۔

ف۔ خضاب سیاہ حرام ہے۔ اس کی کامل تحقیقات

عرض۔ حضور ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت ریش مبارک میں خضاب تھا۔
ارشاد۔ خضاب سیاہ یا اس کی مثل حرام ہے۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے غیروا ھذا الشیب ولا تقربوا السواد اس سپیدی کو بدل دو اور سیاہی

کے پاس نہ جاؤ سنن نسائی شریف کی حدیث میں ہے یاتی ناس یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ کچھ آئیں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے نیلگوں پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔تیسری حدیث میں ہے من اختضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیمۃ جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا چوتھی حدیث میں ہے الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر زرد خضاب مومن کا ہے اور سرخ خضاب مسلم کا اور سیاہ خضاب کافر کا پانچویں حدیث میں ہے اِنّ اللہ یبغض الشیخ الغربیب اللہ دشمن رکھتا ہے بڈھے کوے کو چھٹی حدیث میں ہے اول من اختضب بالسواد فرعون سب سے پہلے جس نے سیاہ خضاب کیا فرعون تھا دیکھو فرعون کا ہے میں ڈوبا نیل میں یہ لوگ بھی نیل میں ڈوبتے ہیں۔سیاہ خضاب صرف مجاہدین کو جائز ہے جیسے جنگ میں رجز پڑھنا اور خود ستائی ان کو جائز ہے اکڑ کر چلنا ان کو جائز ہے ریشمی بانے کا دبیز لباس ان کو پہننا جائز ہے چالیس دن سے زیادہ لبیں اور چہرے کے بال اور ناخن بڑھانا ان کو جائز ہے اوروں کو یہ سب باتیں حرام ہیں فوجی قانون عام قانون سے جدا ہوتا ہے اس میں سیاہ خضاب داخل ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہد تھے انھیں جائز تھا تمکو حرام ہے

عرض۔جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔

ارشاد۔بلاشبہ

عرض۔اکثر بال بڑھانے والے لوگ حضرت گیسو دراز کو دلیل لاتے ہیں

ارشاد۔جہالت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکثرت احادیث صحیحہ میں ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے اور تشبہ کے لئے ہر بات میں پوری وضع بنانا ضرور نہیں ایک ہی بات میں مشابہت کافی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ملاحظہ فرمایا کہ مردوں کی طرح کندھے پر کمان لٹکائے جا رہی ہے اس پر بھی یہی فرمایا

کہ اُن عورتوں پر لعنت جو مردوں سے تشبہ کریں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ایک عورت کو مردانہ جوتا پہنے دیکھا اس پر بھی یہی حدیث روایت فرمائی کہ مردوں سے تشبہ کرنے والیاں ملعون ہیں جب صرف جوتے یا کمان لٹکانے میں مشابہت موجب لعنت ہے تو عورتوں کے سے بال بڑھانا اس سے سخت تر موجب لعنت ہوگا کہ وہ ایک خارجی چیز ہیں اور یہ خاص جزو بدن تو شانوں سے نیچے گیسو رکھنا بحکم احادیث صحیحہ ضرور موجب لعنت ہے اور چوٹی گُندھوانا اور زیادہ اور اس میں مباف ڈالنا اور اس سے سخت تر حضرت سیدی محمد گیسو دراز قدس سرہٗ نے تشبہ نہ کیا تھا ایک گیسو محفوظ رکھا تھا اور اس کے لئے ایک وجہ خاص تھی کہ اکابر علما واجلہ سادات تھے۔ جوانی کی عمر تھی۔ سادات کی طرح شانوں تک، دو گیسو رکھتے تھے کہ اس قدر شرعاً جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے ایک بار سرِ راہ بیٹھے تھے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سواری نکلی اُنھوں نے اٹھ کر زانوئے مبارک پر بوسہ دیا حضرت خواجہ نے فرمایا سید فروتر۔ سید اور نیچے بوسہ دو انھوں نے پائے مبارک پر بوسہ لیا فرمایا سید فروتر۔ انھوں نے گھوڑے کے سُم پر بوسہ دیا ایک گیسو کہ رکاب مبارک میں الجھ گیا تھا وہیں الجھا رہا اور رکاب سے سم تک بڑھ گیا۔ حضرت نے فرمایا سید فروتر۔ انھوں نے ہٹ کر زمین پر بوسہ دیا۔ گیسو رکاب مبارک سے جدا کر کے حضرت تشریف لے گئے۔ لوگوں کو تعجب ہوا کہ ایسے جلیل سید اتنے بڑے عالم نے زانو پر بوسہ دیا اور حضرت راضی نہ ہوئے اور نیچے بوسہ دینے کو حکم فرمایا۔ انھوں نے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا یہاں تک کہ زمین پر بوسہ دیا یہ اعتراض حضرت سید گیسو دراز نے سنا فرمایا لوگ نہیں جانتے کہ میرے شیخ نے ان چار بوسوں میں کیا عطا فرما دیا۔ جب میں نے زانوئے مبارک پر بوسہ دیا۔ عالم ناسوت منکشف ہو گیا۔ جب پائے اقدس پر بوسہ دیا عالم ملکوت منکشف ہوا جب گھوڑے کے سُم پر بوسہ دیا عالم جبروت منکشف تھا۔ جب زمین پر بوسہ دیا۔ لاہوت کا انکشاف ہو گیا۔ اس ایک گیسو کو ایسی جلیل نعمت کا یادگار تھا اور اسے ایسی تجلی رحمت نے

حضرت سیدی گیسو دراز کی حکایت

بڑھایا تھا نہ ترشوایا اسے تشبّہ سے کیا علاقہ۔ عورتوں کا ایک گیسو بڑا نہیں ہوتا نہ اتنا دراز اور اس کے محفوظ رکھنے میں یہ راز اس کی سند ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف شریف فتح فرمایا اذان ہوئی بچوں نے اس کی نقل کی ان میں ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ان کی آواز بہت اچھی تھی حضور نے آپ کو بلایا اور سر پر دست مبارک رکھا اور ان کو مؤذن مقرر فرمادیا۔ ماں نے برکت کے لئے پیشانی کے ان بالوں کو جن پر دست اقدس رکھا گیا تھا محفوظ رکھا جس وقت بال کھولے جاتے تو زمین پر آجاتے تھے اسے بھی تشبہ سے بھی کچھ علاقہ نہیں عورتیں فقط پیشانی کے بال نہیں بڑھاتیں اور ان کا محفوظ رکھنا اس برکت کے لئے تھا۔

عرض۔ حضور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا یہ ارشاد ہے کہ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔

ارشاد۔ حضور کا یہ ارشاد نہیں مگر یہ بات ہے ضرور کہ اصل طیب میں اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں اور رذیل اس کا عکس ہے اسی واسطے عہد ماضی میں سلاطین اسلام رذیلوں کو ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے اب دیکھو نائیوں وزنہاروں نے علم پڑھ کر کیا کیا فتنے پھیلا رکھے ہیں بعض منہار تو سید اور ابن شیر خدا بن بیٹھے۔

عرض۔ روافض میں شادی کرنا کیسا ہے آج کل عجب قصہ ہے کوئی رافضی کسی کا ماموں ہے اور کسی کا سالا کوئی کچھ کوئی کچھ۔

ارشاد۔ ناجائز ہے۔ ایمان دلوں سے ہٹ گیا ہے اللہ و رسول کی محبت جاتی رہی ہے رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین تجھے اگر شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اُن سے دور بھاگو اور انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں خاص رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث ہے

فقط اصل میں عیب خطا نہیں اور کم اصل سے وفا نہیں [illegible]

فی عہد ماضی کے سلاطین رذیلوں کو ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے [illegible]

فی رافضی سے نکاح جائز نہیں [illegible]

یاتی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضۃ لایشھدون جمعۃ ولا جماعۃ ویطعنون علی السلف فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم و اذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم الحدیث ایک قوم آنے والی ہے ان کا ایک بدلقب ہوگا انھیں رافضی کہا جائیگا۔ نہ جمعہ میں آئیں گے نہ جماعت میں اور سلف صالح کو بُرا کہیں گے تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ اُن کے ساتھ کھانا پینا نہ شادی بیاہت کرنا بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا۔ مرجائیں تو جنازے پر نہ جانا۔ عمران بن حطان رقاشی اکابر علماء محدثین سے تھا اس کی ایک چچا زاد بہن خارجیہ تھی اس سے نکاح کر لیا علماء کرام نے سن کر طعنہ زنی کی کہا میں نے تو اس لئے نکاح کر لیا ہے کہ اس کو اپنے مذہب پر لے آؤں گا ایک سال نہ گزرا تھا کہ خود خارجی ہوگیا ؎

شد غلام کہ آب جو آرد … آب جو آمد و غلام ببرد

ع شکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ رافضی یا رافضیہ جس سے شادی کی جائے بعض اگلے روافض کی طرح صرف بدمذہب ہو دائرہ اسلام سے خارج نہ ہو آج کل کے روافض تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں ان کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں ایسے ہی وہابی قادیانی دیوبندی نیچری چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا رخالص ہوگا اور اولاد ولد الزنا عالمگیریہ میں ظہیریہ سے ہے احکامھم احکام المرتدین اسی میں ہے لایجوز نکاح المرتد مع مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ ولا مرتدۃ وکذا لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد

عرض۔ حضور صلح کل والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی اپنے پاس ملنے آئے اور اس سے نہ ملا جائے۔

ارشاد۔ تہذیب سے اگر تہذیب نیچری مراد ہے وہ تہذیب نہیں تخریب ہے

ف: آجکل کے رافضی نیچری وہابی دیوبندی اور قادیانی چکڑالوی نیچری مسلم مرد یا عورت کا ان مرتدوں سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

ف: بدمذہب سے کیسا برتاؤ چاہئے

اور اگر اسلامی تہذیب مقصود تو جن سے ہم نے تہذیب سیکھی وہی منع فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ان سے دور بھاگو اور ان کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈالدیں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے امیر المومنین نے خادم سے ارشاد فرمایا اسے ہمراہ لے آؤ وہ آیا اُسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بدمذہبی کی بو آتی تھی فوراً کھانا سامنے سے اٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔

مؤلف۔ یہ واقعہ ۲۸ رجب سنہ ۱۳۳۷ھ روز جمعہ قریب عصر کا ہے اس جلسے میں بعض وہ لوگ بھی تھے جو بدمذہبوں کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ حضور پر نور کے یہ گراں بہا نصائح سن کر دل ہی دل میں اپنے اوپر نفریں کر رہے تھے اور کبھی کسی گوشہ سے توبہ واستغفار کی آواز آجاتی تھی۔ اسی وقت ایک صاحب نے کھڑے ہو کر دوسرے صاحب سے کہا آپ کو اکثر اوقات بدمذہبوں کی صحبت میں دیکھا گیا ہے مناسب ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ خوش قسمتی سے تشریف فرما ہیں توبہ کر لیجئے۔ یہ سنتے ہی وہ قدموں پر آگرے اور صدق دل سے تائب ہوئے اس پر ارشاد فرمایا بھائیو! یہ وقت نزول رحمت الٰہی کا ہے سب حضرات اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کریں جن کے خفیہ ہوں وہ خفیہ اور جن کے علانیہ ہوں وہ علانیہ کہ اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر مخفی کی مخفی اور آشکارا کی آشکارا سچے دل سے توبہ کریں کہ رب عزوجل ایسی ہی توبہ قبول فرماتا ہے فقیر دعا کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ حضرات کو استقامت کرامت فرمائے جو داڑھی منڈاتے یا کترواتے ہوں یا چڑھاتے یا سیاہ خضاب لگاتے ہوں وہ اور ایسی ہی جو علانیہ گناہ کرتے ہوں انھیں علانیہ توبہ کرنا چاہیئے اور جو گناہ پوشیدہ طور پر کئے ان سے پوشیدہ کہ گناہ کا اعلان بھی گناہ ہے۔ حضور

پُر نور کے ان چند فقرات میں اللہ ہی جانے کیا اثر تھا کہ لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے گویا وہ اپنے گناہوں کے دفتر آنسوؤں سے دھو رہے تھے اور بیتابانہ پروانہ وار اس شمع انجمن محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نثار ہوتے دوڑتے اور قدموں پر گر گر کر اپنے خفیہ و علانیہ آثام سے توبہ کر رہے تھے عجب سماں تھا حضور پر نور خود بھی نہایت گریہ و زاری کے ساتھ ان کے لئے دعائے مغفرت میں مصروف تھے۔ جب سب لوگ تائب ہو چکے حضور نے ارشاد فرمایا کہ آج مجھے فائدہ معلوم ہوا کہ میرا جبلپور آنا اور اتنے دنوں قیام کرنا یوں ہوا (پھر فرمایا کہ) مناسب ہوگا اگر تائبین کی فہرست تیار کر لی جائے کہ دیکھا جائے کون کون توبہ پر مستقیم رہتا ہے اس وقت کچھ لوگ چلے بھی گئے تھے جس قدر موجود تھے ان کی فہرست درج ذیل ہے ملاحظہ ہو۔

[illegible] کا اعلان گناہ سے

فہرست تائبین

نمبر	اسمائے گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی	نمبر	اسمائے گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی
۱	اکبر خاں صاحب	لارڈ گنج	خضاب سیاہ	۱۱	محمد ادریس صاحب	صدر بازار	حلق لحیہ
۲	قاسم بھائی صاحب	"	حلق لحیہ	۱۲	اللہ بخش صاحب	تمرہائی	"
۳	دادا بھائی صاحب	"	"	۱۳	عزیز محمد صاحب	محلہ کھٹک	"
۴	سیٹھ عبدالکریم صاحب	"	"	۱۴	عزیز الدین صاحب	"	"
۵	عمر بھائی صاحب	"	"	۱۵	عبدالجبار صاحب	کمانیہ پھاٹک	"
۶	عبدالشکور صاحب	"	"	۱۶	عظیم الدین صاحب	محلہ کھٹک	"
۷	حافظ عبدالحمید صاحب	کمانیہ پھاٹک	"	۱۷	نظام الدین صاحب	بھرتی پور	"
۸	عبدالغنی صاحب	گلہائی	"	۱۸	ولی محمد صاحب	لارڈ گنج	"
۹	بابو عبدالشکور صاحب	ابہ نیگنج	"	۱۹	سلیمان خاں صاحب	پل اومتی	"
۱۰	حبیب اللہ صاحب	محلہ کھٹک	"	۲۰	اولاد حسین صاحب	چھوٹا تالاب	"

نمبر شمار	اسمائے گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی
۲۱	محمد غوث صاحب	دلہائی	حلق لحیہ
۲۲	تراب خانصاحب	〃	〃
۲۳	حبیب اللہ صاحب	چھوٹا تالاب	〃
۲۴	محمد حنیف صاحب	پیشکاری	〃
۲۵	منشی رعایت علی صاحب	پٹھان تلیہ	خضاب
۲۶	منشی عبدالحلیم صاحب	〃	حلق لحیہ
۲۷	احمد بھائی صاحب	کوتوالی بازار	〃
۲۸	موسیٰ بھائی صاحب	〃	〃

ان حضرات نے اپنے خفیہ معاصی سے توبہ فرمائی

نمبر شمار	اسمائے گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی
۱	مولوی شفیع احمد صاحب	بلیسپوری	•
۲	عبدالمجید صاحب	•	•
۳	شیخ باقر صاحب	•	•
۴	ایوب علی صاحب	•	•
۵	عبدالرحمن صاحب	•	•
۶	محمد ذاکر صاحب	•	•
۷	عبدالکریم صاحب	•	•
۸	عظیم الدین صاحب	•	•
۹	محمد حسین خانصاحب	•	•
۱۰	عبدالصمد خانصاحب	•	•
۱۱	محمد عثمان خانصاحب	•	•
۱۲	عبدالرحیم خانصاحب	•	•
۱۳	نور خاں صاحب	•	•
۱۴	غلام محمد خانصاحب	•	•
۱۵	عبدالسبحان صاحب	•	•
۱۶	خان محمد صاحب	•	•
۱۷	محمد فاروق صاحب	•	•
۱۸	قاضی قاسم میاں صاحب	•	•
۱۹	محمد حسین صاحب	•	•
۲۰	اللہ بخش صاحب	•	•
۲۱	ملائم خاں صاحب	•	•
۲۲	غلام حیدر صاحب	•	•
۲۳	عبدالغفار صاحب	•	•
۲۴	محمد جان صاحب	•	•
۲۵	محمد رمضان صاحب	•	•
۲۶	رستم خاں صاحب	•	•
۲۷	حکیم عبدالرحیم صاحب	•	•
	مذاق	•	•
۲۸	ملا محمد خانصاحب	•	•
۲۹	محمد اسحٰق صاحب	•	•
۳۰	لعل محمد صاحب	•	•
۳۱	مقبول شاہ صاحب	•	•

نمبر	اسمائے گرامی	نمبر	اسمائے گرامی
۳۲	عبدالستار صاحب		خلیفہ اعظم اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ
۳۳	قناعت علی صاحب		متع اللہ المسلمین بطول بقائہ
۳۴	علی محمد صاحب	۴۹	فیروز خاں صاحب
۳۵	حاجی کفایت اللہ صاحب	۵۰	احمد خاں صاحب ولد غلام حسین
۳۶	مولوی عبدالباقی صاحب		خاں صاحب
	برہان الحق صاحب صاحبزادہ مولٰنا	۵۱	حافظ کریم بخش صاحب
	مولوی شاہ محمد عبدالسلام صاحب جبلپوری	۵۲	شیخ حاتم علی صاحب ملازم جاپان کمپنی
۳۷	میر عبدالکبیر صاحب		(توبہ کرتے وقت بیعت بھی ہوئے۔
۳۸	مولوی محمد زاہد صاحب برادر زادہ مولٰنا	۵۳	شیخ بہادر صاحب مؤذن
	مولوی شاہ محمد عبدالسلام صاحب	۵۴	محمد تقی صاحب
۳۹	محمد فضل حق صاحب } برادر زادۂ	۵۵	متوں خاں صاحب
۴۰	ظہور الحق صاحب } مولانا موصوف	۵۶	خدا بخش صاحب
۴۱	ماسٹر حبیب اللہ صاحب	۵۷	مدار صاحب
۴۲	عبدالرشید صاحب	۵۸	رحمت علی صاحب
۴۳	عبدالمجید صاحب	۵۹	عبدالقدیر صاحب عرف بنّے صاحب
۴۴	حسین استاد صاحب		برہان پوری
۴۵	عبدالغفور صاحب	۶۰	امیر خاں صاحب
۴۶	محمد عثمان صاحب	۶۱	محمد بشیر الدین صاحب موضع پوڑی
۴۷	جناب حافظ عبدالشکور صاحب		ضلع دموہ
	برادر مولانا موصوف	۶۲	محمد ابراہیم صاحب
۴۸	مولانا مولوی شاہ محمد عبدالسلام صاحب	۶۳	شیخ لعل محمد صاحب ماسٹر

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی
۶۴	بدیع الرحمٰن صاحب	۶۸	عبد الرحیم صاحب پل اومتی
۶۵	شیخ امیر صاحب	۶۹	عبد الشکور صاحب امام مسجد پل اومتی
۶۶	شیخ محبوب صاحب		
۶۷	عبد الرحمٰن صاحب		

جو لوگ حاضر جلسہ نہ تھے انھیں بعد کو اطلاع ہوئی وہ سب حاضر ہو کر تائب ہوتے گئے دوسرے دن وقت ظہر جبل پور سے روانگی تھی لوگ اسٹیشن تک آئے اور تائب ہوئے ان سب حضرات کے نام لکھنے سے رہ گئے۔

ف انگوٹھی کے متعلق شرعی احکام

بعد عصر ایک صاحب انگشتری طلائی پہنے حاضر ہوئے ارشاد فرمایا مرد کو سونا پہننا حرام ہے۔ صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی اس کی اجازت ہے جو سونے یا تانبے یا لوہے یا پیتل کی انگوٹھی یا چاندی کی ساڑھے چار ماشے سے زیادہ وزن کی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب مل کر ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں پہنے اس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

ف داڑھی چڑھانے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہیں

عرض۔ داڑھی چڑھانا کیسا ہے

ارشاد۔ حدیث میں ہے من عقد لحیتہ فاخبروہ ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم منہ بری جو شخص داڑھی باندھے اسے خبر دیدو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

ف سود خوار کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔

عرض۔ سود خوار کا قیامت کے روز کیا حال ہوگا۔

ارشاد۔ ان کے پیٹ ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مکان اور شیشے کی طرح چمکیں گے کہ لوگوں کو اُن کی حالت نظر آئے ان میں سانپ اور بچھو بھرے ہوں گے اللہ پناہ میں رکھے۔ حدیث صحیح میں ہے لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھو سواء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے سود دینے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہیاں کرنے والوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں سب ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں۔ دوسری حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الربوا ثلاثۃ وسبعون حوبا ایسرھن ان یقع الرجل علی امہ سود ۷۳ گناہ کے برابر ہے جن میں سب سے ہلکا یہ کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سے روپیہ بڑھتا ہے مگر یہ خیال باطل ہے اس میں اللہ عزوجل برکت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے زکوٰۃ کو جسے اللہ مٹائے وہ کیوں کر بڑھ سکتا ہے حدیث میں ہے من اکل درھم ربوا وھو یعلم انہ ربوا فکانما زنی بامہ ستا وثلثین مرۃ جس نے دانستہ ایک درم سود کا کھایا گویا اس نے چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کیا درم تقریباً ساڑھے چار آنے کا ہوتا ہے تو فی دھیلا ایک بار ماں سے زنا ہوا۔

عرض۔ حضور اگر ادویات پی کر بال سیاہ ہو جائیں تو یہ بھی خضاب کے حکم میں ہے

ارشاد۔ اس میں کچھ حرج نہیں دوا کھانے سے بال سیاہ نہ ہو جائیں گے بلکہ قوت وہ پیدا ہو گی کہ آئندہ سیاہ نکلیں گے تو کوئی دھوکا نہ دیا گیا نہ خلق اللہ کی تبدیل کی گئی۔

ف کسی دوا کے پینے سے سفید بال سیاہ ہو جائیں تو حرج نہیں۔

ایک روز بعد فراغ نماز عشا لوگ دست بوس ہو رہے تھے اس مجمع میں سے ایک صاحب نے خدمت بابرکت میں عرض کیا حضور ضلع ہوشنگ آباد کا رہنے والا ہوں مجھے حضور کی جبل پور تشریف آوری کی ریل میں خبر ملی لہٰذا ڈاک سے صرف دعا کے واسطے حاضر ہوا ہوں کہ خداوند کریم ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کرے حضور نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا اکتالیس بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اول و آخر درود شریف نیز سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورہ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر

ف حسن خاتمہ کے لئے دعائیں

سورہ کافرون تلاوت کریں کہ خاتمہ اسی پر ہو انشاء اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان پر ہوگا اور تین بار صبح اور تین بار شام اس دعا کا ورد رکھیں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ

مؤلف - شہر جبلپور ایک کوہستانی مقام ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ممالک متوسط میں واقع ہے نہایت خوشنما صاف شفاف ہے قدرت کے فیاض ہاتھوں نے ایسا دلفریب مقام بنا دیا ہے کہ سیر سے جی نہیں بھرتا شہر کی موزونیت کے علاوہ وہاں چند عجیب مقامات بھی ہیں جن میں بھیر اگھاٹ جو شہر سے تیرہ میل کے فاصلے پر ہے نہایت عجیب دلفضا منظر ہے دریائے نربدا نے میلوں پہاڑ کاٹا ہے یہاں ایک مقام پر پانی جمع ہو کر ایک ایسے درہ میں گرتا ہے جو تقریباً دو بانس نیچا ہے اس مقام کا نام دھواں دھار ہے اول تو پانی کا زور پھر اتنی موٹی دھار ہو کر گرنا اور نیچے پتھروں سے ٹکرا ٹکرا کر اوپر اڑنا ایک عجیب لطف دیتا ہے۔ دور سے اس کے گرنے کی آواز مسموع ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریل گاڑی نہایت زور سے پل پر جا رہی ہے پانی جو ٹکرا کر اڑتا ہے بالکل دھواں معلوم ہوتا ہے اسی لئے اس کا نام دُھواں دھار رکھا ہے وہاں کے مخلصین نے حضور پر نور سے اس عجیب مقام کی سیر کی درخواست کی جو بعد اصرار بسیار منظور ہو گئی۔ دھواں دھار جاتے ہوئے چونسٹھ جوگنی ملی (یہ ایک مندر پہاڑ کی چوٹی پر ہے جس کی چار دیواری چونسٹھ در کی مشہور ہے مگر درحقیقت چوراسی ہیں۔ ہر در میں ایک بت کا پتھر ترشا ہوا ہے حضرت سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح فرما کر تمام بتوں کو کاٹا ہے کسی کی ناک ندارد ہے کسی کا ہاتھ کسی کا پاؤں کسی کو دوبارہ فرما دیا ہے یہ مقام اس زمانے میں کہ ہر جگہ جانے کے لئے کشادہ سڑکیں تعمیر ہو گئی ہیں ہنوز دشوار گزار مقام ہے اور سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں نہ معلوم کس درجہ مہیب ہوگا۔ اور ایک یہ ہی مقام نہیں بلکہ اکثر اس قسم کے تاریخی مقامات دیکھے گئے کہ باوجود اتنے دشوار گزار ہونے کے اگر ان میں کوئی بت بغرض عبادت رکھا گیا ہے تو سلطان

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی بت شکنی کا اثر ضرور لئے ہوئے ہے۔ اس کی سیر بھی ہوئی حضور
نے حسب عادت کریمہ اصنام کو دیکھ کر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَلَّا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ پڑھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے حدیث روایت فرمائی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو
کفر کی کوئی بات دیکھے یا سنے اور اس وقت یہ دعا پڑھے اعطی من الاجر بعدد
المشرکین والمشرکات ہے دنیا میں جتنے مشرک مرد اور مشرکہ عورتیں ہیں ان سب
کی گنتی کے برابر ثواب پائے اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہ العالی نے حاضرین آستانہ کو بھی
یہ دعا تعلیم فرمادی ہے کہ مندروں کے گھنٹے اور سنکھ کی آواز اور گرجا وغیرہ کی عمارت
کو دیکھ کر پڑھتے ہیں جبلپور میں بکثرت کفار ہیں اور بڑے مالدار ہیں۔ قریب زمانہ میں بعض
ہنود نے ان شکستہ بتوں کی مرمت کرادی تھی گورنمنٹ کو خبر ہوئی پھر بدستور
تڑوا دیے اور پتھر پر کندہ کرا کے ایک کتبہ دروازے پر لگا دیا ہے کہ جو کوئی اس
یادگار کو بدلے یا بگاڑیگا جیل خانے بھیجا جائے گا اور پانچہزار جرمانہ ہوگا۔ الحمد للہ
یہ سلطان عالمگیر کا خلوص نیت ہے انار اللہ برھانہ وادخلہ جنانہ

غرض وہاں سے فارغ ہو کر دھواں دھار کی سیر کی گئی پھر دوپہر کو آرام فرمانے
کے بعد کشتی پر اس درہ کی سیر فرمائی یہ درہ پانی نے سنگ مرمر کے پہاڑ کاٹ کر پیدا کیا
ہے اونچی اونچی چوٹی کی پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے۔ یہ راستہ پانی نے
پہاڑوں کو کاٹ کر حاصل کیا ہے۔ دور تک دورویہ سنگ مرمر کے پہاڑ سربفلک
دیواروں کی طرح چلے گئے ہیں کئی میل کے سفر میں صرف ایک جگہ کنارہ دیکھا جو غالباً
۸ گز چوڑا تھا اس ہیبت ناک منظر کا نام برادر مکرم مولٰنا مولوی حسنین رضا خاں صاحب
نے فی البدیہ دہان مرگ رکھا۔ کشتی نہایت تیز جا رہی تھی۔ لوگ آپس میں مختلف باتیں
کر رہے تھے۔ اس پر ارشاد فرمایا ان پہاڑوں کو کلمہ شہادت پڑھ کر گواہ کیوں نہیں
کر لیتے (پھر فرمایا) ایک صاحب کا معمول تھا جب مسجد تشریف لاتے تو سات ڈھیلوں
کو جو باہر مسجد کے طاق میں رکھے تھے اپنے کلمہ شہادت کا گواہ کر لیا کرتے اسی طرح

ف: شعار کفار کو دیکھ کر یا آواز سن کر یہ دعا پڑھے

ف: پتھر شہادت دیں گے

جب واپس ہوتے تو گواہ بنا لیتے۔ بعد انتقال ملائکہ ان کو جہنم کی طرف لے چلے۔ ان ساتوں ڈھیلوں نے سات پہاڑ بن کر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے اور کہا ہم اس کے کلمۂ شہادت کے گواہ ہیں انھوں نے نجات پائی تو جب ڈھیلے پہاڑ بنکر حائل ہو گئے تو یہ تو پہاڑ ہیں۔ حدیث میں ہے شام کو ایک پہاڑ دوسرے سے پوچھتا ہے کیا تیرے پاس آج کوئی ایسا گزرا جس نے ذکر الٰہی کیا ہو وہ کہتا ہے نہ یہ کہتا ہے میرے پاس تو ایسا شخص گزرا جس نے ذکر الٰہی کیا وہ سمجھتا ہے کہ آج مجھ پر فضیلت ہے۔

مؤلف۔ یہ سنتے ہی سب لوگ باآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھنے لگے مسلمانوں کی زبان سے کلمہ شریف کی صدا بلند ہو کر پہاڑوں میں گونج گئی۔

عرض۔ حضور دونوں خطبوں کے درمیان سنتیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد۔ جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے لئے چلے اسی وقت سے کوئی نماز جائز نہیں اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام البتہ وہ جو صاحب ترتیب ہے اور اس کی نماز فجر نہیں ہوئی تو وہ خطبے کی حالت میں بھی آپ ہی ادا کریگا کہ اگر نہیں پڑھتا ہے تو جمعہ بھی جاتا ہے جس کی پانچ نمازوں سے زائد قضا نہوں وہ صاحب ترتیب ہے۔ اسے اگر اپنی قضا نماز یاد ہے اور دوسری نماز کے وقت میں اتنی وسعت ہے کہ قضا پڑھکر وقتی پڑھے اس پر فرض ہے کہ ایسا ہی کرے ورنہ یہ وقتی نماز بھی باطل ہوگی۔

عرض۔ اگر وبائی بیماری کی وجہ سے سب ہمسائے مکان چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں اور کسی حاملہ عورت کے ایام پورے ہو چکے ہوں تو اس کا شوہر بخیال تنہائی دوسری جگہ منتقل کر سکتا ہے یا نہیں

ارشاد۔ نیت اگر اس کی یہی ہے تو کوئی حرج نہیں وبا سے بھاگنے پر ٹھکانا جہنم میں ہے ویسے اپنی ضروریات کے لئے جانے آنے کی ممانعت نہیں۔

عرض۔ خاندان قادریہ میں جو شخص بیعت ہو اور وہ مرتکب ہو مزامیر کے ساتھ گانا سننے کا۔

ارشاد۔ فاسق ہے۔

عورتوں کا مزارات پر جانا کیسا

عرض۔ حضور اجمیر شریف میں خواجہ صاحب کے مزار پر عورتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضۂ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن عظیم نے اسے مغفرت ذنوب کا تریاق بتایا وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کے لئے معافی مانگے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے

مدینہ طیبہ کی حاضری کی فضیلت

خود حدیث میں ارشاد ہوا مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ دوسری حدیث میں ہے مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی ایک تو یہ ادائے واجب۔ دوسرے قبول توبہ تیسرے دولت شفاعت حاصل ہونا چوتھے سرکار کے ساتھ معاذ اللہ جفا سے بچنا یہ عظیم اہم امور ایسے ہیں جنہوں نے سب سرکاری غلاموں اور سرکاری کنیزوں پر خاک بوسی آستان عرش نشان لازم کر دی بخلاف دیگر قبور و مزارات کہ وہاں ایسی تاکیدیں مفقود۔ اور احتمال مفسدہ موجود اگر عزیزوں کی قبریں ہیں بے صبری کرے گی اولیاء کے مزار ہیں تو محتمل کہ بے تمیزی سے بے ادبی کرے یا جہالت سے تعظیم میں افراط جیسا کہ معلوم و مشاہد ہے۔ لہٰذا ان کے لئے طریقۂ اسلم احتراز ہی ہے

بدریا در منافع بیشمار است | اگر خواہی سلامت برکنار است

عرض۔ کسی مسجد میں مٹی کا تیل جلایا جاتا تھا اس کا لمپ اگر فروخت کیا جائے

تو اس کی قیمت اس شخص کو جس نے یہ انتظام کیا تھا دی جائے گی یا مسجد کے صرف میں داخل ہوگی اور اس کی قیمت بازار کے نرخ سے لگائی جائے گی یا اصلی۔

ارشاد۔ اول تو مسجد میں کسی بدبودار تیل کے جلانے کی اجازت نہیں نہ کہ مٹی کا تیل ہاں اگر اُس کی بدبو کسی مصالحہ سے دور کردی جائے تو حرج نہیں اور وہ جب تک ثابت وقابل استعمال ہے مسجد کا مال ہے اگر فروخت کی حاجت ہو تو بازار کے نرخ پر فروخت کرنا چاہیئے۔

پھر چند مسائل متعلق احکام مسجد بیان فرمائے

(۱) جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر الٹا اور واپسی پر اس کا عکس۔

(۲) مسجد میں آتے وقت اعتکاف کی نیت بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْتُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَنَوَيْتُ سنتَ الاعتکاف کرلو کہ اس عبادت کا بھی ثواب ملیگا اور اس کے لئے روزہ شرط نہیں نہ کسی معین وقت تک بیٹھنا لازم جب تک ٹھہروگے معتکف رہوگے جب باہر آئے اعتکاف ختم ہوگیا اور اس کے سبب مسجد میں پانی یا مثلاً پان کھانا بھی جائز ہو جائے گا۔

(۳) بغیر نیت اعتکاف کسی چیز کے کھانے کی اجازت نہیں بہت مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مبارک میں لوگ نمازیوں کے لئے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بلانیت اعتکاف وہیں بے تکلف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

(۴) مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت سیدھا قدم بڑھایا جائے حتی کہ اگر صف بچھی ہو اُس پر بھی پہلے سیدھا قدم رکھو اور جب وہاں سے ہٹو تب بھی سیدھا قدم فرش مسجد پر رکھو یا خطیب جب منبر پر جانے کا ارادہ کرے پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اترے تو سیدھا قدم اتارے۔

(۵) وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ پانی کی فرش مسجد پر نہ گرے
(۶) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔
(۷) مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی
کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ العطسۃ الشدیدۃ فی
المسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے
اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیئے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ
غیر مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظم کے سامنے کہ بے تہذیبی ہے
حدیث میں ہے ایک شخص نے دربار اقدس میں ڈکار لی، فرمایا کف عنا جشاءک
فان اطول الناس جوعا یوم القیمۃ اطولھم شبعا فی الدنیا ہم
سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرے تھے۔ وہ
قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے اور جماہی میں آواز نکلنا
تو کہیں نہ چاہیئے اگرچہ غیر مسجد میں وہ تنہا ہو کہ وہ شیطان کا قہقہہ ہے جماہی جب
آئے حتی الامکان منہ بند رکھو منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ یوں
نہ رکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبا لو اور یوں بھی نہ رکے تو حتی الامکان
منہ کم کھولو اور الٹا ہاتھ الٹی طرف سے منہ پر رکھ لو۔ یونہی نماز میں بھی۔ مگر حالت
سیدھا ہاتھ الٹی طرف سے منہ پر رکھو کہ الٹا ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھ اپنی مسنون
جگہ سے بدلیں گے اور سیدھا رکھنے میں صرف یہ ہی بضرورت بدلا الٹا اپنی محل
سنت پر ثابت رہا۔ جماہی روکنے کا ایک مجرب طریقہ یہ ہے جب جماہی آنے
کو ہو فوراً تصور کرے کہ حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کبھی نہ آئی کہ یہ مثل
احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور وہ دخل شیطان سے معصوم چھینک اچھی
چیز ہے اسے بدشگونی جاننا مشرکین ہند کا ناپاک عقیدہ ہے حدیث میں تو یہ
ارشاد فرمایا العطسۃ عند الحدیث شاھد عدل بات کے وقت
چھینک عادل گواہ ہے یعنی کچھ بیان کیا جاتا ہو جس کا صدق و کذب معلوم نہیں

اور اُس وقت کسی کو چھینک آئے تو وہ اس بات کے صدق پر دلیل ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ دعا کے وقت چھینک ہونا دلیل قبول ہے لہٰذا چھینک پر حمد الٰہی بجالانا مسنون ہوا۔ بہت لوگ صرف الحمد للہ کہتے ہیں پورا کلمہ کہنا چاہیئے الحمد للہ رب العالمین حدیث میں ہے جو چھینک پر الحمد للہ کہے فرشتہ کہتا ہے ربّ العالمین یعنی اس کلمہ کو پورا کردیتا ہے اور جو کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین فرشتہ کہتا ہے یرحمک اللہ تو کتنی بڑی دولت ہے کہ معصوم فرشتے کی زبان سے دعا رحمت یہ ملائکہ کے لئے ہے۔ آدمی پر واجب ہے کہ جب چھینکنے والا مسلمان حمد الٰہی بجالائے اگرچہ صرف الحمد للہ کہے یہ یرحمک اللہ کہے پھر اسے مستحب کہ اس سے کہے یغفر اللہ لنا ولکم اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے اور چھینک پر افضل واکمل صیغہ حمد کا یہ ہے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ما کان من حال وصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد واھل بیتہ اسے امام شمس الدین سخاوی نے القول البدیع فی الصلاۃ علی النبی الشفیع میں ذکر کیا یہاں ایک حدیث زباں زد ہے موطنان لا اذکر فیھما العطسۃ والذبح دو جگہ میرا ذکر نہ کیا جائے یعنی چھینک اور ذبح اجلہ علما نے اس پر اعتماد کر کے ان دونوں مقاموں کو ذکر اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مستثنیٰ فرما دیا مگر تحقیق یہ ہے کہ وہ حدیث ثابت نہیں چھینک کے وقت ذکر شریف کا صیغہ یہ ہے اور ذبح میں بھی معاذ اللہ بطور شرکت نام لینا جائز نہیں بطور برکت میں اصلا مضائقہ نہیں مثلاً بسم اللہ اللہ اکبر وصلے اللہ علیٰ سیدنا محمد والہ بلکہ فتاوے امام اجل قاضی خاں میں اس کا جواز بھی مصرح کہ بسم اللہ اللہ اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دنبہ کی ذبح میں فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اللھم عن محمد واھل بیتہ دوسرے

کی ذبح میں فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اللھم عمن لم یضح من اُمتی یہ اس کی طرف سے ہے جس نے میری امت میں سے قربانی نہ کی مسلمانوں اپنے نبی رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت دیکھو حدیث میں ارشاد ہوا استفرھوا ضحایاکم فانہا مطایاکم علی الصراط۔ فربہ و تر و تازہ قربانیاں کرو کہ وہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میری امت میں کروروں وہ ہوں گے جو قربانی سے عاجز ہونگے یا ان پر قربانی واجب نہ ہونیکے سبب قربانی نہ کریں گے حضور نے نہ چاہا کہ وہ صراط پر بے سواری کے رہجائیں ان کی طرف سے خود قربانی فرمادی کہ اگر وہ اپنی جان بھی قربان کرتے تو ان کے دست مبارک کی فضیلت کو نہ پہنچتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم ؎

کمر بستن ابکار امت خود اینچنیں باید ببیں در نام او گنجیدن میم مشدد را

میں ہمیشہ سے روز عید ایک اعلیٰ درجے کا بیش قیمت مینڈھا اپنے سرکار عالم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کیا کرتا ہوں اور روز وصال حضرت والد ماجد قدس سرہ سے ایک مینڈھا ان کی طرف سے اور اب اس سنت کریمہ کے اتباع سے یہ نیت کرلی ہو کہ انشاء اللہ تعالیٰ تا بقاء زندگی اپنے ان اہل سنت بھائیوں کی طرف سے کیا کروں گا جنہوں نے قربانی نہ کی خواہ گزر گئے ہوں یا موجود ہوں یا آئندہ آئیں۔ ہاں کلام کا سلسلہ کہاں پہنچا وہ جو میں نے کہا تھا کہ کوئی مسلمان چھینک کے حمد الٰہی بجالائے تو ہر سننے والا یرحمک اللہ کہے اس قید کا فائدہ یہ تھا کہ اگر وہابی یا رافضی یا دیوبندی یا نیچری یا قادیانی یا صوفی بننے والا غرض کوئی کلمہ گو مرتد چھینک کر لاکھ بار الحمد للہ کہے اُسے یرحمک اللہ کہنا جائز نہیں ایک فائدہ یہ بھی یاد رکھنے کا ہے کہ حدیث میں ہے من سبق العاطس بالحمد للہ امن الشوص واللوص والعلوص جو چھینکنے والے سے پہلے حمد الٰہی بجالائے وہ کان اور دانت اور پیٹ کے

درد سے محفوظ رہے گا۔ غرض چھینک محبوب چیز ہے مگر وہ کہ نماز میں آئے حدیث میں اسے بھی شیطان کی طرف سے شمار فرمایا ہے یہ سارا بیان اتفاقی چھینک کی نسبت ہے زکام کی چھینکیں کوئی چیز نہیں مگر آواز پست کرنا ان میں بھی تہذیب ہے اور مسجد میں اس کی زیادہ تاکید

(۸) مسجد میں دنیا کی کوئی بات نہ کی جائے ہاں اگر کوئی دینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جا کر آہستہ سے کہنا چاہیئے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے دوسرے راہ گیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے چلا کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

(۹) تمسخر ویسے ہی ممنوع اور مسجد میں سخت ناجائز۔ یا ہنسنا منع ہے قبر میں تاریکی لاتا ہے ہاں موقع سے تبسم میں حرج نہیں۔

(۱۰) فرش پر کوئی شے پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھدے موسم گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی چھتری وغیرہ رکھتے وقت دور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں اس کی ممانعت ہے غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے

(۱۱) مسجد میں حدث منع ہے ضرورت ہو تو باہر چلا جائے لہٰذا معتکف کو چاہیئے کہ ایام اعتکاف میں تھوڑا کھائے پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اخراج کی حاجت نہ ہو وہ اس کے لئے باہر نہ جاسکیگا۔

(۱۲) قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ خلاف اداب دربار ہے حضرت ابراہیم قدس سرہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے پاؤں پھیلا لیا۔ گوشہ مسجد سے ہاتف نے آواز دی ابراہیم بادشاہوں کے حضور میں یوں نہیں بیٹھتے ہیں معاً پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقت انتقال ہی پھیلے۔

(۱۳) استعمالی جوتہ اگر پاس ہو مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔ ادب و توہین کا مدار عرف و عادت پر ہے ہاں بالکل نیا جوتہ پہن سکتا ہے اور اسے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ پنجہ اتنا سخت نہ ہو کہ سجدے میں انگلیوں

کا پیٹ زمین پر نہ بچھنے دے۔ بحر الرائق میں ہے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جوتے کے دو جوڑے رکھتے۔ استعمالی پہن کر دروازہ مسجد تک جاتے دوسرا غیر استعمالی پہن کر مسجد میں قدم رکھتے۔

(۱۴) مسجد میں یہاں کے کسی کافر کو آنے دینا سخت ناجائز اور مسجد کی بے حرمتی ہے فقہ میں جواز ہے تو ذمی کے لئے اور یہاں کے کافر ذمی نہیں کیسا شدید ظلم ہے وہ تم کو بھنگی کی طرح سمجھیں جس کو تمہارا ہاتھ لگ جائے اسے ناپاک جانیں سودا دیں تو دور سے ڈال دیں پیسے لیں تو الگ رکھوالیں حالاں کہ ان کی نجاست پر قرآن کریم شاہد ہے۔ تم ان نجسوں کو مسجد میں آنے کی اجازت دو کہ اپنے ناپاک پاؤں تمہارے ماتھا رکھنے کی جگہ رکھیں اپنے گندے بدنوں سے تمہارے رب کے دربار میں آئیں اللہ ہدایت فرمائے۔

الملفوظ حصہ دوم تمام ہوا

(مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی)

ملفوظات
اعلحضرت بریلوی رح

حصہ سوم

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ ۔ کراچی

مُسلمانانِ عالم کیلئے ایک اعلیٰ ترین
دستورُ العمل

یعنی

ملفوظات حضور پُر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

حصّہ سوم

مؤلف و مرتب

فاضل نوجوان عالی جناب مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب
قادری نوری سلمہ

ناشر
مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

بعد عصر کسی صاحب نے ایک مریض کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا۔ یحذ بخار ہے اس پر ارشاد فرمایا۔ یحذ بخار کے تو یہ معنی ہیں کہ اس کی انتہا ہی نہیں کبھی اترےگا ہی نہیں کوسنے تو آپ خود ہیں (پھر فرمایا) سورۂ مجادلہ جو اٹھائیسویں پارہ کی پہلی سورۃ ہے بعد عصر تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیے۔

عرض۔ عمامہ کے دونوں سرے کا مدار ہوں تو کیا حکم ہے

ارشاد۔ اس میں راجح یہ ہے کہ اگر چار انگل سے زائد ہے تو ممنوع ہے۔

عرض۔ حضور تانبے یا لوہے کی انگوٹھی کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ مرد و عورت دونوں کے لئے مکروہ ہے۔

عرض۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ چاندی کی انگوٹھی جائز رکھی جائے جو اس سے بیش بہا ہے اور تانبے وغیرہ کی مکروہ۔

ارشاد۔ چاندی کی انگوٹھی تذکیر آخرت کے لئے جائز رکھی گئی ہے کہ سونا چاندی جنتیوں کا زیور ہے تانبے وغیرہ کا وہاں کیا کام (پھر فرمایا) ایک صاحب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اُن کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی ارشاد فرمایا مالی اریٰ فی یدک حلیۃ الاصنام کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں بتوں کا زیور

ن دفع بخار کا عمل، ف ساڑھے چار ماشہ سے کم چاندی کی انگوٹھی مرد کو جائز ہے۔

دیکھتا ہوں اُنہوں نے اتار کر پھینکدی دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ارشاد فرمایا مالی اری فی یدک حلیة اھل النار کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں اُنھوں نے اتار کر پھینکدی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں۔ارشاد فرمایا اتخذہ من الورق ولا تتمہ مثقالا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پوری نہ کرو۔

عرض۔ٹوپی یا کپڑے وغیرہ میں سچا[ف] کام ہو تو کیا حکم ہے۔

ارشاد۔اگر چار انگل تک ہے تو حرج نہیں اور اگر چند بوٹیاں اور ہر ایک چار انگل سے زیادہ نہیں اور دور سے دیکھنے میں فصل معلوم ہوتا ہو جب بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ جمع کرنے سے چار انگل سے زیادہ ہو جائیں ہاں اگر بوٹی چار انگل سے زیادہ ہے یا مغرق ہے کہ دور سے فصل نہ معلوم ہوتا ہو تو ناجائز۔

عرض۔انگوٹھی کونسی انگلی میں پہننا چاہیئے۔

ارشاد۔بائیں ہاتھ میں بھی آیا ہے اور داہنے میں بھی لیکن بہتر یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی بنصر (وہ انگلی جو چھنگلیا کے پاس ہے) میں پہنے۔

عرض۔اپنا نام اگر انگوٹھی میں کندہ ہو تو بیت الخلا میں جا سکتا ہے یا نہیں

ارشاد۔نام اگر زیادہ معظم نہ ہو جب بھی حرفوں کی تعظیم تو چاہیئے اور اگر متبرک نام ہو تو پہن کر جانا ناجائز ہے ہاں جیب میں رکھ لے تو حرج نہیں۔

عرض۔نگینہ پر کلمۂ طیبہ کندہ کرانا کیسا ہے۔

ارشاد۔تبرکاً جائز ہے اور مہر کی حیثیت سے حرام

عرض۔اللہ صاحب کہنا کیسا ہے۔

ف سچا کام چار انگل ہو یا متفرق ہو کہ دور سے دیکھنے سے ایک سا معلوم نہ ہو تو اگرچہ چار انگل سے زائد ہو جائز ہے

ارشاد۔ جائز ہے حدیث میں ہے اللّٰھم انت الصاحب فی السفر وَالخلیفۃ فی المال والاھل والولد اور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو قرآن عظیم میں صاحب فرمایا گیا ہے۔ ماضل صاحبکم وَمَا غویٰ ۝ وما صاحبکم مجنون لیکن اللہ صاحب کہنا اسمٰعیل دہلوی کا محاورہ ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً ہمارے صاحب ہیں مگر نام پاک کے ساتھ صاحب کہنا آریہ و پادریوں کا محاورہ ہے اس لئے نہ چاہیئے (پھر فرمایا) آریہ۔ پادری وہابیہ سب ایک سے ہیں۔

ف مخمل کا مرد کے لئے حکم

عرض۔ مخمل مردوں کو جائز ہے یا نہیں

ارشاد۔ اگر اس پر ریشم کا رواں بچھا ہوا ہے تو ناجائز ہے ورنہ نہیں

عرض۔ حضور ف ریشم کا بھی یہی حکم ہے کہ چار انگل سے زیادہ ناجائز

ارشاد۔ ہاں اگر تبع مستقل ہو تو چار انگل تک جائز ہے مثلاً ٹوپی کی گوٹ جائز ہے لیکن رامپور جیسی ٹوپی کہ بعض چار انگل کی بھی نہیں ہوتی اگر ریشم کی ہو تو ناجائز ہے کہ وہ خود مستقل ہیں تبع مستقل نہیں ایسے ہی تعویذ کہ بعض ایک انگل کے بھی نہیں ہوتے ہیں لیکن چونکہ مستقل ہیں اس لئے اگر ریشم کے ہوں تو ناجائز

ف تانبے پیتل کے تعویذ کا حکم

عرض۔ تانبے پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ مرد و عورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی کے مرد کو حرام عورت کو جائز۔

ف سونے چاندی کی گھڑی کا حکم یونہی عورت کیلئے آرسی میں منہ دیکھنے کا

عرض۔ چاندی اور سونے کی گھڑی رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ رکھ سکتا ہے البتہ اس میں وقت نہیں دیکھ سکتا کہ حرام ہے اسی طرح

ف ریشم بھی چار انگل ہو اور تابع ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز

آرسی پہننے میں عورت کے لئے کوئی حرج نہیں اور اس میں منہ دیکھنا حرام (پھر فرمایا) چاندی سونا صرف پہننا عورت کے لئے حلال ہے باقی طریق استعمال اُس کے لئے بھی حرام ہیں۔ ہاں کھانا دونوں کے لئے جائز ہے ورق چاندی سونے کے کھائیں یا ریزہ کرکے یا کشتہ بنا کر۔

عرض۔ جو درخت نجس پانی سے سینچا گیا ہو اس کے پھل کھانا جائز ہے؟

ارشاد۔ جائز ہے۔

عرض۔ جس گائے کو غصب یا سرقہ وغیرہ کا بھوسہ دیا جائے اس کا دودھ پینا کیسا ہے۔

ارشاد۔ دودھ حرام نہ ہوگا۔ ہاں تورع ایک بڑی چیز ہے ایک بی بی امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور فرمایا میں اپنی چھت پر سیتی ہوں روشنی اتنی نہیں کہ سوئی میں سے اگر دوڑا نکل جائے تو ڈال سکوں بادشاہ کی سواری نکلتی ہے اس کی روشنی میں ڈورا ڈال سکتی ہوں یا نہیں کہ وہ روشنی ظالم کی ہے اس کے روپے میں حلال و حرام سب ہے آپ نے ان سے دریافت فرمایا تم کون ہو فرمایا میں بہن ہوں بشر حافی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی امام نے فرمایا درع تمہارے گھر سے پیدا ہوا تمہارے لئے اس روشنی میں ڈورا ڈالنا جائز نہیں (پھر فرمایا) ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت کرتے تھے ہزاروں روپے لوگوں پر قرض تھے تقاضے کے واسطے دوپہر کو تشریف لے جایا کرتے اور مقروض کی دیوار کے سائے سے علیحدہ کھڑے ہوتے کہ یہ قرض سے نفع حاصل کرنے میں داخل نہ ہو جائے ایک شخص پر حضور کے دس ہزار آتے تھے وعدہ گزرے مدت ہو چکی تھی۔ ایک مرتبہ آپ تشریف لئے جاتے تھے سامنے سے وہ آتا تھا آپ کو دیکھ کر ڈر کے مارے ایک گلی میں ہو گیا۔ قسمت کی بات کہ وہ گلی دوسری طرف سے سربستہ تھی امام وہیں تشریف لے گئے فرمایا کیوں تم ادھر کیسے آگئے۔ سبب بتایا کہ میں حضور کا مقروض ہوں وعدہ گزر گیا میں ڈرا کہ حضور تقاضا فرمائیں گے اور میرے پاس اس وقت موجود

نہیں اس لئے میں اس طرف آگیا۔ فرمایا دس ہزار بھی ایسی چیز ہیں کہ کسی مسلمان کا قلب پریشان کیا جائے میں نے معاف کئے۔

عرض۔ حضور بزرگان دین کے اعراس میں مزامیر ہوتے ہیں جب تک مزامیر ہوں اس وقت تک نہ جائے اور مزامیر کے بعد قل میں شریک ہونے کے واسطے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ جا سکتا ہے۔ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب بلوائیوں نے بلوہ کیا تمام مدینہ منورہ میں ان کا شور تھا امیر المومنین کے مکان کو گھیرے ہوئے تھے نماز بھی وہی پڑھاتے تھے سوال ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ ارشاد فرمایا لوگ جب برائی کریں تو ان سے علیحدہ ہو اور جب بھلائی کریں تو ان کے شریک ہو۔

عرض۔ حضور اگر صاحب سجادہ بد مذہب ہو

ارشاد۔ اگر آپ صاحب سجادہ کے پاس جانا چاہتے ہیں تو نہ جائیے اور صاحب مزار کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں تو جائیے۔

عرض۔ حضور بعض احادیث میں یہ واقعہ آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ جاؤ ہمارا ایک بندہ فلاں پہاڑ پر ہے اس سے علم حاصل کرو یہ واقعہ توریت مقدس سے پہلے کا ہے یا بعد کا

ارشاد۔ توریت مقدس سے بہت پیشتر[ع] کا واقعہ ہے۔

عرض۔ اگر اس کو توریت مقدس سے بعد کا مانا جائے تو یہ اعتراض لازم آئے گا کہ توریت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً لَّعَلَّھُمْ بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ جب توریت تفصیل[ف] کل

ع میرے خیال میں پیشتر کی جگہ بعد ہونا چاہیئے جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی حدیث انکم علی علم علمکم اللہ لا اعلمہ سے اس کی طرف اشارہ ہے۔ نیز قیام موسیٰ خطیبا فی بنی اسرائیل بھی اسی کو چاہتا ہے ۱۲

ف اس کی تحقیق کہ توریت تفصیل کل شے نہ تھی۔

شے ہے تو دوسرے علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت۔

ارشاد۔ کوئی اعتراض نہیں توریت کا تفصیل کل شی ہونا فرمایا ہے اس تفصیل کا باقی رہنا کہیں نہیں فرمایا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب توریت لے کر آئے یہاں دیکھا کہ لوگ گئو سالہ کے آگے سجدہ کرتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں آپ کی شانِ جلال کی یہ حالت تھی کہ جس وقت جلال طاری ہوتا۔ آدھ گز آگ کا شعلہ کلاہ مبارک سے اوپر کو اٹھتا جلال میں آکر الواح توریت پھینکدیں وہ لوٹ گئیں امام مجاہد تلمیذ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ تفصیل کل شی اڑ گئی صرف احکام باقی رہ گئے۔

عرض۔ حضور ف الواح توریت تو کلام خدا ہے ان کے ساتھ حضرت موسیٰ نے یہ برتاؤ کس طرح کیا۔

ارشاد۔ حضرت ف ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں اور آپ کے بڑے بھائی اور نبی ف کی تعظیم فرض ہے ان کے ساتھ تو آپ نے جلال کے وقت یہ کیا اخذ ف برأس اخیہ یجرہ الیہ اُن کا سر اور ڈاڑھی پکڑ کر کھینچنے لگے جانے دیجئے یہ تو آپ کے بڑے بھائی تھے۔ شب معراج میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ کوئی شخص رب عزوجل کے حضور بلند آواز سے کلام کر رہا ہے ارشاد فرمایا اے جبریل یہ کون شخص ہیں۔ عرض کی موسیٰ ہیں۔ فرمایا کیا اپنے رب پر تیزی کرتے ہیں۔ عرض کیا قد عرف ربہ حدتہ ان کا رب جانتا ہے کہ اُن کا مزاج تیز ہے خیر ان کو بھی جانے دیجئے وہ جو رب عزوجل سے عرض کی ہے ان ھی الا فتنتک یہ سب تیرے ہی فتنے ہیں یہاں کیا کہئے گا ام المومنین صدیقہ

ف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب الواح توریت پھینکیں اور توریت کلام اللہ ہے یہ کیونکر جائز تھا۔ اس کا جواب، ف حضرت ہارون بڑے بھائی تھے ف نبی کی تعظیم فرض ہے،

ف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شدت جلال کے چند واقعات۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی ہیں۔ دوسرا کہے تو گردن ماری جائے اندھوں نے صرف شانِ عبدیت دیکھی شان محبوبیت سے آنکھیں پھوٹ گئیں۔

عرض۔ حضور[ف۱] یہ امام مجاہد کا قول ہے اور وہ بھی خبر احاد ہے۔

ارشاد۔ تو اس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قول نہ مانا جائے قرآن ایک حرف نہیں چل سکتا تاوقتیکہ احادیث۔ اور ائمہ کے قول کو نہ مانا جائے

عرض۔ ائمہ سے مراد ائمۂ تفسیر ہیں۔

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ بہت مقامات پر ائمۂ تفسیر کا قول نہیں مانا جاتا ہے مثلاً قاضی بیضاوی نے یا اور ائمہ مثلاً خازن وغیرہ نے تبیانا لکل شیٔ کو مخصص بنا لیا ہے۔

ارشاد۔ قاضی بیضاوی یا خازن وغیرہ ائمہ تفسیر نہیں[ف۲] کسی فن کا امام ہونا اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھ دینا اور بات۔ ائمہ[ف۳] صحابہ ہیں اور تابعین عظام، تفسیر میں بھی عظام کی تخصیص ہے (پھر اصل جواب کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا) قرآن عظیم میں یہ فرمایا ہے کہ توریت میں ہم نے تفصیل کل شیٔ کی تھی یہ نہیں فرمایا کہ وہ تفصیل ہمیشہ باقی رکھی جائے گی تو اب اس کا تفصیل کل شے ہونا تو قطعی مگر اس کا تفصیل کل شیٔ رہنا یہ ظنی اور خبر احاد بھی مفید ظن اور ظن ظن کا مقابل ہو سکتا ہے جب خبر احاد سے ثابت ہو گیا کہ توریت میں تفصیل کل شیٔ نہ رہی تو مان لیا گیا۔

ف۱ اس شبہ کا جواب کہ توریت کو قرآن عظیم نے تفصیل کل شے فرمایا اور مجاہد کا قول اور وہ بھی خبر احاد قرآن عظیم کے مقابل کیوں کر معتبر ہوگا۔ ف۲ قاضی بیضاوی و خازن وغیرہ ائمہ تفسیر نہیں۔ ف۳ ائمہ تفسیر صحابہ ہیں اور تابعین وہ بھی عظام۔

عرض: حضور اسی طرح قرآن کو فرمایا گیا ہے تبیانا لکل شی یہ نہیں فرمایا گیا کہ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ باقی رہے گا تو علم ماکان ومایکون کس طرح ثابت ہو گا

ارشاد۔ بلاشبہ اگر اس کے خلاف کسی حدیث میں آیا ہو کہ تبیانًا لِکُلّ شی باقی نہ رہا تو مان لیا جائے گا۔ لیکن خلاف آنا تو درکنار احادیث صحیحہ میں اُسکی تائید ہی آئی ہے۔ البتہ ف۱ مطلقاً علم غیب کا منکر کافر ہے کہ وہ سرے ہی سے نبوت کا منکر ہے۔ نبوت ف۲ کہتے ہی ہیں علم غیب دینے کو۔ امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب امام ابن حجر مکی مدخل میں اور امام قسطلانی مواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں النبوۃ ماخوذۃ من النبأ بمعنی الخبر ای اطلعہ اللہ تعالٰی علی الغیب نبوت غیب پر مطلع ہونے کا نام ہے

عرض۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم غیب کی تعریف کرتے ہیں وہ علم جو بلاواسطہ ہو اور اس معنی سے علم غیب کا مطلقاً منکر ہو تو اُس پر کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ علم ف۳ بلاواسطہ کے ساتھ غیب کو خاص کرنا قرآن کے خلاف ہے قرآن فرماتا ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ کیا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلاواسطہ کے بتانے پر بخیل نہیں ہیں یہ تو کفر ہو جائے گا جو شخص ذرہ برابر غیر خدا کے لئے علم بلاواسطہ مانے کافر ہے اگر کوئی انسان کے معنی پاگل کے گھڑ لے تو وہ خود پاگل ہے اللہ فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کیا بلاواسطہ اپنے رسولوں کو علم دیتا ہے۔

عرض۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا جب اس کے الفاظ محفوظ ہوئے تو معانی کی حفاظت ضرور کہ

ف۱ علم غیب کی جلیل بحث، ف۲ نبوت کہتے ہی ہیں علم غیب دینے کو۔

ف۳ علم بلاواسطہ ہی کو غیب کہنا خلاف قرآن ہے۔

معانی الفاظ سے منفک نہیں ہو سکتے اور معانی قرآن عظیم کی صفت تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیٍٔ ہے تو قرآن عظیم ہی سے تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیٍٔ کا دوام ثابت ہوگیا۔

ارشاد۔ قرآن عظیم کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا اگرچہ معانی اُن الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معانی کا علم میں ہونا کیا ضرور نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو اِلَّا مَاشَاءَ اللہُ۔

عرض ماشاء اللہ تو مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ میں ہے اور اللہ فرماتا ہے سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی ۝ اِلَّا مَاشَاءَ اللہُ ہم تم کو پڑھاویں گے پھر تم نہ بھولو گے مگر اللہ چاہے اس سے لازم آتا ہے کہ مَاشَاءَ اللہ کا علم حضور کو نہ رہا حالانکہ وہ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ میں سے ہے۔

ارشاد۔ مَاشَاءَ اللہ کس کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ آیات الٰہی کی نسبت کلام ہے اور آیات الٰہی صفت الٰہی ہے اور وہ قدیم ہے مَاکَان وَمَایکون میں داخل نہیں مَاکَانَ وَمَایکون تو ان حوادث کا نام ہے جو اوّل روز سے آخر روز تک ہوئے اور ہوں گے۔

عرض۔ سمدھن کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ خورجی جو گھوڑے کی زین میں لٹکی رہتی ہے اس میں قرآن شریف رکھا ہو ایسی حالت میں سوار ہو سکتا ہے؟

ارشاد۔ اگر گلے میں نہیں لٹکا سکتا ہے اور خورجی میں رکھنے پر مجبور محض ہے تو جائز ہے۔

عرض۔ بعد طلوع فجر کے سنت الفجر میں تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی نیت جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ کہ بعد طلوع فجر سوائے سنت فجر کے اور کوئی نفل پڑھنا

ناجائز ہے ہاں بغیر نیت کے تحیۃ الوضو وتحیۃ المسجد سنت فجر ہی سے ادا ہو جائیں گی۔

جس کے بچے نہ جیتے ہوں وہ کیا کرے

عرض حضور ۱۲ سال میں میری اہلیہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئے جن میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی کی عمر ۳ سال کسی کی دو سال کسی کی ایک سال ہوئی اور سب کو ایک ہی بیماری لاحق ہوئی یعنی پسلی اور ام الصبیان فی الحال صرف ایک لڑکی تین سالہ حیات ہے حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں۔

ارشاد - مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے۔ اب جو حمل ہو اُسے دو مہینے نہ گزرنے پائیں کہ یہاں اطلاع دیجئے اور زوجہ اور ان کی والدہ کا نام بھی معلوم ہونا چاہیئے اس وقت سے انشاء اللہ تعالیٰ بندوبست کیا جائے اپنے گھر میں پابندی نماز کی تاکید شدید رکھئے اور ایک ایک بار صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت۔ جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیۃ الکرسی نہ چھوٹے مگر ان دنوں میں آیت قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ تعریف کرتے ہیں۔ اور جن دنوں میں نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں قل ۳-۳ بار صبح وشام اور سوتے وقت پڑھیں صبح سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلے سے غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر پڑھیں کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک ایک بار تینوں قل پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سارا مُنہ اور سینے اور پیٹ اور پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر ہاتھ پھیریں۔ دوبارہ ایسے ہی سہ بارہ ایسے ہی اور جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجئے بڑا چراغ یہاں ایک صاحب بناتے ہیں وہ بنوا لیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد

جس ترکیب سے بتایا جائے اسے روشن کیجئے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر ناسازی لاحق ہو تو اس کے لئے بھی روشن کیجئے وہ چراغ باذنہ تعالیٰ سحر و آسیب و مرض تینوں کے دفع میں مجرب ہے بچہ جو پیدا ہو پیدا ہوتے ہی معاً سب سے پہلے اس کے کانوں میں، یا اذانیں دی جائیں ۴ بار اذان سیدھے کان میں اور تین بار تکبیر بائیں میں اس میں ہرگز دیر نہ کی جائے دیر کرنے میں شیطان کا دخل ہوتا ہے۔ چالیس روز تک بچہ کو کسی اناج سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال بھر تک ہر مہینے پر پھر دو برس کی عمر تک ہر دو مہینے پر تیسرے سال ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچویں سال بھی چار مہینے پر۔ چھٹے سال ہر چھ مہینے پر ساتویں سال سے سالانہ یہ تول اس لڑکی کے لئے بھی کیجئے۔ چوتھے سال میں ہے تو ہر چار مہینے پر تولئے مکان میں سات دن تک مغرب کے وقت ۷۔ ۷ بار اذان باآواز بلند کہی جائے اور تین شب کسی صحیح خواں سے پوری سورۂ بقر ایسی آواز سے تلاوت کرائی جائے کہ مکان کے ہر گوشہ میں پہنچے شب کو مکان کا دروازہ بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر کھولا جائے۔ جب پاخانہ کو جائیں اس کے دروازہ سے باہر بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث پڑھ کر بایاں پیر پہلے رکھ کر جائیں اور جب نکلیں تو داہنا پاؤں پہلے نکالیں اور الحمد للہ کہیں اور کپڑے بدلنے یا نہانے کے لئے جب کپڑے اتاریں پہلے بسم اللہ کہہ لیں اور قربت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یاد رکھئے کہ شروع فعل کے وقت آپ اور وہ دونوں بسم اللہ کہیں ان باتوں کا التزام رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی خلل نہ ہونے پائے گا

بڑا چراغ روشن کرنے کی ترکیب

عرض۔ حضور بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے۔

ارشاد۔ (۱) چراغ معلق روشن کیا جائے گا کسی چھینکے یا قندیل میں (۲) روشن کرتے وقت لو کے پاس سونے کا چھلّہ یا انگوٹھی یا بالی ڈال دیا کریں چلہ ختم

ہونے پر وہ مساکین مسلمین پر تصدق کریں (۳) چراغ باوضو نمازی آدمی روشن کرے اگرچہ عورت ہو اور مرد بہتر ہے (۴) مرض ہلکا ہو تو چراغ روزہ ڈیڑھ گھنٹہ روشن ہو اور سخت ہو تو دو گھنٹے تین گھنٹے اور بہت سخت ہو تو شب بھر (۵) مریض اس کی روشنی میں بیٹھے خواہ لیٹے مگر منہ اسی کی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس کی لَو کو دیکھے (۶) جتنی دیر تک جلانا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھلیل اس میں ڈالیں اور اسے ڈال کر چراغ کے سب طرف پھرالیں کہ تمام نقوش پر دورہ کر آئے پھر جھکا کر رکھدیں اور جس طرف بتی کا نشان ہے بسم اللہ کہہ کر اس طرف روشن کریں (۷) اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلائیں اور چراغ سیدھا رکھیں اور ہر لَو کے پاس سونا رکھیں (۸) جس مکان میں یہ چراغ روشن ہو وہاں نہ کوئی تصویر ہو نہ کتا آنے پائے نہ سوائے مریضہ کے کوئی عورت حیض یا نفاس والی یا کوئی ناپاک مرد یا عورت (۹) اس جگہ بیٹھ کر سب ذکر الٰہی و درود شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی ہو بقدر ضرورت آہستگی سے کہدیں چپقلش نہ کریں نہ کوئی لغو و بیہودہ بات وہاں ہونے پائے (۱۰) جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا آئیں جائیں سب سنگین کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح سوا منہ کی ٹکلی یا ہتھیلیوں کے سر کا کوئی بال یا گلے یا کلائی یا بازو یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ اصلا نہ کھلنے پائے (۱۱) چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یاد رکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہونے پائے اس کے موکل اپنی حاضری کا وہی وقت مقرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لہذا چاہئے کہ پہلے دن قصداً کچھ دیر کرکے روشن کریں کہ اگر کسی دن اتفاقیہ دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر بھی نہ کریں کہ کسی دن چراغ روشن ہو کر اُس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے (۱۲) جب چراغ بڑھانے کا وقت

آیئے کوئی با وضو شخص پڑھائے اور اس وقت یہ کہے اسلام علیکم ارجعوا ماجورین
(۱۳) روز نیا پھلیل ڈالیں کل کا بچا ہوا آج مریض کے سر اور بدن پر مل دیں۔
(۱۴) جس کے لئے چراغ روشن ہوا اس کے سوا اور مریض بھی بہ نیت شفا ان شرائط کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں۔

عرض۔ ایک صاحب کی لڑکی بلاناغہ کچھ عرصہ سے سورہ مزمل شریف پڑھا کرتی تھی بلکہ قریب نصف کے حفظ بھی تھی ان صاحبزادی کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ارشاد۔ لاحول شریف ۶۰ بار، الحمد شریف اور آیۃ الکرسی ایک ایک بار تینوں قل تین بار پانی پر دم کر کے پلایئے۔

عرض۔ کیا آیات قرآنی بھی یہ اثر رکھتی ہیں

ارشاد۔ جو قیود عامل بتاتے ہیں انکی پابندی نہ کرنے سے ایسا ہوتا ہے۔

عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمبل اوڑھنا ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہاں حدیث شریف سے ثابت ہے۔

پیراہنِ اقدس کا ذکر

عرض۔ پیراہن اقدس میں کیا کیا کپڑے ہیں۔

ارشاد۔ ردا۔ تہ بند، عمامہ یہ تو عام طور سے ہوتا تھا اور کبھی قمیض اور ٹوپی پاجامہ ایک بار خریدنا لکھا ہے۔ پہننے کی روایت نہیں عورتیں بھی تہ بند ہی باندھتی تھیں ایک بار حضور تشریف لئے جاتے تھے راہ میں ایک بیوی کا پاؤں پھسلا روئے مبارک اس طرف سے پھیر لیا، صحابہ نے عرض کیا حضور وہ پاجامہ پہنے ہوئے ہے۔ ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغفر للمتسرولات اے اللہ بخشدے ان عورتوں کو جو پاجامہ پہنتی ہیں اور غالباً پاجامہ تنگ تھا اس واسطے کہ اگر ڈھیلا ہوتا تو اس میں بھی تہ بند کی طرح کھل جانے کا احتمال ہو سکتا تھا۔

موم بتی جس میں چربی ہوتی ہے اس کا حکم

عرض - موم بتی جس میں چربی پڑتی ہے مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں۔
ارشاد - اگر مسلمان کی بنائی ہوئی ہے تو جائز ہے ورنہ مسجد ہی میں نہیں ویسے بھی جلانا نہ چاہیئے۔

عرض - یہ جو جرمن وغیرہ غیر ولایتوں سے آتی ہے اس کا کیا حکم ہے۔
ارشاد - ان کا بھی وہی حکم ہے اس واسطے کہ چربی اور گوشت کا ایک حکم ہے اگرچہ گائے ہو یا بکری کسی مسلمان سے کوئی ہندو یا نصرانی چربی لے گیا اور تھوڑی دیر میں واپس لائے اور کہے یہ وہی چربی ہے جو ابھی تم سے لے گیا ہوں اس کا لینا حرام ہے النصرانیۃ لاذبیحۃ لہ بخلاف یہودیوں کے کہ ان کے یہاں اب تک ذبح کرنے کا اہتمام ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے الیہودیۃ یذبح أو یاکل ذبیحۃ المسلم نصرانی و یہودی کافر دونوں ہیں کہ ایک محبوبان خدا کی محبت میں اور دوسرے عداوت میں کافر ہوئے قرآن عظیم میں یہودیوں کو مغضوب علیھم اور نصاریٰ کو ضآلّین فرمایا یہی وجہ ہے کہ آج روئے زمین پر کوئی یہودی ایک گاؤں کا بھی حاکم نہیں بخلاف نصاریٰ کے ان کی سلطنت ظاہر ہے اور بعینہ یہی مثال روافض و وہابیہ کی ہے کہ روافض مثل نصاریٰ کے محبت میں کافر ہوئے اور وہابیہ مثل یہود کے عداوت میں۔

عرض - امام مسافر کے پیچھے مقتدی مقیم کو ایک رکعت ملی تو بقیہ نماز میں قرات کس طرح کرے۔
ارشاد - پہلے دو رکعت مثل لاحق کے بغیر قرات بقدر سورۂ فاتحہ قیام کر کے قعدہ کرے اور پچھلی رکعت میں قرات کرے۔

جماعت ثانیہ اگر نہ ملنے کا خوف ہو سنت فجر پڑھے یا نہیں اصل نماز جماعت اولیٰ ہے

عرض - جماعت ثانیہ جس وقت شروع ہو سنت ظہر اس وقت پڑھنا

جائز ہے یا نہیں یا فجر کی سنت جماعت ثانیہ کے قعدہ نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں یا کیا۔

ارشاد ـ جماعت ثانیہ فقط جائز ہے اس کے لئے سنتیں نہ چھوڑے اصل نماز جماعت اولیٰ ہے جس کے لئے حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر مکانوں میں بچے اور عورتیں نہ ہوتیں تو جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے ان کے مکانوں کو جلوا دیتا ایک مرتبہ مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ مارہرہ مطہرہ میں اتفاقاً مجھے نماز میں دیر ہوگئی جب میں مسجد کی سیڑھیوں پر پہنچا حضرت میاں صاحب قبلہ نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے ارشاد فرمایا عبد القادر نماز تو ہوگئی۔ تو اصل نماز جماعت اولیٰ ہی ہے۔

> اس کی وجہ کیا ہے کہ جب چھ آدمی ہوں تو نماز جنازہ میں تین صفیں یوں ہو کہ پہلی میں تین اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک آدمی ہو

عرض ـ نماز جنازہ میں تو تین صف کرنے کی فضیلت ہے اس کی ترکیب درمختار وکبیری میں یہ لکھی ہے کہ پہلی صف میں تین دوسری میں دو اور تیسری میں ایک آدمی کھڑا ہو اس کی کیا وجہ ہے ہر صف میں دو دو کھڑے ہو سکتے تھے۔

ارشاد ـ اقل درجہ صف کامل کا تین آدمی ہیں اس واسطے صف اول کی تکمیل کر دی گئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کے برابر دو آدمیوں کا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے اور تین کا مکروہ تحریمی۔ کیونکہ صف کامل ہوگئی اور اس صورت میں امام کا صف میں کھڑا ہونا ہو گیا اور پنج وقتہ نماز میں بھی۔ بعض صورتوں میں تنہا صف میں کھڑا ہونا ناجائز نہیں ہے۔ مثلاً دو مرد اور ایک عورت ہے تو عورت پچھلی صف میں تنہا کھڑی ہوگی۔

عرض ـ ایام وبا میں بعض جگہ دستور ہے کہ بکرے کے داہنے کان میں سورہ یٰسین شریف اور بائیں میں سورۂ مزمل شریف پڑھ کر دم کرتے ہیں اور شہر کے ارد گرد پھرا کر چھوڑا ہے پر ذبح کرتے ہیں اور اس کی کھال وسری زمین میں دفن کر دیتے

ہیں یہ کیسا ہے۔

ارشاد۔ کھال دفن کرنا حرام ہے کہ اضاعت مال ہے اور چوراہے پر لے جاکر ذبح کرنا جہالت اور بیکار بات ہے اللہ کے نام پر ذبح کر کے مساکین کو تقسیم کردے۔

عرض۔ کیا خطبہ نکاح بھی کھڑے ہو کر قبلہ رو پڑھنا چاہئے۔

ارشاد۔ ہاں کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور قبلہ رو ہونا کچھ ضرور نہیں سامعین کی طرف منہ ہونا چاہیے خطبہ جمعہ بھی تو قبلہ کی جانب پشت کر کے پڑھا جانا مشروع ہے

عرض۔ معلّم کی اگر تنخواہ مقرر نہ ہو تو بچوں سے کام لے سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر والدین کو ناگوار نہ ہو اور بچہ کو تکلیف نہ ہو تو حرج نہیں تنخواہ مقرر ہو یا نہ ہو۔

عرض۔ میلاد خواں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں یہ کیسا ہے۔

ارشاد۔ نہیں چاہئے۔

عرض۔ نوشہ کے ابٹن ملنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ خوشبو ہے۔ جائز ہے۔

عرض۔ اگر بیسلپور سے بدایوں جانا ہے اور راستے میں بریلی اترا تو قصر کرے گا یا نہیں

ارشاد۔ اس صورت میں قصر نہیں کہ سفر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

عرض۔ ایک شخص بریلی کا ساکن مرادآباد میں دوکان کھولے اور ہمیشہ وہاں تجارت کا ارادہ ہو اور کبھی کبھی اپنے اہل و عیال کو بھی لے جایا کرے اس صورت میں مرادآباد وطن اصلی ہوگا یا وطن اقامت۔

ارشاد۔ وطن اصلی نہ ہوگا ہاں اگر وہاں نکاح کرلے تو ہو جائے گا۔

عرض۔ اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے نکاح نام باہمی ایجاب و قبول کا ہے اگرچہ بامن پڑھادے چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے لہذا احتراز لازم ہے۔

عرض۔ ولیمہ نکاح کی سنت ہے یا زفاف کی اور نابالغ کا نکاح ہو تو ولیمہ کب اور کس دن کرے۔

ارشاد۔ ولیمہ زفاف کی سنت ہے اور نابالغ بھی بعد زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شبِ زفاف کی صبح کو کرے۔

عرض۔ نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کا جو رواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کو حرج نہیں اور یہ حدیث دارقطنی و بیہقی و طحاوی سے مروی ہے۔

سیاہ خضاب حرام ہے

عرض۔ خضاب سیاہ اگر وسمہ سے ہو۔

ارشاد۔ وسمہ سے ہو یا تسمہ سے سیاہ خضاب حرام ہے۔

عرض۔ کوئی صورت بھی اس کے جواز کی ہے۔

ارشاد۔ ہاں جہاد کی حالت میں جائز ہے۔

عرض۔ اگر جوان عورت سے مرد ضعیف نکاح کرنا چاہے تو خضاب سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں ہو سکتا۔

عرض۔ بعض کتب میں ہے کہ وقت شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسمہ کا خضاب تھا۔

ارشاد۔ حضرت امام حسن و حسین و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم خضاب وسمہ کا کیا کرتے تھے کہ یہ سب حضرات مجاہدین تھے۔

عرض۔ نماز قصر نہ تھی اور قصر پڑھی تو اعادہ ہو گا یا نہیں۔

ارشاد۔ ضرور اعادہ ہو گا کہ سرے سے نماز ہی نہ ہوئی۔

عرض۔ ایک گاؤں میں مسجد بالکل ویرانہ میں ہے اس کے متصل ایک کمہار کا مکان ہے مسجد مذکور میں نماز بھی نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے اور لوگ

کوڑا وغیرہ ڈالتے ہیں وہ کمہار زمین مسجد کو خریدنا چاہتا ہے آیا اس کی بیع ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ حرام ہے اگرچہ زمین کے برابر سونا دے مسجد کے لئے جو لوگ ایسا کریں اُن کی نسبت قرآن عظیم فرماتا ہے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ دنیا میں ان کے لئے رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب۔

عرض۔ نماز جنازہ کی تعجیل سے کیا مراد ہے۔

ارشاد۔ غسل و کفن بغیر تو نماز پڑھ سکتے ہی نہیں ہاں اس کے بعد تاخیر نہ کرے بعض لوگ شب جمعہ میں جس کا انتقال ہوا میت کو تا نماز جمعہ رکھے رہتے ہیں کہ آدمیوں کی نماز جمعہ میں کثرت ہو جائے یہ ناجائز ہے اور اس کی تصریح کتب فقہ میں موجود ہے اور اگر قبر تیار ہونے سے پیشتر کسی عذر سے تاخیر کی جائے تو حرج نہیں۔

عرض۔ مردہ کے ساتھ مٹھائی قبرستان میں چیونٹیوں کے ڈالنے کے لئے لے جانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علمائے کرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مٹھائی ہے اور چیونٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں یہ محض جہالت ہے اور یہ نیت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے (پھر فرمایا) مکان پر جس قدر چاہیں خیرات کریں۔ قبرستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔

عرض۔ معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوشدامن کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر سے اس کے جسم کو ہاتھ بشہوت لگائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نہ معلوم ہو جب تو نہیں ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

عرض۔ یہ جو مولود شریف کی بعض کتب میں لکھا ہے کہ جس رات آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں دو سو عورتیں رشک و حسد سے مرگئیں یہ صحیح ہے یا نہیں

ارشاد۔ اس کی صحت معلوم نہیں البتہ چند عورتوں کا بہ تمنائے نور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرجانا ثابت ہے۔

عرض۔ اسقاط ف کی حالت میں چند سیر گندم اور قرآن عظیم دیا جاتا ہے اس میں کل کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ جس قدر ہدیہ قرآن عظیم کا بازار میں ہے اتنے کا کفارہ ادا ہو جائیگا

عرض۔ ثمن کے اندر عاقدین مختار ہیں جتنا چاہیں طے کریں

ارشاد۔ یہاں کہ صدقہ دیا جارہا ہے وہی بازار کے بھاؤ کا اعتبار ہوگا

عرض۔ خطبہ کے وقت عصا ہاتھ میں لینا سنت ہے یا کیا۔

ارشاد۔ اختلاف ہے علما کا بعض کہتے ہیں کہ سنت ہے اور بعض مکروہ بتلاتے ہیں۔

جب سنت کراہت متعارض ہوں تو ترک اولیٰ ہے

عرض۔ سنت و مکروہ میں تعارض ہو تو کیا کرنا چاہئے۔

ارشاد۔ ترک اولیٰ ہے جامع الرموز میں محیط سے نقل کیا ہے کہ سنت ہے اور محیط ہی میں ہے کہ مکروہ ہے اسی کو ہندیہ میں نقل کیا ہے۔

دیہات میں جمعہ جائز نہیں جو پڑھتے ہوں انہیں منع نہ کیا جائے

عرض۔ دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے کے مسائل و رسائل علما نے لکھے ہیں اس سے اہل دیہات بہت پریشان ہیں۔

ارشاد۔ مذہب حنفی میں جمعہ و عیدین جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہے وہاں منع نہ کیا جائے اور جہاں نہیں ہے وہاں قائم نہ کیا جائے آخر شافعی مذہب پر تو

ف اسقاط میں قرآن عظیم دینے سے اتنا ادا ہوگا جو اس قرآن عظیم کا بازار میں ہدیہ ہے۔

ہوہی جائے گا۔ ایسی صورت میں جہلا جمعہ تو جمعہ ظہر بھی چھوڑ دیں گے اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی سے خوف کرنا چاہیئے مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا جب وہ پڑھ چکا تو مسئلہ تعلیم فرما دیا۔

عرض۔ حضور کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔

عرض۔ حضور کی قسم کھانا جائز ہے۔

ارشاد۔ نہیں

عرض۔ کیا بے ادبی ہے۔

ارشاد۔ ہاں

عرض۔ خلال تانبے پیتل کا گلے میں لٹکانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ ناجائز ہے کیونکہ یہ تعلیق کے حکم میں ہے ویسے جائز ہے اور سونے[ف۱] چاندی کا حرام ہے۔ بلکہ عورتوں کو بھی ایسے[ف۲] ہی سونے چاندی کے ظروف میں کھانا ناجائز ہے اور گھڑی[ف۳] کی چین بھی عام ازیں کہ چاندی کی ہو یا پیتل کی ہاں ڈورا باندھ سکتا ہے۔

عرض۔ جوان غیر محرم عورت کے سلام کا جواب دینا چاہیئے یا نہیں

ارشاد۔ دل میں جواب دے۔

عرض۔ اگر غائبانہ محرم کو سلام کہلائے۔

ارشاد۔ یہ بھی ٹھیک نہیں ع بسا کیں آفت از گفتار خیزد۔

ف۱ تانبے پیتل کا خلال گلے میں لٹکانا جائز نہیں، ف۲ سونے چاندی کا خلال مرد و عورت سب پر حرام ہے، سونے چاندی کے برتن کا استعمال عورت مرد سب پر حرام۔

ف۳ گھڑی کی چین کسی دھات کی نہ چاہیئے۔

عرض۔ سنتہ الفجر اول وقت پڑھے یا متصل فرضوں کے۔

ارشاد۔ اوّل وقت پڑھنا اولیٰ ہے حدیث شریف میں ہے جب انسان سوتا ہے شیطان تین گرہ لگا دیتا ہے۔ جب صبح اٹھتے ہی وہ رب عزوجل کا نام لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور وضو کے بعد دوسری اور جب سنتوں کی نیت باندھی تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ لہٰذا اول وقت سنتیں پڑھنا اولی ہے۔

عرض۔ ظہر کے وقت بغیر سنت پڑھے امامت کر سکتا ہے۔

ارشاد۔ بلا عذر نہ چاہئے۔

عرض۔ سنت جمعہ اگر خطبہ شروع ہونے کی وجہ سے چھوٹ جائیں تو بعد نماز جمعہ پڑھے یا نہیں۔

ارشاد۔ پڑھے اور ضرور پڑھے۔

عرض۔ بعض جگہ دستور ہے کہ مسلمان ہندو کی آڑھت میں مال فروخت کرتا ہے اور اس صورت میں ہندو کو کمیشن دینا پڑتا ہے اور وہ لوگ کمیشن کے ساتھ چار آنے سینکڑہ اس بات کا لیتے ہیں کہ اس رقم کا اناج خرید کر کبوتروں کو ڈالا جائے گا یہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر جانوروں کے لئے ہیں کچھ حرج نہیں البتہ بُت وغیرہ کے لئے ناجائز ہے۔

عرض۔ دستِ غیب و کیمیا حاصل کرنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ دست غیب کے لئے دعا کرنا محال عادی کے لئے دعا کرنا ہے جو مثل محال عقلی وذاتی کے حرام ہے اور کیمیا تضییع مال ہے اور یہ حرام ہے آج تک کہیں ثابت نہیں ہوا کہ کسی نے بنالی ہو کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَاءِ

ع جیسے کوئی دونوں ہاتھ پھیلائے پانی کی طرف بیٹھا ہو اور وہ پانی یوں اُسے پہنچنے والا نہیں ۱۲

لیبلغ فاہ وماھو ببالغہ دست عیب جو قرآن عظیم میں ارشاد ہے اس کی طرف لوگوں کو توجہ ہی نہیں کہ فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاہ ویرزقہ من حیث لا یحتسب ۵ یتق اللہ ———— پر عمل نہیں ورنہ حقیقتاً سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے میرے ایک دوست مدینہ طیبہ کے رہنے والے ان کا مدینہ منورہ سے بھیجا ہوا ایک خط اتوار کے روز مجھے ملا جس میں پچاس روپے کی طلب تھی بدھ کے روز یہاں سے ڈاک جاتی تھی جو ہفتہ کو ڈاک کے جہاز میں روانہ ہو جاتی تھی۔ پیر کے دن تو مجھے خیال ہی نہ رہا منگل کے روز یاد آیا دیکھا تو اپنے پاس پانچ پیسے بھی نہیں وہ دن بھی ختم ہوا۔ نماز مغرب پڑھ کر اور یہ فکر کہ کل بدھ ہے اور ابھی تک روپے کی کوئی سبیل نہیں میں نے سرکار میں عرض کیا کہ حضور ہی میں بھیجنا ہیں عطا فرمائے جائیں کہ باہر سے حسین میاں (اعلیٰ حضرت مدظلہ کے بھتیجے) نے آواز دی "سیٹھ ابراہیم بمبئی سے ملنے آئے ہیں" میں باہر آیا اور ملاقات کی۔ چلتے وقت اکیاون روپے انھوں نے دیئے حالانکہ ضرورت صرف پچاس روپے کی تھی یہ اکیاون روپے یوں تھے کہ ایک روپیہ فیس منی آرڈر کا بھی تو دینا پڑتا غرض صبح کو فوراً منی آرڈر کر دیا۔

مؤلف۔ یہ ہے یرزقہ من حیث لا یحتسب

عرض۔ بعض اکابر اولیائے کرام سے کچھ کلمات ایسے صادر ہوئے جو بظاہر خلاف شریعت ہیں اس میں ان کو معذور رکھا جاتا ہے اور ان کلمات کی تاویل کی جاتی ہے اگر کوئی اس زمانہ میں ایسے الفاظ کہے اس کو کیوں نہیں معذور رکھا جاتا۔

ارشاد۔ اگر اس کی ولایت ثابت ہو جائے تو اس کو معذور رکھا جائے گا۔

ے اور جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دیگا جہاں اس کا گمان نہ ہو ۱۲

معرفت ولایت کا طریقہ

عرض۔ ثبوت ولایت کا کیا طریقہ ہے۔

ارشاد۔ اطباق ائمہ کا علما کا جمہور کا سواد اعظم کا۔ سواد اعظم جسکو ولی مان رہا ہے وہ بے شک ولی ہے اور اگر یہ شرط نہ لگائی جائے بلکہ جس کسی کو بھی خلاف شریعت الفاظ بکتے سنئے اس کو معذور رکھئے تو ہر شرابی ہر بھنگڑ جو چاہے گا بک دے گا اور کہہ دے گا کہ ہم نے حالت سکر میں ایسا کہا شریعت بالکل معدوم ہو جائے گی

عرض بعض وظائف میں آیات اور سورتوں ف کا معکوس کر کے پڑھنا لکھا ہے

ارشاد۔ حرام اور اشد حرام کبیرہ اور سخت کبیرہ قریب کفر ہے یہ تو درکنار سورتوں کی صرف ترتیب بدل کر پڑھنا اس کی نسبت تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کیا ایسا کرنے والا ڈرتا نہیں کہ اللہ اس کے قلب کو الٹ دے نہ کہ آیات کو بالکل معکوس کر کے مہمل بنا دینا۔

عرض۔ حضور پھر صوفیائے کرام کے وظائف میں یہ اعمال داخل کیونکر ہوئے۔

ارشاد۔ احادیث جن کے منقول عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان میں کس قدر موضوعات ہیں (اسی سلسلہ میں فرمایا کہ) جاہلوں میں اسمائے حسنیٰ کی قوت بڑھانے کے واسطے ایک طریقہ یہ رکھا گیا ہے کہ مثلاً یا عزیز تعززت فی عزتک والعزۃ فی عزۃ عزتک یا عظیم تعظمت فی عظمتک والعظمۃ فی عظمۃ عظمتک خیر یہاں تک تو صحیح تھا آگے اس کے یہ ہے یا مذل تذللت فی ذلتک والذلۃ فی ذلۃ ذلتک یا خافض تخفضت فی خفضتک والخفض فی خفض خفضتک اب کہئے یہ کفر ہوا یا نہیں لیکن وہ کافر نہ ہوئے اس واسطے انکو شیطان نے بہکا دیا ان کو اس عربی عبارت کا ترجمہ نہیں معلوم (پھر فرمایا) صوفیائے کرام

ف سورتوں آیتوں کا معکوس پڑھنا حرام قریب بکفر ہے۔ ف صرف ترتیب بدلنا بھی گناہ ہے یعنی پہلی کو پیچھے اور پچھلی کو پہلے پڑھنا

فرماتے ہیں صوفی بے علم مسخرہ شیطان است وہ جانتا ہی نہیں شیطان اپنی باگ ڈور
پر لگا لیتا ہے حدیث میں ارشاد ہوا۔ المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون
بغیر فقہ کے عابد بننے والا (عابد نہ فرمایا بلکہ عابد بننے والا فرمایا یعنی بغیر فقہ کے عبادت
ہو ہی نہیں سکتی) عابد بنتا ہے وہ ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت شاقہ کرے
اور حاصل کچھ نہیں ایک صاحب اولیائے کرام میں سے تھے قدسنا اللہ تعالیٰ
باسرارھم انہوں نے ایک صاحب ریاضت و مجاہدہ کا شہرہ سنا ان کے بڑے
بڑے دعاوی سننے میں آئے ان کو بلایا اور فرمایا یہ کیا دعوے ہیں جو میں نے سنے عرض کی
مجھے دیدار الٰہی روز ہوتا ہے ان آنکھوں سے سمندر پر خدا کا عرش بچھتا ہے اور اس پر
خدا جلوہ فرما ہوتا ہے اب اگر ان کا علم ہوتا تو پہلے ہی سمجھ لیتے کہ دیدار الٰہی دنیا میں
بحالت بیداری ان آنکھوں سے محال ہے سوائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے اور حضور کو بھی فوق السمٰوات والعرش دیدار ہوا دنیا نام ہے سماوات وارض
کا۔ خیر ان بزرگ نے ایک عالم صاحب کو بلایا ان سے فرمایا کہ وہ حدیث پڑھو
جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان اپنا تخت سمندر پر
بچھاتا ہے انھوں نے عرض کی بے شک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ان ابلیس یضع عرشہ علی البحر شیطان اپنا تخت سمندر پر بچھاتا ہے انہوں نے جب
یہ سُنا تو سمجھے کہ اب تک میں شیطان کو خدا سمجھتا رہا اُسی کی عبادت کرتا رہا اُسی کو
سجدے کرتا رہا کپڑے پھاڑے اور جنگل کو چلے گئے پھر ان کا پتہ نہ چلا۔ سیدی ابوالحسن
جوسقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہیں حضرت سیدی ابوالحسن علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ،
کے اور آپ خلیفہ ہیں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ نے اپنے
ایک مرید کو رمضان شریف میں چلے میں بٹھایا ایک دن انھوں نے رونا شروع
کیا آپ تشریف لائے اور فرمایا کیوں روتے ہو عرض کیا حضرت شب قدر میری

صوفی بے علم مسخرہ شیطان ہے۔

نظروں میں ہے شجر و حجر اور دیوار و در سجدہ میں ہیں نور پھیلا ہوا ہے میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں ایک لوہے کی سلاخ حلق سے سینے تک ہے جس سے میں سجدہ نہیں کرسکتا اس وجہ سے روتا ہوں فرمایا اے فرزند وہ سلاخ نہیں وہ تیر ہے جو میں نے تیرے سینے میں رکھا ہے اور یہ سب شیطان کا کرشمہ ہے شب قدر وغیرہ کچھ نہیں عرض کی حضور میری تشفی کے لئے کوئی دلیل ارشاد ہو۔ فرمایا اچھا دونوں ہاتھ پھیلا کر تدریجاً سمیٹو سمیٹنا شروع کیا جتنا سمیٹتے تھے اتنی ہی روشنی مبدل بہ ظلمت ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ دونوں ہاتھ مل گئے بالکل اندھیرا ہوگیا۔ آپ کے ہاتھوں میں سے شور و غل ہونے لگا حضرت مجھے چھوڑیئے میں جاتا ہوں تب ان مرید کی تشفی ہوئی (پھر فرمایا) بغیر علم کے صوفی کو شیطان کچے تاگے کی لگام ڈالتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے بعد نماز عصر شیاطین سمندر پر جمع ہوتے ہیں۔ ابلیس کا تخت بچھتا ہے۔ شیاطین کی کارگذاری پیش ہوتی ہے کوئی کہتا ہے اس نے اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے اس نے اتنے زنا کرائے سب کی سنیں کسی نے کہا اس نے آج فلاح طالب کو پڑھنے سے باز رکھا۔ سنتے ہی تخت پر سے اچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگالیا اور کہا انت انت۔ تو نے کام کیا اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ انہوں نے اتنے بڑے بڑے کام کئے ان کو کچھ نہ کہا اور اس کو اتنی شاباشی دی ابلیس بولا تمہیں نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا سب اسی کا صدقہ ہے اگر علم ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتے بتاؤ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سب سے بڑا عابد رہتا ہے مگر وہ عالم نہیں اور وہاں ایک عالم بھی رہتا ہو انھوں نے ایک مقام کا نام لیا صبح کو قبل طلوع آفتاب شیاطین کو لئے ہوئے اس مقام پر پہنچا اور شیاطین مخفی رہے اور یہ انسان کی شکل بن کر رستہ پر کھڑا ہوگیا۔ عابد صاحب تہجد کی نماز کے بعد نماز فجر کے واسطے مسجد کی طرف تشریف لائے راستہ میں ابلیس کھڑا ہی تھا السلام علیکم، وعلیکم السلام حضرت مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے عابد صاحب نے فرمایا جلد پوچھو مجھے نماز کو جانا ہے اس نے اپنی جیب سے ایک شیشی

نکال کر پوچھا اللہ تعالےٰ قادر ہے کہ ان سماوات وارض کو اس چھوٹی سی شیشی میں داخل کر دے۔ عابد صاحب نے سوچا اور کہا، کہاں آسمان وزمین اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی بولا بس یہی پوچھنا تھا تشریف لے جایئے اور شیاطین سے کہا دیکھو اس کی راہ مار دی اس کو اللہ کی قدرت ہی پر ایمان نہیں عبادت کس کام کی۔ طلوع آفتاب کے قریب عالم صاحب جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اس نے کہا السلام علیکم، وعلیکم السلام مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے انھوں نے فرمایا پوچھو جلدی پوچھو نماز کا وقت کم ہے اس نے وہی سوال کیا ملعون تو ابلیس معلوم ہوتا ہے ارے وہ قادر ہے کہ یہ شیشی تو بہت بڑی ہے ایک سوئی کے ناکے کے اندر اگر چاہے تو کروڑوں آسمان وزمین داخل کردے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد شیاطین سے بولا، دیکھا یہ علم ہی کی برکت ہے۔

عرض۔ عورتوں کے لئے مسواک کیسی ہے۔

ارشاد۔ ان کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مسوڑے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں مسّی کافی ہے۔

عرض۔ بیعانہ کی نسبت کیا حکم ہے

ارشاد۔ بیعانہ آج کل تو یوں ہوتا ہے کہ اگر خریدار بعد بیعانہ دینے کے نہ لے تو بیعانہ ضبط اور یہ قطعاً حرام ہے

عرض۔ مرنے کے بعد مصنوعی دانت نکالنا چاہئیں یا نہیں۔

ارشاد۔ نکال لینا چاہئیں اگر کوئی تکلیف نہ ہو اور اس کے ٹوٹے ہوئے دانت کفن میں رکھ دئے جائیں۔

ف بیعانہ ضبط کر لینا حرام ہے۔

عرض۔ ایک صف فرض پڑھ رہی ہے درمیان میں ایک شخص بہ نیت نفل ہے ان کی نماز میں کوئی خرابی ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کوئی حرج نہیں۔

عرض۔ کیا قطع صف نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔

عرض۔ حالانکہ اس کی نماز اور ہے اور اُن کی اور

ارشاد۔ اس کی نماز اور نہیں فرض مشتمل ہے مطلق نماز کو اور مطلق نماز نفل بھی نفل ہر نماز میں داخل ہے ہاں اگر وہ لوگ آج کی ظہر پڑھ رہے ہوں اور یہ کل کی ظہر کی نیت سے امام کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو اب اس کی نماز نہ ہو گی کہ اس کی نماز اور ہے اور امام کی اور۔ کل کی ظہر آج کی ظہر میں داخل نہیں۔

عرض۔ ایک شخص وضو کر رہا تھا اور دو آدمی با وضو تھے یہ خیال کر کے کہ وہ وضو کر کے شامل ہو جائے گا۔ ایک شخص امام بن کر آگے کھڑا ہو گیا اور دوسرا تنہا پیچھے لیکن وہ شخص وضو کر کے شامل ہی نہ ہوا اب ان دونوں کی نماز ہوئی یا نہیں۔

ارشاد۔ نماز تو ہو گئی لیکن امام اور مقتدی دونوں نے غلطی کی اور خلاف سنت کیا، چاہیئے تھا امام اور مقتدی دونوں برابر کھڑے ہوتے جب وہ وضو کر کے آتا مقتدی پیچھے ہٹ آتا یا امام آگے بڑھ جاتا (پھر فرمایا) اس غلطی میں عوام تو عوام علماء مبتلا ہیں۔ حالت موجودہ کا اعتبار ہے غیب کا کیا علم ممکن ہے کہ وہ وضو کرتے ہی میں مر جائے اور کوئی عذر پیش آجائے۔

عرض۔ دو عورتوں کے بیچ میں سے نکلنے کی ممانعت کی کیا وجہ ہے

ارشاد۔ دو عورتوں کے بیچ میں سے نکلنے کو منع فرمایا عورتوں کے پیچھے چلنے سے منع فرمایا (پھر فرمایا) ایک عورت تین مردوں کی نماز فاسد کرتی ہے ایک وہ جو داہنی طرف ہو ایک وہ جو بائیں طرف ہو اور ایک وہ جو پیچھے ہو

اور دو عورتیں کم سے کم چار کی دو داہنے بائیں اور دو وہ جو ان کے پیچھے ہیں
اور تین عورتیں دو دو داہنے بائیں مردوں کی نماز فاسد کرتی ہیں اور اپنے پیچھے
ہر صف میں سے تین تین آدمیوں کی جو ان کے محاذات میں ہوں اور اگر چار
عورتیں ہیں تو دو مردوں کی تو داہنے بائیں نماز فاسد کریں گی اور ان کے پیچھے
اگر لاکھ صفیں ہوں تو سب کی نماز فاسد اگرچہ محاذات نہ ہو۔ آخر کچھ تو اثر
ہے جو اتنی نمازیں فاسد ہوتی ہیں اسی وجہ سے دو عورتوں کے درمیان
نکلنے سے منع فرمایا۔

عرض۔ کچھ مرد آگے ہیں ان کے پیچھے عورتیں اور ان کے پیچھے ایک
دیوار ہے اس دیوار کے پیچھے جو لوگ کھڑے ہوں ان کی نماز کا کیا حکم ہے

ارشاد۔
اگر دیوار اتنی نیچی ہے کہ سینہ یا سر دکھائی دے جب بھی محاذات ہے
اور مردوں کی نماز فاسد۔

عرض۔ اگرچہ عورتیں ضعیفہ ہوں۔

ارشاد۔ ضعیفہ ہوں یا قویہ عورتوں کو مسجد میں جانا ہی منع ہے حدیث
میں ارشاد فرمایا عورت کی نماز اپنے تہ خانہ میں بہتر ہے کوٹھری میں نماز پڑھنے
سے اور اُس کی کوٹھری میں نماز بہتر ہے دالان میں نماز پڑھنے سے اور اس
کی نماز دالان میں بہتر ہے صحن میں نماز پڑھنے سے اور اس کی اپنے صحن میں
نماز بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے (پھر فرمایا) مسجد اور جماعت کی
حاضری عورتوں کو معاف ہے بلکہ ممنوع ہے۔

عرض۔ ایک صف مردوں کی پوری کھڑی ہے اور ان کے پیچھے عورتیں
ہیں اب اور مرد بعد میں آنے والے کہاں کھڑے ہوں۔

اگر دیوار اتنی نیچی ہو کہ سینہ یا سر ہی دکھائی دے جب بھی محاذات ہی ہے۔

ارشاد۔ اگر یہاں جگہ نہیں تو نماز باطل ہوگی دوسری مسجد میں پڑھیں۔

عرض۔ اگر امام نے دو آیتیں پڑھیں اور بھول کر اور جگہ کی ایک آیت پڑھ دی تو نماز ہوگئی یا نہیں۔

ارشاد۔ ہوگئی۔

عرض۔ رنڈیوں کا روپیہ مسجد کی خدمت میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ مسجد کے لئے مال حلال طیب ہو

عرض۔ اگر دیوار اس قدر اونچی ہو کہ عورتوں کے سر نہیں دکھائی دیتے تو اب امام کا رکوع و سجود بھی ان لوگوں پر جو دیوار کے پیچھے ہیں مخفی ہو جائے گا تو اقتدا کیوں کر صحیح ہوگی۔

ارشاد۔ آواز پہنچے گی۔

عرض۔ قرض ف وصول کرنے میں جو خرچ ہو وہ مقروض سے لے سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ایک حبہ نہیں لے سکتا۔

مؤلف۔ دوسری بار کی حاضری میں جو انعامات سرکار سے پائے ان کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا وہ خود اپنے مہمانوں کی مدد فرماتے ہیں اور حضور تو حضور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور کی امت کے اولیائے کرام کی بھی یہی شان ہے۔ حضرت سیدی ف۱ احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی مجلس میلاد مصر میں ہوتی ہے مزار مبارک پر آپ کی ولادت کے دن ہر سال مجمع ہوتا ہے اور آپ کا میلاد پڑھا جاتا ہے۔ امام عبدالوہاب ف۲ شعرانی قدس اللہ سرہ الربانی التزام کے ساتھ

ف قرض وصول کرنے میں جو خرچ ہو مقروض سے لینا حرام ہے۔

ف۱ سید احمد بدوی کبیر کی مجلس میلاد مصر میں منعقد ہوتی ہے۔ ف۲ امام شعرانی التزام کے ساتھ ہر سال مجلس میلاد سید احمد بدوی کبیر میں حاضر ہوئے اپنی کتاب میں اس کی بہت تعریف فرماتے ہیں۔

ہر سال حاضر ہوتے اپنی کتاب میں بھی بہت تعریف لکھی ہے کئی ورقوں میں اس مجلس کے حالات بیان کئے ہیں۔ مجلس تین دن ہوتی ہے ایک دفعہ آپ کو تاخیر ہوگئی یہ ہمیشہ ایک دن پہلے ہی حاضر ہو جاتے تھے اس دفعہ آخر دن پہنچے جو اولیائے کرام[فٹ۳] مزار مبارک پر مراقب تھے انہوں نے فرمایا کہاں تھے دور وزسے حضرت[فٹ۴] مزار مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر فرماتے ہیں عبدالوہاب آیا عبدالوہاب آیا اُنھوں نے فرمایا کیا حضور کو میرے آنے کی اطلاع ہوتی ہے اُنھوں نے فرمایا اطلاع کیسی حضور تو فرماتے ہیں کہ کتنی[فٹ۵] ہی منزل پر کوئی شخص میرے مزار پر آنے کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس کی حفاظت کرتا ہوں اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا اللہ تعالےٰ مجھ سے سوال کرے گا (پھر فرمایا) ان پر خاص توجہ تھی اور ان کو بھی خاص نیازمندی تھی اسی وجہ سے حضرت کو ان سے خاص محبت تھی۔ حدیث میں ہے جو کوئی دریافت کرنا چاہے کہ اللہ کے یہاں اُس کی کس قدر، قدر و منزلت ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی کس قدر، قدر و منزلت ہے اُتنی ہی اس کی اللہ کے یہاں ہی حضرت[فٹ۶] سیدی عبدالوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا النظرۃ الاولی لک و الثانیۃ علیک یعنی[فٹ۷] پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ

فٹ۳ حضرت سید احمد بدوی کبیر کے مزار پر اولیاء کرام مراقبہ، فٹ۴ حضرت کا مزار مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر امام شعرانی کو اولیاء حاضرہ سے دریافت کرنا، فٹ۵ حضرت کا ارشاد کتنی ہی منزل سے کوئی میرے مزار کی حاضری کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس کی حفاظت کرتا ہوں اس کی رسی کا ٹکڑا جاتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا۔

فٹ۶ حضرت سیدی امام عبدالوہاب شعرانی اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں۔

فٹ۷ پہلی نظر معاف ہے دوسری پر مواخذہ ہوگا۔

نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب[ف] مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں اف[ف] اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی خادم کو اشارہ ہوا انھوں نے آپ کی نذر کر دی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کا ہے کی فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔

عرض۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے اس حیات پر وہی احکام دینویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کو حج کرتے ہوئے لبیک پکار تے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اولیاء علماء شہداء کی حیات برزخیہ اگرچہ حیات دینویہ سے افضل اعلیٰ ہے مگر اس پر احکام دینویہ جاری نہیں اور ان کا ترکہ تقسیم ہوگا ان کی ازواج عدت کریں گی اور حیات برزخیہ کا

ف سید احمد بدوی کبیر کا غیب پر مطلع ہونا، ف اپنے شیخ سے کوئی امر چھپانا نہیں چاہیئے
ف۲ انبیاء کرام کی حیات برزخیہ اور اولیاء و علما کی حیات برزخیہ کا فرق

ثبوت تو عوام کے لئے بھی ہے۔ حدیث میں ہے مثل مومن کی اس طائر کی طرح جو
قفس میں ہے کہ جب تک وہ قفس میں ہے اُس کی اُڑان اسی تک ہے اور
جب اس سے آزاد ہوا تو اس کی اڑان کتنی ہوگی بعد مرنے کے سمع بصر[ف] ادراک
عام لوگوں کا یہاں تک کہ کفار کا زائد ہو جاتا ہے اور یہ تمام اہل سنت و جماعت
کا اجماعی عقیدہ ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جو خلاف کرے گمراہ ہے
کہ جس کسی کی قبر پر آدمی جاتا ہے اگر صاحب قبر اس کو پہچانتا تھا تو اس کو پہچانتا
ہے اور اس سے تسلی پاتا ہے اُس کی آواز بلکہ اس کی پہچل سنتا ہے اور اگر نہیں
پہچانتا تھا تو اتنا ضرور جانتا ہے کہ ایک مسلمان میری قبر پر آیا ہے۔ اگر کسی زندہ
شخص کو اتنے من مٹی میں دبا دیا جائے تو اس کے اوپر اگر توپ بھی چھوڑی جائے
جب بھی نہ سنے گا۔ تو ثابت ہوا کہ بعد مرنے کے سمع وبصر وادراک بڑھ جاتا ہے۔

عرض۔ حضور بعض جگہ بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ میں فلاں
جگہ پیدا ہوا تھا اور تمام نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔

ارشاد۔ الشیطان ینطق علی لسانہ۔ شیطان اُس کی زبان پر بولتا ہے
اس کا شیطان اُس بچہ کے شیطان سے پوچھ رکھتا ہے وہی بیان کرتا ہے تاکہ
لوگ گمراہ ہوں کہ او ہو یہ تو آواگون ہو گیا۔ مسلمان کا ہمزاد مقید کر لیا جاتا ہے
اور کافر کا بھوت ہو جاتا ہے جب کام کے واسطے لوگ دنیا میں بھیجے جاتے ہیں
اُن کے ساتھ کراماً کاتبین اور شیاطین ہوتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے کراماً کاتبین
عرض کرتے ہیں کہ اے رب ہمارا کام ختم ہو گیا۔ وہ شخص دار اعمال سے نکل گیا
اجازت دے کہ ہم آسمان پر آئیں اور تیری عبادت کریں۔ رب عز وجل ارشاد
فرماتا ہے کہ میرے آسمان بھرے ہیں عبادت کرنے والوں سے کچھ حاجت تمہاری
نہیں۔ عرض کرتے ہیں الٰہی ہمیں زمین میں جگہ دے ارشاد ہوتا ہے میری زمینیں

ف: بعد موت سمع وبصر وادراک بڑھ جاتا ہے یہ عقیدہ اہل سنت کا اجماعیہ ہے مخالف گمراہ ہے

بھری ہیں عبادت کرنے والوں سے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں الٰہی پھر ہم کیا کریں ارشاد ہوتا ہے میرے بندے کی قبر کے سرہانے قیامت تک کھڑے رہو اور تسبیح و تقدیس کرتے رہو اس کا ثواب میرے بندے کو بخشتے رہو۔ (پھر فرمایا) اچھی باتیں مثلاً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ان کا اُخروی نفع تو یہ ہے کہ ہر کلمہ سے ایک پیڑ جنت میں لگایا جاتا ہے اسی کو فرمایا جاتا ہے وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا اور فی الحال ان کا نفع یہ ہے کہ وہ کلمات منہ سے نکل کر ہوا میں مجتمع رہتے ہیں قیامت تک تسبیح و تقدیس کریں گے اور اپنے قائل کے واسطے مغفرت مانگیں گے۔ اسی طرح کلمات کفر منہ سے نکل کر ہوا میں مجتمع رہتے ہیں قیامت تک تسبیح و تقدیس کریں گے اور اپنے قائل پر لعنت کرتے رہیں گے۔

عرض۔ ایسی الماری جو چھت سے لگی ہوئی ہے اس کے اوپر کے درجے میں قرآن شریف رکھا ہے اب اس کی طرف پیر کر کے سو سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ جب پاؤں کے محاذات سے بہت بلند ہے تو حرج نہیں۔

عرض۔ شراب بیچنے والے کے ہاتھ کوئی چیز بیچنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر شراب بیچنے والا مسلمان ہے اور اس کے پاس سوائے شراب کی آمدنی کے اور کچھ نہیں تو اُس سے کوئی چیز بیچنا حرام ہے اور اگر کافر ہے یا اسکے پاس سوائے اس کے اور بھی آمدنی ہے تو جائز ہے۔ کفار کے لئے شراب اور

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کے فوائد دینوی و اُخروی۔

ف کلمات کفر قیامت تک اپنے قائل پر لعنت کرتے رہیں گے۔

ے یعنی جب کہ وہ قیمت اسی مال حرام سے دے اور اگر اس نے کسی سے مال حلال قرض لیا ہے اور مال حلال کے عوض اس سے کچھ خریدتا ہے تو بیچنے میں حرج نہ ہوگا ۱۲ مولف غفرلہ

خنزیر ایسے ہیں جیسے ہمارے لئے سرکہ اور بکری کا لخل وانشاۃ لنا

عرض۔ رنڈی کو مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اس کا اس مکان میں رہنا کوئی گناہ نہیں رہنے کے واسطے مکان کرایہ پر دینا کوئی گناہ نہیں باقی رہا اس کا زنا کرنا یہ اس کا فعل ہے اسکے واسطے مکان کرایہ پر نہیں دیا گیا ہے[1]

عرض۔ علاج کرنا سنت ہے یا نہ کرنا۔

ارشاد۔ دونوں سنت ہے یہ بھی ارشاد ہوا ہے تداووا عباد اللہ فان الذی انزل الداء انزل الدواء لکل داء علاج کروائے اللہ کے بندو کہ جس نے مرض اُتارا ہے اس نے ہر مرض کی دوا بھی اتاری ہے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی عادت کریمہ اکثر یہی رہی ہے کہ ان کی امت کے لئے سنت ہو اور اکابر صدیقین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت علاج نہ کرنا رہی ہے۔

عرض۔ انگریزی دوائیاں جائز ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ اُن کے یہاں جس قدر رقیق دوائیں ہیں سب میں عموماً شراب ہوتی ہے سب نجس و حرام ہیں۔

عرض۔ اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر جانور کے تیر مارا اور اس کے پاس پہنچنے سے پہلے بغیر ذبح کے مرگیا اب اس کا کھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے خواہ کہیں لگ جائے (پھر فرمایا) اگر تکبیر کہہ کر بندوق ماری اور ذبح کرنے سے پیشتر مرگیا تو حرام ہے اس واسطے بندوق توڑ ہے کاٹ نہیں اور تیز میں کاٹ ہے۔

---

[1] یہاں بھی وہی ہے کہ اگر رنڈی کے پاس سوا اس ناپاک کمائی کے اور مال نہیں جس سے کرایہ ادا کرے تو وہ مال زنانہ لینا چاہیئے اور اگر اور ہو خواہ یوں کہ مال حلال قرض لیکر دے تو حرج نہیں ۱۲ مؤلف غفرلہ، ف تیر کا مارا بے ذبح کئے مرجائے حلال اور بندوق کا مارا بے ذبح کئے مرجائے تو حرام

عرض۔ سنا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلی اور اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتا جنت میں جائیں گے یہ صحیح ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلی کے لئے ثابت نہیں اور اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتا بلعم باعور کی شکل بن کر جنت میں جائے گا اور وہ اس کتے کی شکل ہو کر دوزخ میں پڑے گا اسی کو فرمایا گیا ہے فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ہم نے اس کو اپنی آیتیں دیں تو وہ نکل گیا ان سے اور گمراہوں میں سے ہو گیا اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کے سبب بلند فرما لیتے لیکن وہ تو زمین پکڑ گیا۔ لیکن اس سے اٹھا نہ گیا اس نے اپنی خواہش کا اتباع کیا تو اس کی مثل کتے کی مثل ہے اگر تو اس پر بوجھ لادے تو ہانپے اور اگر چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان لوگوں کی مثل ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (پھر فرمایا) اس نے محبوبان خدا کا ساتھ دیا اللہ نے اس کو انسان بنا کر جنت عطا فرمائی۔ اور اس نے محبوبان خدا سے عداوت کی بنی اسرائیل میں بہت بڑا عالم تھا مستجاب الدعوات تھا لوگوں نے اس کو بہت سا مال دیا کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بددعا کرے۔ خبیث لالچ میں آ گیا اور بددعا کرنی چاہی جو الفاظ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ نے اس کو ہلاک کر دیا اور استن حنانہ شریف میں علما کا اختلاف ہے ایک روایت آئی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے باغ کے اندر تجھے پھر لگا دیا جائے۔ تجھ میں پھل پھول آئیں یا جنت میں ایک پیڑ ہو جنت کے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں۔ اس نے عرض کیا دنیا دار الفنا ہے۔ میں نے دار الفنا پر دار البقا کو اختیار کیا حضور نے اس کو ممبر کے نیچے دفن فرما دیا حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

آں ستوں را دفن کرد اندر زمیں	تا چو مردم حشر یابد روز دیں
تا بدانی ہر کرا یزداں نخواند	از ہمہ کار جہاں بیکار ماند

عرض۔ سری نمازوں میں جب امام الحمد شریف پڑھے تو تعوذ اور آمین کہے یا نہیں۔

ارشاد۔ تعوذ نہ کرے ہاں بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور ختم پر آمیں کہے اور اگر مقتدیوں کے کانوں تک آواز پہنچ جائے تو وہ بھی آمین کہیں۔

عرض۔ حضور بعض مرض متعدی بھی ہوتے ہیں

ارشاد۔ نہیں حدیث میں ارشاد ہوا۔ لا عدویٰ

عرض۔ پھر جذامی سے بھاگنے کا کیوں حکم دیا گیا۔

ارشاد۔ وہ حکم ضعیف الایمان کے واسطے ہے کہ اگر وہ اس کے پاس بیٹھے اور تقدیر الٰہی سے کچھ ہو جائے تو شیطان بہکا دے گا کہ یہ اس کے پاس بیٹھنے سے ہو گیا اگر نہ بیٹھتا تو نہ ہوتا تقدیر الٰہی کو بھول جائے گا۔

عرض۔ پھر طاعون سے بھاگنے کی ممانعت کیوں۔

ارشاد۔ اس کے لئے حدیث میں صاف ارشاد ہے الفار من الطاعون کالفار من الزحف طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا جہاد میں کفار کو پیٹھ دے کر بھاگنے والا اس پر بھی یہ ارشاد ہوا کہ جہاں طاعون ہو وہاں بلا ضرورت نہ جاؤ۔

سماع موتےٰ کی بحث

عرض۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انکار سماع موتیٰ سے رجوع ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ وہ جو فرما رہی ہیں حق فرما رہی ہیں وہ مردوں کے سننے کا انکار فرماتی ہیں مردے کون ہیں جسم۔ روح مردہ نہیں اور بے شک جسم نہیں

ے فرض کی پچھلی وہ دو رکعتیں جن میں قرأت خفی ہوتی ہے ۱۲ مؤلف غفرلہ

ف طاعون سے بھاگنا حرام ہے۔

سنتا سنتی روح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ام المومنین کے حضور میں سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان کی گئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَا انتم باسمع منھم تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ام المومنین نے فرمایا اللہ رحم فرمائے امیر المومنین پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں ارشاد فرمایا بلکہ فرمایا انھم لیعلمون بے شک وہ جانتے ہیں امیر المومنین کو سہو ہوا انھوں نے فرمایا ما انتم باسمع منھم تو خود ام المومنین مردوں کے علم کا اقرار فرماتی ہیں۔ سماع سے بے شک انکار فرماتی ہیں اور وہ بھی اُس کے ان معنوں سے جو عرف میں شائع ہیں۔ سماع کے عرفی معنی ان آلات کے ذریعہ سے سننا اور یہ یقیناً بعد مرنے کے روح کے لئے نہیں روح کو جسم مثالی دیا جاتا ہے اس کے جسم کے کانوں سے سنتی ہے پھر ام المومنین کا ان آیتوں سے استدلال اور بھی اس کو ظاہر کر رہا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ موتےٰ کون ہیں اجسام قبور میں کون ہیں وہی اجسام تو پھر اجسام ہی کے سننے سے انکار ہوا اور وہ یقیناً حق ہے (پھر فرمایا) خود ام المومنین کا طرز عمل سماع موتیٰ کو ثابت کر رہا ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرہ میں دفن ہوئے میں بغیر چادر اوڑھے ہوئے بے حجابانہ حاضر ہوتی اور کہتی اِنّما ھو زوجی میرے شوہر ہی تو ہیں پھر میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے جب بھی میں بغیر احتیاط کے چلی جاتی اور کہتی انما ھما زوجی وابی میرے شوہر اور میرے باپ ہی تو ہیں پھر جب حضرت عمر دفن ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو میں نہایت احتیاط کے ساتھ چادر سے لپٹی ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی عضو کھلا نہ رہے حیاء من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر کی شرم سے تو اگر ارواح کا سمع بصر نہ مانتیں تو پھر حیاء من عمر کے کیا معنی۔

(پھر فرمایا) تین باتوں میں ام المومنین کا خلاف مشہور ہے اور ان

تینوں میں غلط فہمی ایک[1] تو یہی سماع موتٰی کہ وہ سماع عرفی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے۔

دوسرے[2] معراج جسدی کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں مافقدت جسد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم جسد اقدس میرے پاس سے کہیں نہ گیا حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرما رہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اسوقت ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اُسے اُس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی۔

تیسرے[3] علم ما فی الغد کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی الغد تھا وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے۔ خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمۃ اللّٰہ تعالےٰ علیہ نے کردی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

عرض۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ میں عِنْدَ کس سے ظرف ہے۔

ارشاد۔ راٰہ کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت

---

[1] سماع موتٰی میں حضرت عائشہ کس سماع کا انکار فرماتی ہیں۔

[2] حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کس معراج سے انکار فرماتی ہیں۔

[3] علم ما فی الغد کے بارے میں حضرت عائشہ کس علم کا انکار فرماتی ہیں۔

جبریل ہے وہ ''دا'' کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں (پھر فرمایا) بعض اس پوری سورت کو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں اور اصح و ارجح اور نظم قرآنی سے انفق وہی ہے جو جمہور صحابہ کرام و تابعین عظام و ائمۂ اعلام کا مذہب ہے کہ یہ تمام ضمیریں رب العزۃ جل جلالہ کی طرف راجع ارشاد ہوتا ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ظاہر آیت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں اللہ کی طرف راجع ہوں ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ اَوْحٰی کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل کی طرف راجع ہوں گی اور عبدہٗ کی ضمیر بیچ میں اللہ کی طرف پھر آگے معبودان باطل کا مقابلہ فرمایا جاتا ہے اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۝ الی قولہ تعالیٰ اِنْ ھِیَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ کیا تم نے دیکھا ہے لات وعزیٰ و منات کو وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گڑھ لئے اللہ نے اس پر کوئی دلیل نہ اتاری وہم کی پیروی کرتے ہو تو فرمایا جاتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو بغیر دیکھے پوجتے ہو اور یہ اپنے رب کو دیکھ کر اسکی عبادت کرتے ہیں (پھر فرمایا) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہ اس میں کیا کمال کہ جبریل کو دیکھ لیں جبریل کا کمال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں۔

امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ضمائر کو جبریل کی طرف پھرا کرتے ایک مرتبہ خلوت میں لیٹے ہوئے تھے ایک صاحب نے پوچھا ھل رأی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربہ ۔ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا یہ سنتے ہی اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے رَاٰہ رَاٰہ رَاٰہ حتی انقطع نفسہ حضور نے اپنے رب کو دیکھا دیکھا دیکھا فرماتے رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گئی اُس وقت کے عوام کے ذہن میں یہ مسئلہ نہیں آسکتا تھا اس لئے عوام میں اس کے معنی وہ فرماتے تھے اور جب خلوت میں پوچھا تو

چونکہ کوئی اندیشہ نہ تھا اس لئے صاف صاف فرما دیا (پھر فرمایا) یہ واقعہ ایسا ہے کہ رب العزۃ جل جلالہٗ کو اس کی تصریح خود نہیں منظور سورۂ والنجم شریف میں کوئی لفظ تصریح کا نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس حدیث میں اس واقعہ کو بیان فرمایا وہ دونوں معنی کو محتمل فرماتے ہیں نورٌ انّی اراہٗ انّیٰ کے معنی کیف کے بھی ہیں تو معنی یہ ہوں گے نور ہے اس کو کیوں کر دیکھوں اور انّیٰ اینما کا مرادف ہے تو معنی یہ ہیں نور ہے جہاں دیکھوں اس کو

مؤلف۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضوی چتوڑی نے عزلت نشینی کے متعلق کچھ عرض کیا اس پر ارشاد فرمایا، آدمی تین قسم کے ہیں مفید مستفید منفرد مفید وہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے، مستفید وہ کہ جو دوسرے سے فائدہ حاصل کرے۔ منفرد وہ کہ دوسرے سے فائدہ لینے کی اسے حاجت نہ ہو اور نہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہو۔ مفید اور مستفید کو عزلت گزینی حرام ہے اور منفرد کو جائز بلکہ واجب امام ابن سیرین کا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا وہ لوگ جو پہاڑ پر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ خود فائدہ حاصل کئے ہوئے تھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ان میں قابلیت نہ تھی ان کو گوشہ نشینی جائز تھی اور امام ابن سیرین پر عزلت حرام تھی۔

(پھر فرمایا) امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے مانیں نہ مانیں یہ ان کا کام سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے لاکھ ریاضتیں لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے اس کو کسی مجاہدے کسی ریاضت کی ضرورت نہیں۔ (پھر فرمایا اور اسی میں ریاضت کیا تھوڑی ہے

جو شخص عزلت نشین ہو گیا نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے نہ اسکی آنکھوں کو نہ اس کے کانوں کو۔ اس سے کہئے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے کئی ہزار کی تعداد میں وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے نہ مجھ کو کبھی دیکھا نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا اور روزانہ صبح کو اٹھ کر پہلے مجھے کوستے ہوں گے اور پھر اور کام کرتے ہوں گے اور بحمد اللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ بھی نکلیں گے جنھوں نے نہ مجھ کو دیکھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اُٹھ کر نماز کے بعد میرے لئے دعا کرتے ہوں گے۔

(پھر فرمایا) گالیاں جو چھپتے ہیں اخباروں میں اور اشتہاروں میں وہ اخبار و اشتہار تو ردی میں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں لیکن وہ چٹکیاں جو ان کے دلوں میں لی گئی ہیں وہ قبروں میں ساتھ جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ حشر میں رسوا کریں گی۔ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وصال کو تیرہ سو برس سے زائد ہوئے اس وقت تک تبرا سے اُنہیں نجات نہیں یہ کیوں اس لئے کہ غاشیہ اٹھایا حق کو اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہل باطل کا رحم اللہ عمر ترکہ الحق مالہ من صدیق اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اُسے ایسا کر دیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔

عرض ۔ یہ دعا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد ۔ وہابیہ کے لئے دعا فضول ہے ثم لا یعودون ان کے لئے آچکا ہے وہابی کبھی لوٹ کر نہ آئے گا اور جو ہدایت پا جائے وہ وہابی نہ تھا ہو چلا تھا کفار وہاں جا کر کہیں گے ہمیں واپس دنیا میں بھیج کہ تجھ پر ایمان لائیں فرماتا ہے ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ اگر انھیں پھر بھیجا جائے تو وہی کریں گے جس سے پہلے منع کیا گیا تھا۔

مؤلف ۔ پنجشنبہ کے دن بعد عصر حسب معمول خط بنانے کے واسطے حجام

حاضر ہوا اس کے ہاتھوں میں بدبو تھی ناپسند فرما کر دھونے کیلئے ارشاد فرمایا (پھر فرمایا) یہ بھی بے صبری و ناشکری ہے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ تشریف لئے جا رہے تھے راستہ میں نہایت لطیف خوشبو آئی تمام لوگوں نے قصداً اُسے سونگھا اور آپ نے ناک بند کرلی آگے چل کر ایک نہایت تیز بدبو آئی سب نے ناک بند کرلی مگر آپ کھولے رہے لوگوں نے سبب پوچھا ارشاد فرمایا وہ نعمت تھی میں نے خوف کیا کہ شاید میں اس کا شکریہ ادا نہ کرسکوں اور یہ بلا تھی اس پر میں نے صبر کیا۔

عرض۔ ڈاڑھی چڑھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ نسائی شریف میں ہے من عقد لحیۃ فاخبروہ ان محمدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بری منہ جو شخص اپنی داڑھی چڑھائے اُسے خبر دے دو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اس سے بیزار ہیں۔

بینائی زیادہ ہونے کے اعمال

عرض۔ حضور میری آنکھوں کی روشنی بہت کم ہے۔

ارشاد۔ ۱۔ آیۃ الکرسی شریف یاد کرلیجئے ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھیے نماز پنجگانہ کی پابندی رکھئے اور عورتیں کہ جن دنوں میں انہیں نماز کا حکم نہیں وہ بھی پانچوں وقت آیۃ الکرسی اس نیت سے کہ اللہ کی تعریف ہے نہ اس نیت سے کہ کلام اللہ ہے پڑھ لیا کریں اور جب اس کلمہ پر پہنچیں وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آنکھوں پر رکھ اس کلمہ کو گیارہ بار کہیں پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کرکے آنکھوں پر پھیر لیں۔

۲۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نور نور نور نور نور

چینی کی سفید تشتری پر اسے اسی طرح لکھیں کہ واؤ اور میم کے سر کھلے رہیں

آب زمزم شریف اور نہ ملے تو آب باراں اور نہ ملے تو آب جاری اور نہ ملے تو آب تازہ سے دھوکر دو سو چھپن بار اس پر یانور پڑھ کر دم کریں اوّل و آخر تین تین بار یہ درود شریف اللّٰھم یانور یانورالنور صلی علیٰ نورک المنیر وآلہ وبارک وسلم یہ پانی آنکھوں پر لگائیں اور باقی پی لیں۔

۳۔ ٹھلیا کے تعویذوں کا چلہ کریں (پھر فرمایا) یہ عمل ایسے قوی التاثیر ہیں کہ اگر صدق اعتقاد ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ گئی ہوئی آنکھیں واپس آجائیں۔

مؤلف۔ ایک صاحب نے پانی پی کر بچا ہوا پھینک دیا۔ اس پر ارشاد فرمایا پھینکنا نہ چاہئے۔ کسی برتن میں ڈال دیتے اس وقت تو پانی افراط سے ہے اس ایک گھونٹ پانی کی قدر نہیں جنگل میں جہاں پانی نہ ہو وہاں اس کی قدر معلوم ہوسکتی ہے اگر ایک گھونٹ پانی مل جائے تو ایک انسان کی جان بچ جائے۔ حضرت خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علما دوست تھے دربار میں علما کا مجمع ہر وقت رہتا تھا۔ ایک مرتبہ پانی پینے کے واسطے منگایا۔ مُنہ تک لے گئے تھے پینا چاہتے تھے کہ ایک عالم صاحب نے فرمایا امیرالمومنین ذرا ٹھہریئے میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا اُنہوں نے فرمایا اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی میسر نہ ہو اور پیاس کی شدت ہو تو اتنا پانی کس قدر قیمت دے کر خریدیں گے واللہ آدھی سلطنت دیکر۔ فرمایا بس پی لیجئے۔ جب خلیفہ نے پی لیا اُنھوں نے فرمایا اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے تو کس قدر قیمت دے کر اس کا نکلنا مول لیں گے، کہا واللہ پوری سلطنت دے کر۔ ارشاد فرمایا بس آپ کی سلطنت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک مرتبہ ایک چلو پانی پر آدھی بک جائے اور دوسری بار پوری اس پر جتنا چاہے تکبّر کرلیجئے۔

عرض۔ سبز رنگ کا جوتہ پہننا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے۔

عرض۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک شکلِ اقدس سے

ملتی تھی یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں

عرض۔ پھر اس شعر کا کیا مطلب ہے ؎

نقشۂ شاہِ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

ارشاد۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ جمالِ غوثیت آئینہ ہے جمالِ اقدس کا اُس میں وہ شبیہ مبارک دکھائی دے گی (پھر فرمایا) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک سر سے سینہ تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ تھی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سینے سے ناخن پا تک اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے پاؤں تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ ہوں گے ایک صحابی حضرت عابس ابن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شباہت کچھ کچھ سرکار سے ملتی تھی جب وہ تشریف لاتے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت سے سروقد کھڑے ہو جاتے (پھر فرمایا) اور یہ تو ظاہری شباہت ہے ورنہ فی الحقیقت وہ ذات اقدس تو شبیہ سے منزہ و پاک بنائی گئی ہے کوئی ان کے فضائل میں شریک نہیں امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں ؎

منزہ عن شریک فی محاسنہ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

اہلسنت کے نزدیک جوہر کی تعریف

حضور اپنے تمام فضائل و محاسن میں شریک سے پاک ہیں جوہر حسن آپ میں غیر منقسم ہے اہلسنت کی اصطلاح میں جوہر اُس جز کو کہتے ہیں جسکی تقسیم محال ہو یعنی حضور کے حسن میں سے کسی کو حصہ نہیں ملا۔

عرض۔ جمعہ پڑھانا کس کا حق ہے۔

ارشاد۔ سلطان اسلام یا اس کے نائب یا اس کے ماذون کا

عرض۔ جہاںؔ سلطان اسلام نہ ہو وہاں کیا عالم دین اس کا قائم مقام مانا جائے گا۔

ارشاد۔ وہاں عالم دین ہی سلطان اسلام ہے وہ ہو یا اس کا نائب یا اس کا ماذون۔

عرض۔ بجائے التحیات کے الحمد شریف پڑھ گیا اب کیا کرے۔

ارشاد۔ سوائے قیام کے تلاوت قرآن نہ رکوع میں جائز ہے نہ سجود میں نہ قعدہ میں بھول کر پڑھ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔

عرض۔ جس طرح ایمان کا تعلق قلب سے ہے کہ بغیر تصدیق قلبی زبانی کلمہ گوئی کارآمد نہیں، اسی طرح صرف کلمہ کفر بکنے سے بھی کفر نہ ہونا چاہیئے جبتک کہ دل سے اس کا اقرار نہ کرے۔

ارشاد۔ زبان سے بلا اکراہ اس کا کلمۂ کفر بکنا صراحۃً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے دل میں ایمان نہیں، ایمان ہوتا تو بلا اکراہ ایسے لفظ نہ بکتا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ فرمایا گیا ہے صرف صورت اکراہ کا استثنا ہی حدیث میں ایمان کی تعریف آئی ہے کہ دوبارہ کافر ہونے کو آگ میں ڈالے جانے سے بدتر جانے اگر ایسا جانتا ہرگز بلا اکراہ نہ بکتا۔

عرض۔ سجدۂ شکر کی نیت نماز کے سجدہ میں کرلی تو کچھ حرج تو نہیں۔

ارشاد۔ کوئی حرج نہیں اور بہتر یہ کہ نماز سے علیحدہ کرے۔

عرض۔ نورالایضاح میں ہے سجدۃ الشکر مکروھۃ عند الامام

ارشاد۔ اس میں امام سے تین قول منقول ہیں ایک تو یہی کہ مکروہ ہے اور ایک لیس بشیئ اور صحیح یہ کہ مستحب ہے۔

عرض۔ جنازہ کی نماز طلوع یا غروب کے وقت پڑھ سکتا ہے؟

ف جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں عالم دین قائم مقام سلطان ہوگا۔

ارشاد۔ جنازہ اگر آیا خاص طلوع یا غروب کے وقت یا نماز عصر کے بعد تو پڑھ سکتا ہے اور اگر پہلے سے لایا ہوا رکھا ہے تو جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا غروب نہ ہولے نہ پڑھے۔

عرض۔ ایک مرتبہ ارشاد عالی ہوا تھا کہ مرنے کے لئے خوشی سے تیار رہے حضور جو مجرم ہے وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ گناہ چھوڑے توبہ کرے اور خوشی سے موت کے لئے طیار رہے یہ مطلب نہیں کہ گناہ کرتا رہے اور موت کے لئے خوش رہے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

(پھر فرمایا) اللہ کا بندہ جب توبہ لاتا ہے رب کے حضور تو وہ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس کی اونٹنی مع زادِ راہ کے گم گئی اُس کے مل جانے پر خوش ہو۔

عرض۔ حضور اگر کوئی شخص ایسے مقام پر زنا کرے جہاں اقامت حدود نہ ہو وہاں توبہ کرنے سے معافی ہو جائے گی یا نہیں۔

ارشاد۔ جس گناہ میں صرف حق اللہ ہو حق العبد نہ ہو وہ توبہ سے معاف ہو جائے گا اور بعض وہ ہیں جن میں حق العبد بھی شامل ہوتا ہے تو جب تک اس سے معاف نہ کرائے تو صرف توبہ سے معاف نہ ہوں گے۔

عرض۔ زنا میں وہ کون کون ہیں جن کا حق شامل ہوتا ہے۔

ارشاد۔ بعض وقت عورت کا بھی حق ہوتا ہے جب کہ اس سے جبراً زنا کیا جائے اور اس کا باپ بھائی شوہر جس جس کو اس خبر سے عار لاحق ہو گی اُن سب کا حق ہے علما میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ صاف لفظوں میں ان سے معافی مانگے کہ میں نے یہ کام کیا ہے معافی چاہتا ہوں اور بعض نے کہا یوں کہہ سکتا ہے کہ جو چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا تمہارا حق میرے ذمہ ہے معاف کر دو لیکن یہ قول مرجوح ہے اور

مفتی کو جائز نہیں کہ قول مرجوح پر فتویٰ دے اور نہ قاضی حکم دے سکتا ہے
فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں۔ الحکم و الفتیا بالقول المرجوح جھل و خرق الاجماع
قول مرجوح پر فتویٰ اور حکم دینا جہالت اور اجماع کی مخالفت ہے۔ (پھر فرمایا) اس بریلی میں غدر سے پہلے ایک صاحب نے عجیب شان سے توبہ کی کہ نہ ایسا کہیں دیکھا نہ سنا کسی عورت کے ساتھ ان سے گناہ سرزد ہوا بعد کو نادم ہوئے ایک گڑھا قد آدم اکیلے مکان میں آکر کھودا اور اس عورت کے شوہر کو وہاں لاکر اس گڑھے میں کو دے تلوار اس کو دی اس وقت کہا یہ خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے خواہ قتل کر کے مجھ کو اسی گڑھے میں دفن کردے کسی کو خبر بھی نہ ہوگی یا اللہ کے واسطے معاف کر دے اس کی زبان سے کچھ نہ نکلا اور معاف ہی کرنا پڑا۔

عرض۔ اگر قرضدار ہے اور میعاد پوری ہو چکی ہے اور ڈر یہ ہے کہ قرض خواہ قید کرادے گا اور مکان کوئی لیتا نہیں ہے ایسی حالت میں دخلی رہن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر حاجت صحیح ہے اور سچے دل سے بیچنا چاہتا ہے اور کوئی نہیں لیتا تو اجازت ہے (پھر فرمایا) مگر ایسی صورت بہت کم ہوگی دس کا مال نو میں فروخت کرے گا ہر کوئی لے گا اور رہن میں یہ حالت ہوتی ہے کہ ہزار کا مال چار سو میں۔

عرض۔ خلال کرنا سنت ہے؟

ارشاد۔ ہاں تنکے سے کرنا سنت ہے۔

عرض۔ وضو کی حالت میں جھوٹ بولا یا غیبت کی یا فحش بکا تو وضو میں کوئی خرابی تو نہیں آتی۔

ف مفتی و قاضی قول مرجوح پر فتویٰ نہیں دے سکتا قضا نہیں کر سکتا۔

ارشاد۔ مستحب یہ ہے کہ پھر وضو کرلے اگر نماز اسی وضو سے پڑھ لی خلافِ مستحب کیا۔

عرض۔ اگر دوا میں افیون اس قدر پڑی ہو کہ نشہ نہ لائے تو جائز ہی یا نہیں

ارشاد۔ ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ اس کا کوئی اثر واقع نہ ہوتا ہو اور اسکی عادت نہ پڑے اور آئندہ بھی کوئی بات ظاہر نہ ہو تو جائز ہے۔

عرض۔ حدیث شریف میں آیا ہے انی حرمت کل مسکر و مفتر اور افیون مفتر ہے تو چاہیئے کہ حرام ہو۔

ارشاد۔ ہاں اگر حد تفتیر کو پہنچے گی تو حرام ہے۔

عرض۔ تو حضور شراب کا بھی جب تک حد اسکار کو نہ پہنچے یہی حکم ہونا چاہیئے

ارشاد۔ وہ حرام ہے۔ لعینہ سے۔ مثل پیشاب کے نجس ہے اپنی نجاست کے سبب حرام ہے نہ اسکار کے سبب۔ اگر ایک قطرہ کوئیں میں پڑ جائے سارا کنواں نجس ہو جائے گا۔

عرض۔ امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی کوئی اصل ہے۔

ارشاد۔ کچھ نہیں۔

عرض۔ حضور یہ کسی صاحب کا لقب ہے

ارشاد۔ ہاں امام علی رضا کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عرض۔ اگر مٹی آنکھ میں پڑ جائے اور پانی نکلے تو ناقض وضو ہے یا نہیں

ارشاد۔ یہ وہ پانی نہیں جس سے وضو ٹوٹے، ہاں دکھتی[ف] آنکھ سے اگر پانی نکلے ناقض وضو ہے۔

عرض۔ حضور یہ مشہور ہے الولایۃ افضل من النبوۃ

ارشاد۔ یوں نہیں بلکہ یوں ہے ولایۃ النبی افضل من نبوتہ نبی کی

ف دکھتی آنکھ کا پانی ناقض وضو ہے۔

ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے کہ ولایت کی توجہ الی اللہ ہے اور نبوت کی توجہ الی الخلق ہے۔

عرض۔ حضور ولی کی ولایت بھی متوجہ الی اللہ ہوتی ہے۔

ارشاد۔ ہاں مگر اس کی توجہ الی اللہ نبی کی توجہ الی الخلق کے کروڑویں حصہ کو نہیں پہنچتی

عرض۔ حضور بزرگان دین کے اعراس کی تعیین میں بھی کوئی مصلحت ہے

ارشاد۔ ہاں اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصال شریف کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے اخذ برکات کے لئے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

عرض۔ حضور بزرگان دین کے اعراس میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے

ارشاد۔ بلاشبہ اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں۔

عرض۔ یہ حکم جو فرمایا گیا ہے کہ مزار شریف پر پائنتی کی طرف سے حاضر ہو، ورنہ صاحب قبر کو سر اٹھا کر دیکھنا پڑیگا تو کیا عالم برزخ میں بھی اولیائے کرام کو سر اٹھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ارشاد۔ ہاں عوام کو بلکہ عامۂ اولیائے کرام کو بھی اس کی ضرورت ہے اور یہ تو شان نبوت میں سے ہے کہ آگے پیچھے یکساں دیکھنا۔ بعض صحابہ کرام نے جو نئے مسلمان ہوئے تھے نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سبقت کی بعد نماز کے حضور نے رشاد فرمایا اترون ان قبلتی اما می انی اری من خلفی کما اری من اما می کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کو ہے۔ میں ایسا ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے۔

مؤلف۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ پر فرمایا کہ

حضرت خواجہ کے مزار سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد تھے اُنھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک ہندو جس کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا کھواجہ اگن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے (پھر فرمایا) بھاگلپور سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی اُس نے کہا میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو بیکار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو انھوں نے کہا چلو اور انصاف کی آنکھ سے دیکھو پھر تم کو اختیار ہے۔ خیر ایک سال وہ ساتھ میں آیا دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لئے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹے کے اندر لوں گا اور ایک ہی شخص سے لوں گا جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گذر گیا ایک گھنٹہ ہو گیا ہو گا اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا جیب سے پانچ روپے نکال کر ان کے ہاتھ پر رکھے اور کہا لو میاں تم خواجہ سے مانگ رہے تھے بھلا خواجہ کیا دیں گے لو ہم دیتے ہیں۔ فقیر نے وہ تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا "خواجہ تورے بلہاری جاؤں دلوائے بھی تو کیسے خبیث منکر سے"۔ (پھر فرمایا) یمن میں حضرت سید احمد بن حلوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی مزار شریف ایسا ہی مشہور ہے۔

عرض۔ حضور قرب قیامت کے علامات احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں؟

ارشاد۔ ان کے بارہ میں صحیح حدیثیں بھی آئی ہیں اور حسن و ضعیف و موضوع بھی مگر دجال کا خروج ف امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور حضرت

ف خروج دجال۔ ظہور امام مہدی۔ نزول حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام طلوع آفتاب از جانب مغرب۔ احادیث متواترہ سے ثابت۔

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول، آفتاب کا مغرب سے طلوع یہ سب احادیث متواترہ سے ثابت ہے جس روز آفتاب مغرب سے نکلے گا وہی وقت در توبہ بند ہونے کا ہوگا۔ انھیں ایام میں دابۃ الارض کعبہ معظمہ کے قرب میں زمین سے نکلے گا اور گھوڑے کی طرح پھریری لے کر غائب ہو جائے گا۔ پھر دوبارہ نکلے گا اور اسی طرح پھریری لے کر غائب ہو جائے گا۔ تیسری مرتبہ جب نکلے گا، تو دہنے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا ہوگا اور بائیں ہاتھ میں سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگشتری ہوگی۔ جو علم الٰہی میں مسلمان ہوگا اُس کی پیشانی پر عصا سے نورانی نشان کر دے گا اور جو کافر ہوگا انگشتری سے کالا داغ لگا دے گا حدیث شریف میں آیا ہے ایک دسترخوان پر چند آدمی بیٹھے ہوئے کھانا کھاتے ہوں گے یہ کہے گا کہ وہ کافر ہے وہ کہے گا یہ مسلمان پھر نہ کوئی مسلمان کافر ہو سکے گا اور نہ کافر مسلمان (پھر فرمایا) قیامتف تین قسم کی ہے۔ قیامت صغریٰ یہ موت ہے من مّات فقد قامت قیامتہ جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہو گئی۔ دوسری قیامت وہ یہ کہ ایک قرن کے تمام لوگ فنا ہو جائیں اور دوسرے قرن کے لئے لوگ پیدا ہو جائیں تیسری قیامت کبریٰ وہ یہ کہ آسمان و زمین سب فنا ہو جائیں گے

عرض۔ قرآن شریف میں آیا ہے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اور یہ بھی آیا ہے وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ جب سب یہود و نصاریٰ قبل قیامت ایمان لے آئیں گے تو عداوت کس طرح ہو گی۔

ارشاد۔ کتابیوں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

ف قیامت کی تین قسم ہے، ف اس شبہ کا جواب کہ جب سب یہود و نصاریٰ قبل قیامت ایمان لے آئیں گے تو ان میں تا قیامت عداوت کیونکر رہے گی

ف کتابی سب سیدنا مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

زمانہ میں ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے پھر زمانہ بدلے گا خیر سے شر کی طرف اسلام سے کفر کی طرف یہود و نصاریٰ باقی نہ رہے ہوں گے سب مسلمان ہو گئے ہوں گے لیکن جو ان کی نسلیں ہوں گی ان میں یہود بھی ہونگے نصاریٰ بھی ہوں گے ہنود بھی ہوں گے غرض سب طرح کے کافر ہوں گے ان کے آپس میں قیامت تک دشمنی و عداوت ہو گی۔

عرض۔ یہ آیہ کریمہ عام ہے یا خاص وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ الخ ف

ارشاد۔ اس آیت کی دو تفسیریں ہیں اگر موتہٖ کی ضمیر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیری جائے تو یہ آیت ان سب کے واسطے ہو گی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اب پہلے جو ہیں وہ کفر پر مرتے ہیں اسی طرح جو بعد میں ہوں گے وہ بھی کفر پر مریں گے۔ ہاں آپ کے زمانہ میں جو کتابی ہوں گے اُن میں سے وہ جو تلوار سے بچ رہے ہوں گے کوئی ایسا نہ ہو گا جو آپ پر ایمان نہ لائے اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ موتہٖ کی ضمیر کتابی کی طرف پھرتی ہے اب یہ آیت عام ہو گی کوئی کتابی نہیں مرتا مگر مرتے وقت جب اس کو عذاب دکھایا جاتا ہے پردے اٹھا دئے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں ایمان لایا اُس عیسیٰ پر جس نے بشارت دی تھی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لیکن یہ ایسے وقت کا ایمان ہو گا جب کہ نفع نہ دیگا۔ ایمان یاس بیکار ہے۔ف جب نار سامنے ملائکہ عذاب سامنے اُس وقت کا ایمان مفید نہیں۔ جب فرعون ڈوبنے لگا بولا اٰمنت بالذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے فرمایا گیا الـٰٔـن وقد عصیت قبل اب ایمان لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا

ف آیہ کریمہ وان من اھل الکتب الا لیومنن بہ قبل موتہ کی دو تفسیریں

ف ایمان یاس کارآمد نہیں۔

عرض ۔ حضور قرآن شریف میں آیا ہے وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ط حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْــٰٔنَ ۔

(سائل کی یہ عرض ختم نہ ہوئی تھی) ختم ہونے سے پہلے ہی ارشاد فرمایا وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ کُفَّار (پھر فرمایا) مسلمان کی توبہ یاس کے مقبول ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقبول ہے اور کفار کی توبہ یاس یقیناً مردود نامقبول ہے۔

عرض ۔ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنی آدم میں سے کوئی شخص زمین کے سوا کہیں نہ جائے گا اور یہ خطاب تمام بنی آدم کو عام ہے تو چاہیئے کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آسمان پر تشریف فرما نہ ہوں۔

ارشاد ۔ بے شک یہ عام ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو زمین پر قرار ہے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرار زمین ہی پر ہے زمین سے کوئی جدا نہ ہوگا اور اگر یہ معنی لئے جائیں کہ زمین سے کوئی کسی وقت جدا نہ ہوگا تو معراج جسدی سے بھی انکار کرنا پڑے گا اور چاہیئے کہ سمندر پر چلنا محال ہو کہ اس وقت بھی زمین پر قرار نہیں ہوتا لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ سمندر پر تھوڑی دیر کے واسطے چلا جانا زمین پر قرار ہونے کے منافی نہیں۔

عرض ۔ لیکن عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام تو کتنی صدیوں سے آسمان پر

ف مسلمان کی توبہ یاس کا قبول مختلف فیہ ہے صحیح یہی ہے کہ مقبول ہے۔

ف اس شبہ کا جواب کہ آیۂ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الیٰ حین جب عام ہے تو حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر کیونکر ہیں۔

۲ یونہی ہوائی جہاز پر اڑنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخت کا ہوا پر جانا بعض اولیائے کرام کا اپنی کرامت سے ہوا پر چلنا۔ مؤلف غفرلہٗ

تشریف فرما ہیں اُن کا مستقر تو آسمان ہی پر ہوگیا۔

ارشاد۔ وہ ایسے عالم میں ہیں جہاں ہزار برس کا ایک دن ہے وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۵ تو شاید ایک دن گذرا ہوگا دوسرے دن کے کچھ حصّے میں اُتر آئیں گے۔

عرض۔ ایک مناجات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے اس میں یہ الفاظ ہیں این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوح

ارشاد۔ یہ نسبت جھوٹ ہے اور اس کا ورد بھی اچھا نہیں کوئی شخص صدیق تخلص رکھتا ہوگا جس کو عربی عبارت بھی لکھنا نہ آتی تھی۔

ردِ قادیانی

عرض۔ قرآن عظیم میں فرمایا جیسے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مطهرك من الّذين كفروا توفّی کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها اللہ لے لیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو جو نہیں مریں اُن کے سونے کے وقت۔ ایک لفظ توفی کا دونوں کے واسطے فرمایا توفی[ف] منام کو بھی شامل ہے اور موت کو بھی تو اب یہ معنی ہوں گے کہ اے عیسیٰ میں تم کو سلا دینے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تم کو کافروں سے اور فرض کیا جائے توفی کے معنی اگر موت ہی کے ہیں تو یہ کہاں سے نکلا کہ تم کو وفات دینے والا ہوں تم کو پھر اٹھانے والا ہوں اپنی طرف ف نہیں ثم نہیں و ہے اور وہ ترتیب[ف] پر دلالت نہیں کرتا صرف جمع کے لئے آتا ہے اور یہ خطاب جو رافعک[ف] کی

ف آیہ انی متوفیک الآیہ کے کیا معنی ہیں۔ ف توفی منام کو بھی شامل ہے اور موت کو بھی

ف واو ترتیب پر دلالت نہیں کرتا۔ ف رافعک روح اور جسم دونوں سے مراد ہے اگر صرف روح سے مراد ہوتی تو رافعک نہ فرمایا جاتا۔

میں ہے وہ نہ صرف روح سے خطاب ہے اور نہ صرف جسم سے بلکہ روح مع الجسد مخاطب ہے اگر صرف روح مراد ہوتی تو رافعك نہ فرمایا جاتا۔ بلکہ رافع روحك اسی طرح علمائے کرام نے معراج جسدی کو فرمایا ہے کہ فرمایا گیا ہے اَسریٰ بعبدہٖ ف عبد روح مع الجسد کا نام ہے اگر معراج روحی ہوتی تو بروح عبدہٖ فرمایا جاتا۔

عرض۔ بغیر اجازت متولی کے مسجد میں وعظ کہہ سکتا ہے یا نہیں خصوصاً اس حالت میں جب کہ متولی کا حکم ہو کہ بغیر میری اجازت کے کوئی وعظ نہ کہے۔

ارشاد۔ متولی اگر عالم دین ہے اور یہ روک اس وجہ سے ہے کہ پہلے وہ واعظ کے عقائد جانچ لے سنی صحیح العقیدہ پائے تو وعظ کی اجازت دے ایسی حالت میں بغیر اس کی اجازت کے وعظ کہنا جائز نہیں اور اگر ایسا نہیں تو متولی روکنے کا مجاز نہیں۔

عرض۔ زید اپنی زندگی میں اپنے لئے ایصالِ ثواب کر سکتا ہے یا نہیں۔ ف

ارشاد۔ ہاں کر سکتا ہے۔ محتاجوں کو چھپا کر دے یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیا و برادری کی دعوت ہوتی ہے ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ (پھر فرمایا) چھپا کر دینا محتاجوں کو اعلیٰ و افضل ہے ف حدیث میں ارشاد فرمایا صدقۃ السر تدفع میتۃ السوء وتطفی غضب الرب چھپا کر صدقہ دینا بُری موت سے بچاتا ہے اور رب العزت جل جلالہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ (پھر فرمایا) زندگی میں اپنے واسطے صدقہ کرنا بعد موت کے صدقہ سے افضل ہے ف حدیث میں ارشاد فرمایا افضل الصدقۃ ان تصدق وانت صحیح شحیح ولا تمہل حتیٰ اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا الا وقد کان لفلان تامل الغنی وتخشی الفقراء افضل صدقہ یہ ہے کہ تو تصدق کرے اس حال میں کہ تو تندرست ہو اور مال پر حریص۔ دولت مندی کی تمنا

ف اَسریٰ بعبدہٖ سے معراج جسدی کا ثبوت، ف اپنی زندگی میں اپنے لئے ایصال ثواب کر سکتا ہے۔ یہ افضل ہے، ف چھپا کر دینا افضل ہے۔

رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو یہ نہ ہو جب دم گلے میں اٹکے اس وقت کہے کہ فلاں کو اتنا فلاں کو اتنا کہ اب تو فلاں کے لئے ہو ہی چکا۔

عرض۔ حکم یہ ہے کہ قبر کی پائنتی سے حاضر ہو قبرستان میں جب کہ قبور کا اختلاط ہے کیونکر ہو گا۔

ارشاد۔ سب سے پہلے قبرستان کے پائنتی جانب سے آئے اور اُسی پائنتی کنارے پر کھڑا ہو کر سلام کہے اور جو چاہے عام ایصال ثواب کرے کسی کو سر اُٹھانے کی حاجت نہ ہو اور اگر کسی خاص کے پاس جاتا ہے تو ایسے راستہ سے جائے جو اس قبر کی پائنتی کی جانب کو آیا ہو بشرطیکہ کوئی قبر درمیان میں نہ پڑے ورنہ ناجائز ہو گا۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں زیارت کے واسطے قبروں کو پھاند کر جانا حرام ہے۔

عرض۔ حضور یہ حکم ہے کہ قبرستان میں اگر دفن کرنے جائے تو جوتے اتار لے اور اہل قبور کے واسطے استغفار کرتا چلے اگر راستہ میں ببول کے کانٹے وغیرہ پڑے ہوں تو کیا کرے۔

ارشاد۔ شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ کسی کام کو منع فرماتی ہے کسی مصلحت سے اور جب بندہ کو ضرورت پیش آتی ہے فوراً اپنی ممانعت اٹھا لیتی ہے خمر و خنزیر سے بڑھ کر کونسی چیز حرام فرمائی گئی مگر ساتھ ہی مضطر کا استثنا فرما دیا۔ جنگل میں ہے پیاس کی شدت ہے شراب موجود ہے پانی کہیں نہیں ہے نہ کوئی اور چیز ہے جس سے پیاس بجھ سکے اب اگر شراب نہ پیئے تو پیاس کی وجہ سے مر جائے گا یا نوالہ اٹکا اور سوائے شراب کے کوئی ایسی چیز نہیں جس سے نوالہ اُتر جائے اگر نہ پیئے تو دم گھُٹ کر مر جائے گا ایسی حالت میں اگر اس نے شراب نہ پی اور مر گیا گنہگار رہا حرام موت مرا یا مثلاً بھوک کی شدت سے اب اگر کچھ

ف قبروں کو پامال کرنا حرام ہے۔

نہ کھائے تو مر جائے گا اور سوائے خنزیر کے گوشت کے کچھ موجود نہیں اگر اس نے
نہ کھایا اور مر گیا تو گناہگار ہوگا حرام موت مرے گا۔

عرض۔ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم اس کے کیا معنی ہیں
شبیہ بنا دی گئی ان کے واسطے شبہ ڈال دیا گیا۔

ارشاد۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ انہیں میں سے ایک کافر پر ڈال کر
شبہ ڈال دیا گیا۔ جب اس خبیث پر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہہ
آگئی انھیں آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اب وہ کہتا ہے میں تمہارا وہی ہوں سب کہتے ہیں
ہم تجھ کو جانتے ہیں تو وہی مکار ہے جس نے لوگوں میں فتنہ ڈال دیا یہاں تک
کہ اسے قتل کر دیا۔ آگے فرمایا جاتا ہے۔ وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ
مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا ۝ بل رفعہ اللہ الیہ ۝
وکان اللہ عزیزا حکیما ۝ اور بیشک وہ لوگ جنھوں نے عیسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں اختلاف کیا ان کی طرف سے شک میں پڑے
ہیں اور ان کو کوئی علم نہیں سوائے وہم کی پیروی کرنے کے اور انہوں نے
عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب
حکمت والا ہے۔ یہود و نصاریٰ جو اختلاف کرتے ہیں کوئی بات یقین سے
نہیں کہتے اپنے اوہام کے متبع ہیں اس وقت کے نصاریٰ یہی کر رہے ہیں سوائے
مہملات کے ان کے پاس اور کیا ہے اور انھیں پر کیا منحصر عام کفار کو یہی فرمایا
اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وہ سوائے اپنی خواہش
نفسانی اور ظن کے کسی اور کا اتباع نہیں کرتے بلکہ تمام کفار اسلام کی
حقانیت پر یقین رکھتے چلے آئے ہیں عناداً اس کے منکر ہیں۔

ف۔ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ
کے معنی سے سوال اور اس کا جواب

عرض۔ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى اس کے معنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو کثیر امت والا پایا کہ شفاعت کا وعدہ فرما کر آپ کو بے پروا کر دیا۔

ارشاد۔ کہہ سکتے ہیں کہ تاویل کے درجے میں ہوگی۔

عرض۔ تاویل کہاں تک جائز ہے۔

ارشاد۔ جہاں تک لفظ محتمل ہو (پھر فرمایا) وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کی تفسیر ظاہر یہی ہے کہ آخرت آپ کے واسطے دنیا سے بہتر ہے اور میں ہمیشہ اس کی یہی تاویل کرتا ہوں والساعۃ الآخرۃ خیر لک من الساعۃ الاولیٰ کہ جو ساعت آتی ہے وہ گزر جانے والی ساعت سے آپ کے لئے افضل ہے۔

عرض۔ کھڑاؤں پہننا کیسا ہے۔

ارشاد۔ صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد وضو کھڑاویں پہنا کرتے۔

عرض۔ خطبہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر زمانۂ اول میں نہ تھا۔

ارشاد۔ زمانۂ اوّل میں ثابت ہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ذکر خطبہ میں کیا۔ بعد آپ کے ذکر کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ اس کی خبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی سخت ناراض ہوئے کہ تم نے ابوبکر صدیق

ف آیہ ووجدک عائلا فاغنیٰ کے متعلق، ف آیہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کی تفسیر ظاہر، ف تاویل جہاں تک لفظ محتمل ہو جائز ہے، ف خطبہ میں خلفا عہد فاروقی سے ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے صدیق و فاروق کا ذکر کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف حضرت فاروق اعظم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر اس لئے ناراض ہوئے کہ انھوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر حضرت عمر کے بعد کیوں کیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر میرے بعد کیوں کیا مجھ سے پہلے چاہیئے تھا ذکر کرنے پر ناراضی نہ فرمائی۔

عرض رغما لانوف الوھابیۃ والرافضیۃ خطبہ میں سرکار حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز و مستحسن ہے اور میرے تو اکثر خطبوں میں حضور کا ذکر ہوتا ہے ہاں التزام سے نہیں۔

عرض۔ جبکہ عالم دین حقیقۃً سلطان اسلام ہے اور اولی الامر منکم سے علمائے دین ہی مراد ہیں تو جس جگہ بادشاہِ اسلام نہ ہو وہاں خطبہ میں عالم دین کا نام لے کر اس کے واسطے دعا کرنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے جس طرح سلطان اسلام دعا کا مستحق ہے اسی طرح عالم دین بھی

عرض۔ سید کے لڑکے کو اس کا استاد تادیبًا مار سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ قاضی جو حدود الٰہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے اُس کے سامنے اگر کسی سید پر حد ثابت ہوئی تو باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائے گا۔ لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت رکھے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اُسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو تو یہ حکم ہے۔ تا بہ معلم چہ رسد۔

عرض۔ شعبان میں نکاح کرنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ کوئی حرج نہیں ہاں یہ آیا ہے لانکاح بین العیدین دو عیدوں کے درمیان نکاح نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن اگر عید پڑے تو ظاہر ہے

ف حضور غوث اعظم کا ذکر خطبہ میں مستحسن ہے، ف عالم دین سلطان اسلام کی طرح مستحق دعا ہے، ف اگر سید پر حد ثابت ہو تو قاضی حد لگائے مگر سزا دینے کی نیت نہ کرے۔

ف لانکاح بین العیدین کا مطلب

کہ جمعہ و عیدین کے درمیان فرصت کہاں ہو سکتی ہے۔

عرض۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیونکر اسلام لائے۔

ارشاد۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ایمان لائے جب کل مرد و عورت ۳۹ مسلمان تھے آپ چالیسویں مسلمان ہیں اسی واسطے آپ کا نام متمم الاربعین ہے یعنی چالیس مسلمانوں کے پورا کرنے والے جب آپ مسلمان ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اے نبی تجھ کو کافی ہے اللہ اور اس قدر لوگ جواب تک مسلمان ہو گئے۔ کفار نے جب سُنا تو کہا آج ہم اور مسلمان آدھوں آدھ ہو گئے۔ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو خوشخبری ہو کہ آج آسمانوں پر عمر کے اسلام لانے پر شادی رچائی گئی اور آپ کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ کفار ہمیشہ سرکار کی ایذا رسانی کی فکر میں رہتے، آیہ کریمہ نازل ہوئی وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہے کوئی تمہارا کچھ نہیں کر سکتا اُس وقت تک یہ بھی مسلمان نہ ہوئے تھے ابو جہل لعین نے اعلان دیا کہ جو شخص .... اس کو اس قدر انعام دوں گا ان کو جوش آیا تلوار ننگی کر لی اور قسم کھائی اس کو نیام میں نہ کریں گے جب تک معاذ اللہ اپنے ارادے کو پورا نہ کر لیں گے معارج میں ہے کہ انھوں نے تو یہ قسم کھائی اور ادھر رب العزۃ جل جلالہ نے قسم یاد فرمائی کہ یہ تلوار نیام میں نہ ہو گی تاوقتیکہ کفار کو اسی سے قتل نہ کریں۔ جا رہے تھے۔ راستہ میں عبد اللہ بن نعیم صحابی ملے دیکھا نہایت غصہ کی حالت میں سُرخ آنکھیں۔ ننگی تلوار لئے ہیں پوچھا کہاں جا رہے ہو انھوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ عبد اللہ بن نعیم نے کہا بنی ہاشم کے حملوں سے کیسے بچو گے اُنھوں نے کہا شاید تو بھی مسلمان ہو گیا ہے تجھی سے

عہ وہابیہ پر قیامت کبریٰ۔ اللہ فرماتا ہے اے نبی تجھ کو کافی ہے اللہ اور تیرے متبع مسلمان۔ ۱۲ مؤلف

شروع کروں۔ عبد اللہ بن نعیم نے فرمایا میری کیا فکر کرتے ہو اپنے گھر میں تو جا کر دیکھو تمہارے بہن بہنوئی دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان کو غیظ آیا سیدھے بہن کے مکان پر گئے دروازہ بند پایا اندر سے پڑھنے کی آواز آرہی تھی ان کی بہن کو حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ طٰہٰ شریف سکھا رہے تھے آواز اجنبی کلام اجنبی خیر آواز دی بہن نے صحیفہ کو کسی گوشہ میں چھپا دیا، اور حضرت خباب ایک کوٹھڑی میں چھپ گئے۔ دروازہ کھولا گیا آتے ہی بہن سے پوچھا تو دین سے پھر گئی اسلام میں رافضیوں کا سا تقیہ کہاں صاف کہدیا میں نے سچا دین اسلام قبول کیا خیر انھوں نے تلوار سے تو نہیں مارا مگر ہاتھ سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ خون بہنے لگا جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ چھوڑتے ہی نہیں تو کہا اے عمر تم مار بھی ڈالو مگر دین اسلام ہم سے نہ چھوٹے گا۔ جب انھوں نے خون بہتا ہوا دیکھا غصہ فرو ہوا اپنی بہن کو چھوڑ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ میں نے نئے کلام کی آواز سنی تھی وہ مجھے دکھاؤ آپ کی بہن نے کہا تم مشرک ہو اس کو چھو نہیں سکتے۔ انھوں نے زبردستی کر کے مانگ لیا دو تین آیتیں پڑھیں فوراً ان کے منہ سے نکلا واللہ ما ہذا کلام البشر خدا کی قسم یہ کلام بشر کا نہیں یہ سن کر حضرت خباب فوراً کوٹھڑی سے نکل آئے اور کہا اے عمر تمہیں خوش خبری ہو کل ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب الٰہی اسلام کو عزت دے ابوجہل یا عمر کے ذریعہ سے الحمد للہ کہ حضور کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوئی۔ انھوں نے فرمایا حضور کہاں تشریف فرما ہیں حضرت خباب نے فرمایا دار ارقم میں انھوں نے کہا مجھے لے چلو حضرت خباب در دولت پر لے کر حاضر ہوئے یہاں مسلمان بخوف کفار چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ دروازہ پر آواز دی، اندر سے آواز آئی "کون" انھوں نے کہا عمر ضعفائے مسلمین خائف ہوئے دو، تین آوازیں دیں مگر جواب نہ دیا گیا جب اُنھوں نے سختی سے آواز دی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کواڑ کھول دیا جائے اگر خیر کے لئے آیا ہے

تھا اور اگر ارادۂ شر سے آیا ہے تو واللہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دوں گا۔ دروازہ کھلایا اندر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا عمر کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو مسلمان ہو۔ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان پہاڑ میرے اوپر رکھ دیا گیا یہ عظمت نبوت تھی فوراً عرض کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ یہ دیکھتے ہی مسلمانوں نے خوش ہو کر بآواز بلند تکبیریں کہیں جن سے پہاڑ گونج اٹھے انھوں نے مسلمان ہوتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ کفار علی الاعلان اپنے معبودان باطل کی پرستش کریں اور ہم مسلمان چھپ کر اپنے سچے خدا کی عبادت کریں۔ ہم علانیہ مسجد الحرام میں نماز پڑھیں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے کر برآمد ہوئے مسجد حرام شریف میں اذان کہی گئی دو صفیں ہوئیں ایک میں حضرت حمزہ ہوئے اور دوسری میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کافر نے دیکھا چپکا اپنے گھر گھس گیا۔ جب ضعفائے مسلمین نے ہجرت کی تو کفار سے چھپ چھپ کر چلے گئے۔ انہوں نے جب ہجرت فرمائی ایک ایک مجمع کفار میں ننگی شمشیر لے جا کر فرمایا جس نے مجھے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا ہو وہ اب جان لے کہ میں ہوں عمر۔ جسے اپنی عورت بیوہ اور اپنے بچے یتیم کرنا ہوں وہ میرے سامنے آئے میں اب ہجرت کرتا ہوں پھر یہ نہ کہنا کہ عمر بھاگ گیا۔ تمام کفار سر جھکائے بیٹھے رہے کسی نے چوں بھی نہ کی۔ (پھر فرمایا) سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اسی واسطے ان کی شدت اور ان کی رحم دلی درجۂ کمال پر تھی۔

عرض: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس نبی کے زیر قدم تھے۔

ف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

ارشاد۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی ہیں کس کس طرح کس کس کے زیر قدم بتاؤں نام بھی سب کے نہیں معلوم وہ صحابہ جن کے نام معلوم ہیں سات ہزار ہیں حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔

عرض۔ حضور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ علی میر النظیر ہے۔

ارشاد۔ ذال سے یا ظا سے اگر ذال سے نذیر مراد ہے تو تمام علماء حضور کی نیابت میں نذیر ہیں مگر یہ کوئی حدیث نہیں ہاں یہ آیا ہے العلماء ورثۃ الانبیاء علماء انبیاء کے وارث ہیں اور اگر ظا سے نظیر لیا ہے تو یہ صریح کلمۂ کفر ہے حدیث میں کہاں آسکتا ہے وہ ذات تو اللہ تعالیٰ نے بے مثل و بے نظیر بنائی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نظیر محال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں۔ ہو ہی نہیں سکتا نہ اولین میں نہ آخرین میں نہ انبیاء میں نہ مرسلین میں۔

عرض۔ حضرت سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے یا زروق کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔

ارشاد۔ مگر میں نے کبھی اس قسم کی مدد نہ طلب کی جب کبھی میں نے استعانت کی یا غوث ہی کہا ایک درگیر محکم گیر میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی کی درگاہ میں حاضر ہوا احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور مچا تھا طبیعت منتشر ہوتی تھی میں نے عرض کیا حضور میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں اس شور و شغب سے مجھے نجات ملے جیسے ہی پہلا قدم روضۂ مبارک میں رکھا کہ معلوم ہوا کہ سب ایک دم چپ ہو گئے میں سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شور و غل تھا۔ پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی

ف صحابی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ ف سات ہزار صحابہ معلوم الاسم ہیں۔

ف حضور کا نظیر محال بالذات ہے، ف گم شدہ شے ملنے کا عمل۔

ف حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت کا ذکر۔

معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے یہ بین کرامت دیکھ کر مدد مانگنی چاہی بجائے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کے یا غوثاہ زبان سے نکلا وہیں میں نے اکسیر اعظم قصیدہ بھی تصنیف کیا (پھر ارشاد فرمایا) ارادت شرط اہم ہے بیعت میں بس مرشد کی ذراسی توجہ درکار ہے اور دوسری طرف اگر ارادت نہیں تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایک صاحب حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے غلاموں میں سے تھے انھوں نے واقعہ میں یعنی سوتے جاگتے میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر یاقوت کی کرسی بچھی ہے اس پر حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور نیچے ایک مخلوق جمع ہے ہر ایک اپنی چٹھی دیتا ہے حضرت اس کو بارگاہِ رب العزۃ میں پیش کرتے ہیں یہ چپکے کھڑے رہے جب حضرت نے بہت دیر تک انھیں دیکھا اور انھوں نے کچھ نہ کہا تو خود فرمایا هات اعرض قصتك لاؤ کہ میں تمہاری عرضی پیش کروں انھوں نے عرض کیا اوشیخی عزلوہ کیا میرے شیخ کو معزول کر دیا گیا واللہ ماعزلوہ ولن یعزلوہ خدا کی قسم ان کو معزول نہیں کیا گیا اور نہ کبھی ان کو معزول کریں گے، انھوں نے عرض کی تو بس میرا شیخ کافی ہے آنکھ کھلی حاضر ہوئے دربار میں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ واقعہ عرض کریں قبل اس کے کہ کچھ عرض کریں حضور نے ارشاد فرمایا هات اعرض قصتك لاؤ کہ تمہاری عرضی پیش کروں (فرمایا) ارادت یہ ہے ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند۔ (پھر فرمایا) جب تک مرید یہ اعتقاد نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اولیائے زمانہ سے میرے لئے بہتر ہے نفع نہ پائے گا۔ علی بن ہیتی نے جو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے خاص خلیفہ ہیں

ف ارادت شرط اہم بیعت ہے، ف سرکار غوثیت کے ایک مرید کی پختہ ارادت کی نفیس حکایت، ف سرکار غوثیت کا وقوفِ غیب، ف علی بن ہیتی حضور غوث اعظم کے خلیفہ ہیں اور علی جوسقی علی بن ہیتی کے مرید خاص۔

ایک بار حضور کی دعوت کی ان کے خاص مرید تھے۔ حضرت علی جوسقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کھانا لائے خیال کرتے ہیں کہ روٹیاں کس کے سامنے پہلے رکھوں اپنے شیخ کے سامنے پہلے رکھوں اپنے شیخ کے سامنے رکھتا ہوں تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے خلاف ہے اور اگر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھتا ہوں تو ارادت تقاضا نہیں کرتی انھوں نے اس طرح روٹیاں گھمائیں کہ دونوں کے حضور ایک ساتھ جا کر گریں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ مرید تمہارا بہت با ادب ہے۔ علی بن ہیتی نے عرض کیا بہت ترقیاں کر چکا ہے اب اس کو حضور اپنی خدمت میں لیں۔ علی جوسقی یہ سنتے ہی ایک کونہ میں گئے اور رونا شروع کیا۔ حضور نے فرمایا اس کو اپنے ہی پاس رہنے دو جس پستان کا پلا ہوا ہے اُسی سے دودھ پیئے گا۔ دوسرے کو نہیں چاہتا (پھر فرمایا) اپنے تمام حوائج میں اپنے شیخ ہی کی طرف رجوع کرے۔

عرض ۔ اس حدیث کے کیا معنی ہیں لوکان موسیٰ حیا ماوسعہ الا اتباعی

ارشاد ۔ اگر موسیٰ تشریف لائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو گمراہ ہو جاؤ گے حالانکہ نبی نبی ہیں بحیثیت نبوت کے کچھ فرق نہیں وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان سابقہ ہیں۔ بہت احکام شریعت موسوی اور شریعت عیسوی کے ہماری شریعت میں منسوخ ہوئے تو اگر ان احکام کو چھوڑ کر ان کی پیروی کی جائے یقیناً گمراہی ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند یہود مشرف باسلام ہوئے اور نماز میں توریت شریف بھی پڑھنے کی اجازت چاہی آیۂ کریمہ نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً

ف علی بن جوسقی کی پختہ ارادت کا ایک عجیب واقعہ،

ف حدیث لوکان موسیٰ حیا ماوسعہ الا اتباعی کے معنی

ف یاایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ الآیہ کا شانِ نزول

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اے مسلمانو اگر مسلمان ہوتے ہو تو پورے مسلمان ہو جاؤ۔ شیطان کے فریب میں نہ پڑو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

عرض۔ شیخ کے حضور چپکا رہنا افضل ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ فبیکار باتوں سے تو ہر وقت پرہیز چاہئے اور شیخ کے حضور خاموش رہنا افضل ہے ضروری مسائل پوچھنے میں حرج نہیں اولیائے کرام فرماتے ہیں شیخ کے حضور بیٹھ کر ذکر بھی نہ کرے کہ ذکر میں دوسری طرف مشغول ہوگا۔ اور یہ حقیقۃً ممانعت ذکر نہیں بلکہ تکمیل ذکر ہے کہ وہ جو کرے گا بلا توسل ہوگا اور شیخ کی توجہ سے جو ذکر ہوگا وہ بتوسط ہوگا یہ اس سے بدرجہا افضل ہے (پھر فرمایا) اصل کار حسن عقیدت ہے یہ نہیں تو کچھ نفع نہیں اور صرف حسن عقیدت ہے تو خیر اتصال تو ہے (پھر فرمایا) پرنالہ کی مثل تم کو فیض پہنچے گا حسن عقیدت ہونا چاہئے۔

عرض۔ حضور کیا یہ صحیح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفاتِ اقدس کے وقت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا صبر بہتر ہے مگر آپ پر اور رونا برا ہے مگر آپ پر۔

ارشاد۔ یہ الفاظ نظر سے نہ گزرے بہت ممکن ہے کہ ایسا ہوا ہو۔

عرض۔ اگر اس کو صحیح مانا جائے تو اس کے کیا معنے ہوں گے۔

ارشاد۔ معنی ظاہر ہیں صبر ہوتا ہے متناہی رنج پر اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدائی کا رنج ہر مسلمان کو غیر متناہی ہے تو غیر متناہی پر صبر کیونکر ہوگا۔

عرض۔ لیکن ہمارے علمائے کرام غم تازہ کرنے کو حرام فرماتے ہیں۔

ارشاد۔ غم تازہ کرنا اپنی طرف سے ہوتا ہے اور یہاں تو رنج ہے وہ اپنے

ف بیکار باتوں سے ہر وقت پرہیز چاہئے۔ ف شیخ کے حضور خاموش بیٹھے یہاں تک کہ ذکر بھی نہ کرے

اختیار میں نہیں۔

عرض۔ تو اگر بے اختیاری میں اپنے عزیز کی موت پر صبر نہ کرے تو جائز ہوگا۔

ارشاد۔ بے اختیاری بنا لیتے ہیں ورنہ اگر طبیعت کو روکا جائے تو یقین ہے کہ صبر ہو سکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ تشریف لئے جا رہے تھے۔ راہ میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کی موت پر نوحہ کر رہی ہے حضور نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا صبر کر وہ اپنے حال میں ایسی بے خبر تھی کہ اس کو نہ معلوم ہوا کون فرما رہے ہیں جواب بیہودہ دیا کہ آپ تشریف لے جائیں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں حضور تشریف لے گئے بعد کو لوگوں نے اس سے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ وہ گھبرائی اور فوراً دربار میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع فرما رہے ہیں اب میں صبر کرتی ہوں، ارشاد فرمایا الصّبر عند الصدمة الاولیٰ صبر پہلی ہی بار کرتی تو ثواب ملتا پھر تو صبر آ ہی جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہو سکتا ہے امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نفس بچہ کی مثل ہے کہ اگر اس کو دودھ پلائے جاؤ جوان ہو جائے گا اور پیتا رہے گا اور اگر چھڑا دو چھوڑ دے گا میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی

عرض۔ حضور نفس اور روح میں فرق اعتباری معلوم ہوتا ہے۔

ارشاد۔ اصل میں تین چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ نفس۔ روح۔ قلب، روح ف بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس و قلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس اس کو ہمیشہ شر کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف

ف نوحہ ناجائز ہے، ف روح بادشاہ ہے اور نفس و قلب اس کے وزیر

بلاتاہے اور معاذ اللہ کثرتِ ف معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے اب اس میں حق کے دیکھنے سمجھنے غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے اور پھر ف معاذ اللہ اوندھا کر دیا جاتا ہے اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے بالکل چوپٹ ہو کر رہ جاتا ہے (پھر فرمایا) قلب حقیقتہً اس مضغۂ گوشت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفۂ ف غیبیہ ہے جس کا مرکز یہ مضغۂ گوشت ہے سینے کے بائیں جانب اور نفس ف کا مرکز زیرِ ناف ہے اسی واسطے شافعیہ ف سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں کہ نفس سے جو وساوس اٹھیں وہ قلب تک نہ پہنچنے پائیں اور حنفیہ ف زیرِ ناف باندھتے ہیں۔

کہ سرچشمہ باید گرفتن بہ میل چو پُر شد نشاید گزشتن بہ پیل

یعنی گر بہ کشتن روزِ اول باید اسی واسطے یہ تحریر کیا گیا ہے کہ اگر ہاتھ سختی سے باندھیں جائیں تو وساوس نہ پیدا ہوں۔

عرض۔ کسی شخص کو ایسی بلا میں مبتلا دیکھے جو بظاہر انسان کی طرف سے پہنچتی ہے اس وقت بھی یہ دعا پڑھ سکتا ہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلا

ارشاد۔ ہر بلا میں مبتلا کو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے خواہ وہ بلا انسانی ہو یا آسمانی (پھر فرمایا) میں تو کافر کا مردہ بھی دیکھ کر پڑھتا ہوں کہ جس بلا میں وہ مبتلا ہوا یعنی موت علی الکفر اس سے خدا نے ہم کو نجات دی اس پر شکر کرنا چاہئے (پھر فرمایا) حدیث میں ہے کافر کے جنازہ کے آگے شیطان آگ کے شعلے اڑاتا ہوا شور مچاتا ناچتا ہوا چلتا ہے کہ آدمی کفر پر مرا (پھر فرمایا) ...... کے جنازہ کے ساتھ

ف قلب کس طرح اندھا ہو جاتا ہے، ف قلب کب ایسا ہو جاتا ہے کہ حق سن بھی نہ سکے ف قلب حقیقتہً ایک لطیفۂ غیبیہ ہے، ف نفس کا مرکز کہاں ہے، ف شافعیہ سینے پر کیوں ہاتھ باندھتے ہیں، ف حنفیہ زیرِ ناف کیوں ہاتھ باندھتے ہیں۔

شیطان کو تھوڑی دیر ناچنا پڑتا ہے کہ وہ دوڑتے ہوئے لے جاتے ہیں اور ..... کے جنازہ کے ساتھ بہت دیر تک اُسے ناچنا پڑتا ہے کہ وہ باجہ بجاتے جگہ جگہ ٹھہراتے بہت آہستہ آہستہ لے جاتے ہیں۔ اللہ اکبر ہمارے مذہب اسلام میں ہر بات میں توسط کو اختیار فرمایا یہاں بھی حکم ہے کہ میت کو نہ بہت آہستہ لے جاؤ نہ دوڑتے ہوئے۔

عرض حضور وسط کے معنی افضل کے بھی آتے ہیں جیسے وَجَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

ارشاد ہاں وسط کے لئے افضلیت لازم ہے آیت کے معنی یہ ہیں ہم نے تم کو بہترین امت بنایا حدیث میں ارشاد ہوا انتم تتمون سبعین امۃ من قبلکم وانتم اٰخرھم تم سے پہلے ۶۹ امتیں گزریں اور تم سب سے پچھلے ہو۔ شب معراج رب العزۃ جل جلالہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا اغم علیک ان جعلتک اٰخر الانبیاء کیا تمہیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے تمہیں سب سے پچھلا نبی کیا۔ عرض کی نہیں اے رب میرے۔ ارشاد فرمایا میں نے انھیں اس لئے سب سے پچھلی امت کیا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں (پھر فرمایا) ایک آنکھ کے لئے کروڑوں آنکھوں کا اعزاز کیا جاتا ہے۔ روزِ قیامت تمام امتوں کو منادی پکارے گا، جب اس امت کی باری آئے گی ندا کرے گا کہاں ہیں۔ امت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور دامنِ رحمت وسیع کیا جائے گا اس میں سب کو لے لیا جائے گا کسی کو ان کے حساب کا پتہ بھی نہ چلے گا۔ ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اے رب میری امت کا حساب مجھے دیدے۔ ارشاد فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیری امت میرے بندے ہیں خود حساب لوں گا اور خود بخش دوں گا۔ روزِ قیامت دامنِ رحمت میں تمام امت کو جمع فرمایا جائے گا اور ارشاد فرمایا جائے گا میں نے اپنے حقوق

ف میت کو نہ دوڑتے ہوئے لیجانا چاہئے نہ بہت آہستہ، ف وسط کو افضلیت لازم ہے۔

معاف کئے تم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ یہ سب صدقہ ہے سرکار کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (پھر فرمایا) بندگی ہونا چاہئے مرتے وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر جان نکل جائے۔ پھر تو سب آسان ہے یہی ایک پہلی منزل ہے جو تمام منزلوں سے سخت تر ہے اللہ آسان فرمائے حسبنا اللہ ونعم الوکیل علیہ توکلنا پھر فرمایا قیامت کے دن باوجود ان رحمتوں اور مہربانیوں کے ہم میں بعض وہ لوگ ہوں گے جو اس وقت بھی بخل کریں گے حدیث میں ہے ایک شخص کو جنت کا حکم ہوگا وہ جانا چاہے گا کہ اس کا حق دار کھڑا ہوگا۔ عرض کرے گا۔ اے رب میرا حق میرے اس بھائی سے دلا۔ حکم ہوگا اس کی نیکیاں اُسے دیکر حق پورا کرو۔ نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ اور اس کا حق باقی رہے گا (فرمایا) کہ تین پیسے جو کسی کے اپنے اوپر آتے ہوں گے ان کے بدلے میں ۷۰۰ باجماعت نمازیں لی جائیں گی۔ حق دار پھر کھڑا ہوگا عرض کرے گا۔ اے رب میرا حق میرے اس بھائی سے دلوا حکم ہوگا اور اس کی بدیاں اس پر رکھکر حق پورا کرو۔ اس کی بدیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور ابھی حق باقی ہے۔ پھر وہ کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا اے رب میرا حق میرے اس بھائی سے دلوا ارشاد ہوگا اس کی تمام نیکیاں تجھے مل گئیں تیری تمام بُرائیاں اُس پر رکھدی گئیں فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ الرحم الرّاحمین اب اس کے پاس کیا ہے جو تولے گا۔ عرض کرے گا اے رب میرے میرا حق ابھی باقی ہے وہ اس سے دلوا۔ تب فرشتوں کو حکم ہوگا کہ جنت سے ایک مکان خوب آراستہ کر کے عرصات میں لایا جائے سب لوگ اس کو نہایت شوق سے دیکھنے لگیں گے۔ رب العزۃ جل جلالہٗ ارشاد فرمائے گا میں اس مکان کو بیچتا ہوں کوئی ہے جو اس کو خریدے حق دار عرض کرے گا اے رب میرے اس کی قیمت کس کے پاس ہوگی۔ ارشاد فرمائے گا ولیکن تیرے پاس اس کی قیمت ہے۔ عرض کرے گا اے رب میرے۔ وہ کیا چیز ہے۔ ارشاد فرمائے گا اپنے بھائی کا حق معاف فرمادے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں چلا جا (پھر فرمایا) خدا نے وعدہ فرمالیا ہے

کہ حق العبد کو میں معاف نہ کروں گا ورنہ بندے کا بھی وہی مالک بندے کے حقوق کا بھی وہی مالک وہ چاہے تو تمام بندوں کے حقوق معاف کر دے مگر چونکہ اس نے وعدہ فرمالیا ہے اس لئے اس طور پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں سے حقوق العباد معاف کرائے گا۔

عرض۔ قواعد رویت ہلال یقینی ہیں یا تخمینی۔

ارشاد۔ تخمینی ہیں سب میں پہلا فن ہیئت کا امام جو گنا جاتا ہے بطلیموس ہے اس نے مجسطی لکھی اس میں تمام افلاک کے احوال ستاروں کا طلوع و غروب ان کا آپس میں نظری فاصلہ یہاں تک کہ ثوابت کا بھی طلوع و غروب لکھا ہے کہ فلاں ستارہ آفتاب سے اتنے بُعد پر ہوگا تو نظر آئے گا اور اتنے بُعد پر ہوگا تو نہیں اور ہلال کو چھوڑ گیا وہ اس کے قابو کا نہ تھا۔ متاخرین نے اس کا قاعدہ ایجاد کیا ہے آٹھ ورق کامل پر اس کے اعمال آتے ہیں اور اس کے بعد کبھی یقینی جواب آتا ہے اور کبھی اس قدر اعمال کثیرہ کے بعد بھی مشکوک، سیدھا حساب جو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا ہے وہ کبھی نہ ٹوٹ سکتا ہے نہ ٹوٹے گا انا امۃ امیۃ لانکتب ولا نحسب الشھر الا ھکذا وھکذا وھکذا فان غم علیکم فعدوا ثلثین ہم امت امیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینا ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں شبہ پڑ جائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کر لو۔

مؤلف۔ ولادت کی تاریخوں کا ذکر تھا اس پر ارشاد فرمایا بحمد اللہ تعالیٰ ولادت کی تاریخ اس آیہ کریمہ میں ہے۔ اولٓئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ جس کا ترجمہ یہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور اپنی طرف سے روح القدس کے ذریعہ سے ان کی مدد فرمائی ہے اور اس کا صدر ہے۔ لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم نہ پائیں گے آپ ان لوگوں کو جو اللہ و رسول

اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ و رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کی اولاد یا ان کے بھائی یا اُن کے کنبے قبیلے ہی کے کیوں نہ ہوں اسی کے متصل فرمایا اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان بحمد اللہ تعالیٰ بچپن سے مجھے نفرت ہے اعداء اللہ سے اور مجھے اور میرے بچوں کو بھی بفضل اللہ تعالیٰ عداوت اعداء اللہ گھٹی میں پلادی گئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہ وعدہ بھی پورا ہوگا اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان بحمد اللہ اگر قلب کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا لا الٰہ الا اللہ دوسرے پر لکھا ہوگا محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور بحمد اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب پر ہمیشہ فتح و ظفر حاصل ہوئی رب العزۃ جل جلالہٗ نے روح القدس سے تائید فرمائی۔ اللہ پورا فرمائے وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پھر فرمایا یہ سب برکات ہیں حضرت جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن عظیم میں خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ میں ہے کہ دو یتیم بچے ایک مکان میں رہتے تھے اسکی دیوار گرنے والی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دیوار کو سیدھا کر دیا اس واقعہ کو فرمایا جاتا ہے وکان ابوھما صالحاً ان کا باپ صالح تھا اس کی برکت سے یہ رحمت کی گئی۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں وہ باپ ان کی چودھویں پشت میں تھا۔ صالح باپ کی یہ برکات ہوتی ہیں تو یہاں ابھی تیسری ہی پشت ہے دیکھئے کب تک برکات اس سلسلے میں رہیں (پھر ارشاد فرمایا) حضرت جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحمد اللہ تعالیٰ میرے ساتھ اس وقت تک وہی محبت ہے جو پہلے تھی۔ میرے جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک حقیقی بھتیجے تھے انھوں نے کوئی دقیقہ میری بُرائی میں اپنے نزدیک اٹھا نہ رکھا۔ ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پلنگ پر تشریف فرما ہیں اور وہ صاحب

پائنتی بیٹھے ہیں اور ہر چند بات کرنا چاہتے ہیں حضرت جواب نہیں دیتے اور متوجہ نہیں ہوتے اتنے میں میں حاضر ہوا حضرت مجھے دیکھ کر فوراً سروقد کھڑے ہوگئے اور فرمایا آئیے مولانا تشریف لائیے باوجودیکہ میں انکی پاؤں کی جوتی کی خاک مگر حضرت نے مجھ کو نہایت تعظیم سے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا حضرت برابر میری طرف متوجہ رہے دو روز ہوئے تھے کہ لکھنؤ سے خمیرہ آیا تھا حضرت حقہ ملاحظہ فرما رہے تھے مجھے خواب میں خمیرہ یاد آیا میں اُٹھا اور عرض کیا میں لکھنؤ کا خمیرہ بھرتا ہوں سنتے ہی گھبرا گئے اور فوراً کھڑے ہوگئے فرمانے لگے مولانا آپ تکلیف نہ فرمائیے مولانا آپ تکلیف نہ فرمائیے اور مجھے بٹھالیا میری محبت کے سبب اپنے حقیقی بھتیجے سے کلام نہ فرمایا (پھر فرمایا) میں روتا ہوا دوپہر کو سوگیا دیکھا حضرت جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا عنقریب آنے والا ہے وہ شخص جو تمہارے درد دل کی دوا کرے گا دوسرے یا تیسرے روز حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے تشریف لائے اور اپنے ساتھ مارہرہ شریف لے گئے وہاں جاکر شرف بیعت حاصل کیا (پھر فرمایا) ایک مرتبہ جائداد کا جھگڑا اٹھا اور وہ بھی ایسا کہ ظاہری رزق کے بند ہونے کے اسباب تھے اُسی دوران میں خواب دیکھا کہ حضرت جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عربی گھوڑے پر سوار تمام اعضا نہایت روشن عربی لباس میں تشریف لائے میں اسی پھاٹک میں کھڑا تھا حضرت قریب آکر گھوڑے سے اترے اور فرمایا بشیر الدین وکیل کے یہاں جانا ہے۔ آنکھ کھلی۔ میں نے کہا اب مقدمہ فتح ہوگیا۔ چنانچہ صبح ہی کو مقدمہ میں فتحیابی ہوگئی ۸-۱۰ برس ہوئے رجب کے مہینے میں حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں احمد رضا اب کی رمضان میں تمہیں بیماری ہوگی اور زیادہ ہوگی۔ روزہ نہ چھوڑنا یہاں بحمد اللہ تعالیٰ جب سے روزے فرض ہوئے کبھی نہ سفر نہ مرض کسی حالت میں روزہ نہیں چھوڑا۔ خیر رمضان شریف میں بیمار ہوا اور بہت بیمار

ہوا مگر بحمد اللہ تعالیٰ روزے نہ چھوڑے۔

گاؤں میں ایک زمین میری زمین کے متصل ایک صاحب کی تھی وہ ایک سود خوار کے ہاتھ بیچنا چاہتے تھے اُن سے کہا گیا مخالفت کی وجہ سے انھوں نے نہ مانا والد ماجد خواب میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے نہیں دیتے سود خوار کو دیتے ہیں اور ملے گی مجھی کو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک بار بیمار ہوا اور شدت کا درد ہوا آنکھ لگ گئی خواب میں حضرت والد ماجد اور مولوی برکات احمد صاحب مرحوم جو والد ماجد سے پڑھا کرتے تشریف لائے مولوی برکات احمد صاحب نے پوچھا مزاج کیسا ہے میں نے کہا درد کی شدت ہے۔ دعا کیجئے کہ ایمان پر خاتمہ ہو جائے یہ کہا ہی تھا کہ والد ماجد کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور فرمایا ابھی تو باون برس مدینہ طیبہ میں، اب اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں کہ باون برس کی عمر میں مدینہ طیبہ کی حاضری ہوگی۔ چنانچہ دوسری حاضری میں میری عمر باون برس کی تھی یا یہ کہ اس وقت سے باون برس کے بعد مدینہ طیبہ کی حاضری ہوگی اور خدا سے امید ہے کہ ایسا ہی کرے آمین۔ ایک مرتبہ کھانا نہ کھایا تھا کئی روز سے والدین کریمین کو خواب میں دیکھا والدہ ماجدہ نے کچھ نہ فرمایا والد ماجد نے فرمایا تھا تمہارے نہ کھانے سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے مجبوراً پھر صبح سے کھانا شروع کر دیا۔ ایک بار میں نے دیکھا کہ حضرت والد ماجد کے ساتھ ایک سواری ہے بہت نفیس اور اونچی بھی تھی والد ماجد نے کمر پکڑ کر سوار کیا اور فرمایا گیارہ درجے تک تو ہم نے پہنچا دیا آگے اللہ مالک ہے میرے خیال میں اس سے مراد غلامی ہے، سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، ایک صاحب میرے چچا ہوتے تھے گاؤں کا کام وہی کرتے تھے۔ ایک بار حضرت والد ماجد ان سے ناراض ہو گئے فرما دیا تھا کہ اب سے یہ گاؤں کا کام نہ کریں بعد میں مجھے فرصت نہیں ہوتی اور گاؤں کے کام پر معتمد آدمی درکار تھا اور ان سے بڑھ کر اور کون معتمد ہو سکتا تھا مگر حضرت والد ماجد کی ممانعت تھی سخت فکر تھی ایک روز شب کو

تشریف لائے اور ان کا ہاتھ لے کر میرے ہاتھ میں دے دیا میں سمجھ گیا کہ حضرت کی اجازت ہے کہ انھیں کو گاؤں کا کام دے دو۔ چنانچہ صبح ہی کو میں نے انہیں گاؤں کو بھیجدیا۔

عرض۔ مرغی اگر پانی میں چونچ ڈال دے ناپاک ہو جائے گا۔

ارشاد۔ ناپاک نہ ہوگا مکروہ ہے اُبال دیا جائے کراہت زائل ہو جائے گی۔

عرض۔ متشابہ لگا تین بار لوٹا مگر نہ نکلا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

ارشاد۔ کیوں اور اگر تین بار سبحان اللہ کے قدر رکا تو سجدہ سہو واجب ہوگا لوٹنے سے نہ ہوگا اگرچہ دس ہزار بار

عرض۔ ناپاک پانی گرم کیا اتنا کہ اُبل گیا پاک ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں کہ پاک پانی نے نہ اُبالا۔

عرض۔ کتے کا رواں تو ناپاک نہیں۔

ارشاد۔ صحیح ف یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے لیکن بلا ضرورت ف پالنا نہ چاہیئے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ حدیث صحیح ہے کہ جبریل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبریل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام در دولت پر حاضر ہیں۔ فرمایا کیوں۔ عرض کیا انا لاندخل بیتاً فیہ کلب او تصاویر۔ رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔ اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔ پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اُسے نکلا تو حاضر ہوئے۔

عرض۔ خلافت راشدہ کس کس کی خلافت تھی۔

ف صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے، ف کتا بے ضرورت پالنا نہ چاہیئے، ف حدیث میں ہے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، ف خلافت راشدہ کس کس کی ہوئی

ارشاد۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولا علی، امام حسن، امیر معاویہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ تھی اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت خلافت راشدہ ہو گی۔

عرض۔ بعض علیگڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں۔

ارشاد۔ وہ تو ایک خبیث مرتد تھا حدیث میں ارشاد فرمایا لاتقولوا للمنافق سید افانہ ان یکن سید کم فقد اسخطتم ربکم منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

عرض۔ حضور یہ صحیح ہے عالم کی زیارت ثواب ہے۔

ارشاد۔ ہاں صحیح حدیث میں وارد ہوا النظر الی وجہ العالم عبادۃ النظر الی الکعبۃ عبادۃ النظر الی المصحف عبادۃ عالم کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ معظمہ کو دیکھنا عبادت ہے قرآن عظیم کو دیکھنا عبادت ہے۔

عرض۔ دل میں اگر الفاظ طلاق بولے تو طلاق ہو گی یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ جب تک اتنی آواز سے نہ کہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو خود اُس کے کان سن لیں۔

عرض۔ کافرہ اگر اسلام لائے اور شوہر والی ہو تو کیا کرے۔

ارشاد۔ تین حیض تک انتظار کرے اگر اس کے اندر شوہر اسلام لے آیا یہ اس کے نکاح میں ہے ورنہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

مرگی کی حقیقت

عرض۔ حضور یہ صرع کیا کوئی بلا ہے

ارشاد۔ ہاں اور بہت خبیث بلا ہے اور اسی کو ام الصبیان کہتے ہیں اگر بچوں کو ہو ورنہ صرع (مرگی)، تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر پچیس برس کے اندر اندر

ف عالم کے چہرہ کی طرف نظر عبادت ہے، کعبہ معظمہ کی طرف نظر عبادت ہے، قرآن عظیم میں نظر عبادت ہے

ہو گی تو امید ہے کہ جاتی رہے اور اگر پچیس برس کے بعد یا پچیس برس والے کو ہوئی تو اب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ امر آخر ہے، یہ فی الحقیقت ایک شیطان ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ایک عورت اپنی لڑکی کو لائیں عرض کی صبح و شام یہ مصروعہ ہو جاتی ہے حضور نے اس کو قریب کیا اور اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اخرج عدو اللہ وانا رسول اللہ نکل اے خدا کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں اُسی وقت اسے قے آئی ایک سیاہ چیز جو چلتی تھی اس کے پیٹ سے نکلی اور غائب ہو گئی اور وہ عورت ہوش میں ہو گئی۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص کو مرگی ہو گئی۔ حضور نے فرمایا اس کے کان میں کہدو غوث اعظم کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا چنانچہ اسی وقت وہ اچھا ہو گیا اور اب تک بغداد مقدس میں مرگی نہیں ہوتی (پھر فرمایا) بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان و اقامت بچہ کے کان میں کہدی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ عمر بھر محفوظی ہے۔

عرض۔ گراموفون کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ بعض باتوں میں اصل کا حکم ہے۔ بعض میں نہیں۔ گراموفون میں اگر قرآن عظیم ہو اس کا سننا فرض نہیں بلکہ ناجائز اور آیت سجدہ اس سے اگر سُنی سجدہ واجب نہیں۔ حالانکہ یوں استماع قرآن مبین اور آیت سجدہ پر سجدہ واجب اور گانے میں اصل کا حکم ہے اگر اصل جائز یہ بھی جائز اگر اصل حرام یہ بھی حرام مثلاً عورت و مرد کی آواز نہ ہو مزامیر کی آواز نہ ہو اشعار خلاف شرع نہ ہوں تو جائز ہے ورنہ نہیں اور قرآن عظیم کا سننا تو حد ہے کہ عبادت ہے اور گراموفون سے سننا لہو ہے وہ موضوع

ف غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرگی پر حکم، ف بچہ کے کان میں اذان کا فائدہ اور اذان میں دیر سے ضرر، ف اگر گراموفون سے قرآن عظیم سننا جائز نہیں اور اگر اس سے آیت سجدہ سنی سجدہ واجب نہیں، ف گراموفون کا حکم

ہی اس لئے ہے اگرچہ کوئی نیت لہو نہ کرے مگر اصل وضع کی تبدیل کوئی نہیں کرسکتا پھر جو مصالحہ اس میں بھرا ہوتا ہے اس میں اکثر اسپرٹ کا میل ہوتا ہے اور اسپرٹ شراب ہے اور شراب نجس ہے تو اس میں قرآن عظیم کا بھرنا ہی حرام ہے۔

عرض۔ جانوروں کو کھلانے پلانے سے ثواب ملتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہاں حدیث میں ارشاد ہوا فی کل ذات کبد رطبۃ اجر ہر تر جگر میں اجر ہے یعنی ہر جاندار کو آرام پہنچانے میں ثواب ہے۔

عرض۔ تھالوی کو لوگ سید کہتے ہیں اور وہ مانع نہیں ہوتا حالانکہ وہ قوم کا جھوجہ ہے۔

ارشاد۔ حدیث میں ہے من ادعیٰ الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا جو شخص اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنائے اس پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل دوسری حدیث میں ارشاد ہوا فالجنۃ علیہ حرام تیسری حدیث میں فرمایا فعلیہ لعنۃ اللہ متتابعۃ الیٰ یوم القیٰمۃ اس پر اللہ کی پے در پے قیامت تک لعنت ہے

عرض۔ ایام بیض میں روزہ رکھنے سے مہینہ بھر کا ثواب ملتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں پہلی دوسری تیسری یا تیرہ چودہ پندرہ یا ستائیس اٹھائیس اُنتیس ان میں سے جس میں روزہ رکھے گا سب کا ثواب برابر ہے۔ پہلی دوسری تیسری لیالی ہلال اور تیرہ چودہ پندرہ لیالی بیض (سفید راتیں) اور ستائیس اٹھائیس اُنتیس لیالی سود (سیاہ)

عرض۔ حضور ایک روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص دو سو برس

ف تبدیل نیت سے، ف تبدیل وضع نہیں ہوسکتی، ف اسپرٹ شراب ہے۔

ف اپنی قوم چھپانے اور دوسری قوم بتانے کا اور اس پر حدیث سے شدید وعیدیں، ف ایام بیض کا روزہ

تک فسق و فجور میں مبتلا رہا اور بعد انتقال اس کی مغفرت فرما دی گئی اس وجہ سے کہ اس نے توریت شریف میں نام پاک حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھ کر چوم لیا تھا۔

ارشاد۔ ہاں صحیح ہے ان کا نام مسطح تھا پھر فرمایا اس کے کرم کی کوئی انتہا نہیں اس کی رحمت چاہے تو کروڑوں برس کے گناہ دھو دے غلامی ہونا چاہئے سرکار کی ایک نیکی سے معاف فرما دے بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے اور اگر عدل فرمائے تو کروڑوں برس کی نیکیاں ایک صغیرہ کے عوض رد فرما دے حدیث میں ارشاد ہوا کہ کوئی شخص بغیر اللہ کی رحمت کے اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جا سکتا صحابہ نے عرض کیا ولا انت یارسول اللہ آپ بھی نہیں یا رسول اللہ ارشاد فرمایا ولا انا الا ان یتغمدنی رحمتہ اور میں بھی جب تک کہ میرا رب رحمت نہ فرمائے گناہ نہ سہی استحقاق کس بات کا ہے دنیا ہی کا قاعدہ دیکھئے اگر اجیر ہے مزدوری کرے گا اجرت پائے گا اور اگر عبد ہے مملوک ہے کتنی ہی خدمت کرے کچھ نہ پائے گا۔ ہم سب تو اسی کی مخلوق و مملوک ہیں۔ اس کی رحمت ہی رحمت ہے آپ ہی بندوں کو توفیق دی آپ ہی اس کو اسباب دے آپ ہی آسان فرمایا اور فرماتا ہے بدلہ ہے ان کے نیک عملوں کا۔ نعم العبد کیا اچھا بندہ ہے۔ ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کتنے عرصے تک بلا میں مبتلا رہے اور صبر بھی کیسا جمیل فرمایا۔ جب اس سے نجات ملی عرض کیا الٰہی میں نے کیسا صبر کیا ارشاد ہوا اور توفیق کس گھر سے لایا۔ ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سر پر خاک اڑائی عرض کیا بیشک اگر تو توفیق نہ عطا فرماتا تو میں صبر کہاں سے کرتا۔

عرض۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول بھی تھے۔

ف آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول بھی تھے

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اول الرسل کہا جاتا ہے یہ کس وجہ سے

ارشاد۔ کافروں کی طرف جو رسول بھیجے گئے ان میں سب سے اول حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آپ سے پہلے جو نبی تشریف لائے وہ مسلمانوں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔

عرض۔ کلب علی کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ علی کی سرکار کا کتا

عرض۔ اولیائے کرام میں بھی کسی کا نام کلب ہوا ہے۔

ارشاد۔ سلف صالحین صحابہ تابعین میں کلب کلیب کلاب نام ہوئے

عرض۔ خاندان سلاریہ بھی کوئی خاندان بیعت ہے۔

ارشاد۔ نہیں۔ حضرت سیدی سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجاہد تھے شہید ہوئے ہیں تو کیا ہر شہید سے بیعت کا سلسلہ شروع ہو جائیگا (پھر بتذکرہ حضرت سیدی احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا) کہ آپ اجلہ اکابر اولیا سے ہیں حضرت کے ایک مرید بارگاہ غوثیت میں حاضر تھے عرض کی مجھے اپنے شیخ کی زیارت کا شوق ہے حضور نے ایک شیشہ سامنے رکھدیا۔ اس میں شیخ کی شکل نظر آئی کہ دانتوں میں انگلی دبائے فرما رہے ہیں جو بحر کے پاس ہو وہ جدول چاہے

عرض۔ کیا حضرت مجدد الف ثانی نے کہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی تفضیل بھی لکھی ہے۔

ارشاد۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ

ف نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اول الرسل کہنے کی وجہ، ف حضرت نوح سب سے پہلے کافروں کی طرف مبعوث اور اس سے پہلے انبیا مسلمانوں ہی کی طرف مبعوث ہوتے تھے، ف خاندان سلاریہ کوئی سلسلہ نہیں، ف حضرت سیدی احمد کبیر رفاعی اجلہ اکابر کا سرکار غوثیت کے ساتھ ادب

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر فرمایا مکتوبات کی اول دو جلدوں میں تو ایسے الفاظ ملیں گے جن میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو کیا گنتی تیسری جلد میں فرماتے ہیں جو کچھ فیوض و برکات کا مجمع ہے وہ سب سرکار غوثیت سے ملے ہیں نور القمر مستفاد من نور الشمس اسی میں لکھا ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ میں نے اگلی جلدوں میں کہا صحو سے کہا نہیں۔ بلکہ زیادہ سکر ہے اب اگر کوئی مجددی ان کے قول سے استدلال کرے اس کو وہ جانے ہم تو ایسے شیخ کے غلام ہیں جس نے جو بتایا صحو سے بتایا۔ خدا کے فرمانے سے کہا۔ تمام جہاں کے شیوخ نے جو زبانی دعوے کئے ہیں۔ ظاہر کر دیا ہے کہ ہمارا سکر ہے اور ایسی غلطیاں دو وجہوں سے ہوتی ہیں یا ناواقفی یا سکر۔ سکر تو یہی ہے اور ناواقفی یہ کہ مثلاً حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بزرگ سیدی عبد الرحمٰن طفسونجی نے ایک روز بر سر منبر فرمایا انا بین الاولیاء کالکرکی اطول عنقا میں اولیا میں ایسا ہوں جیسے کلنگ، سب میں اونچی گردن وہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید حضرت سیدی احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہیں ناگوار ہوا کہ حضور پر اپنے آپ کو تفصیل دی۔ گدڑی پھینک کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا میں آپ سے کشتی لڑنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیدی عبد الرحمٰن نے اُن کو سر سے پیر تک دیکھا پھر پیر سے سر تک دیکھا پھر سر سے پیر تک دیکھا غرض اسی طرح کئی بار نظر ڈالی اور خاموش ہو گئے لوگوں نے حضرت سے سبب پوچھا فرمایا میں نے دیکھا اس کے جسم کو کہ کوئی رونگٹا رحمت الٰہی سے خالی نہیں ہے اور ان سے فرمایا گدڑی پہن لو، اُنھوں نے کہا فقیر جس کپڑے کو اتار پھینک دیتا

ف مجدد صاحب کا سرکار غوثیت کے ساتھ ادب، ف حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا صحو سے فرمایا اللہ کے امر سے فرمایا۔ ف حضرت عبد الرحمٰن طفسونجی اور حضور غوث اعظم کے ایک مرید کی دلچسپ حکایت

ہے دوبارہ نہیں پہنتا بارہ روز کے راستہ پر ان کا مکان تھا اپنی زوجہ مقدسہ کو آواز دی فاطمہ میرے کپڑے دو۔ اُنھوں نے وہیں سے ہاتھ بڑھا کر کپڑے دئے اور انھوں نے ہاتھ بڑھا کر پہن لئے۔ حضرت سیدی عبدالرحمٰن نے دریافت کیا کس کے مرید ہو فرمایا میں غلام ہوں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ انھوں نے اپنے دو مریدوں کو بغداد بھیجا کہ حضور سے جا کر عرض کرو۔ بارہ برس سے قرب الٰہی میں حاضر ہوتا ہوں آپ کو نہ جاتے دیکھا نہ آتے اِدھر سے یہ دونوں مرید چلے ہیں کہ ادھر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دو مریدوں سے ارشاد فرمایا[ف] طفسونج جاؤ۔ راستہ میں شیخ عبدالرحمٰن کے دو آدمی ملیں گے ان کو واپس لے جاؤ اور شیخ عبدالرحمٰن کو جواب دو کہ وہ جو صحن میں ہے کیونکر دیکھ سکتا ہے اس کو جو دالان میں ہے اور وہ جو دالان میں ہے اسے کیونکر دیکھ سکتا ہے جو کوٹھری میں ہے اور وہ جو کوٹھری میں ہے اُسے کیونکر دیکھ سکتا ہے جو نہاں خانۂ خاص میں ہو۔ میں نہاں خانۂ خاص میں ہوں اور علامت یہ ہے کہ فلاں شب بارہ ہزار اولیاء کو خلعت عطا ہوئے تھے یاد کرو کہ تم کو جو خلعت ملا تھا وہ سبز تھا اور اس پر سونے سے قل ھو اللہ شریف لکھی تھی یہ سن کر شیخ عبدالرحمٰن[ف] نے سر جھکا لیا اور فرمایا صدق الشیخ عبدُ القادر وھو سلطان الوقت

عرض۔ کانجی ہاؤس کی لاوارث گائے بکری وغیرہ کا نیلام خریدنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ حرام ہے۔

عرض۔ جو شخص مہر قبول کرتے وقت یہ خیال کرے کہ کون ادا کرتا ہے

ف حضور غوثیت کی اطلاع برغیب، ف شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کی شہادت کہ حضور غوثِ اعظم سلطان الوقت ہیں۔

اس وقت تو قبول کر لو پھر دیکھا جائے گا ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے۔
ارشاد۔ حدیث میں ارشاد فرمایا ایسے مرد و عورت قیامت کے روز زانی و زانیہ اٹھیں گے۔
عرض۔ ایک جلسہ میں آریہ و عیسائی اور دیوبندی قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں وہاں دیوبندیوں کا رد نہ چاہیئے۔
ارشاد۔ کیوں۔ کیا ان سے موافقت کی جائے گی۔ حاشا یہ محال ہے اسلام پر اس میں کوئی اعتراض نہیں۔
عرض۔ آریہ وغیرہ یہ کہیں گے کہ اسلام ہی میں اختلاف ہو گیا۔
ارشاد۔ حاشا اسلام میں اختلاف نہیں اسلام واحد ہے۔ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے مرتد ہو گئے مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے۔

وحی کی بحث

عرض واوحینا الی امک ما یوحیٰ اس وحی سے کیا مراد ہے
ارشاد۔ اس کا بیان آگے فرما دیا ان اقذفیہ فی التابوت الخ
عرض۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر انبیا پر بھی وحی آتی ہے
ارشاد۔ یہاں وحی سے مراد وحی الہام ہے دوسری جگہ فرماتا ہے وَاَوْحیٰ رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اس سے بھی الہام مراد ہے وحی شریعت وہ خاص ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے غیر کو نہیں آسکتی (پھر فرمایا) وحی اشارہ سے بات بتانے کو بھی کہتے ہیں کہ فرماتا ہے فَاَوْحیٰ اِلَیْھِمْ اَنْ سَبِّحُوْا

ف مرتد کی موافقت کافر اصلی کی موافقت سے بدتر ہے، ف، وحی شریعت انبیا کے ساتھ خاص ہے۔ ف بعض جگہ وحی سے مراد الہام ہے۔
ف وحی اشارہ سے بات کرنے کو بھی کہتے ہیں۔

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارے سے فرمایا کہ خدا کی تسبیح صبح وشام کرو

عرض۔ کھانے میں برکت اور پانی وغیرہ میں اور انگشتان مبارک سے پانی کا جاری ہونا متواتر ہے۔

ارشاد۔ ہاں یہ اور اس قسم کے وقائع متواتر بالمعنی ہیں صدہا مرتبہ انگشتانِ مبارک سے پانی جاری ہوا تکثیر طعام کے صدہا وقائع ہیں جس سے یہ معجزے متواتر بالمعنی ہو گئے۔

عرض۔ استن حنانہ کا واقعہ بھی متواتر ہے۔

ارشاد۔ اس میں اختلاف ہے بعض نے متواتر لکھا ہے اور ہو تو کوئی عجب نہیں تتبع ایسی چیز ہے جس سے بہت پتہ چل جاتا ہے یہ مسئلہ کہ سجدہ غیر خدا کو حرام ہے۔ اس میں صرف دو حدیثیں مجھے یاد تھیں اجماع سے اس کی حرمت قطعیہ میں نے ثابت کی قرآن عظیم میں کہیں اس کا ذکر نہیں تتبع اس کا کیا تو بہ حدیثیں نکلیں کہ متواتر کی حد سے بھی بڑھ گئیں۔

عرض۔ متواتر ہونے کے لئے کتنی تعداد درکار ہے۔

ارشاد۔ بعض نے تیرہ چودہ حدیثیں فرمائی ہیں بعض نے فرمایا کہ تیس اور یہاں چالیس ہو گئیں۔

عرض۔ انی احرم مابین لابتیھا یہ حدیث حنفیہ کے یہاں

ف تکثیر طعام و آب وجریان آب از انگشتان مبارک متواتر المعنی ہیں۔

ف واقعہ استن حنانہ کا تواتر مختلف فیہ ہے۔ ف سجدہ میتا حرام ہے اس کی حرمت اجماع سے ثابت ہے قرآن عظیم میں اس کا ذکر نہیں چالیس حدیثوں سے اس کی حرمت ثابت۔

ف متواتر کتنی حدیثوں سے ہوتا ہے۔

ہے یا نہیں

ارشاد۔ ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ وہاں (مکہ معظمہ) جز لازم آتی ہے اور یہاں (مدینہ طیبہ) نہیں۔

عرض۔ فاسق اگر مصافحہ کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر وہ کرنا چاہے تو جائز ہے ابتدا نہ چاہیئے۔

عرض۔ حضور اگر فاسق معلن ہو۔

ارشاد۔ اگرچہ معلن ہو بتدرج سے بچنا چاہیئے۔

عرض۔ زید نے ایک شخص کو پوشیدگی میں گناہ کرتے دیکھا اب اس کے پیچھے اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کر سکتا ہے یہ اپنے کو دیکھے اگر اس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو تو نہ پڑھے حدیث میں ہے تری القذاۃ فی عین اخیک ولا تری الجذع فے عینک (ہاں فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے)

عرض۔ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ خلاف سنت ہے میرے والد ماجد میری والدہ ماجدہ میرے بھائی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔

عرض۔ اگر جیب میں کوئی لکھا ہوا کاغذ ہو تو بیت الخلا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ چھپا ہوا ہے جا سکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ علیحدہ کر دے۔

عرض۔ تمغے جو اسکولوں میں ملتے ہیں۔ ان پر چہرہ بنا ہوتا ہے اس کو لگا کر نماز ہو سکتی ہے یا نہیں

ارشاد۔ ہو گی مگر مکروہ تحریمی ہے۔

ابو حنیفہ کہنے کی وجہ

عرض۔ حضور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو حنیفہ کیوں

کہتے ہیں۔

ارشاد۔ حنیف اوراق کو کہتے ہیں۔ حضور کو ابتدا ہی سے لکھنے کا بہت شوق تھا۔

عرض۔ اگر بیچ دریا میں کشتی کھڑی ہو تو اس پر نماز ہو جائے گی۔

ارشاد۔ اگر اتر نہیں سکتا تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

عرض۔ حضور کشتی تو مستقر ہے۔

ارشاد۔ کشتی پانی پر ہے یا زمین پر۔ پانی پر بے شک مستقر ہے مگر پانی مستقر نہیں۔

عرض۔ کرامت اولیا سے اگر تخت ہوا پر رک جائے تو اس پر نماز ہوگی یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں کہ اس کے نیچے کی ہوا زمین پر مستقر نہیں ہاں اگر یہ ہو کہ تخت سے زمین تک جتنی ہوا ہے سب منجمد ہو جائے تو ہو جائے گی۔ عرض شمالی میں برف کی کثرت سے دریا ایسے جم جاتے ہیں۔ کہ پھاوڑوں سے کھودے جائیں تب بھی نہ کھدیں اس پر نماز ہو جائے گی جائز ہے۔

عرض۔ زید کا عمرو سے لین دین ہے اس کا مال لے جا کر اپنی دُکان پر بیچتا ہے اگر وہ مال چوری ہو جائے تو عمرو اس کی قیمت زید سے لینے کا مستحق ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر وہ مضارب ہے اور اس کا لین دین مضاربت کے طور پر ہے یعنی یہ کہ اس کا مال لاتا ہے اور جو کچھ نفع ہوتا ہے آدھا یا تہائی اس کو دیتا ہے باقی اپنے آپ لے لیتا ہے تو قیمت نہیں لے سکتا ہاں اگر عمرو سے مول لاتا ہے تو لے سکتا ہے کہ خود اس کا مال چوری ہوا۔

عرض۔ زید نے عمرو کو گوٹے کا تار بنانے کے لئے دیا۔ اس نے بکر کو دیدیا

اُس کے یہاں چوری ہو گیا تو زید عمر سے لے سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ عمرو تو بکر سے نہیں لے سکتا اور زید کو اگر یہ معلوم ہے کہ عمرو دوسرے سے بھی بنوایا کرتا ہے تو یہ بھی نہیں لے سکتا کہ اس کی رضامندی پائی جاتی ہے اور اگر معلوم نہ تھا یا اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ خاص تمہیں بنانا دوسرے کو نہ دینا تو ظاہر اس صورت میں زید کو لے لینے کا اختیار چاہیئے۔

تمّت

ملفوظات
اعلیحضرت بریلوی رح

حصہ چہارم

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ۔ کراچی

مسلمانانِ عالم کیلئے ایک اعلیٰ ترین دستور العمل

یعنی

ملفوظات حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۳۸ھ

حصہ چہارم

مؤلفہ ومرتبہ

فاضل نوجوان عالیجناب مولانا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب

قادری نوری سلّمہٗ

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ۔ کراچی ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ہ

عرض ۔ حدیث کے متواتر ہونے کے لئے چودہ یا تیس کی تعداد ہے تو چودہ یا تیس چاہے حسن ہوں یا صحیح ۔

ارشاد ۔ حسن ہوں یا صحیح ۔ حسن صحیح کا فرق محدثین کا کیا ہوا ہے ۔ فقہا کے نزدیک دونوں ایک ہیں ۔ (پھر فرمایا) استن حنانہ کے معجزہ کو قیاس چاہتا ہے متواتر ہونے کو ۔ مجمع کا وقت تھا ۔ صحابہ کرام کا مجمع سب کے سامنے کا واقعہ بھی ایسا عجیب ہر ایک نے اس واقعہ کو بیان کیا ہوگا بخلاف شق القمر کے کہ وہ آدھی رات میں واقع ہوا تھا ۔ صحابہ بھی حضور کے ساتھ کم تھے اس کی حدیث متواتر نہیں ۔ قرآن عظیم سے استناد کیا جائے گا ۔ (اسی سلسلہ میں فرمایا) فلسفہ میں توغل کی وجہ سے قاضی بیضاوی نے ایک اور تاویل نکالی انھوں نے لکھا ای سَیَنْشَقُّ یعنی قیامت کے دن شق ہو جائیگا چونکہ یقینی الوقوع ہے اس لئے بصیغہ ماضی فرمایا گیا ۔ لیکن اس تاویل کو خود آگے کی آیت رد فرماتی ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر وہ دیکھیں معجزہ کو

ف۱ تواتر کے لئے یہ ضرور نہیں کہ حدیثیں صحیح ہوں حسن سے بھی ہو جائے گا ۔

ف۲ بیضاوی نے جو شق القمر کی تاویل کی ، آیت سے اس کا جواب ۔

اعتراض کریں گے اور کہیں گے یہ بڑا زبردست جادو ہے۔ قیامت کے دن کوئی اعتراض کرنے والا نہ ہوگا۔ اس دن کیونکر کوئی کہہ سکتا ہے کہ جادو ہے شاہ ولی اللہؒ [ف۱] نے تفہیمات الٰہیہ میں لکھا کہ شق القمر کوئی معجزہ نہیں محض اس وجہ سے کہدیا جائے کہ حضور نے خبر دی تھی چاند شق ہوجائے گا اور یہ محض غلط ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیثیں اس کو مردود کر رہی ہیں۔ حدیث سے مصرح ہے کہ حضور نے انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا اور وہ شق ہوا اور ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اے اللہ گواہ ہوجا اس کی احادیث [ف۲] مشہورہ ہیں اور ان سے اجماع مسلمین لاحق ہوگیا۔

عرض - تو اس وجہ سے آیت میں دوسری تاویل کا احتمال نہ رہا۔

ارشاد - اصلا نہ رہا اور نہ پہلے تھا۔ دوسری آیت اس تاویل باطل کو رد کررہی ہے مگر ہے یہ کہ یابی اللہ العصمۃ الا لکلامہ ولکلام رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (پھر فرمایا) انسان سے غلطی ہوتی ہے۔ مگر رحمت ہے اس پر جس کی خطا کسی امر مہم دینی پر زد نہ ڈالے یہ بڑی رحمت ہے ایسی ہی باتوں کی نسبت شیخ محقق کو مدارج شریف میں غصہ آگیا فلاسفہ کے اعتراض نقل کئے کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ پھر فرمایا اُن سے کوئی تعجب نہیں ایں بدبخت متکلمان راچہ شدہ است (پھر فرمایا) فلاسفہ کے طور پر تو شق القمر محال ہے وہ فلکیات کو قابل خرق والتیام مانتے ہی نہیں۔

عرض - حضور وہ تو فلک محدد الجہات کو قابلِ خرق والتیام نہیں مانتے ہیں۔

ارشاد - دعویٰ [ف۳] تو ان کا تمام فلکیات کی نسبت ہے مگر دلیل ان کی سوائے محدد الجہات کے اور کہیں نہیں چلتی (پھر فرمایا) الٰہیات [ف۴] و نبوات و معاد کو جو

ف۱ شاہ ولی اللہؒ صاحب نے معجزہ شق القمر سے انکار کیا ان کا رد احادیث سے، ف۲ شق القمر کی احادیث مشہورہ ہیں شق القمر پر اجماع مسلمین، ف۳ فلاسفہ کے فلکیات کو ناقابل خرق والتیام ماننے کا ذکر اور انکی دلیل کی حالت کا بیان، ف۴ الٰہیات و نبوات و معاد کو میزان عقل سے تولنے والا لغزش کریگا۔

میزان عقل سے تولنا چاہے گا وہ لغزش کرے گا عقائد سمعیہ[ف۱] کے بارہ میں ان نصوص شرعیہ کے ہاتھ میں ایسا ہو جائے جیسے غسال کے ہاتھ میں میت بس اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا یہ راستہ سیدھا ہے اور یہ عطا ہوتا ہے سلیم الطبع صحیح العقیدہ عوام کو اور خاص کر ان کی عورتوں کو اور ان کی بوڑھیوں کو اُن سے کتنا ہی کچھ کہو ہرگز نہ مانیں گی جو سن چکی ہیں۔ اسی پر عقیدہ رکھیں گی۔ اسی واسطے ارشاد ہوا علیکم بدین العجائز بوڑھیوں کا دین اختیار کرو۔ امام رازی[ف۲] رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ان کا ایک شاگرد آیا وہاں ایک جاہل ان پڑھ بیٹھا تھا اس سے کہا تمہارا کیا مذہب ہے کہا سنی، پوچھا اپنے دل میں اس مذہب کی طرف سے کچھ خدشہ پاتے ہو۔ کہا حاشا للہ جیسا مجھے دوپہر کے آفتاب پر یقین ہے ایسا ہی مجھے اپنے مذہب پر ہے امام کا شاگرد یہ سن کر اتنا رویا کہ کپڑے بھیگ گئے اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں جانتا کہ کونسا مذہب حق ہے۔ (پھر فرمایا[ف۳]) اسی واسطے ناقص بلکہ کامل کو بھی بلا ضرورت بدمذہبوں کی کتابیں دیکھنا ناجائز ہے کہ انسان ہے ممکن ہے کوئی بات معاذ اللہ دل میں جم جائے اور ہلاک ہو جائے۔

امام[ف۴] حارث محاسبی نے بدمذہبوں کے رد میں ایک کتاب تصنیف کی اور وہ بدمذہبوں کے رد میں پہلی[ف۵] تصنیف تھی امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے کلام کرنا چھوڑ دیا کہا مجھ سے کیا خطا ہوئی میں نے اُن کا رد ہی تو کیا ہے۔ فرمایا کیا ممکن نہیں ہے کہ تم نے جو کلام بدمذہبوں کا نقل کیا ہے کسی کے دل میں جم جائے

ف۱ عقائد سمعیہ پر نصوص شرعیہ کے ہاتھوں ایسا ہونا چاہئے جیسے مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں، ف۲ امام رازی کے تلمیذ کی ایک دلچسپ حکایت،

ف۳ جاہلوں بلکہ شدھ بدھ پڑھے لکھوں کو بدمذہبوں کی کتابیں دیکھنا ناجائز بلکہ بے ضرورت علما کو بھی، ف۴ امام حارث محاسبی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واقعہ

ف۵ بدمذہبوں کے رد میں سب سے پہلے کس نے کتاب تصنیف کی۔

اور وہ گمراہ ہو جائے (پھر فرمایا) پہلے تلوار تھی رد کی حاجت نہ تھی تلوار کے ذریعہ سارا انتظام ہو سکتا تھا مگر اب ہمارے پاس سوائے رد کے کوئی علاج نہیں رد کرنا[ف۱] فرض ہے۔ حدیث میں ارشاد ہوا اذا ظھرت الفتن او قال البدع ولم یظھر العالم علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ جب فتنے یا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پہ اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل (پھر فرمایا) امام سعید[ف۲] ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ میں تشریف لئے جاتے تھے ایک بد مذہب ملا۔ امام سے کہا میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا اُس نے کہا صرف ایک بات آپ نے چھنگلیا کے پہلے پورے پر انگوٹھا رکھ کر فرمایا ولا نصف کلمۃ آدھی بات بھی نہیں سنوں گا۔ لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا از ایشان منہم ہے (پھر فرمایا) اکابر کی تو یہ حالت اور اب یہ حالت ہے کہ جاہل سا جاہل جٹا پڑتا ہے آریوں سے وہابیوں سے اور کچھ خوف نہیں کرتا جو تمام فنون کا ماہر ہو تمام پیچ جانتا ہو پوری طاقت رکھتا ہو۔ تمام ہتھیار پاس ہوں اُس کو بھی کیا ضرور کہ خواہ مخواہ بھیڑیوں کے جنگل میں جائے ہاں اگر ضرورت ہی آپڑے تو مجبوری ہے۔ اللہ پر توکل کرکے ان ہتھیاروں سے کام لے۔

مؤلف۔ ایک مرتبہ بعد عصر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا آج چوتھا روز ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیّن معجزہ ظاہر ہوا۔ گائے کا گوشت کھانے سے مجھے معاضرہ ہوتا ہے ایک صاحب نے میرے یہاں نیاز کا کھانا بھیجا اور ساتھ ایک رقعہ میں لکھدیا کہ اس میں سے تھوڑا سا چکھ لیں۔ شوربے

ف۱ بد مذہبوں کا رد فرض، ف۲ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بد مذہب سے کہا میں تیری آدھی بات سننا نہیں چاہتا۔

میں مرچ زیادہ تھی اور میں مرچ کا عادی نہیں۔ میں نے ایک بوٹی صاف کر کے کھائی بہت اچھا پکا تھا۔ میں نے ایک بوٹی اور مانگی اس وقت معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت ہے۔ دل میں گھبراہٹ پیدا ہوئی سید محمود علی صاحب کا خدا بھلا کرے زمزم شریف بہت سا انھوں نے بھیجدیا ہے۔ میں نے جس وقت ابتہال ہوا فوراً زمزم شریف پیا صبح تک برابر پیتا رہا کچھ بھی نہ ہوا (پھر فرمایا) زمزم شریف میں یہ معجزہ ہے کہ دو مہینے کا زمزم شریف تھا اس سے یہ نفع ہوا حالانکہ باسی پانی فوراً مجھے نقصان ہوتا ہے۔ پہلی بار کی حاضری میں میری بائیس برس کی عمر تھی میں نے دونوں وقت کی روٹی چھوڑ دی تھی صرف گوشت پر اکتفا کرتا اور گوشت بھی دنبے کا جو سنا چرے ہوئے ہوتے ہیں کچھ روز کے بعد پیٹ میں خلش معلوم ہوئی حرم شریف میں جا کر قدح بھر کر زمزم شریف پیا فوراً خلش جاتی رہی (پھر فرمایا) کھانے پینے کی چیزوں میں مجھے زمزم شریف سے زیادہ کوئی چیز مرغوب نہیں۔ یہاں کیا ذریعہ وہاں صبح، دوپہر، شام ہر وقت پیتا پانچوں نمازوں کے بعد پہلا کام یہی ہوتا تھا (پھر فرمایا) زمزم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کچھ کھاراپن کسی وقت نہایت شیریں اور رات کے دو بجے اگر پیا جائے تو تازہ دوہا ہوا گائے کا خالص دودھ معلوم ہوتا ہے۔ (پھر فرمایا) زمزم شریف جس کے پاس کافی مقدار سے ہو اُسے نہ کسی غذا کی ضرورت نہ دوا کی۔ حدیث شریف میں فرمایا زمزم کھانے کی جگہ کھانا ہے اور دوا کی جگہ دوا۔ ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ضعف اسلام تھا۔ صحابہ چالیس تک نہ پہنچے تھے اس زمانہ میں مکہ معظمہ آئے وہاں نہ کسی سے شناسائی نہ کسی سے ملاقات ایک مہینہ کامل وہی زمزم شریف پیا حالت یہ ہوئی کہ پیٹ کی بٹیں اُلٹ پڑیں (اس قدر توانائی آگئی) (پھر فرمایا) یہ جانچ ہے منافق کی اور مومن کی

ف۱ زمزم شریف کے برکات، ف۲ منافق اور مومن کی ایک جانچ

منافق کبھی پیٹ بھر کر نہیں پی سکتا اور میں تو بحمد اللہ اس قدر دودھ نہیں پی سکتا ہوں جس قدر زمزم شریف پی لیتا تھا۔ ایک بادیہ جس میں دو سیر پانی آتا تھا کبھی نصف اور کبھی نصف سے زیادہ پی لیتا تھا باقی بچتا مونھ اور سر پر ڈال لیتا۔

عرض ۔ زمزم شریف بھی تین سانسوں میں پینا چاہئے۔

ارشاد ۔ ہاں[ف۱] ہر چیز کا یہی حکم ہے حدیث میں ارشاد ہوا مصوہ مصا ولا تعبوکا عبا فان منہ الکباد چوس چوس کر پیو غٹ غٹ کرکے بڑے بڑے گھونٹ نہ لگاؤ۔

عرض ۔ حضور کن کن پانیوں کو کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے۔

ارشاد ۔ زمزم[ف۲] اور وضو کا پانی شرع میں کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے اور لوگوں نے دو اور اپنی طرف سے لگالئے ہیں ایک سبیل کا اور دوسرا جھوٹا پانی اور دونوں جھوٹے، سبیل کا تو یوں لگالیا کہ اکثر کیچڑ ہوتی ہے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ (پھر فرمایا) دوسری بار کی حاضری میں مجھے جیٹھ کا مہینہ پورا مدینہ طیبہ میں گزرا دن میں تو کچھ خفیف گرمی ہوتی تھی رات کو اگر نماز عشا پڑھ کر سوئے تو سوائے مؤذن کی آواز کے اور کوئی جگانے والا نہیں نہ گرمی نہ پسو نہ کھٹمل نہ مچھر حدیث میں ارشاد ہوا لیل تہامۃ لاحر ولا برد ولا خوف ولا سامۃ مدینہ کی رات[ف۳] میں نہ گرمی ہے نہ سردی نہ خوف ہے نہ ملال منٰی[ف۴] میں تین دن کروڑوں جانور ذبح ہوتے ہیں لیکن مکھی نظر آتی ہے نہ کوا نہ چیل۔ اگر کوئی کہے وہاں مکھی ہوتی ہی نہ ہو تو مکہ معظمہ میں شب کے وقت دیکھا

ف۱ ہر پینے کی چیز چوس چوس کر پی جائے بڑے بڑے گھونٹ نہ لئے جائیں۔

ف۲ ان پانیوں کا بیان جنھیں کھڑے ہو کر پینا چاہیئے۔

ف۳ مدینہ کی رات، ف۴ منٰی کے دن

گیا کہ اگر سوتے میں ہاتھ اُٹھ گیا تو مکھیوں کا ڈنگارا اڑ گیا۔

عرض۔ زید مرتد ہو گیا تو عورت پر عدت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر قربت[1] ہو چکی ہے تو عدت کرے گی ورنہ نہیں۔

عرض۔ عدت تو نکاح کے لئے ہے اور مرتد کا نکاح ہی نہیں۔

ارشاد۔ شبہہ نکاح[2] کی بھی عدت ہوتی ہے۔ (اور سوال تو بعد نکاح ارتداد کی صورت سے تھا)۔

عرض۔ مرتد مسلمان ہو گیا تو اپنی بیوی سے جبراً نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

ارشاد۔ اس[3] کی رضامندی سے کر سکتا ہے۔

عرض۔ حضور کیا اس صورت میں حلالہ ہے۔

ارشاد۔ نہیں کہ حلالہ طلاق کے ساتھ خاص ہے۔

عرض۔ حالتِ اسلام میں دو طلاقیں دی تھیں پھر معاذ اللہ مرتد ہو گیا اب پھر اسلام لایا اب کتنی طلاق کا مالک ہے۔

ارشاد۔ ایک[4] طلاق کا

عرض۔ حضور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اسلام اپنے ماقبل کو مٹا دیتا ہے۔

ارشاد۔ اپنے ماقبل کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

عرض۔ نابالغی میں زید عالم ہو گیا وہ مکلف ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ابھی سے مکلف نہ ہوگا علم سببِ تکلیف نہیں جاہل محض ہے اور بالغ ہے مکلف ہے اور علامہ ہے بالغ نہیں تو مکلف نہ ہوگا۔

ف۱ مرتد کی عورت پر عدت ہوگی یا نہیں۔

ف۲ عدت شبہ نکاح سے بھی ہوتی ہے۔

ف۳ بعد ارتداد مسلمان ہو کر بی بی سے بجبر نکاح نہیں کر سکتا۔ ف۴ دو طلاق دے کر مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہو کر اس بی بی سے نکاح کیا ایک ہی طلاق کا مالک رہا۔

عرض۔ نوشیرواں[1] کو عادل کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔
ارشاد۔ نہیں۔ اور اگر اسکے احکام کو حق جان کر کہے کفر ہے ورنہ حرام
عرض۔ حضور میں آج کل بہت پریشان ہوں گزر اوقات مشکل سے ہوتی ہے قرضدار بہت ہوگیا ہوں۔
ارشاد۔ اللھم[2] اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک
ہر نماز کے بعد ۱۱-۱۱ بار اور صبح و شام سو سو بار روزانہ اوّل و آخر درود شریف اسی دعا کی نسبت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ اگر تجھ پر مثل پہاڑ کے بھی قرض ہوگا تو اُسے ادا کردے گا۔
عرض۔ مدراس سے جو تار آتا ہے اُس کے آنے میں کچھ وقفہ نہیں لگتا۔
ارشاد۔ شاید ایک سکنڈ دو سکنڈ کا وقفہ لگتا ہو۔ اگر تار کا سلسلہ برابر متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو تو تیس سکنڈ میں ساری زمین کا دورہ کر کے پھر وہیں آجائیگا ایک سکنڈ میں تقریباً ایک ہزار میل چلتا ہے اور نور[3] ایک سکنڈ میں ایک لاکھ بانوے ہزار میل چلتا ہے اور روح[4] باصرہ کی رفتار اس سے بھی کہیں تیز ہے اس کی رفتار خدا ہی جانتا ہے۔ ایک نگاہ اٹھائی اور فوراً فلک ثوابت تک پہنچی ایک سکنڈ کا وقفہ نہیں لگتا۔
عرض۔ فلک ثوابت کا فاصلہ کتنا ہوگا۔
ارشاد۔ واللہ اعلم۔ سب سے قریب[5] تر ثابتہ جو مانا گیا ہے نوارب اڈتیس کروڑ میل ہے (پھر فرمایا) زمین[6] سے سدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اس سے

ف[1] نوشیرواں کو عادل کہنے کا حکم، ف[2] ادائے قرض کی وہ دعا جس کی نسبت حضرت مولا علی نے فرمایا کہ پہاڑ کے برابر ہو تو ادا ہو جائے گا۔
ف[3] نور کی رفتار فی سکنڈ، ف[4] روح باصرہ کی تیز رفتاری، ف[5] سب سے قریب ثابتہ کا فاصلہ، ف[6] زمین سے سدرۃ المنتہیٰ کا فاصلہ۔

آگے مستوی[۱] اس کے بعد اللہ جانے اس سے آگے عرش کے ستر ہزار حجاب ہیں ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانسو برس کا فاصلہ اور اس سے آگے عرش[۲] اور ان تمام وسعتوں میں فرشتے بھرے ہیں۔ حدیث میں ہے آسمانوں میں چار انگل جگہ نہیں جہاں فرشتہ نے سجدے میں پیشانی نہ رکھی ہو۔ فرمائیے کس قدر فرشتے ہیں وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا (اسی سلسلہ میں فرمایا) جب فرمایا گیا عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ملائکہ دوزخ پر انیس فرشتے موکل فرمائے اس پر کفار نے استہزاء کیا۔ رب عزوجل نے فرمایا یہ اس واسطے تعداد فرمائی گئی تاکہ یقین کریں وہ لوگ جنہیں کتاب ملی اور زیادہ ہوا۔ ایمان والوں کا ایمان اور شکر کریں اہل کتاب اور مومنین (پھر فرمایا) ابوجہل لعین نے کہا تھا دوزخ میں صرف انیس فرشتے ہیں دس سے میں نبٹ لوں گا نو سے تم نبٹ لینا۔ ایک اور خبیث نے کہا نو کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا لوں گا اور آٹھ کو اپنی پیٹھ پر لادلوں گا دو رہ گئے ان سے تم نبٹ لینا معاذ اللہ۔

عرض ۔ حضور[۳] کتنے فرشتوں پر ایمان لانا چاہئے۔

ارشاد ۔ جتنے ملائکہ ہیں سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ فرماتا ہے كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ کوئی تعداد مقرر نہ فرمائی۔ تمام فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے جس طرح وَكُتُبِهِ فرمایا گیا۔ تمام کتابوں پر ایمان لانا ضرور ہے۔ کتابوں میں چار کے نام معلوم ہیں اور ان کے سوا اور صحف نازل ہوئے یہی کہنا چاہئے کہ ہم تمام کتابوں پر ایمان لائے اسی طرح فرمایا وَرُسُلِهِ یہاں بھی تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح جتنے ملائکہ ہیں سب پر ایمان لازم ہے۔

ف[۱] سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کیا ہے۔

ف[۲] عرش کے نیچے ستر ہزار حجاب۔ اور ہر حجاب کا دوسرے سے فاصلہ

ف[۳] تمام ملائکہ اور تمام کتب اور تمام رسولوں پر ایمان ضروری ہے۔

عرض۔ اگر کشتی[ف۱] بیچ دریا میں کھڑی ہو اور کنارے اترنا ممکن ہو لیکن کوئی اترنے نہ دے تو نماز ہو گی یا نہیں۔
ارشاد۔ پڑھ لے جب کنارے پر اترے اعادہ کرے
عرض۔ عورت[ف۲] سے اگر کلمۂ کفر نکل جائے تو نکاح ٹوٹے گا یا نہیں بعد توبہ کے پھر تجدید نکاح کرے۔
ارشاد۔ ہاں عملاً[عہ۱] باصل المذہب یہی ہے کہ نکاح فی الحال فسخ ہو جاتا ہے
عرض۔ کسی مسلمان کو کافر کہدیا کیا حکم ہے۔
ارشاد۔ بطور[ف۳] سب وشتم کہا تو کافر نہ ہوا گنہگار ہوا اور اگر کافر جان کر کہا تو کافر[عہ۲] ہو گیا۔
عرض۔ حضور[ف۴] ایک صاحب پہلے محدث[عہ۳] صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں مدرسہ میں پڑھتے تھے اب ان کی حالت یہ ہے کہ اکثر مخفی باتیں بتلاتے ہیں لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے اور نماز وغیرہ کی پابندی نہیں ہے۔
ارشاد۔ ایک[ف۵] صاحب اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا حضور کے پاس

ف۱ کشتی کنارے پر ہو اترنے سے کوئی مانع ہو تو نماز کا حکم، ف۲ عورت کلمۂ کفر بولے تو نکاح سے نکلتی ہے یا نہیں۔ ف۳ مسلمان کو لبطور شتم کافر کہنا اور کافر جاننا دونوں کا حکم۔
ف۴ محض کشف دلیل ولایت نہیں۔ ف۵ ایک ولی اور بادشاہ کی حکایت۔

عہ۱ اور فتویٰ اس پر ہے کہ ارتداد زن سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی وہ توبہ اور شوہر اول کی طرف رجوع پر مجبور کی جائے گی ورنہ امان اٹھ جائے گی۔ ۱۲ مؤلف غفی عنہ
عہ۲ یہ حکم مسلمان کے کافر کہنے کا ہے اور جو شخص باوجود ادعائے ایمان و اسلام کلمات کفر بولے افعال کفر کرے اس کو کافر کہا ہی جائیگا کہ یہاں مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے، عہ۳ یعنی حضرت مولانا وصی احمد صاحب قدس سرہ العزیز ۱۲ مؤلف غفرلہ

کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں۔ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا اچھا، خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دیدیں گے تو جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھدی جاتی ہے اُس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دیدیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال کیا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا بس یہ سمجھ لیجئے کہ وہ صفت[1] جو غیر انسان کے لئے کمال نہیں اور وہ جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں[2]۔

عرض۔ مسمر یزم[ف۱] کی حقیقت کیا ہے۔

ارشاد۔ اصل اس کی تصحیح تصور ہے روح کی قوتوں کو ظاہر کرنا۔ روح[ف۲] کی بہت قوتیں ہیں۔ سبع سنابل شریف میں ہے تین صاحب جا رہے تھے دور سے ایک جنگل میں دیکھا کہ بہت آدمیوں کا مجمع ہے ایک راجہ گدی پر بیٹھا ہے حواری حاضر ہیں ایک فاحشہ ناچ رہی ہے شمع روشن ہے یہ صاحب تیر اندازی میں بڑے مشتاق تھے آپس میں کہنے لگے کہ اس مجلس میں فسق و فجور کو درہم برہم

---

[1] یعنی کشف [2] یعنی جب وہ نماز کے پابند نہیں ولی نہیں کشف مسلم تو مسلم کبھی غیر مسلم کو بھی ہوتا ہے صاحب کشف ہونے سے ولی ہو جانا ضرور نہیں ۱۲

ف۱ مسمر یزم کی حقیقت، ف۲ روح کی قوتوں کا ذکر

کرنا چاہیئے کیا تدبیر کی جائے ایک نے کہا کہ راجہ کو قتل کردو کہ سب کچھ اسی نے کیا ہے دوسرے نے کہا کہ اس ناچنے والی عورت کو قتل کرو۔ تیسرے صاحب نے کہا اسے بھی قتل نہ کرو کہ وہ خود نہیں آئی راجہ کے حکم سے آئی ہے اپنی غرض تو مجلس کا درہم برہم کرنا ہے اس شمع کو گل کردیہ رائے پسند ہوئی انھوں نے تاک کر شمع کی لو پر تیر مارا شمع گل ہوئی اب نہ وہ راجہ رہا نہ فاحشہ نہ مجمع نہایت تعجب ہوا بقیہ رات وہیں گزاری جب صبح ہوئی دیکھا تو ایک الو مرا پڑا ہے اور اس کی چونچ میں وہی تیر لگا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سب کام اسی الو کی روح کر رہی تھی۔ (پھر فرمایا) نمرود[ف۱] کے دروازہ پر ایک درخت تھا جس کا سایہ بالکل نہ تھا جب ایک شخص اس کے نیچے آتا اس کے لائق سایہ ہوجاتا دوسرا آتا تو دو کے لائق ہوجاتا غرض ایک لاکھ تک آدمی اس کے سایہ میں رہ سکتے اور جہاں ایک لاکھ سے ایک بھی زیادہ ہوا سب دھوپ میں۔ اسی[ف۲] کا ایک حوض تھا صبح کو لوگ آتے کوئی اس میں پیالہ بھر کر دودھ ڈالتا کوئی شربت کوئی شہد جس کو جو پسند آتا یہاں تک کہ وہ بھر جاتا اور سب چیزیں خلط ہوجاتیں اب جس کو حاجت ہوتی پیالہ ڈالتا جو شے جس نے ڈالی ہوتی وہی اس کے جام میں آجاتی یہ کافر اور وہ بھی کیسے بڑے کافر کا استدراج تھا۔ اسی واسطے اولیائے کرام فرماتے ہیں کشف و کرامت نہ دیکھ استقامت دیکھ کہ شریعت کے ساتھ کیسا ہے۔ حضرت خواجہ شیخ بہاء الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں آپ سے کسی نے عرض کی کہ حضرت تمام اولیا سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں فرمایا اس سے بڑی اور کیا کرامت ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں

ف نمرود کے دروازے کے درخت کی عجیب حکایت

ف نمرود کے ایک عجیب حوض کی حکایت

دھنس نہیں جاتا۔

عرض۔ مکان میں وضو کے لئے مسجد سے گرم پانی لے جانیکا کیا حکم ہے
ارشاد۔ حرام ہے اگرچہ وضو کے لئے لیجائے۔
عرض۔ حضور رجال الغیب ملائکہ میں سے ہیں۔
ارشاد۔ نہیں۔ جنوں یا انسانوں میں سے ہوتے ہیں آپ نے رجال پر خیال نہیں کیا۔ ملائکہ پاک ہیں رجال اور نساء ہونے سے۔
عرض۔ بودار پسینہ بغلوں سے نکلے وضو تازہ کرنا ہوگا یا نہیں۔
ارشاد۔ پسینہ نکلنے سے وضو ضروری نہیں ہاں اگر کھجائے تو تازہ وضو کر لینا مستحب ہے۔
عرض۔ مجاذیب بھی کسی سلسلے میں ہوتے ہیں۔
ارشاد۔ ہاں وہ خود سلسلے میں ہوتے ہیں ان کا کوئی سلسلہ نہیں ان سے آگے پھر نہیں چلتا۔
عرض۔ کسبی کی کرامت کسبی بھی ہوتی ہے۔
ارشاد۔ کرامت سب کی وہبی ہوتی ہے اور وہ جو کسب سے حاصل ہو بھانمتی کا تماشا ہے لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔
عرض۔ رجال الغیب کیوں کہلاتے ہیں۔
ارشاد۔ غائب رہتے ہیں اس وجہ سے
عرض۔ رجال الغیب بھی سلسلے میں ہوتے ہیں۔

ف۱ مسجد سے گرم پانی لے جانے کا حکم، ف۲ رجال الغیب جنوں یا انسانوں سے ہوتے ہیں
ف۳ ملائکہ نہ مرد نہ عورت وہ عورت و مرد ہونے سے پاک ہیں۔
ف۴ بغل کھجانے سے وضو تازہ مستحب ہے، ف۵ مجاذیب سے کوئی سلسلہ جاری نہیں ہوتا
ف۶ کرامت کسبی نہیں ہوتی۔

ارشاد۔ ہاں[ف۱] یہ بھی سلسلے میں ہوتے ہیں۔ البتہ افراد سوائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی کے ماتحت نہیں اسی واسطے فرد کہلاتے ہیں سلسلے میں کسی کے نہیں لیکن حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع سے چارہ نہیں۔

عرض۔ ان چاروں سلاسل کے علاوہ بھی کوئی اور خاندان ہے جو ان چاروں میں سے کسی کی شاخ نہ ہو۔

ارشاد۔ ہاں[ف۲] تھے اب تو بہت سے منقطع ہو گئے۔ ایک سلسلہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق[ف۳] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سلسلہ علاوہ سلسلۂ نقشبندیہ کے حواریہ[ف۴] تھا اسکے امام حضرت سیدی ابوبکر حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ کے مرید حضرت ابو محمد شنبکی اور آپ کے مرید حضرت تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (پھر فرمایا) اللہ کو ہدایت فرماتے دیر نہیں لگتی۔ یہ حضرت ابوبکر حوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے رہزن تھے قافلے کے قافلے تنہا لوٹا کرتے تھے ایک بار ایک قافلہ اترا آپ وہاں تشریف لے گئے ایک خیمہ کی طرف گئے اس خیمہ میں عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی شام قریب ہے اور اس جنگل میں ابوبکر حوار کا دخل ہے ایسا نہ ہو کہ وہ آجائیں بس یہ کہنا ان کا ہادی ہو گیا خود فرمایا ابوبکر تیری حالت

ف۱ رجال الغیب سلسلہ میں ہوتے ہیں افراد سوائے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی کے ماتحت نہیں مگر انھیں بھی حضور غوث اعظم کی طرف رجوع سے چارہ نہیں۔

ف۲ ان چاروں سلاسل مشہورہ کے علاوہ بہت سلاسل کا ذکر، ف۳ نقشبندیہ سلسلہ حضرت صدیق اکبر سے ہے، ف۴ سلسلہ حواریہ کے امام حضرت ابوبکر حوار ہیں۔

یہ ہو گئی کہ خیموں میں عورتیں تک تجھ سے خوف کرتی ہیں اور تو خدا سے نہیں ڈرتا اسی وقت تائب ہوئے اور گھر کو لوٹ آئے شب کو سوئے خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ نے عرض کیا بیعت لیجئے، ارشاد فرمایا تجھ سے تیرا ہمنام بیعت لے گا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت لی اور اپنی کلاہ مبارک ان کے سر پر رکھی آنکھ کھلی تو کلاہ اقدس موجود تھی یہ سلسلہ جواریہ آپ سے شروع ہوا۔

عرض۔ عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم حدیث میں ہے۔

ارشاد۔ ہاں [ف۱] حدیث میں ہے من احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی دوسری حدیث میں ہے حب العرب ایمان وبغضہم نفاق ایک اور حدیث میں ہے احبوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی ولسان اھل الجنۃ عربیۃ

عرض۔ عربی زبان مرنے کے وقت سے ہو جاتی ہے۔

ارشاد۔ اس کی بابت تو کچھ حدیث میں ارشاد نہیں ہوا۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب کتاب ابریز کے شیخ فرماتے ہیں منکر نکیر [ف۲] کا سوال سریانی میں ہوگا اور کچھ لفظ بھی بتائے ہیں۔

عرض۔ عبرانی اور سریانی ایک ہی ہیں۔

ارشاد۔ عبرانی اور ہے اور سریانی اور عبرانی میں انجیل [ف۳] نازل ہوئی اور سریانی [ف۴] میں توریت ہے۔

عرض۔ حضور متکلمین جو زمان و مکان کو بعد وامتداد موہوم کہتے ہیں

ف۱ عرب سے محبت کا حکم، ف۲ منکر نکیر کا سوال کس زبان میں ہوگا۔
ف۳ انجیل کس زبان میں نازل ہوئی، ف۴ توریت کس زبان میں نازل ہوئی۔

اس کے کیا معنی۔

ارشاد۔ خارج[ف۱] میں ان کا وجود نہیں وہم حکم کرتا ہے لیکن ان کا وجود انیاب اغوال کے مثل نہیں اصلیت ہے۔

عرض۔ حضور خلا ممکن ہے۔

ارشاد۔ خلا[ف۲] بمعنی فضا تو واقع ہے اور خلا بمعنی فضا خالی عن جمیع الاشیا موجود تو نہیں لیکن ممکن ہے فلاسفہ[ف۳] جتنی دلیلیں بیان کرتے ہیں جزء لایتجزی اور خلا وغیرہ کے استحالہ میں وہ سب مردود ہیں کوئی دلیل فلاسفہ کی ایسی نہیں جو ٹوٹ نہ سکے۔ فلاسفہ نے جتنی دلیلیں قائم کی ہیں وہ سب اتصال اجزا کو باطل کرتی ہیں وجود جزء کو باطل نہیں کرتیں اور ترکیب جسم کے لئے اتصال ضروری نہیں دیوار جسم مرکب ہے اور اس کے اجزاء متصل نہیں۔

عرض۔ حضور مقابلہ تو نکلے گا اور ایک وہ سطح نکلے گی جو مقابل ہوگی اور ایک وہ جو مقابل نہ ہوگی پھر تقسیم ہو جائے گی۔

ارشاد۔ مقابلہ کل سے ہوگا اس کی صورت یہ ہے کہ اصول موضوعہ میں لکھا ہے کہ سطح اور خط اور نقطہ موجود خارجی ہیں اب ہم ایک نقطہ سے تین خط ایک جانب کو ایک حد تک کھینچیں۔ ہر خط کی انتہا پر ایک نقطہ ہوگا۔ ہم پوچھتے ہیں یہ تینوں نقطے ہر ایک آپس میں کل سے مقابل ہیں یا جزء سے اگر جزء سے مانا جائے تو نقطے کے اجزا ہو جائیں گے حالانکہ نقطہ متجزی نہیں تو ثابت ہو گیا کہ کل سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔ (پھر فرمایا) میں نے تو جزء لایتجزی کا قرآن عظیم سے اثبات کیا ہے فرماتا ہے وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اور ہم نے انکو پارہ پارہ

ف۱ زمان و مکان کا وجود خارجی نہیں۔

ف۲ خلا بمعنی فضا واقع اور بمعنی خالی از تمام اشیا ممکن۔

ف۳ فلاسفہ کے دلائل ابطال جزء لایتجزی و استحالۂ خلاء کا رد

کر دیا ہے پارہ پارہ کرنا ممزق بمعنی اسم مفعول نہیں کہ اس صورت میں تحصیل حاصل ہو گی بلکہ بمعنی مصدر ہے۔

عرض ۔ کھانا کھاتے وقت بولنا کیسا ہے۔

ارشاد ۔ کھانا[ف۱] کھاتے وقت التزام کر لینا نہ بولنے کا یہ عادت ہے مجوس کی۔ اور مکروہ ہے اور لغو باتیں کرنا یہ ہر وقت مکروہ اور ذکر خیر کرنا یہ جائز ہے

عرض ۔ نوکر نماز نہ پڑھے تو آقا پر مواخذہ ہے یا نہیں

ارشاد ۔ جتنی[ف۲] تاکید کر سکتا ہے اتنی نہ کرے تو مواخذہ ہے ورنہ نہیں

عرض ۔ مسجد میں کرسی بچھا کر اس پر بیٹھ کر وعظ کہنا جائز ہے۔

ارشاد ۔ جائز ہے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں کرسی بچھا کر اس پر وعظ فرمایا ہے۔

عرض ۔ کیا[ف۳] اولیا سے بھی احیاء موتیٰ کا ثبوت ہے۔

ارشاد ۔ ہاں حضرت[ف۴] سیدی احمد جام زندہ پیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ تشریف لئے جاتے تھے راہ میں ایک ہاتھی مرا پڑا تھا لوگوں کا مجمع تھا آپ تشریف لے گئے فرمایا کیا ہے۔ عرض کیا ہاتھی مر گیا ہے فرمایا اس کی سونڈ ویسی ہی ہے آنکھیں بھی ویسی ہیں ہاتھ بھی ویسے ہی ہیں پیر بھی ویسے ہی ہیں غرض سب چیزوں کو فرمایا کہ ویسے ہی ہیں پھر مر کیسے گیا یہ فرمانا تھا کہ فوراً زندہ ہو گیا جب سے آپ کا لقب زندہ پیل ہو گیا۔

عرض ۔ اگر لڑکی نابالغ ہو تو اس کا ولی نکاح میں کون ہو سکتا ہے۔

ف۱ کھانا کھاتے میں نہ بولنے کا التزام مجوس کی عادت و مکروہ ہے۔

ف۲ نوکر اگر فرائض ترک کرے تو آقا جتنی تاکید کر سکتا ہو اتنی کرنا لازم۔

ف۳ اولیاء نے مردے زندہ کئے ہیں۔ ف۴ حضرت سیدی احمد جام زندہ پیل کی مردہ ہاتھی زندہ کرنے کی حکایت۔

ارشاد۔ باپ اور باپ کے بعد دادا اور دادا نہ ہو تو بھائی بھائی نہ ہو تو بھتیجا بھتیجا نہ ہو تو چچا پھر چچا کا بیٹا الخ

عرض۔ نابالغ لڑکے کا باپ طلاق دے تو ہو گی یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں ہو سکتی۔

عرض۔ حضور جب اس کو نکاح کا اختیار ہے تو طلاق کا بھی ہونا چاہیئے۔

ارشاد۔ نکاح کرا دینے کا مالک ہے کہ وہ نفع ہے طلاق کا نہیں کہ وہ ضرر ہے۔

عرض۔ بد دعا میں یہ کہنا کہ تجھے خدا سمجھے۔

ارشاد۔ تجھے خدا سمجھے کہہ سکتا ہے یہاں سمجھنے کے معنی انتقام لینے کے ہیں۔

عرض۔ کسی کو زانی کہہ کر پکارنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ اگر[ف۱] چار گواہ شرعی نہ لا سکے تو قاذف ہے (پھر فرمایا) اس طرح سے تو لوگ کم بولتے ہیں۔ آج کل جو عوام میں جاری ہے اور اس کو معیوب نہیں سمجھتے کسی کو بیٹی کے ساتھ کسی کو بہن کے لفظ کے ساتھ کسی کو لفظ بڑ کے ساتھ بڑا ہی فحش لفظ ملاتے ہیں یہ بھی موجب حد قذف ہے ایسے ہی کسی کو حرامی کہنا لڑکی کو حرامزادی کہنا۔

عرض۔ حضور مرد کو حرامزادہ کہنا۔

ارشاد۔ یہ[ف۲] حد قذف کا موجب نہیں حرامزادہ کے معنی شریر کے آتے ہیں۔

عرض۔ اگر کوئی حرامزادی کے معنی شریرہ لے تو حد قذف کا موجب ہو گا

ف۱ کسی کو زانی کہنا یا مادر..... بہن..... بیٹی..... بڑ..... یوں گالی دینا یونہیں لڑکے کو حرامی لڑکی کو حرامزادی کہنا موجب حد قذف ہے۔ ف۲ لڑکے کو حرامزادہ کہنا موجب حد قذف نہیں۔

یا نہیں۔

ارشاد۔ ہوگا کیوں کہ یہاں عرف کا اعتبار ہے۔

عرض۔ اور اگر استہزاءً کہدیا۔

ارشاد۔ جب بھی موجب حد قذف ہوگا (پھر فرمایا) بلکہ جو بڑ کے ساتھ ہی اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے ایک وہ زمانہ آنے والا ہے کہ لوگوں میں ان کی تحیت کی جگہ گالی ہوگی میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا سلام کی جگہ گالی بکتے ہوئے۔

عرض۔ حضور اگر کسی کو یہ الفاظ کہدئے ہیں ان کی تلافی کیونکر ہوگی۔

ارشاد۔ اگر اس کے منہ پر کہے ہیں یا اس کو خبر ہوگئی تو اس سے معافی مانگے اور اللہ سے توبہ کرے اور اگر منہ پر نہ کہا اور نہ خبر ہوئی تو صرف توبہ کافی ہے

عرض۔ حضور یہ بھی کوئی حدیث ہے لا یقص الا امیرا و ماموراً و مختال

ارشاد۔ یہ حدیث نہیں بلکہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔

عرض۔ اس کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ وعظ نہ کہے گا مگر امیر یا جس کو امیر نے حکم دیا یا اترانے والا۔

عرض۔ حضور علما مامور کی شق میں داخل ہوں گے۔

ارشاد۔ حاشا علما خود امیر ہیں اولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ سے علما ہی مراد ہیں علماءؒ نائب ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقۃً علما ہی حاکم ہیں علما کی اطاعت فرض ہے سلاطین پر بشرطیکہ علما ہوں۔

عرض۔ باخدا دارِیم کار و باخلائق کار[۲] زیست کا کیا مطلب ہے واقعات

ف[۱] علما امیر ہیں ان کی اطاعت سلاطین پر لازم اولی الامر منکم سے علما مراد ہیں۔

ف[۲] باخدا داریم کار دباخلائق کارنیست کا مطلب اور وہابیہ پر رد اشد

السنّان میں لکھا ہے کہ اس کا مطلب جو ہم اہل سنت کے نزدیک ہے وہ تم کو کیوں پسند ہوگا اور جو تمہارا مطلب ہے وہ یقیناً کفر ہے۔

ارشاد ۔ مسلمانوں کا کام مثلاً اگر عالم دین سے ہے تو اس لئے نہیں کہ وہ زید ابن عمرو ہے بلکہ اس لئے کہ وہ عالم دین ہے تو یہ کام اس سے نہیں اللہ سے ہے اسی طرح صلحا سے لے کر اولیا انبیا اور پھر سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم تک جو کچھ کسی سے کام ہوگا حقیقۃً اللہ ہی سے ہوگا۔ وہابیہ اگر اس مطلب کو لیتے تو مدد مانگنے اور پکارنے اور ان کے سوا اور مسائل میں مسلمانوں کو کافر مشرک نہ کہتے اور جب یہ مطلب نہیں تو جو اس سے ظاہر ہے اس میں انبیا اولیا سب داخل اور ان سے کام نہ رکھنا یقیناً کفر ہے۔

عرض ۔ حضور یہ مشہور ہے کہ جس مباح کو کفار منع کریں واجب ہو جاتا ہے

ارشاد ۔ جس ف۱ مباح کے ترک میں مسلمانوں کے لئے ذلت ہو وہ واجب ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کو ذلت پہنچانا حرام تو جس امر میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک واجب ہے۔

عرض ۔ فتاویٰ ف۲ عالمگیریہ کس کی تصنیف ہے۔

ارشاد ۔ مولینا نظام الدین صاحب جو مجمع علما کے سردار تھے انکی تصنیف ہے

عرض ۔ حضور پھر اس کو عالمگیریہ کیوں کہتے ہیں۔

ارشاد ۔ سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے علما کو جمع کر کے تصنیف کرائی اور اس میں کئی لاکھ روپیہ صرف کیا کثیر کتب خانہ جمع کیا تمام کتابوں میں دیکھ کر یہ فتاوے تصنیف ہوا۔

عرض ۔ ف۳ مناظرہ میں یہ شرط کرنا کہ جو مغلوب ہو غالب کا مذہب اختیار

ف۱ جس مباح کے ترک میں مسلمانوں کی ذلت ہو واجب ہو جاتا ہے۔

ف۲ فتاویٰ عالمگیریہ کے مصنف ، ف۳ مناظرہ میں یہ شرط کرنا کہ جو مغلوب ہو وہ غالب کا مذہب اختیار کرلے گا کیسا ہے۔

کرلے کیسا ہے۔

ارشاد ۔ حرام ہے اور اگر دل میں یہ ہے کہ دوسرا غالب ہوگا تو وہ شخص اپنے مذہب کو چھوڑ دے گا تو یہ کفر ہے۔ ائمہ کرام کی تصریح ہے کہ جو شخص ف۱ کفر کا ارادہ کرے مضافاً یا معلقاً ابھی کافر ہوگیا۔ مضافاً یہ کہ مثلاً ارادہ کرے بیس برس بعد کفر کرے گا تو ابھی کافر ہوگیا کہ کفر پر راضی ہوا۔ اور معلق کی شکل یہ ہے کہ اگر وہ کام ہوجائے یا نہ ہو تو وہ شخص کرے گا ہاں اگر دل میں یہ ہے کہ یقیناً میں ہی غالب آؤں گا تو کفر نہیں۔

عرض ۔ حضور اگر وہابیہ یہ کہیں کہ باری تعالیٰ کے لئے ظلم اس وجہ سے محال ہے کہ غیر مالک مستقل ہے ہی نہیں تو بالذات محال نہیں اس کا جواب کیا ہے

ارشاد ۔ یوں ف۲ تو کوئی شے محال بالذات نہ رہے مخالف پوچھے گا یہ کیوں محال ہے جب اس کی وجہ استحالہ بتائے گا وہ کہدے گا اس وجہ سے محال ہے نفس ذات میں استحالہ نہیں محال بالذات وہ ہے جس کی نفس ذات اباکرے وجود سے اور وہ عرض بھی محال بالذات ہوتا ہے جو اپنے وجود کے وقت ایسی شے سے متعلق ہوتا ہے جس کی نفس ذات اباکرتی ہے وجود سے اور اگر وہ شے مستقل نہیں تو جس کے ساتھ اس کا تعلق ہے اس کی نفس ذات اباکرے اس کے وجود سے تو وہ بھی محال بالذات ہے وجہ استحالہ بیان کرنے سے شے محال بالغیر نہیں ہوجاتی اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یا نہ ہوگی اب اس کا خلاف ممکن ہے یا محال۔ ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے تو محال بالغیر ہوگا اب وہ غیر کیا ہے جس کے سبب سے یہ محال ہے وہ کذب الٰہی ہے

ف۱ جو کفر کا ارادہ کرے کہ فلاں دن کفر کرے گا یا یہ کام ہوجائے گا یا نہ ہوگا تو کفر کرے گا۔ محض اس ارادہ ہی سے فی الحال کافر ہوجائے گا۔

ف۲ محال بالذات اور بالغیر کا فرق اور وہابیہ کا رد۔

لازم آئے گا کہ کذب الٰہی محال بالذات ہو ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے اور ممکن بالذات پر کوئی شے موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی (پھر فرمایا)
کذبِ فـ۱ الٰہی کا امکان مان کر عقائد۔ ایمان۔ شرائع۔ ادیان کچھ بھی نہ رہے گا ایمان کہتے ہیں اعتقاد ثابت جازم غیر متزلزل کو۔ ہمارا ایمان ہے کہ قیامت آئے گی۔ پھر کیا سبب ہے کوئی دلیل عقلی اس پر قائم نہیں سمعیات محضہ میں سے ہے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ اخبار الٰہی ہیں اور جب اخبار الٰہی میں کذب ممکن ہوا تو اعتقاد ثابت جازم غیر متزلزل کہاں سے آئے گا۔ پھر تو ہر بات میں یہ رہے گا کہ ممکن ہے جھوٹ کہدیا ہو تو نہ دین رہا نہ قرآن نہ اسلام رہا نہ ایمان۔

عرض :حضور اگر کلام لفظی میں کذب ممکن مانا جائے اور کلام نفسی کو اس سے پاک مانا جائے تو کیا خرابی ہے۔

ارشاد۔ کلام فـ۲ لفظی تعبیر کس سے ہے کسی معنی سے ہے یا یہ معنی سے علیحدہ الفاظ ہیں ضرور ہے کہ معنی سے تعبیر ہے اور معنی کلام نفسی اب ہم یہ پوچھتے ہیں کہ صدق و کذب اولاً معنی کو عارض ہوا یا الفاظ کو ضرور ہے کہ معنی ہی کو عارض ہے اس کے ذریعہ سے الفاظ پر تو کذب کلام نفسی پر ہوا یا صرف کلام لفظی پر۔ معنی اگر مطابق واقع ہیں تو صادق ورنہ کاذب۔ الفاظ اگر اس کے موافق نہیں تو یہ صادق ہو گا تو وہ بھی صادق اور یہ کاذب تو وہ بھی کاذب اور اگر موافق نہیں تو تعبیر ہی نہ ہوئی بشر کا کلام لیجئے زید کے ذہن میں ایک معنی ہیں زیدٌ قائمٌ اب اگر الفاظ میں زید لیس بقائم ہیں تو سرے سے اس کی تعبیر ہی نہ ہوئی اور اگر زید قائم ہے تو معنی صادق ہوں گے تو یہ بھی صادق ہو گا اور وہ کاذب تو یہ بھی کاذب (پھر فرمایا) فـ۳ ہم تو کلام باری عزوجل میں لفظی و نفسی کا تفرقہ مانتے ہی نہیں

فـ۱ امکان کذب کا رد بازع فـ۲ کلام لفظی میں کذب مانا جائے اور نفسی کو پاک جانا تو کیا خرابی ہے
فـ۳ کلام باری عزوجل میں تفرقہ کلام نفسی و لفظی متاخرین متکلمین کی غلطی ہے۔

ہمارے نزدیک دونوں ایک ہی ہیں یہ متاخرین متکلمین کی غلطی ہے۔

عرض۔ متصلب سنی کو اعتراض کی نظر سے خبثاء کی کتابیں دیکھنا جائز ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ فقط متصلب ہونا کافی نہیں بلکہ عالم ہو پورا ماہر ہو وسیع نظر ہو اس کے ساتھ متصلب سنی بھی ہو کیا اعتماد رکھتا ہے اپنے نفس پر[فا] اور جو اپنے نفس پر اعتماد کرے اس نے بڑے کذاب پر اعتماد کیا حدیث میں ہے القلوب فی اصبعی الرحمٰن یصرفھا کیف یشاء انسانوں کے دل رحمٰن کے دست قدرت کی دو انگلیوں میں ہیں پھیرتا ہے ان کو جس طرف چاہتا ہے۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کا وقت آگیا خود اعلٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے[فا۲] قیام فرمانے سے پہلے حسب معمول یہ دعا پڑھی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ایک خادم نے عرض کیا حضور اس کی فضیلت کیا ہے۔ ارشاد فرمایا حدیث میں ہے جو شخص جلسہ سے اٹھتے وقت اس دعا کو پڑھے گا جس قدر نیک باتیں اس جلسے میں کی ہوں گی ان پر مہر لگادی جائے گی کہ ثابت رہیں اور جتنی بری باتیں کی ہوں گی وہ محو کردی جائیں گی۔

عرض۔ مخلوقات خالق تبارک و تعالٰی میں ہشردہ ہزار عالم کہ مشہور ہیں اس طرح ہوتے ہیں اول عالم عقول دوم عالمِ ارواح نو عالم افلاک چار عالم عناصر تین عالم موالید مجموع اٹھارہ ہوئے اور خداوند عالم کے ہزار نام ہیں ہر نام انہیں ایک تصرف مخصوص رکھتا ہے جب اٹھارہ کو ایک ہزار میں ضرب دی جائے گی اٹھارہ ہزار ہوں گے بعض روایات سے سی صد و شصت ہزار یعنی تریسٹھ ہزار

فا اپنے نفس پر اعتماد بڑے کذاب پر اعتماد ہے۔

فا۲ بیٹھے سے اٹھتے وقت کی دعا اور اس کا عظیم الشان فائدہ۔

تین سو پائے جاتے ہیں۔ بعض ستر ہزار بتاتے ہیں بعض کے نزدیک اٹھارہ عالم ہیں عقلیہ، روحیہ، نفسیہ، طبعیہ، جسمانیہ، عنصریہ، مثالیہ، خیالیہ، برزخیہ، حشریہ جناتیہ، جہنمیہ، اعرافیہ، رویتیہ، صوریہ، جمالیہ، جلالیہ یہ سترہ ہوتے ہیں یقیناً ایک رہ گیا ہے وہ ارشاد ہو۔

ارشاد۔ یہ کسی کا تخیل ہے اور غیر صحیح۔ اس کی تکمیل کیا ہو۔

عرض۔ برزخ کی تعریف تو یہ ہے کہ وہ شے جو متوسط ہو درمیان دو شے کے جسے دونوں سے علاقہ ہو سکے۔ جب صرف برزخ کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس کا مفہوم قبر ہوتا ہے سوال یہ ہے کہ برزخ سے مراد قبر ہے یا وہ زمانہ جو بعد مرنے سے قیامت یا حشر تک ہے۔

ارشاد۔ نہ قبر[ف۱] نہ وہ زمانہ بلکہ وہ مقامات جن میں ارواح بعد موت حشر تک حسب مراتب رہتی ہیں۔

عرض۔ قیامت اور حشر کا فرق۔ قیامت وہ ہے جس میں سب موجودات فنا کئے جائیں گے اور حشر میں پھر از سر نو پیدا کئے جائیں گے اگر برزخ کا زمانہ قیامت ہے تو بعد قیامت حشر تک کے زمانہ کا کوئی نام ہے یا نہیں اور قیامت کے کتنے عرصہ کے بعد حشر ہو گا۔

ارشاد۔ وہ[ف۲] ساعت ہے کبھی اسے بھی قیامت کہتے ہیں ورنہ قیامت و حشر ایک ہیں۔ ساعت و حشر کے درمیان جو زمانہ ہے اسے ما بین النفختین کہتے کہتے ہیں حشر[ف۳] چالیس برس بعد ہو گا۔

عرض۔ درجات برزخ علیین اور سجین اور ان کے سوا جو ہوں ارشاد ہوں

ارشاد۔ علیین اور سجین برزخ ہی کے مقامات ہیں اور ہر ایک میں حسب

ف برزخ سے کیا مراد، ف۲ ساعت و حشر کا فرق کبھی ساعت کو قیامت کہتے ہیں قیامت و حشر ایک ہیں۔ ف۳ حشر ساعت سے کتنے زمانہ کے بعد ہو گا۔

مراتب تفاوت بے شمار۔

عرض - درجات فقر ترتیب وار ارشاد ہوں کہ جب طالب سلوک کی راہ چلتا ہے تو اول کونسا درجہ حاصل ہوتا ہے پھر کونسا۔

ارشاد - صلحا، سالکین، قانتین، واصلین - اب ان واصلوں کے مراتب ہیں نجبا - نقبا - ابدال - بدلا - اوتاد - امامین، غوث - صدیق - نبی - رسول، تین پہلے سیر الی اللہ کے ہیں باقی سیر فی اللہ کے اور ولی ان سب کو شامل۔ [1]

عرض - انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فضلات شریفہ پاک ہیں۔

ارشاد - پاک ہیں [2] اور ان کے والدین کریمین کے وہ نطفے بھی پاک ہیں جن سے یہ حضرات پیدا ہوئے (پھر فرمایا) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضور کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی دو متفرق پیڑ الگ الگ کھڑے تھے اور کچھ پتھر ادھر ادھر پڑے تھے حضور نے ارشاد فرمایا اے جابر ان پیڑوں اور پتھروں سے جاکر کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم آپس میں مل جاؤ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاکر فرمایا دونوں پیڑوں نے جنبش کی اور اپنے تمام رگ وریشہ زمین سے نکالے ایک ادھر سے چلا اور دوسرا ادھر سے اور دونوں مل گئے اور پتھروں نے ایک دیوار کی مثل ہوکر اڑنا شروع کیا اور درختوں کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ پھر حضور وہاں تشریف لے گئے اور قضائے حاجت فرمائی جب فارغ ہوکر تشریف لائے میں گیا اس قصد سے کہ جو کچھ خارج ہوا ہو اس کو کھاؤں وہاں کچھ نہ تھا البتہ اس جگہ مشک کی خوشبو آرہی تھی فرمایا ان پیڑوں اور پتھروں سے کہو اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ میں نے عرض کیا کہ

ف [1] اولیا کے درجے اور یہ کہ سیر الی اللہ صلحا رسالکین، فانیین کی ہے باقی سیر سیر فی اللہ

ف [2] انبیا کے فضلات اور وہ نطفے جن سے انبیا کی تخلیق ہوئی پاک ہیں۔

حضور میں اس نیت سے گیا تھا کہ جو کچھ ملے اس کو تبرکاً کھاؤں وہاں سوائے مشک کی خوشبو کے اور کچھ نہ پایا۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ زمین نگل لیتی ہے جو انبیا سے خارج ہوتا ہے۔

(پھر مسکرا کر فرمایا)، جو اچھی چیز ہوتی ہے اس کو زمین ہی نہیں چھوڑتی (پھر فرمایا) سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ظاہر محض ہیں اور جو شے ان سے علاقہ رکھنے والی ہے سب طاہر ہاں اُن کے فضلات خود ان کے حق میں ایسے ہی نجس ہیں جیسے ہمارے نزدیک ہمارے فضلات نجس ہیں اور اگر اُن سے کوئی فضلہ خارج ہو جو ہمارے لئے ناقص وضو ہے تو بے شک ان کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

(پھر فرمایا)، میری نظر میں امام ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری کی وقعت ابتداءً امام بدرالدین محمود عینی شارح صحیح بخاری سے زیادہ تھی فضلات شریفہ کی طہارت کی بحث ان دونوں صاحبوں نے کی ہے امام ابن حجر نے ابحاث محدثانہ لکھی ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہے یوں کہا جاتا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہے اخیر میں لکھا ہے کہ فضلات شریفہ کی طہارت ان کے نزدیک ثابت نہیں امام عینی نے بھی شرح بخاری میں اس بحث کو بہت بسط سے لکھا ہے آخر میں لکھتے ہیں یہ سب ابحاث ہیں جو شخص طہارت کا قائل ہو اس کو میں مانتا ہوں اور جو اس کے خلاف کہے اس کے لئے میرے کان بہرے ہیں میں سنتا نہیں یہ لفظ ان کی کمال محبت کو ثابت کرتا ہے اور میرے دل میں ایسا اثر کر گیا کہ ان کی وقعت بہت ہو گئی۔

عرض۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اعضائے شریفہ مثلاً موئے مبارک اور دندان شریف اور ناخن شریف کا کھانا جائز ہے یا نہیں

ارشاد۔ یہ ناجائز و حرام ہے ابتذال و توہین ہے جو چیز حرام کی گئی

ف انبیا علیہم السلام کے موئے مبارک یا دندان مبارک یا دندان شریف کا کھانا حلال نہیں۔

اس کی حلت کی کوئی وجہ نہیں وہ مباح نہیں ہو سکتی اگر تبرک چاہتا ہے پانی میں دھو کر پیئے۔

عرض۔ کلوا مما رزقکم اللّٰہ حلالاً طیباً[1][2] میں طیباً کی قید کیسی ہے کیونکہ ہر حلال طیب ہے۔

ارشاد۔ جو چیز حلال ہو اور طیب ہو اُسے کھاؤ یہ معنی ہیں (پھر فرمایا) ہر طیب حلال ہے اور ہر حلال طیب نہیں جو چیزیں مکروہ ہیں وہ طیبات سے خارج ہیں۔

عرض۔ آدمیوں کی ہڈی طیب ہے اور حلال نہیں۔

ارشاد۔ طاہر ہے[3] طیب نہیں طاہر کے معنی پاک کے ہیں اگر نماز میں پاس ہو تو حرج نہیں اور طیب کے معنی پاک جائز الاستعمال جس میں کسی جہت سے نقصان نہ ہو ناقص چیز کو خبیث کہا جاتا ہے طاہر عام ہے حلال اس سے خاص ہے طیب اس سے بھی خاص ہے۔

عرض۔ قیدی لوگ قید خانہ میں جو اشیا بناتے ہیں گورنمنٹ ان کو فروخت کرتی ہے ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ظلماً[4] بنوائی گئی ہیں ناجائز ہے۔

عرض۔ پاگل خانہ کی اشیار کا بھی کیا یہی حکم ہے۔

ارشاد۔ جو واقع میں پاگل ہیں[5] ان کو ایک جگہ پر رکھنا ظلم نہیں بلکہ خلائق کو فائدہ پہنچانا ہے اور کام جو ان سے لیتے ہیں یہ روٹی کپڑے کے عوض۔

ف۱ آیۂ کریمہ کلوا مما رزقکم اللّٰہ حلالاً طیباً کے معنی، ف۲ ہر حلال طیب نہیں۔

ف۳ آدمی کی ہڈی طاہر ہے طیب نہیں طاہر و طیب کا فرق۔

ف۴ قیدیوں کی بنائی ہوئی چیز کا حکم، ف۵ پاگلوں کو پاگل خانہ میں رکھنے کا حکم اور ان کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کا۔

عرض۔ اوجھڑی کھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ مکروہ ہے۔

عرض۔ تفریحاً جھولا جھولنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ شارع[1] عام پر نہ ہو مکان میں ہو کچھ حرج نہیں یہ تو بدن کی ریاضت ہے بعض امراض میں اطبا مفید بتاتے ہیں۔

عرض۔ حضور عورتوں کو بھی جائز ہے۔

ارشاد۔ کوئی نامحرم نہ ہو اور گھر کے اندر ہوں اور گانا نہ گائیں تو انکے واسطے بھی جائز۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے اپنے نکاح کی کوئی خبر نہ تھی میں اپنے مکان میں جھولا[2] جھول رہی تھی کہ میری ماں مجھ کو اٹھا کر لے گئیں۔

عرض۔ کفار کے جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ اگر اس[3] اعتقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہو جائے گا اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے حدیث میں فرمایا اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہیئے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اوچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول ہوئی۔

عرض۔ ہندوؤں کے رام لیلا وغیرہ دیکھنے جانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ یٰۤاَیُّهَا[4] الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ مسلمان ہوئے ہو تو پورے مسلمان ہو جاؤ شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے۔ حضرت عبداللہ

ف۱ جھولا جھولنے کا حکم، ف۲ ام المومنین عائشہ صدیقہ کا جھولا جھولنا۔

ف۳ کافر کے جنازے کے ساتھ جانے کا حکم، ف۴ کفار کے میلوں میں شرکت کا حکم۔

ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استدعا کی کہ اگر اجازت ہو تو نماز میں کچھ آیتیں توریت شریف کی بھی ہم لوگ پڑھ لیا کریں اس پر یہ آیۂ کریمہ ارشاد فرمائی توریت شریف پڑھنے کے واسطے تو یہ حکم ہوا رام لیلا کے واسطے کیا کچھ حکم نہ ہوگا

عرض۔ گردے کھانے کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا اس وجہ سے کہ پیشاب ان میں سے ہو کر مثانہ میں جاتا ہے۔

عرض۔ حضور یہ مانا ہوا ہے نجاست اپنے محل میں پاک ہے اور اوجھڑی میں جو فضلہ ہے وہ بھی نجس نہیں تو پھر کراہت کی کیا وجہ۔

ارشاد۔ اسی وجہ سے تو مکروہ کہا گیا۔ اگر نجاست کو اس کے محل میں نجس مانا جاتا تو اوجھڑی مکروہ نہ ہوتی بلکہ حرام ہو جاتی۔

عرض۔ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کوئی کافر کسی مسلمان پر غالب نہ ہوگا حالانکہ واقع میں اس کے خلاف ہے۔

ارشاد۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے کوئی ولایت نہیں رکھی کافروں کے واسطے مسلمانوں پر ولایت کہتے ہیں حکم نافذ التصرف کو شاء او ابی چاہے مانے یا نہ مانے اور شریعت بھی اس کو قبول کر لے یہ بات کبھی حاصل نہ ہوگی کسی کافر کو کسی مسلم پر۔ والد اپنی نابالغ اولاد پر ولایت رکھتا ہے یہ ان کا نکاح کر دے اور وہ چلاتے رہیں ہمیں نہیں منظور نکاح نافذ ہو گیا۔ بعد بالغ ہونے کے بھی کچھ اختیار نہیں یا وہ عادل مسلمان کسی پر گواہی دیں وہ کہہ رہا ہے یہ جھوٹے ہیں میں نے ایسا نہیں کیا وہ کہدیں کہ اس نے ایسا کیا گواہی نافذ ہو گئی۔

ف لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین کے معنی

عرض۔ حضور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے آیا ہے یضع الجزیۃ اور ہماری شریعت میں جزیہ ہے تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری شریعت کے ناسخ ہوئے۔

ارشاد۔ یہ حکم کس میں ہے انجیل میں ہے یا توریت میں ظاہر ہے کہ ان میں نہیں بلکہ حدیث میں ہے یہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہوا اگر حضور یہ فرماتے کہ جزیہ ہمیشہ ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر اتار دیتے تو البتہ نسخ ہوتا۔

عرض۔ حضور قرآن مجید میں ہے کہ مسلمانوں نے یہ دعا کی [ف۲] رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اس طرح سے کافروں کے ہاتھ میں بے دست و پا نہ کردئے جائیں گے کہ ان کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ اگر اسلام سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ارشاد۔ یہ دعا کی تھی کہ کسی مسلمان کو فتنہ نہ کریا ہم کو فتنہ نہ کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ہے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہ قبول ہوئی اگر اس کے معنی یہ لئے جائیں کہ کبھی کوئی مسلمان کسی کافر کے فتنے میں نہ پھنسیگا تو پھر اس کے کیا معنی ہوں گے جو اصحاب الاخدود کے لئے فرمایا گیا اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

عرض۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [ف۳] كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ تو بعض

ف۱ عیسیٰ علیہ السلام کے جزیہ اٹھادینے نسخ شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیہ پر شبہہ اور اس کا جواب۔

ف۲ آیہ کریمہ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا الآیہ پر شبہہ اور اس کا جواب۔

ف۳ ختم اللہ لاغلبن انا ورسلی پر شبہہ اور اس کا جواب

انبیا شہید کیوں ہوئے۔

ارشاد۔ رسولوں میں سے کون شہید کیا گیا انبیا البتہ شہید کئے گئے رسول کوئی شہید نہ ہوا۔ یقتلون النبیین فرمایا گیا نہ کہ یَقتُلُونَ الرُّسُل عہ

عرض۔ حضورؐ فا مسلمان کتنا ہی بڑا گنہگار ہو لیکن کلمۂ اسلام پڑھتا ہے مسلمان پھر مسلمان ہے کافر سے بدتر تو کیا برابر بھی نہیں ہو سکتا قطع نظر یفعل ما یشاء کے کوئی وجہ کافر کو مسلمانوں پر مسلط ہونے کی نہیں معلوم ہوتی

ارشاد۔ اس کا جواب حدیث دے گی کما تکونوا یول علیکم جیسے تم ہو گے ویسا ہی حاکم تم پر بھیجا جائے گا۔

عرض۔ حضور فا۲ کچھ بھی ہو آخر مسلمان تو ہیں ان کا غلبہ اسلام کا غلبہ اور ان کی مغلوبیت سے اسلام کی مغلوبیت حالانکہ یہ ثابت ہے الاسلام یعلو ولا یعلی تو چاہیئے کہ مسلمان کبھی مغلوب نہ ہوں

ارشاد۔ اسلام کبھی مغلوب نہ ہوگا مسلمان مغلوب ہو جائیں مسلمانوں کے مغلوب ہونے سے اسلام کی مغلوبیت نہیں اسلام جب مغلوب ہوتا کہ کفار کی حجت مسلمانوں کی حجت پر غالب آجاتی حجتہم داحضۃ ان کی حجت مغلوب ہے (پھر فرمایا) حدیث فا۳ میں ہے اگر دنیا کی قدر اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو ایک گھونٹ اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔ ذلیل ہے ذلیلوں کو دی گئی جب سے اسے بنایا ہے کبھی اس کی طرف نظر نہ فرمائی دنیا کی روحانیت آسمان و زمین کے درمیان جو ہیں معلق ہے فریاد وزاری

عہ اور شہید ہو جانا مغلوبی نہیں غلبہ سے مراد غلبۂ حجت ہے کما یاتی ۱۲ مولف غفرلہٗ

فا کافر مسلمان پر کیونکر مسلط ہو سکتا ہے۔ فا۲ الاسلام یَعلُوا ولا یعلی ثابت ہے تو چاہیئے کہ مسلمان کبھی مغلوب نہ ہوں اس شبہ کا جواب۔ فا۳ دنیا عند اللہ سخت ذلیل ہے اگر مچھر کے پر کے برابر عزت ہوتی تو کافروں کو ایک گھونٹ نہ دیتا۔

کرتی ہے اور کہتی ہے اے میرے رب تو مجھ سے کیوں ناراض ہے مدتوں کے بعد
ارشاد ہوتا ہے "چپ خبیثہ" سورۂ زخرف شریف میں تو یہ ارشاد ہوتا ہے کہ
اندھے کہیں گے یہ کفر ہی حق ہے ورنہ ہم کافروں کے واسطے ان کے گھروں کی
چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنا دیتے اور ان کے گھروں کے دروازے اور
تخت سونے کے وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن
يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝
وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا ط وَإِن كُلُّ
ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝

صرف اس بات پر کہ کفار کو دنیا بہت دی ہے اور ہم کو تھوڑی اس پر تو
آپ جیسے عالم یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر سب دنیا انھیں دیدی جاتی اور ہم کو
بالکل نہ ملتی تو نہ معلوم کیا حال ہوتا (پھر فرمایا) ف۱ سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں
وہ لوگ جو دنیا میں سونے چاندی سے محبت رکھتے ہیں قیامت کے دن پکارے
جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتے تھے۔ ف۲ اللہ تعالیٰ
دنیا کو اپنے محبوب سے ایسا دور فرماتا ہے جیسے بلا تشبیہ بیمار بچے کو اس کی
مضر چیزوں سے ماں دور رکھتی ہے وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ
وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا ۝ آدمی اپنے منہ برائی مانگتا ہے جس طرح کہ
اپنے لئے بھلائی مانگتا ہے اللہ جانتا ہے کہ اس میں کتنا ضرر ہے یہ دعا مانگتا
ہے اور وہ نہیں دیتا (پھر فرمایا) ارشاد ہوتا ہے لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ
كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ط ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝
تم کو دھوکے میں نہ ڈالدے کافروں کا اہلے گہلے شہروں میں پھرنا یہ تھوڑی

ف۱ سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔
ف۲ دنیا محبوبانِ خدا سے دور رکھی جاتی ہے۔

پونجی ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

عرض۔ احلیل میں اگر پچکاری لگائی جائے تو پانی جو پچکاری کا واپس آئے گا وہ پاک ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ناپاک ہے اور ناقض وضو ہے۔

مؤلف۔ اعلیٰ حضرت قبلہ کی حدت مزاج کا تذکرہ تھا ایک صاحب نے عرض کیا ایک تو مزاج گرم دوسرے علم کی گرمی اس پر ارشاد فرمایا حدیث میں ہے ان الحدۃ تعتری قرّاء[ف۱] متی لعزۃ القراٰن فی اجوافھم قرّاء محاورۂ حدیث میں علما کو کہتے ہیں یعنی میری امت کے علما کو گرمی پیش آئے گی قرآن کی عزت کے سبب جو ان کے دلوں میں ہے۔

عرض۔ حضور کشتی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کشتی جس طور پر آج کل لڑی جاتی ہے محمود نہیں اس میں تن دری ہوتی ہے مجمع عام ہوتا ہے اور اس کے سبب نماز کی پابندی نہ کرے یا ستر کھولے تو حرام ہے۔ ہاں اگر خاص مجمع ہے اپنے ہی لوگ ہیں بند مکان میں نماز کی پابندی کے ساتھ بغیر ستر کھولے ہوئے لڑیں تو مضائقہ نہیں حضرت بہاؤ الحق والدین خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخارا میں حضرت امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ سن کر خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو دیکھا کہ مکان کے اندر خاص لوگوں کا مجمع ہے اکھاڑے میں کشتی ہو رہی ہے حضرت بھی تشریف فرما ہیں اور کشتی میں شریک ہیں حضرت خواجہ نقشبند عالم جلیل

ف۱ اقراء امتی کے معنی علماء امتی۔ ف۲ کشتی لڑنے کا حکم

ف۳ حضرت خواجہ بہاؤ الحق مرید حضرت امیر کلال ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت کی بیعت کا دلچسپ واقعہ۔

پابند شریعت ان کے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا حالانکہ کوئی ناجائز بات نہ تھی یہ
خطرہ آتے ہی غنودگی آگئی دیکھا کہ معرکہ حشر بپا ہے ان کے اور جنت کے درمیان
ایک دلدل کا دریا حائل ہے یہ اس پار جانا چاہتے تھے دریا میں اترے جتنا
زور کرتے دھنستے جاتے یہاں تک بغلوں تک دھنس گئے اب نہایت
پریشان کہ کیا کیا جائے اتنے میں دیکھا کہ حضرت امیر کلال تشریف لائے اور
ایک ہاتھ سے نکال کر دریا کے اس پار کر دیا۔ آپ کی آنکھ کھل گئی قبل اسکے
کہ یہ کچھ عرض کریں حضرت امیر کلال نے فرمایا ہم اگر کشتی نہ لڑیں تو یہ طاقت کہاں
سے آئے یہ سن کر فوراً قدموں پر گر پڑے اور بیعت کی (پھر بتذکرہ نفس کشی ارشاد
فرمایا) امام داؤد طائی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے.
امام نے جب دیکھا کہ ان کی دنیا کی طرف توجہ نہیں ان کو سب سے الگ کر کے
پڑھانا شروع کیا ایک دن تنہائی میں فرمایا اے داؤد آلہ طیار کر لیا مقصود
کس دن حاصل کرو گے ایک سال درس میں حاضر رہے یہ ریاضت کی کہ
طلبا آپس میں مذاکرہ کرتے ان کو آفتاب سے زیادہ وجہیں روشن معلوم ہوتیں
نفس بولنا چاہتا مگر یہ چپ رہتے غرض ایک سال کامل سکوت فرمایا جب ان
کے والد ماجد کا انتقال ہوا اسّی درہم اور ایک مکان ورثہ میں ملا وہ درہم
عمر بھر کے لئے کافی ہوئے اور مکان کے ایک درجے میں بیٹھا کرتے جب وہ گر گیا
دوسرے میں بیٹھنا شروع کیا جب وہ اس قابل نہ رہا تو اور درجے میں ! ادھر
ان کی روح نے پرواز کیا۔ ادھر بعض صالحین نے خواب میں دیکھا کہ داؤد
طائی نہایت خوشی کے ساتھ ہشاش بشاش دوڑے ہوئے چلے جا رہے
ہیں۔ انھوں نے کبھی آپ کو اس حالت میں نہ دیکھا تھا۔ پوچھا کیا ہے کیوں
دوڑے جاتے ہو فرمایا ابھی جیل خانہ سے چھوٹا ہوں خبر پائی وہی وقت انتقال

ف امام داؤد طائی تلمیذ امام اعظم کی نفس کشی

کا تھا۔ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر (پھر فرمایا) مسلمان عمر بھر کتنی ہی تنگی و مصائب میں رہے۔ ایک ہوا جنت کی دیں گے اور پوچھیں گے تم نے دنیا میں کیا تکلیف اٹھائی کہے گا واللہ کوئی تکلیف نہ اٹھائی اور کافر کو ہزار برس تک نازونعم میں رکھا جائے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی جائے گرم ہوا بھی نہ لگنے پائے قبر میں ایک جھونکا اسے جہنم کا دیں گے کہے واللہ مجھے دنیا میں کوئی آرام نہیں ملا۔ (پھر فرمایا) وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ نعیم اور ملک کبیر دیتے ہیں دنیا کی ایک ذراسی تکلیف پر عقل تو گوارا نہیں کرتی کہ ملک کبیر آرام دنیا کی متاع قلیل کے بدلے چھوڑ دیا جائے مگر نفس اس کے عکس کو گوارا نہیں کرتا خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا انسان اپنے قدموں کے نیچے دیکھتا ہے آگے نظر نہیں کرتا۔ یہاں کے آرام کو آرام سمجھتا ہے اور یہاں کی تکلیف کو تکلیف حالانکہ بہت سے آرام یہاں کے وہاں کی تکلیف ہیں اور بہت سی یہاں کی تکلیف وہاں کے آرام ہیں۔ (پھر فرمایا) میرے حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز کے خالہ زاد بھائی الف کا نام تب نہ جانتے تھے یہاں ایک شخص صوفی بنے ہوئے تھے ان کے پاس آمدورفت زیادہ تھی انھوں نے مذہب تفضیلیہ اختیار کر لیا۔ میرا پندرہ سولہ برس کا سن تھا میں انھیں حدیثیں سناتا اور سمجھاتا کہ اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ تفضیل باطل ہے وہ نہ مانتے افیون کے عادی تھے جب حج کو گئے اور تین منزل مدینہ طیبہ رہ گیا۔ افیون کی ڈبیہ نکالی کھانا چاہی فوراً بدن میں ایک جھرجھری پیدا ہوئی اور کہا کیا حضور کے سامنے بھی کھاؤں گا اور ہاتھ سے پھینک دی وہاں سے واپس آنے پر چند روز زندہ رہے راہ میں افیون کھانا چھوڑ دیا تھا یہ (یعنی افیون کا کھانا) تھی بداعمالی مگر وہ تھی عقیدے کی برائی اور عقیدہ کی برائی بدتر ہے بداعمالی سے۔ مرتے وقت بیوی کو بلا کر کہا

فا مسلمان کے مصائب دنیا اور کافر کی راحتیں ہیچ ہیں۔

میرا بھتیجا مجھے سمجھایا کرتا تھا اور میری سمجھ میں نہ آتا تھا اب میں سمجھا کہ وہی حق تھا تم شاہد رہو کہ میرا وہی عقیدہ ہے جو احمد رضا کا ہے۔ میں نے ان کو ایک روز خواب میں دیکھا...... ؎ ...... کہنے لگے تم نے وہ حدیث مجھ سے بیان نہیں کی تھی کہ جو دنیا میں ہنستے وہ وہاں روتے ہیں اور جو دنیا میں روتے ہیں وہ وہاں ہنستے ہیں (پھر فرمایا) تین چیزیں ضروری ہیں ایک لقمہ جس سے جان باقی رہے اور ایک پارچہ جس سے اپنا ستر ڈھانک لے اور ایک سوراخ جس میں گھس کر بیٹھ رہے اس کے لئے حلال مال بہت مل سکتا ہے (پھر فرمایا) جب ف۱ نفس کمزور ہو جائے گا روح اور قلب قوی ہو جائے گا کھانا نہ کھایئے آٹھ دن کامل بیٹھے رہیئے کچھ اثر نہ ہوگا

عرض: حضور یہ شعر کیسا ہے ؎

ارے یہ وہ ہیں عبد القادر محبوب سبحانی

کہ نابینا کو بینا چور کو ابدال کرتے ہیں

ارشاد: کوئی حرج نہیں حضور ف۲ نے تو کافروں کو اوتاد و ابدال بنایا ہے (پھر فرمایا) ایک صاحب پیر کامل کی تلاش میں تھے بہت کوشش کی مگر پیر کامل نہ ملا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ضرور ہم انھیں اپنی راہ دکھائیں گے۔ یہ جو ف۳ لوگ کہتے ہیں، ہم نے اس قدر مجاہدات کئے کچھ نہ ہوا۔ جھوٹے ہیں تاکید کے ساتھ فرمایا جاتا ہے لَنَهْدِیَنَّهُمْ حقیقۃً مجاہدہ ہی نہیں کرتے۔ خیر ان کی

؎ یہاں الفاظ کریمہ ساقط ہو گئے ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

ف۱ نفس ضعیف ہوتا ہے تو روح و قلب قوت پاتے ہیں۔

ف۲ حضور غوث اعظم نے کافروں کو بعد ہدایت اوتاد و ابدال کر دیا۔

ف۳ مجاہدات و طلب صادق کے یقینی منافع کا بیان۔

طلب صادق تھی جب کوئی نہ ملا تو مجبور ہو کر ایک رات عرض کیا اے رب تیری عزت کی قسم آج صبح کی نماز سے پہلے جو ملے گا اس سے بیعت کر لوں گا۔ صبح کی نماز پڑھنے جا رہے تھے سب میں پہلے راہ میں ایک چور ملا جو چوری کئے آرہا تھا انھوں نے ہاتھ پکڑ لیا کہ حضرت بیعت لیجئے وہ حیران ہوا۔ بہت انکار کیا نہ مانے آخر کار اس نے مجبور ہو کر کہدیا کہ حضرت میں چور ہوں یہ دیکھئے چوری کا مال میرے پاس موجود ہے آپ نے فرمایا میرا تو میرے رب سے عہد ہے کہ آج صبح کی نماز سے پہلے جو ملے گا بیعت کر لوں گا اتنے میں حضرت سیدنا خضر علیہ السلام تشریف لائے اور اس چور کو مراتب دیئے تمام مقامات فوراً طے کرائے ولی کیا اور اس سے بیعت لی اور انھوں نے اس سے بیعت لی (پھر فرمایا) طلب صادق کبھی خالی نہیں جاتی دنیا میں جن چیزوں کو طلب کرتے ہیں وہ دو قسم ہیں ایک وہ کہ آپ طلب کریں اور وہ بھاگیں اور دوسری وہ جو اپنی جگہ پر رہیں کہیں بھاگ کر نہ جائیں نہ آپ کی طرف آئیں اور یہاں فرمایا جاتا ہے جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک گز آتا ہوں اور جو میری طرف دو گز آتا ہے اس کی طرف چار گز آتا ہوں اور جو میری طرف آہستہ آتا ہے میں اس کی طرف لپک کر آتا ہوں اور جو میری طرف لپک کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں (پھر فرمایا) حضرت[ف۱] سیدنا شاہ آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ مارہرہ شریف میں تشریف فرما ہیں۔ ایک صاحب سب سجادوں میں گھومے ہوئے مجاہدے ریاضتیں کئے ہوئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے یہی شکایت کی کہ اتنے برسوں سے طلب میں پھرتا ہوں مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ فرمایا ٹھہرو۔ ایک حجرہ میں خانقاہ شریف کے ٹھہرایا خادم کو حکم دیا انھیں مچھلی کھانے کو دی جائے اور پانی کا ایک قطرہ

ف۱ ایک طالب علم اور سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہ کا دلچسپ واقعہ

نہ دیا جائے اور بعد کھانا کھانے کے فوراً حجرہ باہر سے بند کر دیا جائے۔ خادم نے مچھلی دی جب وہ کھا چکے فوراً زنجیر بند کر دی اب یہ اندر سے چلاتے ہیں چیختے ہیں کہ مجھے پانی دیا جائے مگر کون سنتا ہے۔ صبح کو حضور نماز کے واسطے تشریف لائے خادم نے حجرہ کھولا کھلتے ہی پانی پر جا گرے اور جس قدر پیا گیا خوب پیا نماز کے بعد حضرت نے فرمایا خیریت ہے عرض کیا حضور رات تو خادموں نے مار ہی ڈالا تھا کہ مجھے ایسی گرمی میں اول تو مچھلی کھانے کو دی دوسرے ایک قطرہ پانی کا نہ دیا اور پیاسا ہی حجرہ میں بند کر دیا۔ فرمایا پھر رات کیسی گذری۔ عرض کیا جب تک جاگتا رہا پانی کا خیال جب سویا سوائے پانی کے اور کچھ نہ دیکھا۔ فرمایا طلب صادق اس کا نام ہے۔ کبھی ایسی طلب بھی کی تھی جس کی شکایت کرتے ہو وہ مجاہدات کیے ہوئے قلب صاف تھا نفس کا جو دھوکا تھا فوراً کھل گیا اور مقصود حاصل ہو گیا اپنے نام لینے والے کو وہ ضائع نہیں چھوڑتا (اسی سلسلہ میں فرمایا) سلطان[ف۱] عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک بہروپیے نے صوفی بن کر دھوکا دیدیا۔ آپ نے حسب وعدہ انعام دینا چاہا اس نے کہا خدا کا جھوٹا نام لینے سے تو تم جیسا بادشاہ میرے پاس حاضر ہوا سچا نام لوں گا تو کیوں نہ مجھ پر رحم فرمائے گا (پھر فرمایا) یہی معنی ہیں حضرت جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کے ؎

متاب[ف۲] از عشق رو گرچہ مجازیست
کہ آں بحر حقیقت کارسازیست

[ف۳] جو کسی کا تشبہ کرتا ہے اللہ اس کو بھی اسی گروہ میں شامل کر دیتا ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُم

ف۱ سلطان عالمگیر کو ایک بہروپئے کا جواب۔
ف۲ حضرت جامی قدس سرہ السامی کے ایک شعر کے معنی۔
ف۳ صالحین سے شبہ کا فائدہ فاسقین و کافرین سے تشبہ کا ضرر۔

تشبہ کا یہ فائدہ ہوتا ہے (پھر فرمایا) یہ حاصل ہے ہماری نماز و روزہ کا صرف اصلی نمازیوں کا تشبہ ہے اور من تشبہ بقوم فهو ان شاء اللہ تعالیٰ منھم امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے تواجد[1] سے وجد پیدا ہوتا ہے تشبہ کی صورت یہ ہے کہ بہ تکلف وجد بنائے ہوتے ہوتے ہو جائے گا ہاں یہ نیت نہ ہو کہ لوگ میری تعریف کریں یہ ریا ہے اور حرام ہے حدیث میں ہے[2] لا تمارضوا فتمرضوا بہ تکلف بیمار نہ بنو کہ حقیقۃً بیمار ہو جاؤ گے دوسری حدیث سخت تر ہے لا تمارضوا فتمرضوا فتموتوا فتدخلوا النار جھوٹے بیمار مت بنو کہ سچے بیمار ہو جاؤ گے اور مر جاؤ گے تو جہنم میں داخل ہو گے۔

عرض۔ تو حضور بہ تکلف بیمار بننا گناہ کبیرہ ہے۔

ارشاد۔ ہاں اگر یہ حدیث صحیح ہو تو کبیرہ ہو جائے گا کہ ایک[3] تعریف کبیرہ کی یہ ہے کہ جس پر حدیث صحیح میں لعنت آئی یا وعید وارد ہو۔

عرض۔ صغیرہ کا استخفاف کبیرہ ہے[4]

ارشاد۔ بعض وقت صغیرہ کا استخفاف کفر ہو جائے گا جب کہ اس کا گناہ ہونا ضروریات دین سے ہو علما فرماتے ہیں کسی نے کوئی گناہ کیا اس سے لوگوں نے کہا توبہ کر جواب دیا چہ کردہ ام کہ توبہ کنم۔ کفر۔ بہت[5] سے صغائر ایسے ہیں جن کا معصیت ہونا ضروریات دین سے ہے مثلاً اجنبیہ سے مس[6] و تقبیل صغیر ہے الا اللمم میں داخل ہے اگر حلال جانے کافر ہے (پھر فرمایا) جس کو سمجھا

ف[1] تواجد سے وجد حاصل ہوتا ہے۔ ف[2] بیمار بننے والے پر سخت وعید

ف[3] گناہ کبیرہ کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ جس پر حدیث صحیح میں لعنت یا وعید وارد ہے۔

ف[4] صغیرہ کا استخفاف کبیرہ بلکہ بعض وقت کفر تک لے جاتا ہے۔

ف[5] بہت صغائر کا معصیت ہونا ضروریات دین میں داخل۔

ف[6] اجنبیہ کو بشہوت مس کرنا یا اس کا بوسہ صغیرہ ہیں مگر حلال جاننے والا کافر

کہ یہ ہلکا گناہ ہے فوراً صغیرہ سے کبیرہ ہوگیا اولیائے کرام فرماتے ہیں اس گناہ کو دوسرے گناہ سے نسبت دیتا ہے کہ اس سے چھوٹا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ گناہ کس کا کر رہا ہے اگر دیکھتا تو یہ فرق نہ کرتا۔

عرض ۔حضور چاند دیکھنے کے وقت ایک دعا آئی ہے اعوذ باللہ من شر ھذا اس کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد ۔دنیا میں ایمان خیر محض ہے اور کفر شر محض ان دونوں کے سوا نہ کوئی چیز شر محض ہے نہ خیر محض آفتاب کے غروب ہونے کے بعد جب چاند روشن ہوتا ہے اس وقت سرکش و متمرد جن زمین پر منتشر ہوتے ہیں اسی واسطے حدیث میں آیا ہے اپنے بچوں کو روکے رہو۔ مغرب[ف ۱] سے عشا تک بہت لوگ اس بات کو بہادری سمجھتے کہ جب لوگوں کی پہچل موقوف ہو۔ اس وقت چلیں پھریں یہ جہالت ہے حدیث میں ہے جب[ف ۲] پہچل موقوف ہو باہر نہ نکلو اور اکیلے[ف ۳] مکان میں تنہا سونے کو بھی لوگ فخر سمجھتے ہیں حالانکہ اس کو بھی منع فرمایا ہے۔ اس کے بعد کچھ واقعات مار گزیدہ اشخاص کے ذکر ہوئے اس پر ارشاد فرمایا حدیث میں ہے[ف ۴] اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ جو صبح کو پڑھ لے گا تمام دن زہریلے جانوروں سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک۔

عرض ۔حضور[ف ۵] گیند کھیلنا کیسا ہے۔

ارشاد ۔عبث ہے اگرچہ صاحب ہدایہ نے ہر عبث کو حرام لکھا ہے

ف ۱ مغرب سے عشا تک بچوں کو باہر نکالنے کی حدیث میں کیوں ممانعت ہے۔

ف ۲ جب رات کو پہچل موقوف ہو اس وقت تنہا باہر نکلنے کی حدیث میں کیوں ممانعت ہے

ف ۳ اکیلے مکان میں تنہا نہ سونا چاہئے۔

ف ۴ زہریلے جانور سانپ بچھو وغیرہ سے محفوظ رہنے کی دعا۔ ف ۵ گیند بلے کا حکم

لیکن صحیح یہ ہے کہ عبث باطل ہے حدیث میں ہے لھو المومن باطل الا فی ثلاث مسلمان کا ہر لہو باطل ہے۔ مگر تین باتوں میں اوّل گھوڑا پھرانا دوسرے تیر اندازی تیسرے اپنی عورت سے ملاعبت یہ ان تینوں باتوں میں داخل نہیں اس لئے باطل ہے۔

حضور ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر حکم مسئلہ ارشاد فرما رہے تھے ایک اور صاحب نے یہ موقع قدمبوسی سے فیضیاب ہونے کا اچھا سمجھا قدمبوس[ف۱] ہوئے فوراً چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا اور ارشاد فرمایا اس طرح میرے قلب کو سخت اذیت ہوتی ہے یوں تو ہر وقت قدمبوسی ناگوار ہوتی ہے مگر دو صورتوں میں سخت تکلیف ہوتی ہے ایک تو اس وقت کہ میں وظیفہ میں ہوں۔ دوسرے جب میں مشغول ہوں اور غفلت میں کوئی قدمبوس ہو کہ اس وقت میں بول سکتا نہیں (پھر فرمایا) کہ میں ڈرتا ہوں خدا وہ دن نہ لائے کہ لوگوں کی قدمبوسی سے مجھے راحت ہو اور جو قدمبوس نہ ہو تو تکلیف ہو کہ یہ ہلاکت ہے (پھر فرمایا) تعظیم[ف۲] اسی میں ہے کہ جس بات کو منع کیا جائے وہ پھر نہ کی جائے اگرچہ دل نہ مانے کون مسلمان ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سُنے تو سجدہ کرنے اور سر جھکا دینے کو اس کا دل نہ چاہے واللہ العظیم اگر سجدہ کیا جائے تو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوں گے راضی نہ ہوں گے ورنہ ہم سے تو سجدہ بھی ان کی عظمت کے لائق نہیں ہو سکتا۔ اُن کو فرشتوں نے سجدہ کیا اُن کو جبریل[ف۳] نے سجدہ کیا۔

ف۱ قدمبوسی کی، ف۲ تعظیم یہی ہے کہ جس سے نہی کی جائے اُسے نہ کیا جائے۔

ف۳ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جبریل وملائکہ نے سجدہ کیا۔

ف حضرت قدس سرہ کو اپنی قدمبوسی نہایت ناگوار ہوتی بارہا لوگوں کو اس سے سختی سے منع فرمایا ۱۲ مؤلف غفرلہ

عرض ۔ حضور جبریل علیہ السلام نے بھی کسی وقت سجدہ کیا تھا۔
ارشاد ۔ تمام فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم تھا اور ایسا قطعی حکم کہ ایک جو ان میں ملا ہوا تھا اس نے نہ مانا ملعون ابدی کر دیا گیا اور ان میں سے جو نہ مانتا یہی حال ہوتا۔ مگر ملائکہ تو معصوم ہیں ائمۂ دین فرماتے ہیں ملائکہ کو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سجدہ کا جو حکم ہوا تھا وہ حقیقۃً سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا۔ آدم[1] علیہ الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے۔ جیسے کعبہ قبلہ ہے اور سجدہ اللہ کو (پھر فرمایا) وہ فضائل جو عطا کئے حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جیسے مردوں کو زندہ کرنا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ان کے سوا۔ ان کا اثر تو یہ ہوا کہ ان کے امتی بننے والے ان کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنے لگے۔ کس کے فضائل ہیں جو اس سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ سکیں فرمایا گیا تمہارا دین یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ عبدہ پہلے ہے رسولہ بعد کو کہ عبد کے درجے سے نہ بڑھا دینا احادیث میں کس قدر تاکید کے ساتھ سجدہ کی ممانعت فرمائی گئی کہیں فرمایا سجدہ لغیر اللہ حرام ہے کہیں فرمایا سجدہ اللہ کے لئے خاص ہے کہیں فرمایا سجدہ غیر اللہ کو نہ کرو اتنی احتیاطوں کے ساتھ سجدہ حرام کیا گیا ورنہ کیا جانئے کیا ہوتا (پھر ان صاحب سے فرمایا) اللہ آپ کو شر سے بچائے اور امن و امان میں رکھے معاف فرمایئے غصے میں ایسے الفاظ نکل گئے میں سچ کہتا ہوں کہ اس سے مجھے ایسی ناگواری ہوتی ہے گویا تیر سینہ سے پیٹھ کو نکل گیا۔

عرض ۔ حضور[3] اکثر دوکاندار جب کسی کو سودا قرض دیتے ہیں تو قیمت سے

---

[1] سجدہ کے وقت آدم علیہ السلام قبلہ تھے اور سجدہ اللہ کو۔ [2] سجدہ تحیتاً حرام ہے۔
[3] قرض نقد سے زائد قیمت پر دینا جائز ہے۔

زیادہ لیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کوئی حرج نہیں غایت یہ کہ خلاف اولیٰ ہے۔

عرض۔ حضور عقد انامل بھی حدیث میں آیا ہے۔

ارشاد۔ کوئی خاص[ف۱] طریقہ اس کا حدیث میں مذکور نہیں البتہ ایک حدیث میں ہے اعقدن الانامل فانھن مسئولات مستنطقات پوروں پر ذکر الٰہی کا شمار کرو کہ ان سے سوال ہوتا ہے یہ بولیں گے۔

عرض۔ حضور سحر میں قلب حقیقت ہو جاتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ سحر میں اصل شے بالکل متغیر نہیں ہوتی سحرۂ فرعون کے بارے میں فرمایا جاتا ہے سحروا اعین الناس واسترھبوھم لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرا دیا یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِھِمْ اَنَّھَا تَسْعٰی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال میں ان کے جادو سے یہ بات پیدا ہو گئی کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتی ہیں سلطان جہانگیر مرحوم جد سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں ایک بازی گر آیا اور چند تماشے دکھائے پھر عرض کی حضرت مجھے آسمان پر جانے کی ضرورت ہے ایک میرا دشمن آسمان پر ہے عورت کو حفاظت کے لئے محلات شاہی میں بھجوا دیجئے۔ خیر عورت بھیجدی گئی اس نے پیچک نکال آسمان کی طرف پھینکی۔ اب یہ اس کچے ڈورے پر چڑھتا ہوا آسمان کی طرف چلا یہاں تک کہ نظروں سے غائب ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد شور و غل کی آوازیں آنے لگیں اور ایک ہاتھ آ کر گرا پھر دوسرا ہاتھ پھر ایک پاؤں پھر دوسرا پھر سر اور دھڑ بھی جدا ہو کر گرا جس سے معلوم ہوا کہ دشمن غالب اور یہ مغلوب ہوا۔ عورت نے جب یہ خبر سنی محل سے نکل کر آئی تمام اعضا جمع کئے پھر خوب آگ روشن کر کے مع ان اعضا کے جل کر خاکستر ہو گئی۔ تھوڑی دیر میں دیکھا

ف۱ حدیث میں عقد انامل کا کوئی خاص طریقہ تو نہیں ہاں حکم ہے۔

تو وہی بازی گراسی ڈورے پر سے اترا چلا آتا ہے اس نے حاضر ہو کر بادشاہ سے کہا کہ حضور کی توجہ سے میں اپنے دشمن پر غالب آیا۔ اب حضور میری بیوی کو محل سے بلوادیں یہاں حضور خود ہی حیران تھے کہ کون بازیگر اور کس کی بیوی ابھی ابھی تو دونوں آگ میں جل گئے جب اس نے تقاضا کیا تو بادشاہ نے ساری کیفیت بیان کی یہ راکھ جلی ہوئی پڑی ہے اُس نے کہا حضور ہم غریبوں کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے گا۔ میری بیوی تو محل میں ہے میں تو حضور کے سپرد کر گیا تھا۔ اب بادشاہ اور تمام حاضرین حیران کہ اس کو کیا جواب دیں اس نے کہا اگر حضور اجازت دیں تو میں آواز دے کر محل سے بلالوں بادشاہ کی اجازت پر اس نے آواز دی فوراً وہ عورت محل سے نکل آئی۔

عرض۔ حضور والا اگر اس میں اعمال بد جیسے شیاطین سے استعانت وغیرہ نہ ہوں تو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اعمال جس میں کچھ نہ ہوں جیسے آج کل کے بھانمتی تماشے کرتے ہیں اس میں محض ہتھ پھیری ہوتی ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں یہ بھی حرام ہے کہ اس میں دھوکا دینا ہے اور دھوکا دینا شریعت پسند نہیں فرماتی حدیث میں ہے من غشنا فلیس منا وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکا دے ہاں کافر حربی سے ایسا کر سکتا ہے ذمی سے نہیں کہ وہ ہماری امان میں ہے لھم مالنا وعلیھم ما علینا ایسے ہی مستامن ہے کہ اس کے لئے ایک سال تک ذمی کے احکام ہیں غدر ہماری شریعت میں جائز نہیں۔

عرض۔ معجزہ میں قلب ماہیت ہوتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اس میں علما کا اختلاف ہے کہ قلب ماہیت محال ہے یا ممکن جو کہتے ہیں کہ محال ہے ان کے نزدیک پہلی حقیقت فنا ہو جاتی ہے اور دوسری حقیقت رب العزۃ پیدا فرما دیتا ہے تو معجزہ میں تبدیل حقیقت نہ ہوئی بلکہ تجدید ماہیت اور جو ممکن مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ معجزہ میں قلب حقیقت

ہوتا ہے لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ معجزہ واقعی ہوتا ہے قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ وہ سب بندر ہو گئے اس میں کوئی شبہ نہیں یہ تاویل کہ ان کی عقلیں بندر کی سی ہو گئیں وہی لوگ کرتے ہیں جن کی عقلیں بندر کی سی ہیں۔ ان کے دل میں نصوص قرآنیہ کی عظمت نہیں جتنے گمراہ ہوئے سب اسی دروازہ سے کہ انھوں نے نصوص میں تاویلیں کرنا شروع کیں جو نص اپنی اوندھی عقل کے موافق ہوئی خیر اور جہاں ذرا درا ہوئی فوراً تاویل گھڑ دی۔ (پھر فرمایا) ان کی عقلیں بندر کی عقل سے بھی بدتر ہیں۔ بندر کے قلب میں عظمت ہے قرآن عظیم کی۔ ایک مرتبہ ننھے میاں (برادر خورد اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز) اپنی چھت پر قرآن عظیم پڑھ رہے تھے سامنے دیوار پر ایک بندر بیٹھا تھا یہ کسی کام کو اٹھ کر گئے بندر دوڑتا ہوا سامنے دیوار پر گذرا اور اس پار جانا چاہتا تھا جیسے ہی قرآن عظیم کے محاذات پر آیا۔ قرآن عظیم کو سجدہ کیا اور اپنی راہ چلا گیا۔ (پھر فرمایا) میں نے بندر کو قیام کرتے دیکھا میں اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے منجھلے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے مجلس میلاد پڑھ رہا تھا ایک بندر سامنے دیوار پر چپکا مؤدب بیٹھا سن رہا تھا جب قیام کا وقت آیا مؤدب کھڑا ہو گیا پھر جب بیٹھے وہ بھی بیٹھ گیا وہ بندر تھا وہابی نہ تھا حدیث میں ہے مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَيَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا مَرَدَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ کوئی شے ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوائے سرکش جن اور آمیوں

؎ جناب مرزا ذاکر بیگ صاحب نے مجھ سے اس قسم کے سانپ کا واقعہ بیان کیا کہ انھوں نے مجلس میلاد شریف کی تھی جب خوب مجمع ہو گیا ایک سانپ تیزی سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا جب تک مجلس شریف ہوتی رہی بیٹھا سنتا رہا بعد ختم چلا گیا نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے لوگوں نے بہت چاہا کہ اسے ماردیں مرزا صاحب فرماتے ہیں میں نے سب کو باز رکھا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے ہے میں ہرگز نہ مارنے دوں گا ۱۲ مؤلف غفرلہ

کے اپھر فرمایا) وہ تو وہ ہیں اُن کے غلاموں کا کہنا ایسا مانتے ہیں کہ مطیع غلام
ایسا نہ مانے گا حضرت سیدی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اولیا سے
ہیں نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکاتھم فی الدنیا والدنیا والآخرۃ آپ جنگل میں
رہتے تھے ایک شخص نے ایک بیل نذر مانا جب وہ خوب موٹا تازہ ہو گیا تو اس
کو لے کر حضرت کی خدمت میں چلا طیار بہت تھا راستہ میں چھوٹ گیا۔ ہر
چند تلاش کیا نہ ملا آخیر مایوس ہو کر لوٹ آیا۔ ایک اور شخص کہ اس کے پاس
ایک ہی بیل تھا تمام کھیتی وغیرہ کا کام اسی سے لیتا نہایت لاغر و نحیف ہو گیا
تھا لے کر حاضر ہوا عرض کیا حضرت میرے رزق کا ذریعہ یہی بیل ہے دعا
فرمایئے یہ دبلا بہت ہے اس میں طاقت آجائے۔ آپ کے پاس چند شیر
بیٹھے تھے ایک کو اشارہ فرمایا وہ گیا اور اس بیل کا شکار کیا اور کچھ کھایا پھر
دوسرے کو اشارہ فرمایا وہ گیا اور کچھ کھایا اسی طرح سب نے کھایا اور وہ
بیل ختم ہو گیا۔ یہ شخص اپنے دل میں کہنے لگا میں اچھی دعا کرانے آیا تھا کہ
کہ میرا دُبلا بیل بھی ہاتھ سے گیا۔ تھوڑی دیر میں اچھا موٹا تازہ بیل آیا۔ جو اس
آدمی سے چھوٹ گیا تھا اور سامنے آکر مؤدب کھڑا ہو گیا۔ فرمایا اسے اُس کے
بدلے میں لے لے اُس نے لے تو لیا لیکن دل میں یہ خطرہ گزرا یہ شیر حضرت کی
خدمت میں بیٹھے ہیں حضرت کے سامنے تک تو کچھ نہیں بولتے یہاں سے پھر مجھے
اور اس بیل کو کھالیں گے۔ آپ کو فوراً اس خطرہ پر اطلاع ہو گئی اور کیوں نہ ہو
جو اس کو جانتا ہے اس سے کوئی شے پوشیدہ نہیں فرمایا شیروں سے ڈرتے ہو
اب ان کے دل میں یہ خطرہ آیا کہ نہ معلوم کس کا بیل ہے کوئی پوچھے تو کیا کہوں گا
خود ہی فرمایا تم سے کوئی نہ بولے گا ایک شیر کو اشارہ فرمایا وہ ان کے ساتھ کتے
کی طرح ہو لیا اور ان کی اور ان کے بیل کی حفاظت کی آبادی کے قریب آکر
وہ شیر واپس چلا گیا (اسی سلسلہ میں فرمایا) ایک صاحب اولیائے کرام میں سے

ف اولیا کی خطرات قلب پر اطلاع کی حکایات

تھے ان کی خدمت میں دو عالم حاضر ہوئے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تجوید کے بعض قواعد مستحبہ ادا نہ ہوئے ان کے دل میں خطرہ گزرا کہ اچھے ولی ہیں جن کو تجوید بھی نہیں آتی اس وقت تو حضرت نے کچھ نہ فرمایا۔ مکان کے سامنے ایک نہر جاری تھی۔ دونوں صاحب نہانے کے واسطے وہاں گئے کپڑے اتار کر کنارے پر رکھدئے اور نہانے لگے۔ اتنے میں ایک نہایت مہیب شیر آیا اور سب کپڑے جمع کر کے ان پر بیٹھ گیا۔ یہ دونوں صاحب ذرا ذرا سی لنگوٹیاں باندھے اب نکلیں تو کیسے۔ علما کی شان کے بالکل خلاف جب بہت دیر ہو گئی حضرت نے فرمایا کہ بھائیوں ہمارے دو مہمان سویرے آئے تھے وہ کہاں گئے کسی نے کہا حضور وہ تو اس شکل میں ہیں۔ تشریف لے گئے اور شیر کا کان پکڑ کر ایک طمانچہ مارا اس نے دوسری طرف منہ پھیر لیا آپ نے اس طرف مارا اس نے اس طرف منہ پھیر لیا فرمایا ہم نے نہیں کہا تھا کہ ہمارے مہمانوں کو نہ ستانا۔ جا چلا جا شیر اٹھ کر چلا گیا۔ پھر ان صاحبوں سے فرمایا تم نے زبانیں سیدھی کی ہیں اور ہم نے قلب سیدھا کیا یہ ان کے خطرہ کا جواب تھا۔

عرض ۔ مندر میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔

ارشاد ۔ اگر وہ [فا] کفار کے قبضہ میں ہے تو مکروہ و ممنوع ہے کہ وہ ماوائے شیاطین ہے اور اول تو مندروں میں جانا ہی کب جائز ہے۔

ایک روز بعد نماز ظہر باہر تشریف فرما ہوئے عالی جناب فواضل اکتساب مولوی چودھری عبدالحمید خاں صاحب رئیس سہاور مصنف کنز الآخرۃ بھی حاضر تھے ان سے ارشاد فرمایا کہ اس بار مجھے ۴۳ دن کامل بخار رہا کسی وقت کم نہ ہوا۔ انہوں نے عرض کیا جاڑا بھی آتا تھا۔ اس پر ارشاد ہوا۔ جاڑا طاعون اور وبائی امراض جس قدر ہیں اور نابینائی و یک چشمی برص۔ جذام

فا مندر میں نماز کا حکم۔

وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے جس پر میرا ایمان ہے (پھر فرمایا)[1] اس میں بھی خوف ہے کہ کوئی مرض نہ ہو بفضلہ تعالیٰ بخار و درد سر و درد کمر تو اکثر رہتا ہے۔ ایک مرتبہ کمر میں بہت شدت سے درد ہوا اور اس کا اثر اعصاب پر پڑا کہ ہاتھ سیدھا نہ ہوتا تھا (پھر فرمایا) بخار[2] و درد سر تو مبارک امراض ہیں کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہوا کرتے ایک صاحب حضرات اولیائے کرام میں سے تھے ان کو درد سر لاحق ہوا تمام رات نوافل میں گزار دی اس شکریہ میں کہ مجھے وہ مرض دیا جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مرض ہے اور یہاں یہ حالت ہے کہ جب کبھی درد سر ہوا تو یہی کوشش کی جاتی ہے کہ اول وقت نماز عشا سے فارغ ہو جائیں۔ ایک صاحب کے رخسارہ پر لقوہ کا اثر ہو گیا تھا انھوں نے حاضر ہو کر حضور والا سے دعائے خیر چاہی ارشاد فرمایا لوہے کے پتّر پر سورۂ زلزال شریف کندہ کرا لیجئے اور اسے دیکھتے رہا[3] کیجئے۔

عرض۔ حضور بسم اللہ کرانے کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے۔

ارشاد۔ شرعاً کچھ مقرر نہیں[4] ہاں مشائخ کرام کے یہاں چار برس چار مہینے چار دن مقرر ہیں۔ حضرت[5] خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی تقریب بسم اللہ

ف[1] کوئی مرض نہ ہونا بھی خوف کی بات ہے۔

ف[2] اللہ اکبر کام اس حالت علالت میں بھی نہ چھوٹتا اسی مرتبہ کا واقعہ ہے کہ دوات سینہ اقدس پر رکھوائی اور لیٹے لیٹے ہی تحریر فرمایا ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

ف[2] بخار اور درد سر مبارک امراض ہیں کہ انبیا کے مرض ہیں۔

ف[3] لقوہ کا بہتر علاج ف[4] بسم اللہ کس عمر میں ہو۔

ف[5] حضرت خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت۔

مقرر ہوئی لوگ بلائے گئے حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام ہوا کہ ٹھہرو حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور میں قاضی حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا صاحبزادے پڑھیئے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ نے پڑھا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور شروع سے لیکر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب نے فرمایا صاحبزادے آگے پڑھئے فرمایا میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنی ہی سُنے تھے اور اسی قدر ان کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔

عرض۔ حضور[ف۱] کے کاکی ہونے کی کیا وجہ ہے۔

ارشاد۔ کاک کلچے کو کہتے ہیں حضرت کو ایک مرتبہ چند فاقے ہوئے تھے اور گھر بھر میں کسی کے پاس کچھ کھانے کو نہ تھا۔ اس وقت آسمان سے آپ کے واسطے کاکیں آئی تھیں یوں کاکی مشہور ہو گئے (پھر فرمایا) حضرت[ف۲] شیخ فرید الحق والدین گنجشکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مرتبہ ۸۰ فاقے ہو چکے تھے نفس بھوکا تھا الجوع الجوع پکار رہا تھا اس کے بہلانے کے لئے کچھ سنگریزے اُٹھا کر منہ میں ڈالے ڈالتے ہی شکر ہو گئے۔ جو کنکر منہ میں ڈالتے شکر ہو جاتا اسی وجہ سے آپ گنجشکر مشہور ہیں حضرت[ف۳] محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب زر بخش ہے حضرت[ف۴] کی بخشش کی یہ حالت تھی کہ بادشاہ کے یہاں سے خوان بڑے بڑے قیمتی جواہرات کے لاکر رکھے گئے۔ ایک صاحب حاضر تھے انھوں نے عرض کی الھد[ف۵] ایا مشترکۃ

ف۱ حضور کے کاکی کہے جانے کی وجہ، ف۲ گنج شکر کہے جانے کی وجہ، ف۳ حضرت محبوب الٰہی کا لقب زر بخش کیوں، ف۴ حضرت کے جود و کرم کی کیفیت، ف۵ الھدایا مشترکۃ کا ایک جواب حضرت محبوب الٰہی کا اور اس کے خلاف حضرت امام ابو یوسف کا اور خلاف کی وجہ۔

ارشاد فرمایا اما تنہا خوشتر یہ فرما کر سب ان کو دیدئے حضرت سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہارون رشید نے روپے اشرفیوں کے خوان بھیجے ایک صاحب نے عرض کی الھدایا مشترکۃ ارشاد فرمایا یہ امثال فواکہ کے لئے ہے کہ جو ہدیہ پیش کیا جائے وہ تمام حاضرین میں مشترک ہوتا ہے ان کے سوا اور چیزوں کا یہ حکم نہیں ان دونوں واقعوں کو لکھ کر ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ اعتراض کیا کہ دونوں کا جواب آپس میں موافق نہیں اور میں نے اس کے حاشیے پر یہ جواب لکھا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقام تشریع میں تھے انکے افعال واقوال واحوال یہاں تک کہ ان کی ایک ایک وضع سے استدلال کیا جاتا ہے اور یہ تھے مقام تبتل میں ان کا مرتبہ اُن کے مرتبہ سے علیٰحدہ ہے یہاں غیر سے بالکل انقطاع ہے بخلاف اس کے ان کا ایک ایک فعل بلکہ ان کی پوشش تک حجت ہوتی ہے ان کے تمام حالات منقول ہوتے ہیں کتب فقہ میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ یوم الشک میں یعنی جس روز شبہ ہو کہ وہ رمضان کی پہلی ہے یا شعبان کی تیس آپ بعد ضحوۂ کبرےٰ کے بازار میں تشریف لائے اور فرمایا روزہ کھولدو اُس وقت کی وضع منقول ہے کہ سیاہ گھوڑے پر سوار تھے سیاہ لباس پہنے تھے سیاہ عمامہ باندھے تھے غرض کہ سوائے ریش مبارک کے کوئی چیز سفید نہ تھی اس سے یہ مسئلہ استنباط کیا گیا کہ سواد (سیاہ[ف۲] رنگ) کا پہننا جائز ایک صاحب نے سوال کیا آپ کا روزہ ہے یا نہیں چپکے سے کان میں فرمایا انا صائم میں روزے سے ہوں اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ مفتی[ف۳] خود یوم الشک میں روزہ رکھے اور عوام کو نہ رکھنے کا حکم دے غرض کہ حاصل جواب یہ ہے کہ آپ نے ان دونوں صاحبوں کے مراتب میں فرق نہیں کیا انھوں نے یہ کہا

ف۱ ملا علی قاری کے اعتراض کا جواب، ف۲ سیاہ رنگ پہننے کے جواز کا حکم کہاں سے مستنبط ہے، ف۳ یوم الشک میں مفتی روزہ رکھے عوام کو نہ رکھنے کا حکم دے۔

دونوں قولوں میں کتنا فرق ہے لیکن دونوں مرتبوں میں بھی تو کتنا فرق ہے۔

عرض۔ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ جمہور کا[1] مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں زندہ ہیں خدمت بحر انھیں سے متعلق ہے اور الیاس علیہ السلام بر (خشکی) میں ہیں پھر فرمایا چار نبی[2] زندہ ہیں کہ اُن کو وعدہ الٰہیہ ابھی آیا ہی نہیں یوں تو ہر نبی[3] زندہ ہے اِنّ اللہ حرّمَ علی الارض اَنْ تاکل اجسادَ الانبیا فنبی اللہ حیٌ یرزق بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو خراب کرے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں انبیا[4] علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایک آن کو محض تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے موت طاری ہوتی ہے بعد اس کے پھر ان کو حیات حقیقی حسی دنیوی عطا ہوتی ہے۔ خیر ان چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ خضر و الیاس علیہما السلام زمین پر ہیں اور ادریس و عیسیٰ آسمان پر (علیہما السلام)

عرض۔ حضور ان پر موت طاری ہوگی۔

ارشاد۔ ضرور کل نفسٍ ذائقۃ الموت (پھر فرمایا) جب یہ آیت نازل ہوئی کل من علیہا فان جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہوں گے فرشتے خوش ہوئے کہ ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں جب دوسری آیت نازل ہوئی کل نفسٍ ذائقۃ الموت ملائکہ نے کہا اب ہم بھی گئے۔

عرض حضور ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر جانیکا واقعہ کیا ہے۔

ف[1] خضر علیہ السلام نبی ہیں صحیح ہے، ف[2] چار انبیا ایسے زندہ ہیں کہ ابھی ان پر وعدہ الٰہیہ آیا ہی نہیں۔ ف[3] ہر نبی زندہ ہے اس کا حدیث سے ثبوت۔

ف[4] انبیا پر ایک آن کہ محض تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے موت طاری ہوتی ہے پھر انہیں حیات حقیقی حسی دنیاوی عطا ہوتی ہے۔

ارشاد - آپؑ[ف۱] کے واقعہ میں علما کو اختلاف ہے اتنا تو ایمان ہے کہ آپ آسمان پر تشریف فرما ہیں - قرآن عظیم میں ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ہم نے ان کو بلند مکان پر اٹھا لیا بعض روایات[ف۲] میں یہ بھی ہے کہ بعد موت آپ آسمان پر تشریف لے گئے - ایک روایت میں یہ ہے ایک بار آپ دھوپ کی شدت میں تشریف لئے جا رہے تھے - دوپہر کا وقت تھا آپ کو سخت تکلیف ہوئی خیال فرمایا کہ جو فرشتہ آفتاب پر موکل ہے اس کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی عرض کی اے اللہ اس فرشتہ پر تخفیف فرما فوراً دعا قبول ہوئی اور اس پر تخفیف ہو گئی اس فرشتہ نے عرض کیا یا اللہ مجھ پر تخفیف کس طرف سے آئی ارشاد ہوا میرے بندے ادریس نے تیری تخفیف کے واسطے دعا کی میں نے اس کی دعا قبول کی عرض کی مجھے اجازت دے کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں اجازت ملنے پر حاضر ہوا تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ حضرت کا کوئی مطلب ہو تو ارشاد فرمائیں - فرمایا ایک مرتبہ جنت میں لے چلو - عرض کی یہ تو میرے قبضے سے باہر ہے لیکن عزرائیل ملک الموت سے میرا دوستانہ ہے ان کو لاتا ہوں شاید کوئی تدبیر چل جائے - غرض عزرائیل علیہ السلام آئے آپ نے ان سے فرمایا انھوں نے عرض کیا حضور بغیر موت کے تو جنت میں جانا نہیں ہو سکتا - فرمایا روح قبض کر لو انھوں نے بحکم خدا ایک آن کے لئے روح قبض کی اور فوراً جسم میں ڈال دی آپ نے فرمایا مجکو دوزخ و جنت کی سیر کراؤ حضرت عزرائیل علیہ السلام دوزخ پر لائے طبقات جہنم کھلوائے آپ دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے عزرائیل علیہ السلام وہاں سے لے آئے جب ہوش ہوا تو عرض کیا یہ تکلیف آپ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھائی پھر جنت میں لے گئے وہاں کی سیر

ف۱ ادریس علیہ السلام کا آسمان پر ہونا ہمارا ایمان ہے جانے کا واقعہ علما میں مختلف فیہا ہے

ف۲ ادریس علیہ السلام کے آسمان پر جانے کی چند روایات

سیر کرنے کے بعد عزرائیل علیہ السلام نے چلنے کے واسطے عرض کیا آپ نے التفات نہ فرمایا پھر دوبارہ عرض کیا آپ نے جواب نہ دیا پھر جب انھوں نے عرض کیا تو فرمایا اب چلنا کیسا جنت میں آکر بھی کوئی واپس جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ان دونوں میں فیصلہ کرنے کے واسطے بھیجا اس نے آکر پہلے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے سارا واقعہ سنا پھر آپ سے دریافت کیا کہ آپ کیوں نہیں تشریف لے جاتے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل نفس ذائقۃ الموت اور میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں اور فرماتا ہے وان منکم الا واردھا تم میں سے ہر ایک جہنم کی سیر کرے گا اور میں جہنم کی بھی سیر کر آیا اور فرماتا ہے وماھم منھا بمخرجین اور وہ لوگ جنت سے کبھی نہ نکالے جائیں گے اب میں جنت میں آگیا کیوں جاؤں حکم ہوا میرا بندہ ادریس سچا ہے اس کو چھوڑ دو۔

عرض۔ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لقا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ لقا ثابت ہے[ف۱] (پھر فرمایا) کس نبی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لقا نہ ہوئی۔ سب[ف۲] اولین و آخرین وانبیاء و مرسلین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیت المقدس میں نماز پڑھی حضرت جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

در آں مسجد امام انبیا شد
صف پیشیناں را پیشوا شد

ف۱ حضرت خضر علیہ السلام کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لقا ثابت ہے۔

ف۲ سب اولین و آخرین نے بیت المقدس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

نماز اسرا میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(پھر فرمایا) یہاں تمام انبیا اور مرسلین کے ساتھ نماز پڑھی اور بیت المعمور فـ۱ میں سب انبیا اور امت مرحومہ نے بھی۔ کچھ لوگ پہلی صف میں تھے کچھ دوسری کچھ تیسری اور کچھ ان صفوں میں تھے جو بیت المعمور کے باہر تھیں فرق مراتب میں تھا ان میں کچھ کے کپڑے سپید تھے اور کچھ کے میلے سپید والے صالحین ہیں اور میلے ہم جیسے گنہگار، پڑھی سب نے بیت المعمور میں۔

عرض۔ حضور فـ۲ بعض لوگ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں پھر نیت باندھتے ہیں۔

ارشاد۔ نہیں چاہئے بلکہ بعض لوگ تو پہلوانوں کی طرح جھٹکا بھی دیتے ہیں۔

عرض۔ حضور مسجد میں بدبو کے ساتھ نہ جانا چاہئے اگر کوئی دوا بدبودار لگائی ہو تو کیا کرے۔

ارشاد۔ کھجلی وغیرہ میں اگر گندھک وغیرہ لگائی ہو تو مسجد کی حاضری معاف ہے۔ ایک صاحب فرائض کا ایک استفتا لائے کہ سوتیلی ماں کی اولا کو ترکہ پہنچتا ہے یا نہیں اس پر ارشاد فرمایا یہ عجیب سوال ہے۔ ایسا سوال اب تک نہیں آیا مستفتی یہ چاہتا ہے کہ دھوکے سے اس کے موافق لکھ دیا جائے اس وقت ضرورت اس بات کی ہے جواب کے سوچنے سے پہلے سوال کو سمجھے کہ اس میں دھوکا تو نہیں ہے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب میرے پاس استفتا لائے کہ زوجہ نے ایک مکان اپنے شوہر

فـ۱ بیت المعمور میں سارے انبیاء اور امت مرحومہ نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی
فـ۲ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا پھر چھوڑ کر باندھنے کا حکم۔

کے ہاتھ بیع[ف۱] بلا بدل کیا اب زوجہ کے مرنے کے بعد وہ مکان اس کے ترکہ میں ہوگا یا نہیں۔ میں نے کہا میں اس وقت تک فتویٰ نہیں دے سکتا جب تک بیعنامہ کی نقل نہ لاؤ۔ فقہائے کرام لکھتے ہیں کہ بیع بلا بدل کے یہ معنی ہیں کہ بیع تو ہوئی لیکن اس کا معاوضہ قرض ہے ادا نہیں ہوا میں نے ان مسائل سے کہا اگر بیع بلا بدل کی صورت ہوگی تو یہی ہوگی اس کے سوا نہیں ہو سکتی۔ غرض بیعنامہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہی صورت تھی وہ اسی مسئلہ کو شاہجہاں پور لے گئے اور لکھا لائے کہ بیع بلا بدل باطل ہے اور وہ مکان اس عورت کا ترکہ ہے مجھے لا کر دکھایا چھ سات مہریں بھی تھیں (پھر فرمایا) مجھے چاہیے تھا کہ اسی وقت اس پر جواب لکھ دیتا۔ پھر فرمایا حضور[ف۲] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا خواہ حقیقت پر حکم فرمائیں یا ظاہر پر لیکن اکثر احکام ظاہر ہی پر فرماتے اور بعض دفعہ باطن پر بھی حکم فرمایا ایک شخص[ف۳] حاضر لایا گیا جس نے چوری کی تھی فرمایا اقتلوہ اس کو قتل کرو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے تو چوری کی ہے فرمایا فاقطعوہ اچھا ہاتھ کاٹا جائے دہنا ہاتھ کاٹ لیا گیا اس نے پھر چوری کی بایاں پیر کاٹ لیا۔ اس نے پھر چوری کی بایاں ہاتھ کاٹ لیا۔ چوتھی بار پھر چوری کی اور داہنا پیر کاٹ لیا گیا۔ پانچویں مرتبہ اس نے منہ میں کوئی شے چھپا کر رکھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا اقتلوہ یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ بتذکرہ اعداؤ حاسدین ارشاد فرمایا میری اتنی عمر گذری لوگ میری مخالفت ہی کرتے رہے

ف۱ بیع بلا بدل کا حکم اور یہ کہ ہمارے عرف میں بیع بلا بدل کسے کہتے ہیں۔ ف۲ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مختار ہیں چاہیں حقیقت پر حکم فرمائیں یا ظاہر پر مگر اکثر حکم ظاہر ہی پر فرمایا۔

ف۳ ایک شخص جس نے چوری کی تھی حضور نے اس کے قتل کا حکم کیوں دیا۔

ایک طرف کفار کا نرغہ دوسری طرف حاسدین کا مجمع مجھ سے بعض لوگوں نے کہا کہ مجموعہ اعمال بھرا ہوا ہے سینیاں بھری پڑی ہیں کوئی عمل کر لیجئے میں نے کہا جنہوں نے یہ تلواریں مجھے دی ہیں انھیں کا یہ حکم ہے کہ تلوار ہاتھ میں کبھی نہ لینا ہمیشہ ڈھال ہی سے کام لینا۔ چنانچہ کبھی کسی پر حربہ نہ کیا سوائے ایک دفعہ کے کہیں نے کرنا چاہا اور نہ ہوا جس سے ثابت کر دیا گیا کہ تیرے لئے کچھ نہیں ہو سکتا ہم کرتے ہیں۔ (پھر فرمایا[1]) وہ خود ایسی مدد کرتا ہے کہ اپنے آپ انتظام کرنے کی ضرورت نہیں۔ میری عمر ۱۹ سال کی تھی اُس وقت رامپور کو ریل نہ تھی۔ بیل گاڑی پر سوار ہو کر گیا۔ ساتھ میں عورتیں بھی تھیں راستہ میں دریا پڑا گاڑی والے نے غلطی سے بیلوں کو اس میں ہانک دیا اس میں دلدل تھی بیل پہنچتے ہی گھٹنوں تک دھنس گئے اور نصف پہیہ گاڑی کا جتنا بیل زور کرتے اندر دھنستے چلے جاتے تھے اب میں نہایت حیران کہ ساتھ میں عورتیں ہیں اتر سکتا نہیں کہ دلدل میں خود دھنس جانے کا اندیشہ اسی پریشانی میں تھا کہ ایک بوڑھے آدمی جن کی صورت نورانی اور سفید ڈاڑھی تھی نہ اس سے پہلے انھیں دیکھا تھا نہ جب سے اب تک دیکھا تشریف لائے اور فرمایا کیا ہے میں نے تمام واقعہ عرض کیا فرمایا یہ تو کوئی بات نہیں گاڑی والے سے فرمایا ہانک اُس نے کہا کدھر ہانکوں آپ دیکھتے ہیں دلدل میں گاڑی پھنسی ہے فرمایا ارے تجھے ہانکنا نہیں آتا اِدھر کو ہانک یہ کہہ کر پہیہ کو ہاتھ لگایا فوراً گاڑی دلدل سے نکل گئی۔ (پھر فرمایا) ایسی معونتیں تو الحمدللہ بہت زائد ہوئیں۔ پہلی بار[2] کی حاضری میں منیٰ شریف کی مسجد میں مغرب کے وقت حاضر تھا اُس وقت میں وظیفہ بہت پڑھا کرتا تھا۔ اب تو بہت کم کر دیا ہے بحمداللہ تعالیٰ میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جس میں فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں لیکن الحمدللہ سنتیں کبھی نہ چھوڑیں۔ نفل

---

[1] بعض اپنی غیبی امدادوں کا ذکر، [2] اولیا کی قلوب پر اطلاع

البتہ اسی روز سے چھوڑ دئے ہیں خیر جب سب لوگ مسجد سے چلے گئے تو مسجد کے اندرونی حصہ میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبلہ رو وظیفہ میں مصروف ہیں میں صحن مسجد میں دروازہ کے پاس تھا اور کوئی تیسرا مسجد میں نہ تھا یکایک آواز گنگناہٹ کی سی اندر مسجد کے معلوم ہوئی جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے فوراً میرے قلب میں یہ حدیث آئی اہل اللہ کے قلب سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔ میں وظیفہ چھوڑ کر ان کی طرف چلا کہ ان سے دعائے مغفرت کراؤں کبھی میں کسی بزرگ کے پاس بحمد اللہ تعالیٰ دنیا میں حاجت لے کر نہ گیا جب گیا تو اسی خیال سے کہ اُن سے دعائے مغفرت کراؤں گا۔ غرض دو ہی قدم ان کی طرف چلا تھا کہ ان بزرگ نے میری طرف منہ کر کے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا اللھم اغفر لاخی ھذا اللھم اغفر لاخی ھذا اللھم اغفر لاخی ھذا میں نے سمجھ لیا کہ فرماتے ہیں ہم نے تیرا کام کر دیا اب تو ہمارے کام میں مخل نہ ہو میں ویسے ہی لوٹ آیا۔

(پھر فرمایا) بریلی[ف] میں ایک مجذوب بشیر الدین صاحب اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی ان کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا میرے والد ماجد قدس سرہٗ کی ممانعت کہ کہیں باہر بغیر آدمی کے ساتھ لئے نہ جانا ایک روز رات کے گیارہ بجے اکیلا ان کے پاس پہنچا اور فرش پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہ حجرہ میں چارپائی پر بیٹھے تھے مجکو بغور پندرہ بیس منٹ تک دیکھتے رہے آخر مجھ سے پوچھا صاحبزادہ تم مولوی رضا علی خاں صاحب کے کون ہو۔ میں نے کہا میں ان کا پوتا ہوں فوراً وہاں سے جھپٹے اور مجھ کو اٹھا کر لے گئے اور چارپائی کی طرف اشارہ فرمایا آپ یہاں تشریف رکھئے۔ پوچھا کیا مقدمہ کے لئے آئے ہو۔ میں نے کہا مقدمہ تو ہے لیکن میں اس لئے نہیں آیا ہوں میں صرف دعائے مغفرت کے واسطے حاضر ہوا ہوں قریب

ف بریلی کے بعض مجاذیب کا ذکر

آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے اللہ کرم کرے اللہ رحم کرے اللہ کرم کرے اللہ رحم کرے اس کے بعد میرے منجھلے بھائی (مولوی حسن رضا خاں صاحب مرحوم) ان کے پاس مقدمہ کی غرض سے حاضر ہوئے ان سے خود ہی پوچھا کیا مقدمہ کے لئے آئے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا مولوی صاحب سے کہنا قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ بس دوسرے ہی دن مقدمہ فتح ہو گیا۔

عرض۔ امام[1] کو دوسری رکعت میں یاد آیا کہ میں بے وضو ہوں اس نے بے وضو ہی نماز ختم کی تو کافر ہو گا یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر لوگوں کی شرم کی وجہ سے اس نے وضو نہ کیا تو کفر نہ ہو گا حرام اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا اور اگر معاذ اللہ استحقاراً ایسا کیا اور مسلمان سے ایسا متصور نہیں تو البتہ کفر ہو جائے گا۔

عرض۔ نصاب کا مالک اگر نابالغ کو کر دے تو زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں ہو گی کہ نابالغ مکلّف نہیں۔

عرض۔ تملیک کس طرح ہو گی۔

ارشاد۔ یا تو کچھ دے اور زبان سے کہے کہ میں نے تم کو یہ دے دیا یا دلالۃً تملیک پائی جائے جیسے کچھ دیا اور نیت ہبہ کی کی اور سمجھا گیا کہ مالک کر دیا تو ہبہ صحیح ہو جائے گا تعاطی[2] سے بیع ہو جاتی ہے ہبہ تو دوسری چیز ہے (پھر فرمایا) عورتوں[3] کو زیور بنا دیتے ہیں اگر عرف عام میں وہاں مالک کر دینا سمجھا جاتا ہو تو عورت مالک ہو گئی اگر عرف عام اس کا نہ ہو یا مختلف ہو تو نہیں۔

ف[1] بے وضو نماز پڑھنے کا حکم، ف[2] تعاطی سے بیع و ہبہ دونوں ہو جاتے ہیں۔

ف[3] زیور بنا کر عورت کو دیدیا تو کس صورت میں وہ اس کی مالک ہو گی اور کس میں نہیں۔

عرض۔ نابالغ اگر مال فروخت کرے تو بیع ہوگی یا نہیں۔

ارشاد۔ ولی[ف۱] کی اجازت پر موقوف ہے بشرطیکہ ثمن مثل (نرخ بازار) پر بیچے اور ثمن قلیل بقدر ما یتغابن فیہ الناس کا اعتبار نہیں۔

مؤلف۔ چند علمائے کرام حاضر خدمت تھے حضور والا نے ان سے استفسار فرمایا وہ کونسا[ف۲] ہبہ ہے جو نابالغ کرے اور ولی کی اجازت نہیں بلکہ ممانعت ہے اور ہبہ صحیح ہو حالانکہ ولی کی اجازت پر بھی نابالغ کا ہبہ صحیح نہیں سب نے سکوت کیا اور عرض کیا حضور ہی ارشاد فرمائیں فرمایا وہ ہبہ ثواب کا ہے کہ گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔

عرض۔ حضور اس ثواب کے ہبہ کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔

ارشاد۔ ہاں[ف۳] اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں اختلاف[ف۴] اس میں ہے کہ وہ ثواب اگر چند آدمیوں کو ہبہ کیا جائے تو وہ تقسیم ہو کر پہنچے گا یا اتنا ہی سب کو ملے گا اور صحیح یہ ہے کہ اللہ کے فضل سے اتنا ہی اتنا سب کو ملے گا ہاں وہابیہ[ف۵] نے لکھا ہے کہ یہ نیابت ہوئی یعنی اس ہبہ کرنے والے نے اس کی طرف سے یہ عمل کیا اب اس کے لئے کوئی ثواب نہیں اور معتزلہ[ف۶] مطلقاً پہنچنے کا انکار کرتے ہیں۔

عرض۔ علم[ف۷] منطق سے علم بیان افضل ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہاں فلاسفہ کی بنائی ہوئی منطق سے تو افضل ہی ہے۔

ف۱ نابالغ کی بیع کا حکم ف۲ وہ کونسا ہبہ ہے کہ نابالغ کرے اور اس میں ولی کی اجازت نہ ہو بلکہ ممانعت ہو جب بھی صحیح ہے ف۳ ثواب بخشنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔

ف۴ یہ مختلف فیہ ہے کہ چند آدمیوں کو جو ثواب پہنچایا وہ سب کو اتنا ملے گا یا تقسیم ہو کر حصہ رسدی ف۵ وہابیہ کہتے ہیں کہ ثواب بخشنے والے کو کچھ ثواب نہیں ملتا۔

ف۶ معتزلہ سرے سے ثواب پہنچنے ہی کے منکر ہیں۔ ف۷ علم بیان افضل ہے یا علم منطق۔

عرض۔ حضور شریعت کی منطق

ارشاد۔ ہاں شریعت[1] کی منطق بے شک علم بیان سے افضل ہے۔

عرض۔ اس کی کیا تعریف ہے۔

ارشاد۔ وہ[2] ایک ایسا قانون ہے جس کی مراعات خطار کفر سے بچائے۔

عرض۔ حضور اس کے جاننے والے بھی ہوئے ہیں۔

ارشاد۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کیا تھا جس سے وہ خطار کفر سے بچتے تھے حالانکہ فلاسفہ کی منطق اس وقت تھی بھی نہیں اور پھر ائمہ مجتہدین کونسی منطق جانتے تھے۔

عرض۔ علمائے ظاہر میں کوئی ایسا گزرا یا نہیں۔

ارشاد۔ میں جس کو بتاؤں گا آپ کہیں گے یہ علمائے باطن میں سے تھے شریعت کی منطق ایک نور کا نام ہے جس کو خدا عطا فرمائے آپ چاہیں کہ ظلمت والوں میں کوئی ایسا ہو میں ظلمت والوں سے کس کو لاؤں جو نور والا ہو۔

عرض۔ علم ظاہری میں وہ کونسا علم ہے۔

ارشاد۔ وہ علم اصول فقہ وحدیث ہے اور باقی یہ سب منطق و فلسفہ تو فضول ہے حضرت مولانا فرماتے ہیں ؎

چند خوانی حکمت یونانیاں ۔۔۔ حکمت ایمانیاں راہم نجواں

پائے استدلالیاں چوبیں بود ۔۔۔ پائے چوبیں سخت بے تمکین بود

گر بہ استدلال کار دیں بدے ۔۔۔ فخر رازی راز دار دیں بدے

(پھر فرمایا) استدلال پر دار و مدار دو باتوں کی طرف لے جاتا ہے یا حیرت یا ضلالت امام فخر الدین[3] رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نزع کا جب وقت آیا شیطان آیا کہ

ف[1] افضل ہے شریعت کی منطق۔ ف[2] شرعی منطق کی تعریف ف[3] امام فخر الدین رازی کا وقت نزع شیطان لعین سے مباحثہ اور بالآخر پیر کی امداد سے نجات

اس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس کا ایمان سلب ہو جائے اگر اس وقت پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا اس نے ان سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر ——————— مناظروں مباحثوں میں گزاری خدا کو بھی پہچانا آپ نے فرمایا بے شک خدا ایک ہے اس نے کہا اس پر کیا دلیل آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی وہ خبیث معلم الملکوت رہ چکا ہے اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ اُنھوں نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ ۳۶۰ دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس نے سب توڑ دیں۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں دور دراز مقام پر وضو فرما رہے تھے وہاں سے آپ نے آواز دی کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلے خواہی از وے رو متاب

عرض۔ حضور دوربین سے آسمان نظر آتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہم اپنی آنکھوں سے تو آسمان دیکھ رہے ہیں کیا دوربین لگانے سے اندھا ہو جاتا ہے کہ بغیر دوربین کے دیکھتے ہیں اور دوربین سے سوجھائی نہ دے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس کو ہم دیکھ رہے ہیں یہی آسمان ہے[ف۱] اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ وَزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۰ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۰ کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا ہم نے اس کو کیسا بنایا اور ہم نے اس کو کیسی زینت دی اور اس میں کوئی شگاف نہیں ہم نے اسے خوبصورت بنایا دیکھنے والوں کے واسطے کیا وہ آسمان کو نہیں دیکھتے کیسا بلند بنایا گیا۔ فلاسفہ

ف۱ جو نظر آتا ہے یہی آسمان ہے یہ ایمان ہے۔

بھی یہی کہتے ہیں کہ جو نظر آتا ہے یہ آسمان نہیں آسمان شفاف بے لون ہے۔
(پھر فرمایا) اس میں اکذب کون جس کی تکذیب کرے قرآن (پھر فرمایا) نجات[1] منحصر ہے اس بات پر کہ ایک ایک عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ایسا پختہ ہو کہ آسمان و زمین ٹل جائیں اور وہ نہ ٹلے پھر اس کے ساتھ ہر وقت خوف لگا ہو علمائے[2] کرام فرماتے ہیں جس کو سلب ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اس کا ایمان سلب ہو جائے گا۔ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر آسمان سے ندا کی جائے کہ تمام روئے زمین کے آدمی بخشدئے گئے مگر ایک شخص تو میں خوف کروں گا کہ وہ شخص میں ہی نہ ہوں اور اگر ندا کی جائے روئے زمین کے تمام آدمی دوزخی ہیں سوائے ایک شخص کے تو میں امید کروں گا کہ وہ شخص میں ہی نہ ہوں خوف و رجا کا مرتبہ ایسا معتدل ہونا چاہئے (پھر فرمایا) خیر یہ تو حصہ عمر کا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لیکن کم سے کم ہر مسلمان کو اتنا تو ہونا ہی چاہیئے کہ صحت و تن درستی کے وقت خوف غالب ہو اور مرتے وقت رجا۔ حدیث[3] میں ہے ہر جھٹکا موت کا ہزار ضرب تلوار سے سخت تر ہے۔ ملائکہ دبوچے بیٹھے رہتے ہیں ورنہ آدمی تڑپ کر نہ معلوم کہاں جائے اس وقت اگر معاذ اللہ کچھ اس طرف سے ناگواری آئی تو سلب ایمان ہو گیا اس لئے اس وقت بتایا جائے کہ کس کے پاس جا رہا ہے۔

عرض۔ اگر خدائے تعالیٰ کے سمیع و بصیر ہونے پر ایمان ہے تو کبیرہ تو در کنار صغیرہ بھی نہیں ہو سکتا۔

ارشاد۔ ایمان[4] اور ہے اور شہود اور۔ ایمان ارتکاب سیئات کے منافی

ف[1] نجات کا کا ہے پر انحصار ہے، ف[2] جسے سلب ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اس کے سلب ایمان کا اندیشہ ہے۔ ف[3] موت کے جھٹکے کی تکلیف کا بیان۔ ف[4] ایمان اور ہے اور شہود اور ایمان منافی ارتکاب معاصی نہیں شہود ہو تو صغیرہ نہ ہو گا۔

نہیں ہاں اگر شہود ہو گا تو بے شک کبیرہ تو درکنار صغیرہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اکابر اولیا پر بھی اکل و شرب ولوم کے وقت ایک گونہ غفلت دی جاتی ہے ورنہ کھانے پینے پر قادر نہ ہوں (پھر فرمایا) غفلت[1] مطلقہ کفر ہے اور غفلت غالبہ فسق اور تذکر غالب ولایت اور تذکر مطلق نبوت پھر تذکر غالب میں بھی مراتب ہیں۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ یہ وہی تذکر غالب ہے اور غفلت مطلقہ یہ ہے جیسے حضرت مولانا فرماتے ہیں ؎

اہل[2] دنیا کافران مطلق اند — روز و شب در زق زق و در بق بق اند

اہلِ دنیا چہ کہیں و چہ مہیں — لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اجمعین

چیست دنیا از خدا غافل بدن — نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

عرض۔ حضور بچہ سے محبت تو بچہ ہونے کی بنا پر ہوتی ہے اللہ کے واسطے کون کرتا ہے۔

ارشاد۔ الحمد للہ کہ میں نے مال من حیث ھو مال سے کبھی محبت نہ رکھی صرف انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اس سے محبت ہے اسی طرح اولاد من حیث ھو اولاد سے بھی محبت نہیں صرف اس سبب سے کہ صلہ رحم عمل نیک ہے اس کا سبب اولاد ہے اور یہ میری اختیاری بات نہیں میری طبیعت کا تقاضا ہے

عرض۔ حضور بیوی بچہ کے سبب سے اکثر اوقات انسان گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ارشاد۔ پھر اس کا کیا علاج اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ اور فرماتا ہے

ف[1] اللہ عز وجل سے غفلت مطلقہ کفر اور غفلت غالبہ فسق۔ تذکر غالب ولایت تذکر مطلق نبوت

ف[2] مولانا کے ارشاد اہل دنیا کافران مطلق اند الخ کے معنی۔

اور فرمایا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ اے ایمان والو تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے تمہارے دشمن بھی ہیں تم ان سے بچو اور تمہارے مال و اولاد فتنہ ہیں اور اے ایمان والو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ خسارہ میں ہیں۔ ایک بار امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہما در اقدس میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگالیا اور فرمایا انکم لتجبنون ولتبخلون تم لوگوں کو نامرد کردیتے ہو اور بخیل بنادیتے ہو۔ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

چونکہ ازواج و اولاد کو دشمن بتایا گیا تھا ممکن تھا کہ کوئی سمجھ لیتا ان کو تکلیف دینا چاہئے لہٰذا اسی جگہ فرمادیا وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ اور اگر تم معاف کردو اور درگذر کردو اور بخشدو تو بے شک اللہ بڑا بخش نے والا مہربان ہے۔

عرض۔ کامدار جوتہ کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ اگر جھوٹا[ف۱] کام ہے تو مطلقاً مکروہ ہے حتیٰ کہ عورتوں کو بھی اور اگر سچا ہے تو چار انگل سے کم مردوں کو جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عورتوں کو مطلقاً جائز ہے۔

مؤلف۔ ایک مسئلہ طلاق پیش ہوا جس میں لکھا تھا کہ زید نے کہا میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اس پر ارشاد فرمایا کیا خوب اب اگر لکھنے والے کی غلطی کہی جائے تو اور حکم ہوتا ہے اور اگر انہی الفاظ کو صحیح مانا جائے تو حکم بدل جائے گا یوں کہنا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق[ف۲] دیا اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس نے اپنی بی بی کو طلاق دلوانے کے لئے دوسرے کو حوالہ کردیا اور اس میں طلاق نہیں پڑے گی اور اگر یوں

ف۱ کامدار جوتے کا حکم، ف۲ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اس سے طلاق ہوگی یا نہیں۔

کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیا تو طلاق ہو جائے گی لوگ اس قدر دھوکے دیکر سوال کرتے ہیں۔

عرض۔ شیخ سے بظاہر کوئی ایسی بات معلوم ہو جو خلاف سنت ہے تو اس سے پھرنا کیسا۔ ف[۱]

ارشاد۔ محرومی اور انتہائی گمراہی ہے۔

عرض۔ اگر زید نے ایک وقت شیخ پر اعتراض کیا اور دوسرے وقت نادم ہوا تو کیا اب بھی اس پر کوئی الزام ہے۔

ارشاد۔ اس پر کوئی الزام نہیں الندم ف[۲] توبۃ التائب من الذنب کمن لاذنب لہٗ

عرض۔ درمختار کبیری صغیری میں لکھا ہے کہ رکوع میں دونوں ٹخنوں کو ملانا سنت ہے۔

ارشاد۔ لم یثبت ف[۳] کہیں ثابت نہیں دس بارہ کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے اور سب کا منتہی زاہدی ہے۔

عرض۔ ایک مریض کا گلا پھول گیا ہے اس کے لئے کوئی دعا ارشاد ہو۔

ارشاد۔ ف[۴] اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ لکھ کر گلے میں ڈال لیا جائے

عرض۔ حضور نئی روشنی والے کہتے ہیں کہ خطبہ سے مقصود عوام کو ترغیب و ترہیب و تذکیر ہے اگر اردو میں نہ پڑھا جائے تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوگا تو خطبہ معاذ اللہ بیکار ہو جائے گا۔

ارشاد۔ صحابہ ف[۵] کرام کے زمانہ میں عجم کے کتنے ہی شہر فتح ہوئے کئی ہزار منبر

ف[۱] جامع الشروط شیخ سے پھر جانے کا حکم، ف[۲] ندامت توبہ ہے اور تائب ایسا ہے جیسا وہ جس نے گناہ کیا ہی نہیں، ف[۳] رکوع میں ٹخنوں کا ملانا ثابت نہیں، ف[۴] گلا پھولنے کا علاج۔

ف[۵] اردو میں خطبہ پڑھنا خلاف سنت متوارثہ ہے۔

نصب ہوئے کئی ہزار مسجدیں بنائی گئیں کہیں منقول نہیں کہ صحابہ نے ان کی زبان میں خطبہ فرمایا ہو اس واسطے کہ وہ جانتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقف ہیں تمام ماکان وما یکون سے تمام وقائع گزشتہ وآئندہ کی آپ کو خبر ہے حضور کو یہ معلوم تھا کہ ہندی، حبشی، رومی، عجمی ہر زبان والے مسلمان ہوں گے عربی نہ سمجھیں گے اور کبھی اجازت نہ دی کسان کی زبان میں خطبہ پڑھا جائے۔ خود دربار اقدس میں رومی، حبشی، عجمی ابھی تازہ حاضر آئے ہیں۔ عربی ایک حرف نہیں سمجھتے مگر کہیں ثابت نہیں کہ حضور نے ان کی زبان میں خطبہ فرمایا ہو یا کچھ خطبہ عربی میں اور کچھ ان کی زبان میں فرمایا ہو ایک حرف بھی ان کی زبان کا خطبہ میں منقول نہیں مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اب رہا یہ اعتراض[ف۱] کہ پھر تذکیر سے فائدہ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ دو دو پیسے کی نوکری کے واسطے عمریں انگریزی میں گنواتے ہیں اور عربی زبان جو ایسی متبرک اسی میں ان کا قرآن ان کا نبی عربی ان کی جنت کی زبان عربی اس کے لئے اتنی کوشش بھی نہ کریں کہ خطبہ سمجھ سکیں یہ اعتراض تو انھیں پر پڑے گا نہ کہ خطیب پر۔

عرض ۔ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ کی تفسیر میں عن ولایۃ صحیح ہے یا نہیں

ارشاد ۔ روافض کے نزدیک یہ تفسیر ہے۔

عرض ۔ قُلْ[ف۲] لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی کے کیا معنی ہیں

ارشاد ۔ اس کی دو تفسیریں ہیں ایک تو یہ کہ کوئی قبیلہ کفار مکہ کا ایسا نہ تھا جو سرکار سے قرابت نہ رکھتا ہو اور قبیلہ والے کے ساتھ کرم اہل عرب کی طینت میں رکھا گیا تھا تو وہ جو تکلیفیں پہنچاتے تھے ان کی بابت ارشاد فرمایا گیا کہ اور

ف۱ اس شبہ کا جواب کہ اردو میں خطبہ نہ ہوگا تو تذکیر کا کیا فائدہ ہوگا۔

ف۲ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا الآیہ کی دو تفسیریں۔

کسی بات کا خیال نہ کرو قرابت داری ہی کا پاس کر کے حضور کو تکلیفیں پہنچانے سے باز رہو۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ قربیٰ سے مراد سادات کرام واہل بیت عظام ہیں اور استثنا بہر صورت منقطع ہے لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا سالبہ کلیہ ہے۔

عرض - لاصلوٰۃ الا بحضور القلب[1] کیا حدیث ہے۔

ارشاد - امام طحاوی نے معانی الآثار میں اسے بطور حدیث کے بلا سند ذکر کیا ہے۔

عرض - ایک قبر کچی ہے ہر بار پانی بھر جاتا ہے اس میں پکی ڈاٹ لگا دیں۔

ارشاد - قبر پر[2] ڈاٹ لگانے میں حرج نہیں ہاں کھولی نہ جائے میت کو دفن کر کے جب مٹی دیدی گئی تو وہ امانت ہو جاتا ہے اللہ کی اس کا کشف جائز نہیں دو حال سے خالی نہیں۔ معذب ہے یا منعم علیہ اگر معذب ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اسے جس سے اسے رنج پہنچے گا اور کر کچھ نہیں سکتا اور اگر منعم علیہ ہے تو اس میں اس کی ناگواری ہے[3]

ف[1] لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحضورِ القلب حدیث ہے یا نہیں۔

ف[2] قبر پر پکی ڈاٹ لگانے کا حکم اور قبر کے کھولنے کا حکم۔

[3] فقیر کہتا ہے کہ اگر صورت معاذ اللہ صورت اولیٰ ہے تو ناگواری اور زیادہ ہونی چاہئے اور بے وجہ ناحق ایذائے مسلم حرام خصوصاً ایذائے میت نیز حدیث کے ارشاد سے ثابت ہے کہ مردے کو قبر سے تکیہ لگانے سے اذیت ہوتی ہے تو معاذ اللہ محض اپنی خواہش کے لئے نہ ضرورت و حاجت کے لئے اس پر کدال چلانا اور قبر کو کھود ڈالنا کس قدر سخت ایذا کا باعث ہوگا۔ آہ مسلمانوں کے قبرستانوں کی آج جو ردی حالت ہے اس پر جس قدر رویا جائے کم ہے۔ قبر پر لوگ بیٹھ کر حقے پیتے خرافات کرتے لغو باتیں بناتے گالیاں بکتے قہقہے اڑاتے ہیں غیر قوم ہی کے لوگوں پر بس نہیں خود مسلمان بھی یہ ناشائستہ بیہودہ حرکتیں کرتے ہیں۔ بچے قبور پر کھیلتے کودتے پھرتے بلکہ گدھے ان پر لوٹتے لید کرتے ہیں۔ بکریاں بیٹھتی مینگنیاں کرتی ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ، مسلمانو! خدا کے لئے آنکھیں کھولو ایک دن تمہیں بھی جانا ہے۔ ان مردوں کی خاطر کچھ انتظام نہیں کرتے اپنے ہی لئے کرو۔ ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

ف۱ علامہ طاش کبری زادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ حدیث دیکھی کہ علمائے ف۲ دین کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی بدن ان کا سلامت رہتا ہے۔ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ ہمارے استاد بہت بڑے عالم ہیں ان کی قبر کھول کر دیکھوں کہ ان کا بدن کس حال پر ہے اس وسوسہ نے ان پر ایسا غلبہ کیا کہ ایک شب میں جاکر قبر کھولی دیکھا کفن بھی میلا نہ تھا۔ جب دیکھ چکے قبر سے آواز آئی دیکھ چکا اللہ تجھے اندھا کرے اُسی وقت دونوں آنکھیں بہ گئیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح الصدور میں لکھا ہے کہ ایک عورت ف۳ کا انتقال ہوا دفن کردی گئی اُس کے شوہر کو بہت محبت تھی محبت نے مجبور کیا کہ اس کی قبر کھول کر دیکھے کیا حال ہے ایک عالم صاحب سے یہ ارادہ ظاہر کیا انھوں نے منع کیا نہ مانا اور ان کو قبرستان تک ساتھ لے گیا۔ عالم نے ہر چند منع کیا لیکن اس نے قبر کھولی۔ عالم صاحب قبر کے کنارے بیٹھے رہے وہ نیچے اترا دیکھا کہ اسی عورت کے دونوں پاؤں پیچھے سے لے جاکر اس کی چوٹی سے باندھ دئے گئے ہیں اس نے چاہا کہ کھول دوں ہر چند طاقت کی مگر نہ کھول سکا اللہ کی لگائی ہوئی گرہ کون کھول سکے۔ ان عالم صاحب نے منع فرمایا نہ مانا۔ دوبارہ پھر زور کیا عالم صاحب نے پھر منع کیا کہ دیکھ اسی میں خیریت ہے اسے ایسے ہی رہنے دے اس نے کہا ایک بار تو اور زور کرلوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ زور کرہی رہا تھا بالآخر زمین دھنسی اور وہ مرد و عورت دونوں زمین میں چلے گئے والعیاذ باللہ تعالیٰ

عرض۔ وہ کون کون ہیں جن کے بدن کو زمین نہیں کھاتی

ارشاد۔ حافظ۔ بشرطیکہ عمل کرتا ہو قرآن پر بہتیرے قرآن کی تلاوت

ف۱ علامہ طاش کبری زادہ کی عبرتناک حکایت۔ ف۲ علمائے دین کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی

ف۳ ایک شخص نے عورت کی قبر کھول کر دیکھا اور اس کا کتنا بد نتیجہ ہوا۔

ف۴ وہ کون کون ہیں جن کے بدن سلامت رہتے ہیں زمین انھیں خراب نہیں کرتی۔

کرتے ہیں اور قرآن انھیں لعنت کرتا ہے رب تالی القرآن والقرآن یلعنہ اور عالم دین اور شہید فی سبیل اللہ اور ولی اور وہ کہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتا ہو اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہ کی اور وہ مؤذن جو بلا اجرت اذان دیا کرتا ہو، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو بلا اجرت سات برس اللہ کی رضا کے لئے اذان دے وجبت لہ الجنۃ اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

عرض ۔ یہ حدیث ہے[ف۱] و لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین ما وسعہما الا اتباعی

ارشاد ۔ یہ قادیانی ملعونوں کا حدیث پر افترا اور زیادت ہے حدیث میں اتنا ہے ولو کان موسیٰ حیا وادرک بنوتی ما وسعہ الا اتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو انھیں کچھ گنجائش نہ ہوتی سوا میری اطاعت کے افترا بھی کیا اور کال نہ کٹا ان[ف۲] کا مقصود اس افترا سے وفات مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہوگا تو ایک مثل کا نزول ماننا پڑے گا۔ حالانکہ تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات[ف۳] حقیقی حسی دنیوی ہے صحیح حدیث میں ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کھانا حرام فرما دیا ہے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دئے جاتے ہیں۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون انبیا سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے صرف آنی ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے یہ مسئلہ قطعیہ

ف۱ قادیانیوں نے یہ حدیث گھڑی لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین الخ اور کال پھر بھی نہ کٹا

ف۲ قادیانیوں کا رد بازغ ۔ ف۳ حیات انبیا علیہم السلام کے ثبوت کی متعدد احادیث کریمہ۔

یقینیہ ضروریات مذہب اہلسنت سے ہے۔ اس کا منکر نہ ہوگا مگر بدمذہب ف۱ گمراہ۔ تو پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہی ہیں ان کا نزول ممتنع کیونکر ہو گیا۔

(پھر فرمایا) چار انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کے لئے بھی موت طاری نہیں ہوئی۔ دو آسمان پر سیدنا ادریس[۱] علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دو زمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سال حج میں یہ دونوں حضرات جمع ہوتے ہیں حج کرتے ہیں ختم حج پر زمزم شریف کا پانی پیتے ہیں کہ وہ پانی ان کو کفایت کرتا ہے سال بھر کے طعام و شراب سے۔

عرض ۔ صوم ف۲ وصال تو غیر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ناجائز ہے پھر جب یہ سال بھر کچھ نوش نہیں فرماتے ہیں تو سال کا صوم متصل ہوا۔

ارشاد ۔ صوم ف۳ میں نیت ضروری ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوتا۔

عرض ۔ ایام تشریق و عید الفطر میں کچھ نہ کچھ کھانا ضروری ہے۔

ارشاد ۔ ان ایام میں روزہ حرام ہے کھانا ضروری نہیں روزہ ایک ماہ کا فرض ہے اور کھانا کسی[۲] روز کا فرض نہیں۔

عرض ۔ روزہ کے لئے تو افطار رکن ہے بغیر افطار کے روزہ نہیں ہو سکتا۔

ارشاد ۔ روزے ف۴ کے لئے افطار رکن کیا معنی ضروری بھی نہیں روزہ ہو جائے گا اگرچہ کبھی افطار نہ کرے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ رات آئی اور روزہ پورا ہو گیا بخلاف نماز کے کہ اس میں خروج ف۵ بصنعہ ایک فعل ضروری ہے

ف۱ حیات انبیاء کا منکر گمراہ ہے۔ [۱] علی احد القولین کما سبق ۱۲ مؤلف غفرلہ

ف۲ صوم وصال غیر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جائز نہیں، ف۳ روزے میں نیت ضروری ہے بے نیت روزہ نہیں ہوتا۔ [۲] یعنی علی التعیین ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

ف۴ روزے کے لئے افطار ضروری نہیں، ف۵ نماز میں خروج بصنعہ ضروری ہے۔

نماز ہے فعل اس کے لئے ایک فعل ایسا کرنا ضروری ہے جس سے معلوم ہو کہ نماز ختم ہوگئی اور روزہ ہے۔ ترک یا کف باختلاف قولین اور کف فعل ہے قلب کا۔ نماز صرف نیت سے بغیر افعال جوارح کے ادا نہیں ہو سکتی اور روزہ میں کوئی فعل نہیں صرف نیت ہے کسی فعل کی ضرورت نہیں قلب نے جیسے سمجھا تھا کہ میرا روزہ ہے اب سمجھ لے کہ میرا روزہ ختم ہوگیا۔ بس اب افطار کرے یا نہیں روزہ ختم ہوگیا (پھر فرمایا) مسئلہ ہے کہ تاخیر[ف۱] افطار مکروہ ہے مگر اگر کسی کے پاس کھانے کو نہ ہو تو کیا کھائے افطار ان کے واسطے رکھا گیا ہے جو بشریت میں پھنسے ہوئے ہیں قوت ملکیہ ان میں نہیں اور خضر و الیاس علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اعلیٰ درجے کی ملکوتی قوت حاصل ہے۔

عرض۔ اولیائے الٰہی کی کیا پہچان ہے۔

ارشاد۔ حدیث میں ارشاد فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولیاء اللہ الذین اذا رؤوا ذکر اللہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کے[ع] دیکھنے سے خدا یاد آئے۔

عرض۔ دائرہ دنیا کہاں تک ہے۔

ارشاد۔[ف۲] ساتوں آسمان ساتوں زمین دنیا ہے اور ان سے وراء سدرۃ المنتھی[ف۳] عرش و کرسی دار آخرت ہے (پھر فرمایا) دار دنیا شہادت ہے اور دار آخرت غیب۔ غیب کی کنجیوں کو مفاتح اور شہادت کی کنجیوں کو مقالید

ف۱ تاخیر افطار مکروہ ہے۔ ایام تشریق و عید کے دن روزہ حرام ہے ان میں کھانا ضرور نہیں۔ نماز روزے کا فرق اس میں خروج بصنعہ کیوں ضرور اور اس میں افطار کیوں ضرور نہیں۔

ع جو منصف کبھی آستانہ قدسیہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوا اُسے بیشک ضرور خدا یاد آیا ۱۲ فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔ ف۲ دنیا کہاں تک ہے ف۳ عرش و کرسی دار آخرت ہے، ف۴ مفاتح اور مقالید کا فرق۔

کہتے ہیں قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ[ف۱] اللہ ہی کے پاس ہیں غیب کی مفاتیح (کنجیاں) ان کو خدا کے سوا کوئی (بذات خود) نہیں جانتا اور دوسری جگہ فرمایا ہے لَهٗ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ خدا ہی کے لئے ہیں مقالید (کنجیاں) آسمان وزمین کی اور مفاتیح[ف۱] کا حرف اول (م) وحرف آخر (ح) اور مقالید کا حرف اول (م) وحرف آخر (د) انھیں مرکب کرنے سے نام اقدس ظاہر ہوتا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے یا تو اس طرف اشارہ ہے کہ غیب وشہادت کی کنجیاں سب دیدی گئی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، کوئی شے ان کے حکم سے باہر نہیں ؂

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل وجاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

اور یا اس طرف اشارہ ہو سکتا ہے مفاتیح ومقالید غیب وشہادت سب حجرۂ خفا یا عدم میں مقفل تھیں وہ مفتاح ومقلاد جس سے ان کا قفل کھولا گیا اور میدان ظہور میں لایا گیا وہ ذات اقدس ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کہ اگر یہ تشریف نہ لاتے تو سب اسی طرح مقفل حجرۂ عدم یا خفا میں رہتے ؂

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

عرض۔ حضور والا کرسی کی کیا صورت ہے۔

ارشاد۔ کرسی[ف۲] کی صورت اہل شرع وحدیث نے کچھ ارشاد نہ فرمائی فلاسفہ

ف۱ مفاتیح اور مقالید سے نام اقدس کا استخراج اور ان سے اس طرف اشارہ کہ خدا نے دنیا وآخرت کے خزانوں کی کنجیاں حضور کے حوالہ فرمادیں اور اس طرف اشارہ ہے کہ حضور ہی وہ کنجی ہیں جن سے غیب وشہادت کی کنجیاں جس جگہ بند تھیں اس کا قفل کھل گیا۔

ف۲ کرسی کی صورت

کہتے ہیں کہ وہ آٹھواں آسمان ہے ساتوں آسمانوں کو محیط ہے تمام کواکب ثابتہ اسی میں ہیں مگر شرع نے یہ نہ فرمایا اسی طرح عرش کو[ف۱] جھلائے فلاسفہ کہتے ہیں کہ نواں آسمان ہے اور اس کو فلک اطلس کہتے ہیں کہ اس میں کوئی کوکب نہیں۔ مگر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام آسمان وزمین کو محیط ہے اور اس میں پائے ہیں یاقوت کے اس وقت تو چار فرشتے اس کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہیں اور قیامت کے دن آٹھ فرشتے اٹھائیں گے اور یہ تو قرآن عظیم سے ثابت ہے وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝ اور اٹھائیں گے تیرے رب کے عرش کو اپنے اوپر اس دن آٹھ (فرشتے) اُن فرشتوں کے پاؤں سے زانوؤں تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے آیۃ الکرسی کو اسی وجہ سے آیۃ الکرسی کہتے ہیں کہ اس کرسی کا ذکر ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس کی کرسی[ف۲] آسمان وزمین کی وسعت رکھتی ہے (پھر فرمایا) آسمان ہی کی وسعت خیال میں نہیں آتی بیچ کا آسمان جس میں آفتاب ہے اس کا نصف قطر[ف۳] نو کروڑ تیس لاکھ میل ہے اور پانچواں اس سے بڑا۔ پانچویں کا ایک چھوٹا پرزہ جسے تدویر کہتے ہیں وہ آفتاب کے آسمان سے بڑا ہے پھر یہی نسبت پانچویں کو چھٹے کے ساتھ ہے اور اس کو ساتویں کے ساتھ اور صحیح حدیث میں آیا کہ یہ سب کرسی کے سامنے ایسا ہے کہ ایک لق ودق میدان میں جس کا کنارہ نظر نہیں آتا ایک چھلا پڑا ہو ما السّمٰوٰت السبع والارضون السبع مع الکرسی الا کحلقۃ ملقاۃ فی ارض فلاۃ اور یہ سب زمین وآسمان کرسی کے آگے ایسے ہیں کہ ایک لق ودق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو اور ان سب عرش وکرسی وزمین وآسمان کی وسعت ایسی ہی ہے۔ عظمتِ قلب مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اور قلب مبارک کی عظمت کو کوئی

ف۱ عرش کا بیان۔ ف۲ کرسی کی وسعت

ف۳ بیچ کے آسمان کا نصف قطر نو کروڑ تیس لاکھ میل

نسبت ہی نہیں ہوسکتی عظمت رب العزۃ جل جلالہٗ سے یہ غیر متناہی وہ متناہی اور متناہی کو غیر متناہی سے نسبت محال[1] (پھر فرمایا) اولیائے کرام فرماتے ہیں۔
ما السمٰوٰت السبع والارضون السبع فی نظر العبد المومن الا کحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ من الارض سیدی شریف عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے کسی لق و دق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ اللہ اکبر جب غلاموں کی یہ شان ہے تو عظمت شان اقدس کو کون خیال کرسکے۔

عرض۔ صحابہ کرام کو بھی کشف ہوتا تھا۔

ارشاد۔ لا الہ الا اللہ ان کے غلاموں اور اولیائے کرام[ف۱] کے پیش نظر عرش سے تحت الثریٰ تک ہوتا ہے۔ پھر صحابہ کی شان کا کیا پوچھنا۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے دریافت فرمایا کیف اصبحت تم نے کیونکر صبح کی عرض کی اصبحت مومنا حقا میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں سچا مومن تھا۔ ارشاد فرمایا ہر دعوے کی ایک دلیل ہوتی ہے جس سے اس دعوے کی سچائی ثابت ہوتی ہے تمہارے دعوے کی کیا دلیل ہے۔ عرض[ف۲] کی میں نے صبح کی اس حال میں عرش سے تحت الثریٰ تک تمام موجودات عالم

---

[1] افترائات وہابیہ پر خدا کی لعنت ہو یہ توحید تو کبھی ان کے باوا دادا نے بھی نہ سنی ہوگی ذرا دکھائیں تو کہ اس تفصیل کے ساتھ کسی نے توحید کو بیان کیا ہو مگرے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ کے موافق ناواقفوں کے سامنے مکر کرتے ہیں کہ بندگان اعلیٰ حضرت تو علم خدا و رسول مساوی مانتے ہیں۔ لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن۔ فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔

ف۱ اولیائے کرام کے پیشِ نظر از عرش تا تحت الثریٰ ہوتا ہے پھر صحابہ کا کیا پوچھنا۔

ف۲ صحابہ کی حضورؐ میں عرض کہ عرش سے تحت الثریٰ تک تمام موجودات عالم میری پیش نظر ہے جنت و دوزخ کے احوال دیکھ رہا ہوں۔

میری پیش نظر ہے جنتیوں کو جنت میں عیش کرتے دیکھ رہا ہوں اور جہنمیوں کو جہنم میں چیختے چلاتے عذاب پاتے دیکھ رہا ہوں ارشاد فرمایا تم پہنچ گئے ہو اطمینان رکھو (پھر فرمایا) ماضی[ف۱] تو ماضی مستقبل بھی اُن کی پیش نظر ہوتا ہے اولیائے کرام فرماتے ہیں کوئی پتا سبز نہیں ہوتا مگر عارف کی نگاہ میں۔

عرض۔ حضور جو اشیا اب تک وجود میں نہ آئیں۔ ان کا وجود سوا زمانے کے اور کسی چیز میں تو ہے نہیں اور زمانے ہی میں وہ حضرات ملاحظہ فرماتے ہیں تو زمانہ کا وجود ثابت ہو گیا۔

ارشاد۔ زمانہ کو پہلے موجود مان لو گے جب تو اشیاء کا ظرف اسے مانو گے اور وہ[ف۲] ہے موہوم اس کا وجود ہی نہیں وجود اشیا کا ظرف کیا ہے جو صورتیں ان اشیا کی ہوں گی وہی پیش نظر ہوتی ہیں۔

عرض۔ جس وقت پیش نظر ہیں اس وقت ان اشیاء کا وجود نہیں تو انکی صورتیں کہاں سے آئیں گی لامحالہ ماننا پڑے گا کہ اپنے وقت موجود میں ان کی صورتیں موجود ہیں وہی پیش نظر ہوتی ہیں۔

ارشاد۔ وقت کس چیز کا نام ہے وقت ہے ہی نہیں اصل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو زمانے اور جہت میں گھیر دیا کسی چیز کو بغیر زمانے کے نہیں سمجھ سکتے رب[ف۳] العزت زمانے سے پاک ہے مگر بولتے ہیں وہ ازل میں بھی ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اور ابد تک ایسا ہی رہے گا۔ تھا اور ہے اور رہے گا یہ سب زمانے پر دلالت کرتے ہیں اور وہ زمانے سے پاک ہے[ے] اور حوادث جو ہیں فی الحقیقۃ وہ بھی زمانہ سے جدا ہیں مگر ان کا

ف۱ اولیا کی نظر میں ماضی تو ماضی مستقبل بھی ہوتا ہے۔ ف۲ زمانہ موہوم ہے موجود نہیں رکھتا۔ ف۳ رب العزۃ زمانہ سے پاک ہے۔

ے یہاں کچھ اور عبارت معلوم ہوتی ہے اصل باقی نہیں۔ ناقل صاحب نے جو نقل کی اس میں کچھ چھوڑ دیا۔ اصل دیمک نے ختم کر دی۔

زمانے سے جدا ہونا عقل بتائے گی اور کسی ذریعہ سے نہ معلوم ہو گا۔

عرض مشبہہ کہتے ہیں یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یہ اور اسکے سوا جو آیات تشبیہ پر دلالت کرتی ہیں محکم ہیں اور لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وغیرہ آیات تنزیہ متشابہ اسی طرح وہابیہ کہدیں کہ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ محکم اور آیات مثبتہ علم غیب متشابہ قدریہ کہتے ہیں وَمَا ظَلَمْنٰھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ محکم اور وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ متشابہ اور جبریہ اس کا عکس کہتے ہیں اس کا معیار کیا ہے جس سے محکم اور متشابہ کا امتیاز ہو جائے۔

ارشاد جس آیت کو اسکے ظاہر معنی پر حمل کرنے سے کوئی عقلی استحالہ لازم آتا ہو وہ متشابہ ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کے معنی ظاہر اگر لیں تو اسکا ہاتھ ماننا اور جب ہاتھ ہوا تو جسم بھی ہوا اور ہر جسم مرکب اور مرکب اپنے وجود میں اپنے ان اجزا کا محتاج ہے جن سے وہ مرکب ہے جب تک وہ موجود نہ ہولیں۔ یہ موجود نہیں ہو سکتا تو خدا کا محتاج ہونا لازم آیا اور ہر محتاج حادث اور کوئی حادث قدیم نہیں اور جو قدیم نہ ہو خدا نہیں ہو سکتا تو سرے سے الوہیت ہی کا انکار ہو گیا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ محکم نہیں متشابہ ہے اور لَیْسَ کَمِثْلِہٖ محکم ہے اسی طرح[ف۳] لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ کو اپنے ظاہر پر رکھا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ کسی طرح کا علم غیب کسی کو نہیں سوا رب عزوجل کے حالانکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے صدہا علوم غیب جنت و نار و ملائکہ و جن حساب ثواب عذاب، عقاب میزان۔ صراط اعراف کے متعلق بیان فرمائے تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آیا تو معلوم ہوا کہ یہ اپنے عموم ظاہر پر نہیں بلکہ آیات مثبتہ نے علم عطائی کی تخصیص کر دی ہے اور جب اس آیت میں بالعطا و بالذات

ف۱ مشبہہ و وہابیہ قدریہ و جبریہ پر رد ف متشابہ و محکم کا فرق، ف۲ مجسمہ کا رد، ف۳ آیہ کریمہ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ سے علم ذاتی کی نفی مراد ہے رد سے عطائی کا نافی ٹھہرانا اللہ عزوجل کو عیب لگانا اور الوہیت سے انکار ہے۔

دونوں کو عام ٹھہرالیا تو معنی یہ ہو جائیں گے کہ ذاتی علم غیب بھی سوا خدا کے کسی کو نہیں اور عطائی علم غیب بھی کسی کو سوا خدا کے نہیں معاذ اللہ کیسا بڑا استحالہ لازم آیا کہ خدا کو کسی دوسرے نے علم عطا کیا تو جاہل ہوا اور جہل نقصان ہے اور جس میں نقصان ہو خدا نہیں ہو سکتا تو الوہیت سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہوا تو اپنے عموم ظاہری پر محکم نہیں ہو سکتی ہاں اپنے معنی میں ضرور محکم ہے اسی طرح وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ کو اگر اس کے ظاہر پر رکھو تو یہ معنی ہوں گے کہ بندے خود ان افعال کا خلق کرتے ہیں تو قرآن عظیم میں جو سوال فرمایا گیا ہے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق ہے۔ ہر عاقل کے نزدیک اس کا جواب نفی میں ہوگا اور اس کا جواب معاذ اللہ اثبات میں ہوگا کہ ہزاروں سے زائد خالق خدا کے سوا موجود ہیں جو اپنے افعال کے خود خالق ہیں معاذ اللہ تو ظاہر ہوا کہ یہ بھی محکم نہیں بس یہ محکم ہے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ بندے کچھ ارادہ بھی نہیں کر سکتے جب تک مشیت الٰہی نہ ہو پھر بھی خدا جو چاہے کرے کوئی اس سے یہ سوال کرنے والا نہیں کہ تو نے ایسا کیوں کیا وہ فاعل مختار رہے۔ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اور بندے جو کچھ بھی کریں اس سے سوال ہوگا باوجود اس کے وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تمہارا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔

عرض۔ تشبیہ صحیح ہے یا تنزیہ۔

ارشاد۔ تشبیہ[ف] محض کفر ہے اور تنزیہ محض گمراہی اور تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ عقیدۂ حقۂ اہل سنت ہے۔

عرض۔ تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ کا کیا مطلب ہے۔

[ع] تناقض ہوا اور تناقض عیب اور اللہ عزوجل ہر عیب سے پاک تو غالباً یہاں یہ اور عبارت ہو جو ناقل سے رہ گئی اصل باقی نہ رہی ۱۲۔ [ف] تشبیہ محض کفر ہے تنزیہ محض گمراہی تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ عقیدۂ اہل سنت اور اس کا مطلب۔

ارشاد لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ یہ تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ ہے۔ تشبیہ محض تو یہ ہوئی کہ وہ ہماری ہی طرح ایک جسم من الاجسام ہے اُس کے کان آنکھ ہماری ہی طرح گوشت پوست سے مرکب ہیں وہ انھیں سے دیکھتا سنتا ہے اور یہ کفر ہے اور تنزیہ محض یہ کہ دیکھنے سننے میں اس کو بندوں سے مشابہت ہوتی ہے لہٰذا اس سے بھی انکار کر دیا جائے کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ خدا دیکھتا ہے سنتا ہے یہ کچھ اور صفات ہیں جن کو دیکھنے سننے سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گمراہی ہے اصل صحیح عقیدہ یہ ہے کہ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ یہ تنزیہ ہوئی کہ اس کی مثل کوئی شے نہیں اور اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ تشبیہ ہوئی اور جب سننے دیکھنے کو بیان کیا کہ اس کا دیکھنا آنکھ کا سننا کان کا محتاج نہیں وہ بے آلات کے سنتا ہے یہ نفی تشبیہ ہے کہ بندوں سے جو وہم مشابہت ہوتا اس کو مٹا دیا تو ماحصل وہی نکلا تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ (پھر فرمایا) تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ سے تو قرآن عظیم بھرا ہے علم و کلام یقیناً اس کی صفات ہیں یہ تشبیہ ہوئی مگر اس کا علم دل و دماغ و عقل کا اور کلام زبان کا محتاج نہیں یہ نفی تشبیہ اور وہی لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ ہر ایک کے ساتھ مل کر پھر وہی حاصل ہوا تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ حیات اس کی صفت ہے اب اگر یہ کہا جائے کہ وہ زندہ ہے تو اس میں اسی طرح روح ہے ہماری ہی طرح اسکی رگ و پے میں خون دوڑتا پھرتا ہے جیسا مشبہ ملاعنہ کہتے ہیں تو یہ کفر ہے اور اور اگر اس سے انکار کر دیا جائے جیسے ملاحدہ باطنیہ[ف۱] بکا کرتے کہ وہ حی لاحی نور لانور ہے تو کھلی ضلالت ہے حق یہ ہے کہ وہ حَیٌّ[ف۲] ہے خود زندہ ہے اور تمام کی حیات اس سے وابستہ ہے مگر نہ روح سے کہ روح خود اس کی مخلوق ہے نہ وہ گوشت و پوست و خون استخوان سے مرکب ہے نہ وہ جسم ہے جسم و جسمانیات و زمان و جہت سے پاک[ف۳] ہے یہ وہی تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ ہے (پھر فرمایا)

ف۱ ملاحدہ باطنیہ کا رد۔ ف۲ اللہ بے شک حی ہے مگر روح سے نہیں روح اس کی مخلوق ہے
ف۳ اللہ تعالیٰ زمان و جہت سے پاک ہے۔

اصل یہ ہے کہ الفاظ اس کے لئے وضع ہی نہیں کئے الفاظ تو مخلوق نے مخلوق کے لئے بنائے ہیں خدا کو عالم قادر محیی ممیت رازق متکلم مومن مہیمن خالق باری مصور وغیرہا صفات سے موصوف کرتے ہیں اور یہ سب ہیں اسم فاعل اور اسم فاعل دلالت کرتا ہے حدوث اور زمانہ حال یا زمانہ مستقبل پر اور وہ حدوث و زمانے سے پاک ہے قال اللہ تعالیٰ ویبقی وجہ ربک اور اس کے سوا صدہا صیغے قرآن پاک نے فرمائے ہیں جو ماضی یا حال یا مستقبل سے خالی نہیں اور وہ زمانوں سے منزہ اور قرآن میں آیا ہے باللہ للہ علی اللہ فی اللہ من اللہ اور بے آتی ہے الصاق کے لئے اور اللہ اس سے پاک ہے کہ کوئی شے اس سے ملتصق ہو سکے لام آتا ہے نفع کے لئے اور وہ اس سے پاک ہے کہ کسی شے سے اس کو نفع پہنچ سکے علی آتا ہے ضرر یا استعلا کے لئے اور وہ اس سے برتر ہے کہ کسی شے سے اسکو ضرر پہنچ سکے وہ اس سے متعالی ہے کہ کوئی اس سے بلند ہو سکے فی آتا ہے ظرفیت کے لئے اور وہ اس سے پاک ہے کہ وہ کسی کا ابتدائی کنارہ یا حد ابتدائی بن سکے الی آتا ہے انتہائے غایت کے لئے اور اس سے پاک ہے کہ وہ کسی کا انتہائی کنارہ بن سکے فی الحقیقت یہ سب افعال و اسماء و حروف اپنے معانی حقیقہ سے معدول ہیں (پھر فرمایا) یہ سب ہی تنزیہ مع تشبیہ بلا تشبیہ ہے۔

مؤلف۔ مولوی حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی سلمہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ قرآن عظیم میں یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ ہے یعنی سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جن ان کی حسب منشا محرابیں اور تصویریں بناتے تھے اور یہ ثابت ہے کہ اگلی شریعتوں کو جب رب عزوجل بغیر انکار کے بیان فرمائے تو وہ احکام ہمارے لئے بھی ہوتے ہیں اور تصویروں پر قرآن عظیم نے انکار نہ فرمایا اور جن احادیث سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب احاد ہیں تو قرآن عظیم کو منسوخ نہیں کر سکتیں یہ شبہ دل میں لئے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا حضور والا حرمت تصاویر متواتر ہے۔

ارشاد۔ ہاں حرمت تصاویر متواتر ہے مگر وہ احادیث جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب فرداً فرداً احاد ہیں مگر مجموعہ سے حرمت متواتر ہوتی ہے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ حرمت[1] تصاویر کی حدیث متواتر المعنی ہے اور حدیث[2] متواتر المعنی قرآن عظیم کو منسوخ کر سکتی ہے جیسے ایسی احادیث نے یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ کو منسوخ کر دیا۔

عرض۔ اللہ[3] کا لفظ مرکب ہے یا مفرد۔

ارشاد۔ مشہور یہ ہے کہ ال تعریف اور الٰہ سے مرکب ہے ہمزہ کی حرکت لام کو دیکر اس کو حذف کر دیا اور لام کو لام میں ادغام کر دیا لفظ اللہ ہو گیا۔ مگر مجھے دوسرا قول پسند ہے کہ لفظ اللہ مرکب نہیں بلکہ بہیئت کذائیہ علم ہے ذات باری کا کہ جس طرح اس کی ذات غیر مرکب ہے اسی طرح اس کا نام بھی غیر مرکب ہونا چاہیئے اور ان کا مؤید اس کا طرز استعمال بھی ہے کہ وقت ندا اس کا الف نہیں گرتا یا اللہ میں ایسا نہیں ہوتا کہ ہمزہ اور الف گر کر یا لام میں مل جائے اگر لام[4] تعریف ہوتا تو ضرور ایسا ہوتا کہ اس کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور منادی بیا معرف باللام کے پہلے ایہا زیادہ کرتے ہیں یہاں حرام ہے اور اگر معنی کا تصور کر کے ہو تو کفر ہے ایہا کے معنی ہوتے ہیں ایک مبہم ذات جس کا بیان آگے ہے وہاں ابہام کیسا وہ تو اعرف المعارف[5] ہے ہر شے کو تعیین تو وہیں سے عطا ہوتی ہے (پھر فرمایا) وہ تو اس قدر ظاہر ہے کہ اس کا بے غایت ظہور وہی سبب ہو گیا اس کے بے نہایت بطون کا قاعدہ ہے کہ شے جب تک ایک حد معتاد تک ظاہر رہتی ہے مرئی ہے اور جب اس حد سے گزرتی ہے نظر نہیں آتی آفتاب طلوع کے بعد

ف[1] حرمت تصاویر کی حدیث متواتر المعنی کہی جا سکتی ہے، ف[2] حدیث متواتر المعنی ناسخ کتاب ہو سکتی ہے ف[3] لفظ اللہ مفرد ہے یا مرکب، ف[4] لام تعریف پر ہمزہ وصلی ہوتا ہے ف[5] اللہ عزوجل اعرف المعارف ہے۔ یا اللہ جائز اور یا ایہا کے بعد اللہ کہنا حرام اور اس کی وجہ

* یہ حضرت کی کرامت کہیے تو بجا ہے اور یہ اسی بار نہیں اکثر ایسا ہوا ہے کہ شبہ بیان نہیں ہوا اور جواب فرما دیا۔ ۱۲ مؤلف

کچھ بخارات سحابات وغیرہ میں ہوتا ہے پوری طرح نظر آتا ہے خوب اچھی طرح اس پر نگاہ جم سکتی ہے اور جتنا بلند ہوتا جاتا ہے نگاہ میں خیرگی آتی جاتی ہے یہاں تک کہ جب بالکل نصف النہار پر آجاتا ہے نگاہ کی مجال نہیں کہ اس پر جم سکے۔ مگر پھر بھی اس کا ظہور ایک حد ہی تک ہے اس لئے اگرچہ ہم اس کو نہیں دیکھ سکتے پھر بھی اس کی روشنی سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ چودھویں شب کو جب آفتاب ہم سے بالکل پوشیدہ ہو جاتا ہے کسی کی طاقت نہیں آفتاب سے روشنی لے سکے اس وقت ماہتاب آفتاب اور اہل زمین کے درمیان متوسط ہو کر آفتاب سے نور لیتا ہے اور اہل زمین کو نور پہنچاتا ہے جو چاہے کہ اس ماہتاب سے نور نہ لوں گا بلکہ آفتاب ہی سے لونگا ہرگز نہیں لے سکتا بلا تشبیہ ذات باری تعالیٰ بیحد ظاہر تھی اور اسی سبب سے بیحد باطن تھی تمام موجودات میں اس سے مستفید ہونے کی استعداد بھی نہ تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ماہتاب نبوت بنایا کہ آفتاب الوہیت سے منور ہو کر تمام مخلوقات کو منور کر دے ؎

عرش تک پھیلی ہے تاب عارض یوں چمکتے ہیں چمکنے والے

جو چاہے کہ بغیر وسیلے اس ماہتاب رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ حاصل کر لوں وہ خدا کے گھر میں نقب لگانا چاہتا ہے بغیر اس توسل کے کوئی نعمت کوئی دولت کسی کو کبھی نہیں مل سکتی کون ہے جس سے تمام عالم منور و موجود ہے وہ نہ ہو تو تمام عالم پر تاریکیٔ عدم چھا جائے وہ قمر برج رسالت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۃ السر و موضع نفوذ الامر جعل خزائن کرمہ و موائد نعمہ طوع یدیہ یعطی من یشاء و یمنع من یشاء لاینفذ امر الامنہ ولا ینقل خیر الاعنہ حضور اقدس[ف۲] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۂ سر الٰہی

ف۱ بے وسیلۂ ماہتاب رسالت آفتاب الوہیت سے کسی کو کچھ نہیں ملتا۔

ف۲ حضور خزانۂ سر الٰہی اور جائے نفوذ امر خداوندی ہیں حضور کے قبضہ میں الٰہی نعمتوں کے خوان ہیں جسے چاہیں دیں جسے چاہیں منع فرما دیں۔

اور جائے نفاذ حکم خدا ہیں۔ رب العزۃ جل جلالہ نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے قبضے میں کر دیئے جس کو چاہیں دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے کوئی نعمت کوئی دولت کسی کو کبھی نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی معنی ہیں انما انا قاسم واللہ یعطی جز ایں نیست کہ میں ہی بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے ؎

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا

وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

عرض۔ یہ حدیث ہے لولاک[ف۱] لما اظہرت الربوبیۃ

ارشاد۔ میں نے حدیث میں نہیں دیکھا ہاں صوفیہ کی کتاب میں آیا ہے لولاک لما اظہرت ربوبیتی باینہمہ معنی صحیح اور صحیح حدیث کے موافق ہیں صحیح حدیث میں ہے خلقت الخلق لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک ماخلقت الدنیا اے میرے حبیب میں نے خلق کو اس لئے پیدا کیا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے یہاں ہے میں ان کو پہچنوا دوں اور اے میرے حبیب اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ پیدا کرتا یعنی اور نہ آخرت کو کہ دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزا ہے جب دار العمل نہ ہوتا دار الجزا کہاں سے آتا یہ تو اس پر متفرع ہے تو جب نہ دنیا ہوتی نہ آخرت تو خدا کا خدا ہونا کس پر ظاہر ہوتا یہی معنی ہیں اس کے کہ اے میرے حبیب اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنا خدا ہونا اپنی الوہیت نہ ظاہر کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عرض۔ موت وجودی ہے یا عدمی۔

ارشاد۔ موت[ف۲] اور حیات دونوں وجودی ہیں قرآن عظیم فرماتا ہے خَلَقَ المَوتَ

ف۱ لولاک لما اظہرت الربوبیۃ حدیث ہے یا نہیں۔

ف۲ موت وحیات دونوں وجودی ہیں۔

وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا اس نے موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ دیکھے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے موت ایک مینڈھے کی شکل پر ہے ع۔ رائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبضے میں جس کے پاس سے وہ ہو کر نکلتی ہے وہ مرجاتا ہے اور حیات ایک گھوڑی کی شکل پر ہے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری میں جس بے جان کے پاس سے ہو کر نکلتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے (پھر فرمایا) اللہ اکبر یہ موت ایسی چیز ہے کہ سوا ذات باری ع۔ جلالہٗ کے کوئی اس سے نہ بچے گا جب آیت نازل ہوئی کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور باقی رہے گا وجہ کریم رب العزۃ جل جلالہٗ کا۔ فرشتے بولے ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں پھر آیت نازل ہوئی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ہر جاندار موت کو چکھنے والا ہے فرشتوں نے کہا اب ہم بھی گئے۔ جب آسمان وزمین سب فنا ہو جائیں گے اور صرف ملائکہ مقربین میں جبرئیل۔ میکائیل اسرافیل ع۔ رائیل اور چار فرشتے حملۂ عرش (عرش کے اٹھانے والے) رہ جائیں گے ارشاد فرمائے گا اور وہ خوب جاننے والا ہے ع۔ رائیل اب کون باقی ہے عرض کریں گے کہ باقی ہیں تیرے بندے جبریل میکائیل اسرافیل ع۔ رائیل اور چار فرشتے عرش کے اٹھانے والے اور یہ بھی فنا ہو جائیں گے اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ ارشاد فرمائے گا جبریل کی روح قبض کر جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح قبض کریں گے وہ ایک عظیم پہاڑ کی طرح سجدہ میں رب العزۃ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہوئے گر پڑیں گے پھر فرمائے گا ع۔ رائیل اب کون باقی ہے عرض کریں گے باقی ہیں تیرے بندے میکائیل اسرافیل ع۔ رائیل اور عرش کے اٹھانے والے اور یہ بھی فنا ہوں گے اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ کبھی فنا نہ ہوگا۔ فرمائے گا میکائیل کی روح قبض کر میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ایک عظیم پہاڑ کی مانند سجدہ میں تسبیح کرتے ہوئے گر پڑیں گے پھر ارشاد فرمائے گا ع۔ راعیل اب کون باقی ہے عرض کریں گے

باقی ہیں تیرے بندے اسرافیل عزرائیل اور حملۂ عرش اور یہ بھی فنا ہوں گے
اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ ارشاد فرمائے گا اسرافیل کی
روح قبض کر اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ایک عظیم پہاڑ کی طرح سجدہ
میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے گر پڑیں گے اور پھر فرمائے گا عزرائیل اب کون
باقی ہے عرض کرینگے باقی ہیں تیرے بندے حملۂ عرش اور باقی ہے تیرا بندہ
عزرائیل اور یہ بھی فنا ہوں گے اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ باقی
رہے گا۔ فرمائے گا حملۂ عرش کی روح قبض کر وہ سب بھی اسی طرح مر جائیں گے
پھر ارشاد فرمائے گا عزرائیل اب کون باقی ہے عرض کریں گے باقی ہے تیرا
بندہ عزرائیل اور یہ بھی فنا ہوگا اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور کبھی فنا نہ ہوگا
ارشاد فرمائے گا مُت مر جا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ایک عظیم پہاڑ
کی مانند رب العزۃ کے حضور سجدے میں تسبیح کرتے گر پڑیں گے اور روح نکل
جائے گی اس وقت سوا رب العزۃ جل جلالہ کے کوئی نہ ہوگا اس وقت ارشاد
ہوگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کے لئے بادشاہت ہے کوئی ہو تو جواب دے
خود رب العزۃ جل جلالہ جواب فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ؁ اللہ واحد قہار
کے لئے ہے جب تک چاہے گا یہی حالت رہے گی پھر جب چاہے گا۔ اسرافیل
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ فرمائیگا وہ صور پھونکیں گے قیامت قائم ہو گی۔
حساب ہوگا جنتی جنت میں اور ابدی دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے
اور گنہگار مسلمان جہنم سے نجات پا جائیں گے کہ منادی جنت و دوزخ کے
درمیان جنت و دوزخ والوں کو ندا کرے گا۔ جہنمی نہایت خوشی سے جھانکنے
لگیں گے کہ شاید نجات کے لئے ہم کو ندا دی گئی ہے اور جنت والے نہایت
خوف کے ساتھ جھجکتے ڈرتے غرفات جنت سے جھانکیں گے کہ کہیں پھر ہم سے

ف قیامت اور بعد قیامت کے بعض احوال۔

کوئی خطا ہوگئی ہے جس سے دوزخ میں بھیجدئے جائیں پھر موت کا مینڈھا لایا جائے گا جنتیوں سے پوچھا جائے گا۔ تم اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر جہنمیوں کی طرف منہ کر کے پوچھا جائے گا تم اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے پھر جنت و دوزخ کے درمیان یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ سے اس کو ذبح فرمائیں گے پھر جہنمیوں سے کہا جائے گا اب تم ہمیشہ جہنم میں رہو۔ کبھی مرنا نہیں بالکل مایوس ہو کر پلٹیں گے ایسا رنج ان کو کبھی نہ ہوا ہوگا پھر جنتیوں سے کہا جائے گا اب تم جنت میں ہمیشہ رہو اب کبھی مرنا نہیں وہ نہایت خوش ہو کر پلٹیں گے ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگی۔

عرض۔ تراویح میں ختم کے روز مفلحون تک پڑھنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ سنت ہے حدیث میں ایسا کرنے کو حال مرتحل فرمایا ہے یعنی منزل پر پہنچ کر کوچ کر دینے والا جب ایک پارہ پڑھ چکتا ہے شیطان کہتا ہے اب شاید رک جائے نہ پڑھے جب دوسرا پارہ ختم کرتا ہے کہتا ہے اب شاید نہ پڑھے اسی طرح ہر پارہ پر کہتا ہے یہاں تک کہ جب تیسوں پارے ختم ہو جاتے ہیں کہتا ہے اب نہ پڑھے گا اب ختم کر چکا[1] پھر مفلحون تک پڑھتا ہے کہتا ہے یہ نمانے گا پڑھتا ہی رہے گا مایوس ہو جاتا ہے اس کی امید ٹوٹ جاتی ہے

عرض۔ جن دو رکعتوں میں اول میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور دوسری میں الٓمّٓ مفلحون تک پڑھا جائے گا اُن میں خلاف ترتیب لازم آئے گا۔

ارشاد۔ کیوں لازم آئے گا۔ اولیائے کرام نے ایک ایک رکعت میں دس دس ختم کئے ہیں آخر ان میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے بعد الٓمّٓ پڑھا ہی ہوگا۔

---

[1] ختم کے دن مفلحون تک پڑھنے کا حکم

عرض۔ سورۂ اخلاص کا تراویح میں تین بار پڑھنا کیسا ہے
ارشاد۔ مستحب ہے صحیح حدیث میں آیا کہ سورۂ اخلاص ثلث[ف۱] قرآن ہے تو تین بار پڑھنے میں پورے قرآن عظیم کا ثواب کے ملنے کی امید ہے۔
عرض۔ یہ بھی آیا ہے کہ سورۂ کافرون ربع قرآن ہے تو اس کو اگر چار مرتبہ پڑھے۔
ارشاد۔ خیر مسلمانوں میں رائج یوں ہے اور سورۂ اخلاص[ف۲] کا ثلث قرآن ہونا متواتر حدیث میں ہے اور سورۂ کافرون کا ربع ہونا متواتر نہیں۔
عرض۔ بعض لوگ قل ہو اللہ شریف تین بار پڑھتے ہیں اور ہر بار بسم اللہ باآواز پڑھتے ہیں۔
ارشاد۔ ایک بار باآواز تسمیہ ہونا چاہئے خواہ کہیں ہو الم کے اول ہو یا سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے اول ہو یا سورۂ اخلاص شریف کے اول ہو اور باقی آہستہ ہو۔
عرض۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ سے کیا مراد ہے۔
ارشاد۔ سبع[ف۳] مثانی کی تفسیر کی گئی ہے سورۂ فاتحہ شریف کے ساتھ
عرض۔ قبرستان میں[ف۴] باآواز قرآن عظیم پڑھنا کیسا ہے۔
ارشاد۔ ایسی آواز سے پڑھنا مستحسن ہے کہ اموات سنیں اور ان کا دل بہلے نہ اتنی کریہ آواز سے کہ مردے کو بھی پریشان کرے۔
عرض۔ وقت دفن[ف۵] اذان کیوں کہی جاتی ہے۔

ف۱ سورۂ اخلاص ثلث قرآن ہے تین بار پڑھے تو پورے قرآن عظیم کا ثواب ملے۔
ف۲ سورۂ اخلاص کا ثلث قرآن ہونا حدیث متواتر المعنی سے ثابت سورہ کافروں کا ربع قرآن ہونا ایسا نہیں۔ ف۳ سبع مثانی سے کیا مراد۔ ف۴ قبرستان میں باآواز قرآن عظیم کی تلاوت
ف۵ دفن کے بعد آذان کیوں کہی جاتی ہے۔

ارشاد۔ دفع شیطان کے لئے۔ حدیث میں ہے اذان جب ہوتی ہے شیطان ۳۶ میل بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہیں کہ روحا تک بھاگتا ہے اور روحا مدینہ طیبہ سے ۳۶ میل ہے اور وہ وقت ہوتا ہے دخل شیطان کا جس وقت منکر نکیر سوال کرتے ہیں مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے یہ لعین دور سے کھڑا اشارہ کرتا ہے اپنی طرف کہ مجھ کو کہدے جب اذان ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے وسوسہ نہیں ہوتا پھر سوال کرتے ہیں ما دینک تیرا دین کیا ہے اسکے بعد سوال کرتے ہیں ما تقول فی ھذا الرجل ان کے بارے میں کیا کہتا ہے اب نہ معلوم کہ سرکار خود تشریف لاتے ہیں یا روضہ مقدسہ سے پردہ اٹھا دیا جاتا ہے شریعت نے کچھ تفصیل نہ بتائی اور چونکہ امتحان کا وقت ہے اس لئے ھذا النبی ف۵ نہ کہیں گے ھذا الرجل کہیں گے۔

عرض۔ یہ زمین قیامت کے روز دوسری زمین سے بدل دی جائے گی۔

ارشاد۔ ہاں ف۲ ان زمین و آسمان کا دوسرے زمین و آسمان سے بدلا جانا تو قرآنِ عظیم سے ثابت ہے ارشاد ہوتا ہے یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ جس دن بدل جائے گی یہ زمین دوسری زمین سے اور آسمان بھی اور کھل جائیں گے (قبروں سے لوگ) اللہ واحد قہار کے لئے مگر آسمان کے لئے یہ نہیں معلوم کہ وہ آسمان کا ہے کا ہوگا ہاں ف۳ زمین کے بارہ میں صحیح حدیث آئی ہے جس میں ہے کہ آفتاب قیامت کے دن سوا میل پر آجائے گا صحابی جو اسکے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میل سے مراد میل مسافت ہے یا میل سرمہ پھر فرمایا اگر میل مسافت ہی مراد ہے تو بھی کتنا فاصلہ ہے آفتاب ف۴ چار ہزار برس کے فاصلہ پر ہے اور پھر اس طرف کو

ف۱ مردے سے سوال میں ھذا الرجل کیوں کہتے ہیں۔ ف۲ قیامت کے بعض احوال۔

ف۳ روز قیامت زمین و آسمان بدل جائیں گے زمین لوہے کی ہوگی اور آسمان اللہ جانے۔

ف۴ آفتاب اب چار ہزار برس کے فاصلہ پر ہے اور قیامت میں سوا میل پر ہوگا میل سے ممکن کہ میل سرمہ مراد ہو۔

پیٹھ گئے ہے اس روز کہ سوا میل پر اور اس طرف کو منہ کئے ہو گا اس روز کی گرمی کا پوچھنا اسی حدیث میں ہے کہ زمین لوہے کی کردی جائے گی (پھر فرمایا) اور جنت فا میں چاندی کی زمین ہو جائے گی اور یہ زمین وسعت کیا رکھتی ہے ان تمام انسانوں جانوروں کے لئے جو روز ازل سے روز آخر تک پیدا ہوئے ہوں گے حدیث میں ہے کہ رحمٰن بڑھائے گا زمین کو جس طرح روٹی بڑھائی جاتی ہے اس وقت کروی شکل فٹ پر ہے اس لئے اس کی گولائی ادھر کی اشیاء کو حائل ہے اور اس وقت ایسی ہموار کردی جائے گی کہ اگر ایک دانہ خشخاش کا اس کنارہ پر پڑا ہو اس کنارۂ زمین سے دکھائی دے گا۔ حدیث میں ہے یبصرھم الناظر ویسمعھم الداعی دیکھنے والا ان سب کو دیکھے گا اور سنانے والا ان سب کو سنائے گا۔

عرض۔ حضور یہ صحیح ہے کہ یہ زمین جنت کی شکر فٹ بنادی جائے گی۔

ارشاد۔ میں نے نہ دیکھا ہاں یہ تو ہے کہ محشر کے عرصات میں گرمی شدت کی ہو گی۔ پیاس بہت ہو گی اور دن طویل ہے بھوک کی تکلیف بھی ہو گی اسلئے مسلمان کے لئے زمین فٹ مثل روٹی کے ہو جائے گی کہ اپنے پاؤں کے نیچے سے توڑ لیگا اور کھائے گا۔

عرض۔ حضور والا یہ صحیح ہے کہ کعبۂ معظمہ جنت میں جائے گا

ارشاد۔ ہاں کعبۂ فہ معظمہ اور تمام مساجد

عرض۔ اور حضور روضۂ اقدس

ارشاد۔ روضۂ فٹ اقدس افضل ہے یا کعبۂ معظمہ

فا جنت کی زمین چاندی کی ہو گی۔ فٹ زمین اب کروی شکل کی ہے قیامت کے دن ہموار کی جائے گی۔ کیسی ہموار۔ فٹ اس زمین کے جنت کی شکر بنا دیئے جانے کی نسبت۔

فٹ قیامت میں مسلمان کے لئے یہ زمین روٹی کی طرح ہو گی۔

فہ کعبۂ معظمہ اور تمام مساجد داخل جنت ہوں گے۔ فٹ روضۂ اقدس کعبہ سے افضل ہے

عرض۔ روضۂ اقدس
ارشاد۔ پھر جب مفضول جائے گا تو افضل کے جانے میں کیا شبہ۔ صرف روضۂ اقدس ہی نہیں بلکہ تمام تربتیں[ف۱] انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی
عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔
ارشاد۔ نہیں۔
عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم کھانا جائز ہے۔
ارشاد۔ نہیں۔
عرض۔ کیوں۔ کیا بے ادبی ہے۔
ارشاد۔ ہاں۔
عرض۔ سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصا میں دیمک لگ جانا صحیح ہے۔
ارشاد۔ ہاں سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام جنوں سے بیت المقدس[ف۲] بنوا رہے تھے اور آپ کا قاعدہ یہ تھا کہ خود کھڑے ہو کر کام لیتے تھے اگر آپ وہاں تشریف فرما نہ ہوتے تو وہ معمار شرارت کرتے تھے ابھی ایک سال کا کام باقی تھا کہ آپ کے انتقال کا وقت آگیا۔ آپ نے غسل فرمایا کپڑے نئے پہنے خوشبو لگائی اور اسی طرح تشریف لائے عصا پر تکیہ فرما کر کھڑے ہو گئے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی روح قبض[ف۳] کر لی آپ اسی طرح عصا پر ٹیک لگائے رہے پہلے تو

ف۱ انبیا علیہم السلام کی تربتیں داخل جنت ہوں گی۔
ف۲ بیت المقدس کی تعمیر کا کام حضرت سید سلیمان علیہ السلام نے خود اپنے سامنے کھڑے ہو کر جنوں سے لیا۔ ف۳ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام عصا پر تکیہ لگائے قیام فرماتے تھے اسی حالت میں قبض روح ہوا۔

جنوں کو رات کی فرصت مل بھی جاتی تھی اب دن رات برابر کام کرنا پڑتا تھا۔ حضرت ہر وقت کھڑے ہی رہتے تھے اور اجازت مانگنے کی کسی میں ہمت نہ تھی ناچار سال بھر تک یکلخت دن رات برابر کام کیا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام بعینہا ویسے ہی رہتے ہیں ان میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم مبارک بھی اسی طرح رہا جب کام پورا ہو چکا۔ دیمک کو حکم ہوا اس نے آپ کے عصا کو کھانا شروع کیا جب عصا کمزور ہوا آپ نیچے تشریف لائے۔ جن پہلے غیب کے علم کا ادعا رکھتے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۝ کھل گیا جنوں کا حال اگر غیب جانتے کیوں رہتے ایک سال سخت عذاب میں

عرض۔ کیا حضور حیوانات[1] بھی ناطق ہیں۔

ارشاد۔ بلاشبہ

عرض۔ انسان کو اور حیوانات سے تمیز ناطق ہی تھی ناطق ہی فصل ہے اور فصل کا دو جنسوں میں اشتراک محال۔

ارشاد۔ یہ تمیز کس کے نزدیک ہے جاہل فلاسفہ حمقا کے نزدیک ہر شے ناطق ہے شجر، حجر، دیوار و در سب ناطق ہیں نص ہے قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ ۝ اعضا کہیں گے کہ ہم کو اس اللہ نے ناطق کیا جس نے ہر شے کو ناطق کر دیا اور نصوص[3] کا ان کے ظواہر پر حمل واجب بلاضرورت ان میں تاویل باطل و نا مسموع اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ کوئی شے ایسی نہیں کہ اللہ کی تسبیح و تحمید نہ کرتی ہو

ف۱ حیوانات بھی ناطق ہیں۔

ف۲ فلاسفہ کے صرف انسان کو ناطق بنانے کا رد بازغ۔

ف۳ نصوص کا ظواہر پر حمل واجب بے ضرورت تاویل باطل۔

لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ ہر شے مکلّف[1] ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور خدا کی تسبیح کی ساتھ۔

عرض کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ ط سے ان کا نماز پڑھنا ثابت ہے۔

ارشاد۔ اول تو یہ آیت خاص پرندوں اور ذوی العقول کے باب میں ہے۔ سباق آیت ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ط کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ کیا نہیں دیکھتے جو لوگ زمین و آسمان میں ہیں اور پرندے صف باندھے ہوئے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح کو پہچان لیا دوسرے یہ کہ اس آیت میں لف ونشر مرتب مانا جائے کہ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نے اپنی نماز کو جان لیا اور پرندوں نے اپنی تسبیح کو تیسرے یہ کہ اگر اس آیت کو عام رکھا جائے تو از قبیل عطف عام علی الخاص ہو جائے گا۔ جمادات نباتات کی نماز وہی ان کا ایمان و تسبیح ہے (پھر فرمایا) ان میں مادۂ معصیت بھی ہے ان کے لائق جو سزا ہوتی ہے وہ ان کو دی جاتی ہے اہل کشف فرماتے ہیں تمام جانور تسبیح کرتے ہیں جب تسبیح چھوڑ دیتے ہیں اسی وقت ان کو موت آتی ہے ہر پتا تسبیح کرتا ہے جس وقت تسبیح سے غفلت کرتا ہے اسی وقت درخت سے جدا ہو کر گر پڑتا ہے۔ جب مجمع ہوا کفار کا مدینہ طیبہ پر کہ اسلام کا قلع قمع کر دیں غزوۂ احزاب کا واقعہ ہے رب عزوجل نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی۔ شمالی ہوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست و نابود کر دے۔ اس نے کہا اَلْحَلَائِلُ

ف۱ ہر شے حضور کی تصدیق اور اللہ عزوجل کی تسبیح کے ساتھ مکلف ہے۔

ف۲

ف۳ حیوانات نباتات جمادات معصیت کرتے ہیں اور جس سزا کے لائق ہیں سزا بھی پاتے ہیں۔

لَا یَخْرُجْنَ بِاللَّیْلِ بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں فاعقمہا اللہ تعالیٰ تو اللہ نے اس کو بانجھ کر دیا اسی وجہ سے شمالی[1] ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا پھر صبا (یعنی پروائی) سے فرمایا فقالت سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا تو اس نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی وہ گئی اور کفار کو برباد کرنا شروع کیا صرف ایک خندق درمیان میں تھی اس پار مسلمان تھے اس پار کفار ادھر صبح تک چراغ جلتے رہے اور دوسری طرف اونٹ بارہ بارہ کوس پر گرے تو پروائی[2] کو یہ نعمت دی کہ بارش اسی کے ساتھ ہوتی ہے۔ (پھر فرمایا) ایک ایک روحانیت تو ہر ہر نبات ہر ہر جماد سے متعلق ہے اُسے خواہ اس کی روح کہا جائے یا اور کچھ وہی مکلف ہے ایمان و تسبیح کے ساتھ حدیث[3] میں ہے مامن شیٔ الا و یعلم انی رسول اللہ الا مردۃ الجن والانس کوئی شے ایسی نہیں جو مجھ کو خدا کا رسول نہ جانتی ہو سوا سرکش جن اور انسانوں کے۔

عرض۔ پھر انسان اور دیگر حیوانات میں ما بہ الامتیاز کیا ہے۔

ارشاد۔ عقل[4] ہے اور وہ تکالیف شرعیہ جو رکھی گئی ہیں اس پر اور وہ امانت ہے جس کو اٹھا لیا انسان نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اُٹھا لی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

---

[1] شمالی ہوا سے پانی کیوں نہیں برستا۔ [2] پروائی سے کیوں برستا ہے۔

[3] ہر شے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی جانتی ہے سوا سرکش انسانوں اور جنوں کے۔

[4] انسان و حیوان میں امتیاز کی شے عقل ہے۔

عرض ۔ حضور والا وہ امانت کیا تھی ۔

ارشاد ۔ اس[1] میں اختلاف ہے علما فرماتے ہیں وہ عشق الٰہی ہے (پھر بیان سابق کی طرف توجہ فرمائی فرمایا) علما فرماتے[2] ہیں جو ان کے سمع و ادراک پر ایمان نہ لائے اس کے ایمان میں نقص ہے ۔ یہ سب ایمان لائے ہیں حضور پر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کوئی چیز ایسی نہیں یہاں تک کہ مصنوعات انسانیہ جیسے (اپنی گھڑی اور ڈبیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) یہ گھڑی یہ ڈبیہ کہ ان کو انسان نے بنایا ہے مگر روز ازل سب سے عہد لیا گیا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ تو اگر فہم و ادراک نہ تھا تو یہ عہد کیسا قرآن عظیم میں ہے ۔ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ ۝ فرمایا آؤ تم خوشی سے یا مجبوراً (کہ چاہتے نہ تھے مگر مجبور ہو کر چلے آئے) تو انھوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آئے جس طرح تمہارا بدن نہیں سمجھتا وہ روح سمجھتی ہے جو اس بدن سے متعلق ہے اسی طرح وہ اجسام بھی سننے سمجھنے والے نہیں بلکہ وہ روحانیتیں جو ان سے متعلق ہیں ۔

عرض ۔ تو پھر یہ تقسیم موجودات دنیا کی حیوانات نباتات جمادات کی طرف غلط ٹھہرے گی ۔

ارشاد ۔ ہاں یہ ظاہر بینوں کی تقسیم ہے اور ظاہر نظر میں یہ تقسیم صحیح بھی ہے ، مگر نظر دقیق میں نہیں ابتدائے اسلام میں کفار دشمن سخت تھے ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لئے جا رہے تھے راہ میں ایک پہاڑ پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا پہاڑ سے[3] آواز آئی حضور مجھ پر نہ تشریف لائیں کہ مجھ پر

ف[1] وہ امانت جس کے تحمل سے آسمانوں زمین اور پہاڑ نے انکار کیا اور انسان نے اسے اٹھالیا کیا ہے ۔ ف[2] ہر شے سمع و ادراک رکھتی ہے جو اس پر ایمان نہ لائے وہ کامل الایمان نہیں ۔

ف[3] پہاڑوں کا علم ادراک و نطق

کوئی جگہ امن کی نہیں مجھے خوف ہے کہ اگر کفار نے حضور کو مجھ پر پالیا اور ایذا دی تو اللہ مجھ پر وہ سخت عذاب نازل کرے گا کہ کبھی نہ نازل کیا ہوگا۔ سامنے دوسرا پہاڑ تھا اس نے آواز دی الی یارسول اللہ یارسول اللہ حضور میری طرف تشریف لائیں سرکار اس پر تشریف لے گئے تو اگر علم فـ۱ و ادراک و نطق نہ تھا تو کیونکر ایسا ہوا جب آیۂ کریمہ نازل ہوئی وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط جہنم کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ پہاڑوں نے رونا شروع کیا یہ آنسو ہیں دریا جو بہہ گئے ہیں (پھر فرمایا) رجوع فـ۲ و خشوع و خضوع عام ہے تمام حیوانات و نباتات و جمادات کو یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے لوہے کا نرم ہو جانا اسی کے حکم سے تھا محض ارادۃ اللہ سے موم ہو جاتا تھا جیسے ٹھنڈا ہو جانا آگ کا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فرمایا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ فـ۳ اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر یانار عام فرمایا تھا جتنی آگیں تھیں دنیا کی سب ٹھنڈی ہوگئیں روئے زمین پر کہیں آگ کا نام و نشان نہ رہا اور یہ آگ تو ایسی ٹھنڈی ہوگئی کہ علما فرماتے ہیں اگر سلامًا نہ فرماتا اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اس کی ٹھنڈک ایذا دیتی کئی کوس کے گرد میں وہ آگ تھی کوئی اس کے قریب بھی نہ جا سکتا تھا اب فکر ہوئی کہ ان کو ڈالیں گے کیونکر شیطان ملعون آیا اور گوپھن بنانا سکھایا کہ اس طرح کا بنا کر اس میں ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بٹھا کر پھینک دو جب آپ کو گوپھن میں بٹھا کر پھینکا آپ آگ کی محاذات پر آئے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے عرض کی اَلَكَ حَاجَةٌ یَا اِبْرٰهِیْمُ کوئی حاجت ہے اَمَّا مِنْكَ فَلَا ہے تو مگر تم سے

فـ۱ دریا پہاڑوں کے آنسو ہیں۔

فـ۲ رجوع و خشوع و خضوع حیوانات جمادات و نباتات سب کو عام ہے۔

فـ۳ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل جلیل پر نار نمرود کے برد و سلام ہونے کا ذکر۔

عرض کی تو جس سے ہے اسی سے کہئے فرمایا علمہ بحالی کفانی عن سوالی وہ خود جانتا ہے عرض کی ضرورت نہیں قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

عرض۔ یہ صحیح ہے کہ حیوانات مٹی ہو جائیں گے تو ان کی ارواح کہاں جائیں گی

ارشاد۔ مٹی[ف۱] ہو جائیں گی یہ تو ثابت ہے آگے کچھ نہ فرمایا شرع نے بتایا کہ جو حیوانات موذی ہیں وہ دوزخ میں کافروں کو عذاب دینے کے لئے جائیں گے ان کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی جس طرح فرشتگان عذاب کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی اور اصحاب کہف کا کتا بلعم باعور کی شکل میں جنت میں جائیگا اور بلعم اس کتے کی شکل ہو کر جہنم میں جائے گا اور ناقۂ صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ناقۂ عضبا جنت میں جائیں گے باقی حیوانات مٹی کردئے جائیں گے ان کو مٹی ہوتا دیکھ کر کفار کہیں گے يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝ کاش میں بھی (انھیں کی مانند) مٹی ہو جاتا۔

عرض۔ کیا حضور جنت میں جنات نہ جائیں گے۔

ارشاد۔ ایک قول[ف۲] یہ بھی ہے کہ جنت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے جنت میں سیر کو آیا کریں گے (پھر فرمایا) جنت تو جاگیر ہے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کی اولاد میں تقسیم ہوگی۔

ف۱: حیوانات قیامت کے بعد مٹی ہو جائیں اور کون کون سے جنت میں کون سے دوزخ میں جائیں گے۔

ف۲: جن جنت میں جائیں گے یا نہیں۔